فہرست مطالب قصہ حاجی بابا

دیباچہ

قصہ حاجی بابا مصنفہ کپتان موریر صاحب سیاح ایران کے ترجمہ سے میری صرف یہ غرض تھی کہ ایک نئے ملک کی پرانی طرزِ معاشرت سے جس سے ہمارا سلسلہ زمانہ مدید سے چلا آتا ہی ہم لوگ واقف ہو جائین —

کپتان موریر صاحب بیس برس کامل ایران کے ہر شہر اور ہر قریہ مین گشت لگاتے رہے اور انھون نے اپنے آرام اور چین کے ساتھ ہزارون روپیہ جو اپنی بیش بہا زندگی کا جزو اعظم کھو کر حاصل کیا تھا اس عظیم الشان سفر کے نذر کر دیا۔ اس تحقیق اور محنت کی اگر ہم داد نہ دین اور اُلٹا اپنی نافہم عقل کے صدقے مین اُنپر یہ الزام قائم کرین کہ یہ مسلمانون کا دشمن تھا تو بڑے افسوس کی بات ہی —

ہم خود دریافت کرتے ہین کہ اگر ہم اپنی اس قوم کی اصلاح کرنا چاہین جسکی شان و شوکت کے ساتھ تہذیب اور اخلاق بھی رخصت ہو چکے ہون تو کس پہلو سے کرین۔ میرے خیال مین جب تک کہ اپنی مرحوم قوم کے حالات و واقعات جوش دلانے والے اور غیرت دینے والے الفاظ مین نہ بیان ہونگے وہ کیونکر اصلاح پذیر ہو سکتی ہی۔ حدیث نبوی مین آیا ہی کہ "تو ہرگز اپنے بھائی کے آگے اُسکی تعریف نہ کر کیونکہ تعریف اُسے مغرور بنا دیگی"۔ اسکے کیا معنی یہی مطلب ہی نا کہ تعریفی کلمات جب مغرور بنا دیتے ہین تو غیر تعریفی جملے انھین اصلاح پر لاتے ہین۔ درحقیقت اگر اس نئے طرز والے قصے کی طرف نظر تعمق سے دیکھا جاے تو ایک ایسی عبرت خیز دلچسپی ہوتی ہی کہ ناظر ہونٹ چاٹتا ہی رہجاتا ہی ہر کام کسی نہ کسی غرض پر مبنی ہوتا ہی۔ میری اصلی غرض اس ناول کے ترجمے سے یہ ہی کہ انسان اپنی ناکامی مین بھی ہمت نہ ہارے۔ اور ہمیشہ اپنی کوششون مین سرگرم رہے جسکا نتیجہ وہ نامعلوم ترقیان

ہوتی ہین جو کبھی ذہن مین بھی نہ آئی تھین - حاجی بابا جو اس دلکش فسانہ کا ہیرو ہے ایک نائی کا لڑکا تھا - جسنے صرف اپنے اس خیال سے کہ مجھے آیندہ ترقی کرنا چاہیے زندگی کے کھلے ہوے میدان مین قدم رکھا - جو جو مصائب اسپر گذرے وہ ایسے قابل برداشت نہین تھے کہ ایک انسانی فطرت انھین کچھ نہ گرداتی بلکہ اور آگے بڑھی چلی جاتی اور ہر دم اپنا یہی ورد رکھتی

قدم آگے بڑھاؤ ہمت سے	۔	علم آگے بڑھاؤ ہمت سے

مگر یہ اولوالعزم بہادر پھر بھی آگے بڑھا چلا گیا اور رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی کہ شاہ ایران کا معتمد خاص ہوکر قسطنطنیہ بھیجا گیا -

جو شخص زندگی کے وسیع اور لق و دق میدان مین پہلے قدم رکھتا ہے یہ ناول یا دلگداز فسانہ اُسے آگاہ کرتا ہے کہ تجھکو ان نامعلوم ناکامیون اور محرومیون کا ڈھیر ملیگا جو تیرے قدمون کو ترقی کی راہ سے جبراً ہٹائینگی اور تجھے ناکام پھرنے کے لیے مجبور کرینگی مگر تم کبھی اُنکے دم جھانسون مین نہ آؤ اور یہ کہتے ہوے آگے بڑھے چلو - چلو چلو تو سہی جو کچھ کرے میرا مولی کرے - دولت - عزت - اور صحت - یہ صرف اولوالعزمی اور ہمت پر منحصر ہین مین اس امر کا دعوی کرتا ہون اور اپنے دعوے پر مجھے ناز ہے کہ یہ قصہ جو درحقیقت ایک ناصح مشفق ہے انسان کی ناکامیون کو مستعدی سے شکست دینے والا ہے اور اسکے لیے وہ راستے کھولنے والا ہے جنکا اُسکے خیال مین کبھی سان و گمان بھی نہ ہوگا - ترکی سلطنت کی اگر کچھ اصلاح ہوئی ہے تو صرف ان مضامین سے ہوئی ہے جو انگریزی اخبار ون اور رسائل مین اُسکی مخالفت مین طبع ہوتے ہین اگر سلطان چاہین تو یورپ کے وہ اخبار جنمین اُنکی برائی ہوتی ہے اپنی سلطنت مین آنے سے روک سکتے ہین مگر نہین اُنکی اولوالعزم اور اصلاح پذیر طبیعت ایسے دلیر ناصح کا خیر مقدم کرتی ہے اور وہ اُنسے وہ باتین حاصل کرتے ہین جو انھین خواب و خیال مین بھی نہ معلوم ہوتین یہ انھین مخالفانہ تحریرون کا صدقہ ہے کہ دولت عثمانیہ اب ترقی کر رہی ہے - آیندہ امید کیجاتی ہے کہ اگر ترقی کے اسکیل پر اسکے قدم جمے رہے تو ایک زبردست یورپ کی سلطنت کے ہم پلہ ہو جائیگی

یہ ناول کیا ہی ایران کی ایک صدی گذشتہ کی ایک نایاب تاریخ ہی- اس تاریخ کو اور حال کی تاریخ سے مقابلہ کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ زمین و آسمان کا فرق ہو گیا ہی- طہران مین مینے پہونچ کر خود دیکھا ہی کہ وہ چھوٹا لندن یا عظیم الشان لندن کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہی- ہر قسم کی ترقی کے آثار پاے جاتے ہین اور ایرانی اپنے ہر دلعزیز اور روشن دماغ نصیر الدین شاہ کی سرپرستی مین دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہین —

میرے خیال مین آج تک کوئی ایسا قصۂ ہندوستان مین نہ ترجمہ ہوا نہ لکھا گیا جسپر ایک پنتھ دو کاج کا قیمتی فقرہ عائد ہو سکتا- یون تو خیر خواہان قوم نے صدہا مضامین طبع کیے ہین اور اصلاحون کی بہت کچھ کوششین کی ہین لیکن ہمین فخر ہی کہ ہمارے فسانے کا ڈھنگ ایک عجیب نرالے طرز پر آکر واقع ہوا ہی- قصہ کی نظر سے دیکھا جاے تو قصۂ وہ دلچسپ ہو کہ کئی بار پڑھو جب بھی یہ دل چاہے کہ قند مکرر کی طرح پڑھتے چلے جاؤ اور جو تاریخ ایران دیکھنا چاہو تو یہ قصۂ لطیف اور سچے تاریخی مضامین کا انبار اپنے ساتھ رکھتا ہی- اگر کسی کو ناصح مشفق کی ضرورت ہو تو اس سے بہتر ہمت دلانے والا ہرگز نصیب نہین ہو سکتا —

گو مین یہ دعویٰ ہرگز نہ کرونگا کہ مین نے ترجمہ بہت اچھا کیا ہو لیکن اس کہنے سے بھی باز نہین آسکتا کہ ترجمے کی اردو عام فہم ہی- مفہوم مطالب صاف صاف بیان ہوا ہی- موقع موقع پر اپنے یا اساتذہ کے رنگین اشعار سے بھی کام لیا ہی- امید کیجاتی ہی کہ اس قصہ کو فروغ ہوگا اور ہمارے بھائی ہندو مسلمان شوقیہ نظرون سے اسے دیکھینگے —

مجھے تقریباً چار برس سے اودھ اخبار لکھنؤ سے تعلق ہونے کا فخر حاصل ہی- یہ صرف جناب منشی نولکشور صاحب سی- آئی- ای- کی قدردان طبیعت کا تقاضا ہی کہ وہ مجھ جیسے ناچیز کی قدر فرماتے ہین اور وہ وہ کچھ اپنی عنایت مبذول فرماتے ہین جنکے مین ہرگز اپنے کو لائق نہین سمجھتا ناظرین اودھ اخبار واقف ہونگے کہ مین نہ صرف اودھ اخبار مین اپنے طبعزاد مضامین سے اسکے بیش قیمت کالمون کی جگہ روکتا ہون بلکہ مختلف اخبارات اور رسائل انگریزی مثلاً ایشیاٹک ریویو

نائینٹڈنٹھ سنچوری وغیرہ کے تراجم سے بھی مدد دیتا ہون - اسی اثنا مین جب مین منشی صاحب کی خدمت مین حاضر تھا مجھ سے یہ ارشاد ہوا کہ تو کسی ایسے دلچسپ فسانے کا ترجمہ کر جسمین نہ صرف قصہ پن ہی ہو بلکہ اصلاح قومی بھی مضمر ہو" حسب الارشاد مین نے چند احباب کے مشورے سے یہ قصہ پیش کیا - ہمارے ممدوح والاشان نے اسے قبول کر کے منظوری فرمائی - جب مین یہ ترجمہ کر چکا تو اسکے بعد قصہ روز ایلیمبرٹ مصنفہ سر جارج رینالڈز کے ترجمے کا حکم ہوا - اسکا بھی مین نے بطرز احسن ترجمہ کیا - یہ قصہ طبع ہونے پر قصہ حاجی بابا سے ضخامت مین دُگنا ہو گا -

جس عرق ریزی اور جانکاہی سے مین نے اِن قصص کا ترجمہ کیا ہی مجھے امید ہی کہ اسی قدر جوش سے یہ پسند خاطر ناظرین والاتمکین ہو گا - روز ایلیمبرٹ کی پر زور اور رنگین اور چست عبارت پر مجھے بہت بڑا ناز ہی اور مین دعوے سے کہ سکتا ہون کہ اسکی زبان گویا ایک نئی روح اُردو کے جسم مین پھونک دے گی اور یہ ایک نمونہ اُردو کا تمام ہندوستان مین تسلیم کیا جائیگا - مضامین کی بابت صرف اسقدر کہ سکتا ہون کہ وہ سراسر طلسم ہین - خود رینالڈز کو اپنے تمام ناولون مین اسی ناول پر ناز تھا -

ہم مسلمانون کو جناب منشی صاحب بالقابہ کا دِل سے مشکور ہونا چاہیے جنکی سرپرستی مین ہمارے مذہبی علوم کی اُن کتابون کی کامل طور پر اشاعت ہوئی جو مدت سے پہلو سے عنقا مین آرام کر چکی تھین - اِس سے زیادہ ایک شخص اپنے ملکی بھائیون کی اور کیا دستگیری کر سکتا ہی -

اگر اہل اسلام کا شیوہ منعم پرستی ہی (اور واقعی ہی) تو وہ ضرور ایسے خیر خواہ قوم کا دِل سے خیر مقدم کرین - فقط

امراؤ مرزا حیرت دہلوی -

قصۂ حاجی بابا اصفہانی

مصنفہ کپتان موریر صاحب سیاح ایران

پہلا باب

حاجی بابا اصفہانی کی پیدایش اور تعلیم کے بیان مین

میرا باپ قرب حسین نامی اصفہان کے مشہور معروف حجامون مین سے تھا - اوائل عمری مین صرف سترہ ہی برس کے سن مین اسکی شادی ہوگئی تھی یہ بی بی ایک شمع ساز کی بیٹی تھی جو اسکی دُکان کے پڑوس ہی مین رہتا تھا - مگر وہ امنگین اور اتحاد دلی کی آرزوئین جو جانبین سے شروع شروع اُٹھی تھین آخر کو اولاد نہونے کی وجہ سے فرو ہوگئین - میرے باپ نے جب اپنے باغ آرزو کو مُجھا ہوا دیکھا اور کسی تر و تازہ پھول کی آمد آمد نہین دیکھی تو اب اپنی پیاری مجتبی بیوی کی الفت و عشق کی وہ شمع جو مدت سے حجلۂ دل مین روشن ہوچکی تھی آخر ٹمٹما ٹمٹما کر بجھ گئی

میرے باپ کو اپنے فن مین وہ ملکہ تھا جس سے اسکی شہرت نہ صرف عظیم الشان تجارون مین ہوگئی تھی بلکہ اُسنے کافی سرمایہ جمع کرلیا - اور اب اولاد کی آرزو نے اُنھین دوبارہ شادی کرنے پر مجبور کیا یہ خوبصورت بی بی ایک دولتمند صراف کی بیٹی تھی اور اُسنے صرف میرے باپ کو اُسکے فن مین کامل دیکھ کر شادی کردی کیونکہ اُسی زمانہ مین میرے باپ نے اُسکی حجامت بنائی تھی۔

جب دوسری شادی ہوگئی تو اب پہلی بی بی کے سوکناپے کے بیرنے میرے باپ کے عیش مین خلل اندازی کرنی شروع کی اور اب اُسکی جان غضب مین آگئی۔ عورتون کی چپقلش سے خدا بچائے۔ آخر اُسکے خسر نے یہ صلاح دی کہ بہتر ہو کہ تم اپنی بی بی کو لیکر کربلاے معلی چلے جاؤ کہ نور ایمان تو حاصل ہوگا۔ اُسنے اپنے حق مین بہتر سمجھا ساعت مسعود پر اپنی نئی بی بی کو ساتھ لیکر کربلاے معلی روانہ ہوا۔ چونکہ یہ لڑکی پورے دنون پیٹ سے تھی راہ ہی مین درد لگے اور مین پیدا ہوا۔ کربلاے معلی کی زیارت سے پہلے میرا باپ صرف حسین کے نام سے مشہور تھا لیکن بعد ازان قرب علی کے خطاب سے عزت عطا کی گئی تھی خدا میری مان کو خوش وخرم رکھے کہ اُسنے پیدا ہوتے ہی میرا نام حاجی رکھا کہ جس سے تمام عمر میری وہ وہ عزت ہوئی کہ جسکا مین ہرگز مستحق نہین تھا۔ کیونکہ اس قیمتی اور معزز نام کا فخر وہی اشخاص حاصل کر سکتے ہین کہ جنھون نے زیارت حرمین شریفین زادہا اللہ شرفا حاصل کی ہو۔

جب میرے باپ نے اصفہان چھوڑا ہی تو اپنی جگہ بطور خلیفہ کے اپنا ایک شاگرد بٹھا دیا تھا کہ جسنے نہایت ہوشیاری اور تندہی سے اپنے اُستاد کے کام کو انجام دیا۔ لیکن جب میرا باپ کربلاے معلی کی زیارت سے واپس آیا اپنی جگہ پر نشست کرنی شروع کی اور پھر اپنا پیشہ حجامی سنبھالا۔ میرے باپ کے کربلاے معلی جانے نے لوگون کے دلون پر وہ اثر کیا تھا کہ نہ صرف شہر کے بڑے بڑے تاجر اُسکی دُکان پر آکر حجامت بنوانا احسن سمجھتے تھے بلکہ پیشوایان دین کی بھی آمد و رفت ہونے لگی جب مین بڑا ہوا اور اپنا اچھا برا پہچاننے لگا تو اب مجھے یہ خیال ہوا کہ کچھ پڑھنا چاہیے۔ واقعی مین نماز و روزہ ہی مین رہتا اگر مجھے یہ خبر نہوتی کہ میرے پڑوس مین ایک مولانا صاحب رہتے ہین اور اُنکے مکتب کے ضمن مین ایک مسجد بھی ہو اور میرے باپ کو انھون نے ہی ہدایت کی ہو۔ کیونکہ جب آٹھوین دن مولوی صاحب کی حجامت بنانے جاتے تھے تو وہ قال اللہ اور قال رسول

کی تلقین کیا کرتے تھے مین نے بھی اُنسے پڑھنا شروع کیا کچھ عرصہ مین کلام اللہ پڑھ لیا اور
اب میرا خط بھی بانقری ہوگیا تھا مکتب مین پڑھنے سے پہلے مین اپنے باپ کی دُکان پر بیٹھکر پیشہ
حجامی سیکھتا تھا۔ چونکہ حجامت بنوانے والے کثرت سے آتے تھے اسیلیے میرے باپ نے
خچر اور اونٹ ہکانے والون کی حجامت کے لیے مجھے مقرر کردیا تھا مین خوب فراٹے سے
اُنکے سر مونڈتا کہ وہ خوش ہوکر مجھے معقول معاوضہ دیتے۔

جب مین سولہ برس کا ہوا تو یہ معاملہ بہت ہی اہم آکر واقع ہوا کہ آیا مین اپنے کو ایک طالبعلم
کے نام سے نامزد کرون یا ایک خلیفہ کے نام سے مشہور ہون۔ علاوہ حجامت کے بنانے
کانون کے صاف کرنے۔ ڈاڑھی کو زیبائش دینے کے مجھے حمام کے کامون مین دستگاہ
کامل ہوگئی۔ کوئی شخص مختلف طریقے نہلانے کیسہ سے جسم ملنے کے جو ہند۔ کشمیر۔ ٹرکی مین
برتے جاتے ہین احسن طریقہ سے نہین جانتا۔ لیکن مین نے صرف اپنے زور طبیعت اور
تیزی ذہن سے اسکو عمدہ طریقہ سے حاصل کرلیا تھا۔ مین اپنے معزز اُستاد کا شکریہ ادا کرتا ہون
کہ صرف اُنکی توجہ سے مین ایسا قابل بنگیا اور مین نے اپنے شعراے نامی مثلاً سعدیؒ
حافظؒ کی کتابین اسطرح سے پڑھ لین کہ جب کبھی موقع ہوا کرتا تھا مین اُنکے اشعار استعمال
کرتا تھا۔ اس سے میری کمال شہرت ہوگئی اور وہ لوگ جو حمام مین غسل وغیرہ کرنے کے لیے
آتے تھے اُنھون نے مجھے اپنا ایک دلپسند ساتھی خیال کیا ہر شخص کا میری طرف یہ خطاب تھا

اگر بر سر و چشم من نشینی — نازت بکشم کہ نازنینی

میرے باپ کی دُکان شاہی مسافرخانہ کے قریب ہی تھی۔ شہر مین بڑی بات یہ تھی کہ غیر
ممالک کے تجار کی کثرت سے آمد و رفت تھی۔ وہ تاجر شہریون کی طرح سے حجامت بنوانے
آتے تھے اور بعض وقت معمولی اُجرت سے جو وہ ہمیشہ دیا کرتے تھے صرف میرے
فی البدیہہ کلام سے محظوظ ہوکر زیادہ بھی دے جاتے تھے ان سوداگرون مین ایک تاجر بغداد تھا
کہ جس سے میری بہت شناسائی ہوگئی تھی اور وہ ہمیشہ مُصر ہوا کرتا تھا کہ تو مجھسے ضرور ملتا

رہا کر۔ یہ صرف میرے تجربہ کار باپ کی فضیلت کا صدقہ تھا کہ ہر شخص آنکھوں پر بٹھاتا تھا مجھے اُسنے ترکی بولنا سکھا دیا۔ جبکہ اب مجھے کچھ کچھ علم بھی حاصل ہوگیا۔ یہ تاجر مختلف شہروں کا جب حال بیان کرتا تھا کہ ایسے خوبصورت ہین اور اُنمین یہ یہ عجائبات ہین تو میرا دل بھی بھر بھر آیا اور مین نے دل مین ٹھان لیا کہ یہ شہر ضرور دیکھنے چاہئین۔ بغدادی تاجر کو ضرورت ہوئی کہ کسی شخص کو اپنے حساب لکھنے کے لیے ملازم رکھے لیکن چونکہ مجھے حجامی اور محرری دونوں کاموں مین ملکہ تھا تو اُسنے مجھسے یہ منفعت بخش درخواست کی کہ اگر تم ملازم رہنا چاہتے ہو مین تمھین رکھ سکتا ہون۔ مین نے منظور کرلیا۔ اور فوراً اپنا دلی قصد اپنے باپ کی خدمت مین آکر بیان کیا۔ یہ سُنکر میرے باپ کو حد سے زیادہ صدمہ ہوا اور اُنھون نے ہرگز میری مفارقت گوارا نہین کی۔ اور چاہا کہ یہ صرف ایک اُمید موہوم کے لیے کہ جو خطرون اور خوفناک موقعون سے پُر ہو اپنے شہر کو نہ چھوڑے لیکن جب اُسکا خیال اسطرف مائل ہوا کہ ایسے تاجر کی نوکری مین نفع کسقدر ہی اور یہ ہرگز ناممکن نہ تھا کہ اُسکی ملازمت مین یہ اپنی اس حالت سے کچھ ترقی نہ کریگا۔ آخرکار رفتہ رفتہ میرا باپ راضی ہوگیا اور میرے جانے پر مانع نہین آیا۔ اور مجھے اپنی دلی مرضی سے اجازت دی اور ساتھ ہی اُسکے استرون کا ایک نیا بکس دیا۔

صرف میرے آیندہ سربلند ہونے اور ایک عظمت کے خیال حاصل کرنے نے میرے باپ کو میری مفارقت پر آزردہ خاطر ہونے دیا مگر میری مان راضی نہ تھی کہ مین ایک سنی کی ملازمت کرون لیکن پھر بھی اپنی مادرانہ شفقت اور الفت سے ایک بیگ ٹوٹے ہوے اوزارون اور ایک ڈبہ قیمتی مرہم کا عنایت کیا اور یہ سمجھا دیا "بیٹا یہ مرہم اوپری اور اندرونی پھوڑا پھنسی کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے"۔ جب مین سفر کے لیے جانے لگا تو میری مان نے مجھے حکم دیا کہ بیٹا اپنا سیدھا منھ دروازہ کی طرف کرو جاتے وقت اِدھر اُدھر نہ دیکھنا کیونکہ پھر تم بخوشی وخرمی گھر واپس آؤ گے۔

دوسرا باب

حاجی باباکا سفر۔ اسکا ترکمانون سے مقابلہ اور گرفتاری

عثمان آغا میرا آقا مشہد کی طرف روانہ ہوا۔ تاکہ بخارا کی بھیڑ بکری کا چمڑا وہان سے خریدے جسکے فروخت کرنے کا ارادہ اسنے قسطنطنیہ مین کیا تھا۔ یہ شخص یعنی میرا آقا ایک چھوٹے قد کا ڈبل شخص جسکا عرض وطول برابر۔ بڑا سر۔ ایک چھوٹی پکوڑا سی ناک اور گنجان سیاہ داڑھی تھی۔ یہ ایک کٹا مسلمان تھا۔ اپنے مذہب مین بہت ہی متعصب۔ جب صبح کو وضو کرتا تھا تو فوراً اجرا مین آنار ڈالتا تھا حالانکہ صبح کی خنکی اور پھر کبھی موزے آتارنے مین اسکی مانع نہ آئی۔ علاوہ برین مذہب شیعہ سے تو اِسے دلی نفرت تھی۔ جب تک یہ پارس مین رہا اپنے یہ عقائد بہت ہی مضبوط رکھے لیکن صرف اپنے ہی تک منفعت پر توجان دیتا تھا رات دِن اسی کی دُھن لگی رہتی تھی۔ سونے سے پہلے یہ اطمینان کرلیا کرتا تھا کہ میرا روپیہ پیسہ تو ایک محفوظ مقام پر ہو اور اسپر کسی قسم کی آنچ تو نہین آسکتی۔ اور دوسرے یہ کہ تن پرست بڑا بھاری تھا حقہ علی الدوام پیتا تھا۔ کثرت سے کھانا کھاتا تھا اور شراب کا بھی استعمال کرتا تھا مگر چُھپ چُھپ کر۔ لیکن جو لوگ کہ مُو خضاب رنگ مین رنگے ہوے تھے اور ظاہرا اسکو غٹر غٹر چڑھا جاتے تھے اُنکو سخت ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تم خدا کے احکام سے پھرے ہو۔

موسم بہار مین یہ یقین ہوگیا تھا کہ کاروان جمع ہوگا ہمنے اپنے سفر کی تیاریان کرنی شروع کین میرے آقا نے اپنی سواری کے لیے ایک مضبوط اور ذرا قد میانہ خچر مول لیا۔ میرے لیے ایک گھوڑا تجویز ہوا جسپر مین ایک قلیان ایک انگیٹھی ایک چمڑے کی بوتل کو ٹلے لادے گیے اور اِسکے علاوہ میرا بھی اسباب اسی پر رکھا گیا ایک حبشی غلام نے جو ہمارے لیے کھانا پکاتا تھا اسنے بھی ایک خچر پکڑ لیا اور اُسپر سونے کا بستر اور باورچیخانہ کا سامان لادا۔ تیسرے خچر پر اور اور ضروری اشیا اور میرے آقا کے کپڑے وغیرہ بھی اسی پر لدے ہوے تھے۔ غرض ہمارا سامان سب مکمل ہوگیا۔ روانگی سے ایک دن پہلے میرے آقا نے اپنے بڑے

ہماری عمامہ مین پچاس ڈیوکیسٹ (اڑھائی روپیہ کے قریب سکہ ہوتا ہی) خوب مضبوط سی کر رکھ لیے کہ بندہ بشر ہی شاید کوئی موقع پڑے اور انسے کام نکل جاے اور جو باقیماندہ تھے انکی ہمیانی کمرسے خوب کس لی لیکن اسکا علم سوا میرے اور کسی کو نہ تھا۔

کار وان اب روانہ ہونے کو تیار ہوا۔ پانسو خچر اور گھوڑے ساتھ تھے۔ دوسوا ونٹ بھی جنمین اکثر اونٹون پر شمالی فارس کے لیے تجارتی اشیا لدی ہوئی تھین۔ ڈیڑھ سوآدمی اس کار وان مین تھے جنمین سوداگر۔ اُنکے نوکر اور کار وان کے رہنما بھی تھے۔ علاوہ انکے کچھ اشخاص کار وان کے ہمراہ وہ بھی تھے جو مشہد مین امام رضا کے مزار کی زیارت کے لیے جاتے تھے کاروان والون نے ان زائرون کا ہمراہ ہونا بہت ہی مقدس خیال کیا اور ایک برکت سمجھے۔

اس موقع پر ہر شخص ہتھیار بند تھا۔ اور میرا آقا جسکی طبیعت کی یہ کیفیت تھی کہ ذرا کہین بندوق چھٹی اور یہ چوکنّا ہوا۔ یا کہین تلوار ننگی دیکھ لی اور چہرہ زرد پڑ گیا مگر اس موقع پر وہ بھی ایک پرتلا ڈالے ہوے ہلال آسا خمدار ایک شمشیر کمر مین پڑی ہوئی۔ دو پستول ایک جانب کمر سے بندھے ہوے۔ باروت اور کارتوس وغیرہ کی کپیان اودھر اُدھر لٹکی ہوئی مین بھی ساتھ ساتھ سرتاپا ہتھیارون سے آراستہ تھا مگر ان ہتھیارون کے ضمن مین مجھے ایک بھالے سے بھی عزت بخشی گئی تھی حبشی غلام کے پاس بھی ایک تلوار تھی اور ایک بندوق بھی تھی لیکن اسکا گھوڑا ندارد تھا۔

صفہان کے شمالی اطراف سے دن نکلتے ہی ہم روانہ ہوے۔ زائرین کے چاؤشون نے غل وشور مچاکر اور ڈھول وغیرہ بجاکر سب مین خبر کردی کہ قافلہ روانہ ہوتا ہی۔ اب ہمین اپنے مسافر ساتھیون کا پورا پورا علم ہوگیا وہ سب ہتھیار بند تھے۔ باوجودیکہ سب جنگی سامانون سے آراستہ تھے لیکن پھر بھی ان کی صورتون سے ایک امن اور صلح برستی تھی۔

مین اس نئے ہنگامہ سے بہت ہی خوش تھا۔ جب مین اپنے آقا کے برابر گھوڑا نہین دوڑا سکتا تھا تو میرا آقا مجھے آواز دے کر کہتا تھا کہ دیکھ میرا گھوڑا ایسا ہی کہ اگر مین لا دیا لی اور بے ڈھنگے طریقہ سے بھی اسکو چلاؤن جب بھی یہ ممکن نہین کہ درماندہ ہوکر رہ جاے اور منزل تک

تہ پہونچے۔ بہت ہی جلدی سب قافلہ والون سے میری شناسائی ہو گئی۔ اکثرون نے کوچ کے ختم ہونے پر شام کو مجھ سے حجامت بھی بنوائی۔ اگر مجھے اپنے مالک کے حق مین خیال کیا جائے تو یہ کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہین ہو کہ مین گویا اُسکی ایک آرام کی چیز تھا جب میرا آقا خچر سے اُترا تو اب مین نے اُسکے پیر دبانے شروع کیے اور وہ وہ ہنر اُسوقت برتے کہ جنکی حمام مین مجھے خوب مشق ہو گئی تھی۔ اُسکی ساری تکان چپّی کر کے اور تمام جسم پر مالش کر کے کھودی۔

ہم بغیر کسی تعرض اور مانع کے طہران پہونچ گئے۔ ہمنے دس دن طہران اپنے خچرون کو آرام دینے اور اُنکی تعداد زیادہ کرنے مین صرف کیے۔ سفر کا خوفناک حصہ گویا اب آئیگا۔ قوم ترکمان جو شاہ فارس سے گرم جنگ تھی راہون کے لیے بہت ہی دہشتناک تھی کیونکہ جب ہی انھون نے ایک کاروان کو لوٹ لیا تھا اور جنھون نے کہ اُنسے مقابلہ نہ کیا اُنکو وہ گرفتار کر کے لے گئے تھے ترکمانون کی دہشت سب کے کلیجون پر اسوجہ سے بیٹھی ہوئی تھی اور خصوصًا میرا آقا تو بہت ہی ڈرتا تھا کہ مشہد تک کیونکر پہونچا جائیگا۔ لیکن جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ مین بھیڑ کے چمڑے کی آجکل بہت ہی قیمت چڑھی ہوئی ہے اِس خیال سے اُسکے مُنھ مین پانی بھر آیا اور اب اِس خوف کا بھی خیال نہین کیا۔ اور صرف اپنے نفع کی دُھن مین چلنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

ایک چاوُش جو پہلے سے زائرین کو طہران اور حوالی طہران سے جمع کر رہا تھا کہ جب قافلہ پہونچے تو اُسکے ہمراہ مشہد روانہ ہون۔ جون ہی ہم وہان پہونچے تو اُسنے ہمین اطلاع دی کہ مین نے آپ کے قافلے کے ساتھ چلنے والون کا ایک گروہ تیار کر لیا ہو جب اِس چاوُش نے ہمین یہ خوشخبری سُنائی تو ہم بہت ہی خوش ہوے کہ اور بھی مدد ملی۔ اور اب یہ جس خوف کا ہمین خیال تھا دور کر دے گی۔ اِس چاوُش کا طہران سے مشہد تک خوب نام ہو رہا تھا اور اِسکی جراُت اور دلاوری کا بھی آوازہ بلند تھا کیونکہ اِسنے ایک ترکمان کا جمن راہ مین

سر اتار لیا تھا۔ اسکی صورت بہت ہی خوفناک تھی۔ سانولا مگر چمکتا ہوا رنگ چوڑے چوڑے بال وسادہ روٹے کرخت بالون کی اسکی ڈبل ٹھوڑی پر ڈاڑھی قلابازیان کھاتی ہوئی۔ چار آئینہ سے آراستہ خود فولادی سر پر اور اسکی زنجیرین کندھون پر پڑی ہوئین۔ ایک طرف شمشیر آبدار اور پستول کمر مین اڑسے ہوئے۔ ایک ڈھال پشت پر ایک لمبا برچھا ہاتھ مین۔ اسکی مجسم صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ خوف کو ایک لاشئ محض تصور کرتا ہے۔ اسنے اپنی وہ دون کی لینی شروع کی اور وہ وہ اپنی بہادری کے جوہر باتون باتون مین دکھاے اور ترکمانون کی ایسی حقارت کی کہ میرا آقا اسکی حفاظت مین چلنے کے لیے راضی ہوگیا۔

عید نوروز کے ایک ہفتہ کے بعد کاروان سفر کے لیے مستعد ہوا۔ جمعہ کو تو ہمنے عظیم الشان مسجد مین جاکر نماز پڑھی وہان سے ہم شاہ عبد العظیم کے گاؤن مین چلے گئے جہان سے دوسرے دن مشہد کی جانب روانہ ہوے۔

ہمنے بہت لق ودق اور خشک ملک مین نہایت ہی آہستہ آہستہ سفر کرنا شروع کیا۔ یہ مہیب ملک بہت ہی کم آنکھون اور دلون کو تروتازگی دیتا تھا۔ جب کبھی ہم کسی گاؤن مین پہنچے یا راہ مین ہمین مسافر ملتے تو ہمارے رہنما زور زور کی صداؤن سے اپنے ڈھولون کے بجنے کے ساتھ جو انکے مدیون سے بندھے ہوے تھے مناجات پڑھتے تھے۔ اکثر ترکمانون کا ذکر بہت ہوتا تھا گو ہمین یہ یقین ہوگیا تھا کہ وہ بیخوف دشمن ہین لیکن پھر بھی ہم ہر وقت یہ امید کرتے کہ وہ ہرگز ہمارا مقابلہ نہین کرسکتے نڈر رہتے اور بار بار یہ پڑھتے تھے کہ وہ ہین کون کتے جو ہمارا مقابلہ کرسکینگے۔ ہر شخص اپنی دلاوری اور بہادری کی لاف زنی کررہا تھا وہ تو وہ میرے آقا کا یہ عالم تھا کہ غضب ہی کے طرارے بھر رہا تھا اور انسے چباچبا کہ رہا تھا کہ ذرا ایسا موقع ہو تو تم دیکھنا کیا کیفیت آتی ہو۔ جب اس قسم کی باتین کین تو لوگ سمجھے کہ بھئی اسکا تو تمام زمانہ لڑائیون اور ترکمانون کے قتل کرنے مین صرف ہوا ہے۔ چاؤش نے جولات زنی مین سب سے دو قدم آگے تھا اور جو اپنے کو کاروان مین سب سے جری اور بہادر خیال کرتا تھا زور سے باآواز بلند کہا۔

ترکمانون کی بابت کوئی شخص کچھ نہین کہہ سکتا جب تک کہ اُنسے مقابلہ نہو جاے اور اُنسے
سواے تیرون کے کھانیوالے کے کوئی ہمسر نہین ہو سکتا - اسوقت یہ شخص مونچھین مروڑ رہا تھا
اور خوب خوب ڈینگ کی لے رہا تھا مگر سعدی نے خوب ہی مناسب موقع پر کہا ہو -

جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد	بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند

لیکن میرے آقا عثمان آغا کی امید حفاظت اورون سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی تھی کیونکہ
وہ سمجھتا تھا کہ مین حضرت عمر کی اولاد مین سے ہون حملہ کے وقت مجھپر کچھ آنچ نہین آسکتی - اور
اس بات کے اظہار کے لیے اپنے عمامہ کے گرد ایک سبز ململ کا کپڑا باندھ لیا تھا جس سے گویا
نشان امیری نمایان تھا اور یہ پایا جاتا تھا کہ یہ آنحضرت کی اولاد مین سے ہو جنکی نسبت میرے
آقا کا اپنی طرف گمان تھا کہ مین ایک خچر کے برابر بھی توقیر نہین رکھتا -

چند روز تک تو ہم اسی طریقے سے سفر کرتے ہوے چلے گئے جب چاوش نے نہایت ہی
سنجیدہ اور ایک نمایان طریقے سے اطلاع دی کہ وہ مقامات آگئے جہان ترکمان پڑے ہوے
قافلون کا رستہ دیکھا کرتے ہین - اب آپ سب لوگ پیوستہ ہو کر سفر کرین اور سب تیار ہو جاؤ کہ حملہ کے
وقت بہادری اور جانبازی دکھلاسکو - میرے آقا کے دلپر اسکا پہلا اثر تو یہ تھا کہ اُسنے اپنی تلوار بندوق
اور پستولون کو اپنے اسباب کے ایک خچر سے باندھ دیا اور سو ہضمی کی شکایت کی اب وہ سارے
خیالات جنگ کافور ہو گئے - اپنے کو بالکل غل مین چھپالیا - لیکن صورت پر مصیبت و آفت کی
جھلکی نمایان ہونے لگی تھی - باربار استغفراللہ استغفراللہ پڑھتا تھا اور اپنے کو قسمت کے بالکل حوالہ
کر رہا تھا میرے آقا کی حفاظت کا دارومدار اُس چاوش پر تھا جو علاوہ اور وجوہات کے جنکے
باعث سے کہ اُسے خوف سے بے پروائی تھی اپنے اُن طلسمون اور تعویذون کو بھی دکھا رہا تھا
کہ جو اُسکے بازون پر بندھے ہوے تھے جنکا اثر وہ بہت بہادری سے یہ بیان کرتا تھا کہ یہ تعویذ
اور نقش ترکمانون کے تیرون کو دفع کردیتے ہین اور اُنکا مطلق اثر نہین ہونے دیتے ایک تو
یہ ہمتن تن اور خونخوار شخص اور کاروان مین سے ایک دو اور شخص بھی جو بہادر تھے آگے آگے

پھلتے تھے گویا کہ یہ کاروان کے آگے بڑھے ہوئے محافظین مین سے تھے اُنین سے ہر شخص اپنی بہادری اور جرأت دکھانے کے لیے اِدھر اُدھر گھوڑا اُکداتا تھا۔ برچھیان پھراتا تھا۔ اور ہوا مین انکو بھونکتا تھا

آخرکار جسکا ہمین ڈر تھا وہی اب ہمارے پیش آیا۔ ہمنے چند بندوقون کی آواز سُنین۔ اور ہمارے کانون مین مُہیب اور وحشی صداؤن کے غل سُنائی دیئے۔ ہر شخص خوف سے ٹھہر گیا۔ تمام آدمی اور جانور چھوٹے پرندون کے موافق جو کچھ دور فاصلہ پر باز دیکھ کے مارے خوف کے اکھٹے ہو جاتے ہین یا ہم سمٹ گئے۔ لیکن جب ہمنے آنکھون سے دیکھ لیا کہ ایک گروہ ترکمانون کا ہمپر چڑھا ہوا چلا آتا ہے۔ بس سب کے اوسان باختہ ہو گئے۔ اور ہیئت مجموعی مین تفرقہ آکے واقع ہو گیا۔ بعض تو کافور ہو گئے۔ اور بعض لوگ جنمین میرا آقا بھی تھا ایسے ڈرے اور اُنپر ایسی دہشت غالب آئی کہ اپنی مردانگی اور جرأت کو یکلخت بھول گئے۔ گھبرا گھبرا کے یہ کہنے لگے۔ اے اللہ اے امام۔ اے محمد۔ ہم مرتے ہین۔ ہم چلے۔ ہماری روحین فنا ہوئین۔ خچر ہکانے والون نے تو یہ تدبیر کی کہ جسقدر سامان تھا اپنے خچرون سے نیچے پھینکدیا اور مع اپنے خچرون کے چلتے بنے۔ جب دشمن آگے آگیا تو اُسنے پہلے تیرون کا مینھ برسایا بس اسی سے انکو فتح حاصل ہوگئی اور ہم بہت جلد اُنکا شکار ہو گئے۔ چاوش جو شیخی مین اور لاف زنی مین سب سے زیادہ دن کی لے رہا تھا پہلے ہی سے بھاگ کے کہین کا کہین ہو رہا اور پھر ہمنے نہ اُنکا حال سُنا اور نہ اُنکی صورت دیکھی۔ حملہ آور سامان کی طرف جُھک پڑے جو میدان مین پڑا ہوا تھا۔ میرے آقا نے اپنے کو دو گٹھڑون کے بیچ مین چھپا دیا تھا اور یہ خوفناک واقعہ دیکھ رہا تھا کہ ایک ترکمان نے جسکا لمبا قد تھا اسکو دیکھ لیا۔ ترکمان کے چہرے سے خونخواری برستی تھی۔ اسنے اسکو اسباب سمجھ کے اپنی پیٹھ پر اُٹھا کے ڈال لیا۔ تو میرے آقا نے اسکو کھول کے گردن باہر نکالی اور بکمال لجاجت عرض کی جس سے اُسکا خوف نمایان تھا۔ میرے آقا نے چاہا کہ حضرت عمرؓ کی منقبت اور حضرت علیؓ کی مذمت بیان کرکے ترکمان کو

چ

نرم دل کرون مگر یہ بھی محض بیکار گیا اِس وحشی کو اصلا اِس لجاجت اور اِن باتون پر رحم نہ آیا۔ اور میرے آقا کے سارے کپڑے اُتار لیے۔ صرف ایک پائجامہ اور کرتا باقی رہا۔ اس قزاق نے میرے آقا کی فرغل اور سب کپڑے پہن لیے۔ چونکہ میرے کپڑے کچھ ملگجے سے تھے اُنھون نے نگاہ بھر کر بھی نہ دیکھا۔ مجھکو اپنے مین شامل ہونے کا حکم دیا اور مجھ سے میرا استرون کا بکس بھی نہین لیا۔

جب ترکمان کُل اسباب لُوٹ چکے تو اب اُنھون نے قیدیون کی باہم تقسیم کر لی۔ ہماری آنکھون پر پٹی باندھ دی گئی تھی اور ہم مین سے ہر ایک ایک سوار کے پیچھے رکھ لیا گیا تھا۔ جب ہمنے اسی طرح سے دن بھر سفر کیا تو شب کو خندق مین تنہا ہمین آرام لینے کو چھوڑ گیا۔ دوسرے دن ہمنے اُن راہون کو دیکھا جنکو صرف ترکمان ہی جانتے تھے۔

پہاڑی اور تنگ ویران ملک مین سے گذر کے آخر ہمین ایک وسیع میدان معلوم ہوا اور یہ ایسا بڑا تھا کہ معلوم ہوتا تھا بس دنیا کی حدود یہین ختم ہو نگی۔ اِس میدان پر ہمارے دشمنون کے بیشمار سیاہ ڈیرے اور خیمہ اور اُنکے غول کے غول دکھائی دیے۔

تیسرا باب

حاجی بابا کن ہاتھون مین پڑا اور استرے کے صدقے مین اُسے کتنی دولت ہاتھ لگی

ترکمانون نے قیدیون کی جب باہم تقسیم کی خدا کی شان مین اور میرا آقا ایک ہی شخص کے حصہ مین آیا۔ یہ ترکمان وہی وحشی قزاق تھا جسکا مین اوپر بیان کر چکا ہون۔ اسکو اصلان سلطان کہتے تھے یعنی شیر سردار۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ شخص ایک گروہ کا کپتان بھی ہے۔ اور یہ پلٹن کھوا گرو کھوہ ہی تھا جو ہمین میدانون مین پہاڑون پر سے اُترتے ہی معلوم ہوا تھا۔ اِس ترکمان کے ڈیرے ایک گہرے نالہ کے کنارون پر ایستادہ تھے۔ جس نالہ پر سے ایک ندی بہتی تھی جو قرب کی پہاڑیون کے سلسلون مین جا کر شامل ہو جاتی تھی۔ سبزہ زارون کو ہرا بھرا کرتی تھی جنسے بخوبی مویشیون کی پرورش ہوتی تھی۔ جو سبزہ زار جہان تک آنکھ کام کرتی تھی برابر پھیلے ہوے تھے

ہمارے اور بھائی جو گرفتار ہوئے تھے انکو ترکمان اور اور دور و دراز ملکون کے حصہ مین لیگئے اور باہم اُن ترکمانون مین انکی تقسیم کی جو اس اطراف مین رہتے تھے۔

جب ہم وہان پہونچے تو تمام آدمی ہمین دیکھنے کے لیے اُمنڈ آئے۔ اُسوقت ہمارے فاتحون کو نور زور سے مبارکباد دی جا رہی تھین۔ کتے ہمین اجنبی دیکھ دیکھ کے ایسا بھونک رہے تھے کہ تو یہ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ ہمین نوشجان کر جائینگے۔ میرے آقا کے سبز دوشالہ نے اسکی کچھ عزت افزائی کی۔ لیکن سردار کی بیوی کی نظر جو بانو کے نام سے پکاری جاتی تھی اِس دوشالہ پر پڑی جسنے اِسکے لینے کے لیے بہت ہی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ میرے آقا کے پاس سوائے عمامہ اور اُس ہمیانی کے جسمین زر نقد رکھا ہوا تھا اور کچھ نہ رہا سب لے لیا گیا۔ لیکن آخر اس عمامہ پر سردار کی دوسری جورو کی نگاہ پڑی جسنے کہا کہ یہ میرے گھوڑے کے زین کے کام آئیگا جو اونٹ پر بندھا ہوا ہو چنانچہ سر پر سے عمامہ اُتار لیا گیا اور ڈیرے کے ایک کونے کی طرف اور ناکارہ چیزون مین اِسکو بھی پھینک دیا۔ عثمان آغا نے اب ہمیانی کے روپیہ کی بڑی بھاری نگہداشت کی کہین یہ بھی رفو چکر نہو جائے مگر اس سے کچھ مطلب نہین نکلا۔ اس عمامہ کے عوض مین ایک پُرانی بھیڑ کے چمڑے کی ٹوپی پہننے کو ملی جو ہم جیسے بدقسمت قیدیون کو دی گئی تھی جو ذلت و خواری اور غم سے پہلے ہی ہلاک ہو چکے تھے۔

جتنے آدمی مرتے جاتے تھے انکی ٹوپیان میرے مالک کے پاس آتی جاتی تھین عثمان آغا اب اس کام کے لیے تعینات ہوا کہ جب اونٹ پہاڑون پر چرنے جایا کرین تو یہ انکی حفاظت کیا کرے چونکہ یہ ڈبل اور بھاری جسم کا تھا اِسلیے اسکے بھاگ جانے کا انھین گمان تک نہین تھا۔ مجھے یہ حکم تھا کہ تو ڈیرون سے پرے نہ جائیو۔ اور میرے سپرد چمڑے کے تھیلون کو صاف کرنا اور روغن ملنا تھا۔ تو مین اپنا یہ کام بہت ہوشیاری اور محنت سے کیا کرتا تھا۔

اِس فتح کی خوشی کرنے کے لیے سردار نے تمام اپنے متعلقین کی دعوت کی ایک بڑی دیگ مین چانول اور دو بھیڑون کا گوشت ڈال کے اُبالا گیا لوگ ہمارے سردار کے لواحقین سمیت

ادھر اُدھر کے ڈیرون خیمون سے نکل نکل کے آنے لگے۔ ان لوگون مین سے اکثر وہ تھے جنھون نے ہمارے کاروان پر حملہ کیا تھا۔ یہ سب ایک ڈیرے مین اکٹھے ہو گئے۔ عورتین دوسرے ڈیرے مین مجتمع ہوئین۔ جب پلاؤ مردون کو کھلا دیا گیا اور وہ نبٹ چکے تو عورتون کو کھلانا شروع کیا۔ جب عورتین بھی کھا چکین تو چرواہون کے لڑکون کو بٹھا کر کھلایا۔ جب وہ بھی فارغ ہوے تو سب کے آگے کا بچا کھچا، چھوڑی ہوئی ہڈیان گڈیان ہمارے اور کتون کے آگے لاکے ڈال دی گئین۔ مین اپنی خوراک کے لیے بہت ہی تشویش سے انتظار کر رہا تھا کہ دیکھیے کیا آتا ہے کیونکہ جب سے ہم مقید ہوے تھے ہمنے تو لذت دار خوراک کھائی نہین تھی۔ کہ ایک عورت نے ڈیرے مین سے مجھے اشارہ کیا کہ ڈیرے کے پیچھے سے آکے رکابی لے لے۔ رکابی مین چانول بھرے ہوے تھے اور اسپر بھیڑ کی دم کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ سردار کی بیوی نے بھی میری مظلومیت پر رحم کھایا اور کہا کہ تو اسے جلدی سے لے کے چلدے اور کچھ خیال دل مین نہ لا —

آج کا دن تو ایک دوسرے کی سرگذشت کہنے اور حُقّہ پینے مین صرف ہوا۔ عورتون نے گانے اور دفون کے بجانے کا تان نہ توڑا۔ مین اور میرا مالک اپنی مصیبت اور آفت پر خون کے آنسو بہا رہے تھے اور افسردہ خاطری سے سر بہ گریبان تھے۔ اس عنایت و نوازش کے بھروسہ پر جو مجھپر کی گئی تھی مین نے خیال کیا کہ کچھ کرنا چاہیے اور اب مجھے کچھ ایسی جرأت ہو گئی کہ ذرا بھی ہراس دل مین نہ رہا۔ مین نے چاہا کہ کسی طرح سے اپنے رفیق کو خوش کرون اور یہ غبار الم اسکے دل سے دور کرون مگر محض بے سود تھا۔ مین اسکو اپنی بدقسمتی پر افسوس کرنے سے مانع نہ آسکا۔ مین نے اُس سے کہا کہ ہر حالت مین اللہ کریم کو یاد رکھیے سب اسی کے ہاتھ مین ہے۔ یہ ہر ایک سچے مومن کا منصب ہے کہ اللہ کریم کو غم کے وقت یاد کرے۔ اُسنے ان ٹوٹے ہوے الفاظ مین جواب دیا۔ "اللہ کریم اللہ کریم تمھارے لیے ہے کہ جسکا ایک پیسہ بھی نہین گیا۔ میرے لیے نہین ہے کہ مین تو ہمیشہ کے لیے برباد ہو گیا۔" اسکی یہ بربادی اور غلامی کی حالت مین آنا صرف

اُس نفع کی بدولت تھا جو اُسنے بھیڑون کے چمڑون مین سمجھا تھا بس ہر وقت اسکا یہ شغل تھا کہ جو کچھ لٹ گیا تھا اسکا شمار بیٹھا ہوا کیا کرتا تھا۔ مگر ہم مین باہم بہت جلد مفارقت ہوگئی صبح ہوتے ہی عثمان آغا کو ہمارے سردار نے اونٹون کی نگہبانی کے لیے بھیجا اور خوب دھمکا دیا کہ اگر ان پچاس اونٹون مین سے ایک اونٹ بھی جاتا رہیگا تو تیرے دونون کان اور ناک کاٹ لی جائیگی اور اگر انہین سے کوئی مرگیا تو وہ اس زر فدیہ مین ادا ہوجائیگا جو تو اپنی رہائی کے لیے آخر کبھی دیگا۔ جون ہی میرے کان مین یہ آواز پڑی کہ یہ فدیہ لینے پر ہمین رہائی دینگے مجھے ایک امید سی بندھ گئی مین نے پہلے اپنے مالک کو ایک اونٹ کے زین پر بٹھایا۔ تھوڑا سا پانی ادھر اُدھر سے لے آیا اور ایک صابون کا ٹکڑا آگے رکھ لیا اور استرے سے جو تمام دولت کھو کے بچا تھا کُل آدمیون کے سامنے اُسکی حجامت بنائی۔ مجھے معلوم ہوگیا کہ میری لیاقتون اور قابلیتون کا اظہار ضرور مجھے آیندہ منفعت بخشےگا۔ جون ہی ہر شخص کو معلوم ہوا کہ یہ حجامت بنانا جانتا ہے سب نے حجامت بنوائی اور یہ آواز رفتہ رفتہ میرے سردار کے کان مین بھی پہونچی۔ اُسنے مجھے اپنے پاس بُلایا اور کہا فوراً میری حجامت بنا۔ مین نے اُسکے بڑے سر پر عمل کرنا شروع کیا۔ جگہ جگہ سر پر تلوارون کے زخم پڑے ہوے تھے اور اُسکے سر کی سطح ایسی کھردری تھی جیسے بھیڑون کی جلد ہوتی ہے جب اُسنے اپنی حجامت اُسی اوزار سے بنی ہوئی دیکھی جس سے اُسکی بھیڑ کے بال صاف ہوتے تھے یہ شخص جو اس سے زیادہ اور عیش جانتا ہی نہین تھا کہ شہری حجام سے حجامت بنوائے اُسکو تو یہی بہشت ہوگئی گویا سردار نے میرے ہاتھ کے نیچے بہشت کو سمجھا۔ اِسنے فوراً اپنا اطمینان ظاہر کیا اور میری ملازمت کو پسند کیا اور قسم کھا کے کہا کہ مین تیرا ہرگز کچھ فدیہ نہین لونگا یعنی تیرے لیے کبھی فدیہ قبول نہ کرونگا۔ خیر جو کچھ ہوا تو تو میرا خاص حجام مقرر ہوگیا۔ مین نے بھی اسپر یہی ظاہر کیا کہ میرا بھی خاص منشا اس موقع پر یہی تھا۔ جب مین نے جھک کے اپنے نئے آقا کے پیرون پر بوسہ دیا اور ہر طرح سے فرمانبرداری۔ اطاعت۔ اور ادب ظاہر کیا تو اب مین یہ سوچنے لگا کہ اس قسم کی آزادی ہوجانی چاہیے کہ مین یہان سے بےخوف و خطر

کافور ہو جاؤن - اکثر سردار کے پاس حاضر رہنے سے مجھے ایک غلبہ اُسکی طبیعت پر ہو گیا - گو اب بھی میری خوب نگہبانی کیجاتی تھی لیکن پھر بھی بچنے کی تدابیر سوچا تھا - جو میرے کام آئین اور جنھون نے مجھے اِس حقارت ناک قید اور غلامی سے رہائی دی -

چوتھا باب

فراست سے اپنے آقا کے مال کی نگہداشت اور اُسکو اپنے پاس رکھنے کی تدبیر

اس قید ذلت سے بچنے کے لیے پہلی تدبیر جو میرے خیال مین آئی وہ یہ تھی کہ اپنے آقا عثمان آغا کے اُس روپیہ پر قبضہ کرلون جو اُسکی پگڑی مین سِلا ہوا تھا - لیکن یہ عمامہ یا پگڑی ایک عورت کے ڈیرے کے کونے مین پڑی ہوئی تھی جہان تک میری رسائی نہ ہوسکتی تھی اور یہان ذرا فراست کا بہت کچھ خرچ تھا کہ اس طریقے سے اڑائی جائے کہ کسی کو کانون کان بھی خبر نہو خبر تو خبر شبہہ تک نہو - مین نے ان سب لوگون مین اپنی شہرت حجام کے نام سے کردی اور کل اشخاص مجھ کو عزیز سمجھنے لگے گو میرے پاس اِس یقین کے لیے بہت سے اسباب تھے کہ بانو میرے مالک ترکمان کی بیوی مجھے پہلے کی نسبت بہت جاننے لگی ہو لیکن مشکل تو یہ تھا کہ نہ اسنے اور نہ کسی عورت نے مجھ سے کبھی بھی کوئی کام جرّاحی یا نشتر وغیرہ کا نہین لیا - صرف کنکھیون کنکھیون مین باتین ہوا کرتی تھین جنسے اُلفت دلی کا جلوہ پایا جاتا تھا - اُسکی طرف سے تو شفقت آمیز نظارے اور میری جانب سے شکریے اور اطاعت کے نشانات باہم جواب وسوال کرتے تھے لیکن چونکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ فارس کے حجام صرف اصلاح ہی بنانا نہین جانتے بلکہ سرجری بھی جانتے ہین اور یہ حمام مین علاوہ حجامت کرنے اور مالش کے فصد بھی کھول سکتے ہین دانت نکال سکتے ہین اور ٹوٹا ہوا عضو موقع سے بٹھا سکتے ہین - بانو کو فوراً اِس امر کی ضرورت ہوئی کہ فصد کھلوائے اُسنے میرے پاس پیغام بھیجا کہ کیا تو فصد کھول سکتا ہی - مین نے اِس سے تناسب اور ساعت مسعود کوئی بھی نہین سمجھی اور اِس بات پر نظر کرکے کہ جس شی کا مجھے تردد ہ

اسکی بابت بھی کچھ اطلاع ملے گی اور شاید وہ میرے ہاتھ ہی لگ جائے میں نے فوراً جواب دیا کہ میرے پاس اسکا سب سامان بھی موجود ہے اور میں اس پھرتی اور عمدگی سے فصد کھولونگا جس سے میری اُستادی کا خود اعتراف ہوگا - وہ اوپر اندر پیش کیا گیا - اس قوم کے ایک سربرآوردہ شخص نے جو کچھ کچھ یون ہی برائے نام جوتش سے واقفیت رکھتا تھا اُسنے کہا - کل صبح کو دو سیارے باہم ملینگے وہ وقت فصد کے لیے بہت ہی اچھا ہوگا - اِس ساعت مسعود پر مجھکو اس عورت کے ڈیرے مین بلایا - مین نے دیکھا کہ بانو ایک چادر پر جو زمین مین بچھی ہوئی ہے بیٹھی ہو اور میرا بڑے صبر سے انتظاری کر رہی ہو -

اِس قسم کی عورت تو تھی نہین جو مجھ ایسے ناتجربہ کار مین کچھ فطرتی نزاکت کے توہمات بڑھاتی کیونکہ اصل امر تو یہی تھا کہ اُسکا قد ہی بڑا بے ڈھنگا جسمین بھاری پن پایا جاتا تھا - تھا مین نے اُسکی طرف بہت ہی نفرت سے دیکھا لیکن پھر مجھے یہ بھی ڈر ہوا کہ اگر کوئی بات بھی اِسکی طبیعت کے خلاف ہوئی تو پھر کانون کی خیر نہین ہے - اسلان سلطان اُڑا ہی دیگا لیکن اِس عورت نے مجھپر بہت ہی توجہ مائل رکھی اور جسقدر کہ اُسکی سہیلیان تھین سب مجھپر پلی پڑتی تھین اور مجھکو کوئی بڑا شخص تصور کرتی تھین اور ہر عورت اپنی نبض دکھانے کو آمادہ تھی - جب مین بانو کی فصد کھولنے کو ہوا تو اب مین نے اپنی نظر شی مطلوبہ پر ڈالی جسپر قبضہ کرنے کی مجھے فکر لاحق ہو رہی تھی - فوراً مجھے خیال آیا کہ جو کام مین کر رہا ہون اسی مین کوئی تدبیر ایسی نکالون کہ کام کا کام بنجائے اور کسی کو معلوم نہو مین نے ذرا توجہ سے ایک دفعہ اور بھی نبض کو دیکھا - اور ایکبار بہت غور کی مین نے ظاہر کیا کہ یہ ایک بہت ہی اہم اور کچھ پیچیدہ امر ہے کیونکہ خون کو ایک ظرف مین جمع ہونا چاہیے تاکہ بعد ازان فرصت مین اُسکا امتحان کرسکون میری اس متعجبانہ تجویز سے سب عورتون مین ایک دہشت پھیل گیا لیکن بانو کی یہی مرضی ہوئی کہ میرے ہنر مندانہ اور عالی کام مین اپنی رائے سے مضبوطی دے - یہان مگر ایک نئی مشکل اور پیدا ہو گئی اور وہ یہ بھی کہ ترکمان کے اقل ذخیرہ مین ایسا ظرف کہان تھا کہ وہ اسکو اس کام کے لیے صدقہ کر دیتا اور

تھا

اور ہمیشہ یہ غلیظ بنا رہتا - ہر ایک ایک دوسرے سے یہ کہ رہا تھا کہ یہ بات کیونکر بن پڑے گی
مین اپنے دل مین سوچ رہا تھا کہ آیا مین ہی اپنے خاص اُسی موقع پر جاؤن کہ اتنے مین
بانو کے خیال مین ایک پرانے چمڑے کا پیالہ آگیا اُسی وقت ایک عورت سے کہا کر تو ڈیرہ
کے کونے مین جاکر دیکھ - جب وہ پیالہ آیا تو مین نے ڈیرے کی طرف اُسکو اٹھا کر دکھایا
کہ دیکھو اِسمین سے روشنی معلوم ہوتی ہے اور مین نے نشتر سے وہ روزن دکھائے اور مین نے
اُسی نشتر سے اُسکے چھ ٹکڑے کر ڈالے -

بانو - اُس بُڈھے امیر کی ٹوپی کہان ہے -

ترکمان کی دوسری بیوی - وہ تو میری ہے مین نے اپنا ذہن درست کرنے کے لیے لی تھی
بانو - خوب تند ہو کے - کہی باللہ شہیدا - کیا مین اُسکی حرم نہین ہون - مین
اسے ضرور لونگی -

دوسری بیوی - تمھین نہین ملنے کی -

اب لڑائی ہونی شروع ہوئی اور وہ چیخ پکار ہوئی کہ معاذ اللہ مین یہ سمجھا اور
مجھے خوف ہوا کہ کہین اسلان سلطان کے کان تک یہ آواز نہ پہونچ جائے نہین وہ ایک ایک کا
قصہ ہی چکا دیگا - لیکن خوش قسمتی سے وہ ہی نجومی آگیا اور اُسنے اِس دوسری بیوی کی طرف
مخاطب ہو کے کہا یاد رکھنا کہ اگر کوئی بات بُری بنی اور صورت عنبر ہوئی تو بانو کا خون تمھاری
گردن پر ہوگا یہ سنتے ہی وہ اپنی چیز دینے پر راضی ہو گئی - مین نے جلدی سے فصد کھولنے کی
تیاری کی اور نشتر نکالا - جب بانو نے نشتر کو دیکھا اور وہ ٹوپی دیکھی جو نیچے رکھی ہوئی تھی اور
جسمین خون بہہ بہہ کر گرتا تھا اور ان عورتون کے چہرون پر ہوائیان اُڑتی ہوئی دیکھین کہ جو
ارد گرد کھڑی ہوئی تھین تو بانو ڈر گئی اور کہا مین فصد نہین کھلواتی - مجھے خوف معلوم ہوا
کہ لیجیے ساری کوشش شئ مطلوبہ کی نا بود ہوا چاہتی ہے مین نے ٹکٹکی باندھ کے دیکھا
اور اُسکی نبض پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ بانو صاحبہ آپکا انکار فضول ہے کیونکہ آپکی یہ قیمت ہو چکی

کہ آپ فصد کھلوائین اور اسمین آپکا خون گرے اور نہ آپ نہ کوئی شخص اس امر کو جانتا ہو کہ روز ازل مین کیا کیا انسان کی تقدیر مین لکھا ہو اور ایک شخص کو زندگی مین کتنے حوادث کا سامنا کرنا پڑیگا۔ بانو نے تو اسکا جواب کچھ بھی نہین دیا لیکن اور عورتین راضی ہو گیئن اور بانو سے کہا آپ بہت بڑا گناہ عظیم کرینگی کیونکہ آپ اُس لکھے کی مخالفت کرتی ہین جو آپکی تقدیر مین لکھا جا چکا بانو نے اپنی بانہہ برہنہ کرکے آگے کر دی اور میرے نشتر کی بھونک کو جرأت اور دلاوری سے سہا فصد کھولتے ہی خون ٹوپی مین لے لیا گیا جب پٹی دیکے باندھ دی اور کام ختم ہو چکا تو مین نے کہا کہ یہ خون ڈیرے سے کچھ دور کے فاصلے پر لیجایا جائیگا اور سوا میرے کوئی شخص اسکو ہاتھ سے چھو بھی نہین سکتا کیونکہ بہت سی برائیاں بھلائیاں جو فصد کھولنے سے پیدا ہوتی ہین صرف اُسی خون پر منحصر ہین جب وہ جسم سے زمین پر گرتا ہے۔ غرض مین اُسے اُٹھاکے اپنی جگہ پر لے آیا رات تک تو مین نے کچھ نہ کیا جب رات ہوئی اور سب سو گئے تو مین نے وہی ڈاکیٹ اس ٹوپی مین سے ادھیڑی پورے پچاس نکلے مین نے فوراً قریب کی جگہ مین اُسے پوشیدہ کر دیا اور پھر ایک گڑھا پیالے کے لیے کھود اُسکو بھی وہین پیوند زمین کیا۔

علی الصباح مین نے بنو سے کہلا بھیجا کہ شب کو جب تمھارے خیمہ کے اردگرد مین نے بھیڑیون کو شور مچاتے ہوئے سُنا تو مجھے ڈر لگا کہ ایسا نہو کوئی صورت اسکے خون پر دگرگون آ واقع ہو اسلیے مین نے خون کو اور جسمین خون تھا سب کو زمین مین دفن کر دیا۔ اس بات سے بانو مطمئن خاطر ہوئی اور مجھے اپنی اس خدمت کے معاوضہ مین بانو نے ایک رکابی مین ایک پورے بھیڑ کے کباب اسمین چانول اور کشمش بھری ہوئی جسکے ساتھ ایک لکڑی کے کانسہ مین اوٹا ہوا دودھ جسمین نمک پڑا ہوا تھا بھیجا۔ یہ سب کھانا بانو کے ہاتھ کا پکا ہوا تھا۔

اب مجھے یہ خیال ہوا کہ جب میرے قبضہ مین پچاس ڈاکیٹ اپنے سابق آقا عثمان آغا کے آگئے جو کس مصیبت سے اونٹون کے ساتھ پہاڑون مین زندگی بسر کرتا تھا

اور مجھے اسکے مقابل یہ عیش و عشرت تھی جب یہ خیال میری طبیعت مین آیا تو مین کچھ کچا سا راضی ہوا کہ یہ پچاس ڈاکیٹ اُسے واپس کر دون۔ لیکن حاصل ہوے روپیہ کا تو لالچ بُرا ہوتا ہی مین نے اپنے دل مین یہ ردو بدل کرنی شروع کی کہ کیا یہ میری فراست و کیاست کا نتیجہ نہین ہو روپیہ تو کبھی کا جہنم واصل ہو چکا تھا تو پھر مجھ سے زیادہ اسکا بہتر دعویدار اور کون بن سکتا ہی اگر فرضاً باللہ مین یہ زر نقد اسے واپس بھی دیدون تو اس حالت مین یہ اسکو مفید ہی کیا خاک ہو گا غرض کچھ ہوا س سے تو یہ سے ہی لیے گئے اب مین انکا خاصہ مالک بن سکتا ہون۔ کیونکہ یہ اسکی تقدیر مین لکھا ہوا تھا کہ اُسکے پاس سے جاتے رہین اور میری قسمت مین انکا پھر آنا بدا ہوا تھا صرف اس خیال سے ساری مشکلات دور ہو گئین اور اب اپنے کو اسکا اصلی مالک تصور کرنے لگا کیونکہ مجھے اس امر کا یقین تھا کہ کوئی قانون بھی مجھے اسکے واپس کرنے پر مجبور نہین کر سکتا۔ جون ہی میرے پاس وہ کھانے کی رکابی آکے پہونچی تو مین نے چاہا کہ ایک گوالیے کے لونڈے کے ہاتھ اسمین سے نصف کھانا بہارون مین اپنے آقا کو پہونچا دون۔ چرواہے کے لونڈے نے یہ اقرار کر لیا کہ مین ایک چانول بھی اسمین سے نہین کھاؤنگا اور پورا کھانا اُسے پہونچا دونگا گو مجھے اسکے کہنے پر شبہہ ہوا لیکن ڈیوکیٹ کی بحث کے بعد میرے دماغ نے سکوت اختیار کیا کس شوق سے مین اس نعمت غیر مترقبہ مین اُسے شریک بنا تا تھا میرا ہرگز جی نہین چاہتا تھا کہ ذرا بھی اسکے حصہ مین کم کرون۔ لیکن افسوس صد افسوس مشکل سے اس لونڈے نے وہ نالہ طے کیا ہو گا اور مین یہ خیال کر رہا تھا کہ میرے آقا کے مُنھ تک یہ کھانا پہونچے گا۔ لیکن مجھے اسکا شبہہ بھی نہین تھا کہ جون ہی یہ لونڈا میری نظرون سے غائب ہوا ہڈیان چچوڑی ہوئی راستہ ہی مین رہجائینگی۔ یہ بات محض فضول تھی کہ مین اسکا پیچھا کرتا اسلیے کہ دوری بہت تھی جو ہماری راہ مین حد فاصل تھی۔ مین نے چاہا کہ اسکے سر پر ایک پتھر رسید کرون اور کچھ لعن طعن کرون لیکن وہ اتنی دور نکل گیا تھا کہ کچھ بھی نہو سکتا تھا۔

پانچوان باب

حاجی بابا کا قزاقون کے ساتھ اپنے ہی شہر پر چھاپہ مارنا

مجھے ترکمان کے پاس پورا ایک سال گذر چکا تھا اور مین نے اپنے مالک کا پورا بھروسہ اپنے تئین حاصل کر لیا تھا۔ تمام کامون مین اورون کی طرح مجھ سے بھی مشورہ لیتا تھا۔ جب اسے مجھ پر پورا بھروسہ ہو گیا تو اس نے مجھے بھی اس گروہ کے ساتھ فارس مین تاخت و تاراج اور غارتگری کے لیے اجازت دینے کا ارادہ کیا۔ چونکہ یہ ہی بچنے کے لیے نہایت عمدہ موقع تھا اسلیے مین نے اس سے کئی بار التجا کی تھی کہ آپ مجھے بھی اپنی ہمرکابی مین چلنے کی اجازت فرمائین۔ آج تک مجھے اس امر کی اجازت نہین ملی تھی کہ مین اِن ڈیرون خیمون کی حدود سے پرے جا سکون اور چونکہ مین اِن راہون سے محض ناآشنا تھا کہ جو نکی جنگلون مین ہو کے گئی ہین اور جو فارس کی حدود کو ہم سے جدا کرتی تھین۔ یہ محض فضول تھا کہ مین بھاگنے کی کوشش کرتا۔ مجھ سے پہلے جتنے بھاگے تھے کیا تو وہ راستہ ہی مین ملک عدم کو سدھارے اور اگر گرفتار ہو کے واپس آئے تو پہلے سے بھی زیادہ اُنپر سختی کی گئی۔ اب مین خوش ہوا کہ مجھے اس ملک کے دیکھنے کا بہت ہی اچھا موقع ہاتھ لگا ہے۔ کیونکہ انھین جنگلون کو مجھے طے کرنا تھا مین نے دل مین مصمم ارادہ کر لیا کہ اگر اِس مہم مین بھاگ جانے کا موقع نہین مِلا تو نہ سہی واپس ہونے پر میرے فرار ہونے کی کوشش کو کوئی بھی نہین روک سکتا۔

عموماً ترکمان موسمِ بہار مین تاخت و تاراج کرتے ہین اِس زمانے مین جنگلون مین انکے گھوڑون کے لیے چارہ کافی ہوتا ہے۔ اور میدانون مین تازہ تازہ اناج دستیاب ہوتا ہے اِسلیے ضرور ہی انھین کوئی نہ کوئی کاروان تاخت و تاراج کرنے کے لیے مل ہی جاتا ہے۔

یہ موسم ختم ہونے کو تھا۔ سلان سلطان نے تمام سردارون کو بلایا اِنمین وہ سردار بھی تھے جو دس آدمیون پر افسر تھے وہ بھی تھے جو سو آدمیون کی کمان کرتے تھے اِنسے یہ مشورہ کیا کہ اب فارس کے کس جگہ مین چھاپہ مارنا چاہیے۔ اِنکی تجویز یہ تھی کہ خاص اصفہان تک پہونچنے شب کو شہر مین

گھس جائین - جب کہ بالکل سناٹے کا عالم ہو اور اُس کا روانسرا کو لوٹ لین جہان دولتمند تاجرون کا
ازدحام ہو - ہمارا رہنما ان نمکی جنگلون مین خود میرا آقا تھا - کیونکہ اُسکا تجربہ اور ویسی علم اُسکے
ہمعصرون سے بڑھا ہوا تھا - اُسنے اپنے سب ساتھیون سے کہا کہ تم مین سے ایک بھی ایسا شخص
نہین ہے جو اصفہان کے بازارون اور شاہراہون سے واقف ہو لیکن مین بخوبی جانتا ہون
تو جب ہم شہر مین داخل ہونگے تو سب کی رہبری مین ہی کرونگا - کئی شخص اسکے مخالف ہوے
اور اُنھون نے کہا کہ یہ نہایت ہی غیر عاقبت اندیشی ہے کہ ہم اس شخص پر بھروسہ کرین جو خود اُس
شہر کا رہنے والا ہے جسپر ہم چھاپہ مارنے کو ہین یہ ضرور اسوقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائیگا -
غرض بڑی بحث کے بعد یہ امر طے پایا کہ مین اصفہان مین انکا رہنما بنون - دو آدمی دونون طرف
میرے مقرر کر دیے کہ اگر وقت تاخت و تاراج مین بھاگنے کا ارادہ کرون تو مجھے وہین
قتل کر دین -

یہ امر طے پا گیا - ترکمانون نے ذرا اپنے گھوڑون کی بانگی دیکھی ایک گھوڑا مجھے دیا گیا جو
اور گھوڑون سے دُگنا دم رکھتا تھا - مین ایک ترکمان کی طرح ساز و سامان سے درست ہوا
ایک بھیڑ کے چمڑے کی بڑی ٹوپی میرے سر پر پہنائی گئی - ایک بھیڑ کے چمڑے کا کوٹ مین نے
زیب تن کیا - ایک تلوار - ایک تیر و کمان ایک ترکش - اور ایک وزنی بھالہ جسکا اوپر کا سرا علحدہ
کرلیا جاتا تھا اور جہان ضرورت ہوئی پھر اُسی جگہ رکھ لیا جاتا تھا - ایک توبڑا اناج کا میرے
پیچھے گھوڑے پر بندھا ہوا تھا علاوہ دیا گدڑ کے جس سے گھوڑے کو وقت قیام باندھتے ہین
ایک بندھن رسیون کا جنمین کئی انڈے رکھے ہوے تھے لٹک رہا تھا کہ اگر ضرورت ہو تو انکا
استعمال کیا جاے - جب سے مین ان ترکمانون مین گرفتار ہو کے آیا ہون شدید اور سخت ہی
باتون کی برداشت کرتا رہا زمین پر سو پڑتا تھا اور جو چیز پتھر وغیرہ ملا اُسکو سرھانے رکھ لیا اسطرح
سے کہ پھر مجھے بستر کی ضرورت نہ رہی -

ہمارے ساتھی بھی سب اسی طرح سے تکالیف کو برداشت کرنے والے تھے اور

جسمانی محنت مین تو ہم ایسے مشاق تھے کہ دنیا مین ہر قوم کا مقابلہ کر سکتے تھے ۔

مین نے اپنے سابق مالک عثمان آغا سے اقرار کر لیا جو کس سختی اور آفت مین مبتلا تھا کہ آپ گھبرائیے گا نہین جہانتک مجھ سے ممکن ہو گا موقع دیکھ کے آپ کے رفقا سے تمہاری خلاصی کے لیے کہونگا کہ کوئی فدیہ دے کر تمہاری آزادی کی کوشش کرے اور تمھین اس قید سخت سے نجات دلوا دے ۔

عثمان آغا ۔ افسوس کر کے ۔ کبھی کوئی بھی کبھی میرا فدیہ دے کر مجھے رہائی نہ دلوائیگا ۔ میرا بیٹا ہے وہ بہت خوش ہو گا کیونکہ اسکے ہاتھ میری کل ملک لگ جائیگی ۔ بیوی ہے وہ خوشی خوشی دوسرا خصم کرے گی ۔ اسلیے کوئی بھی امید نہین ہے ۔

نہ دوستے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم	حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم

یہ سب اسی نفع کا صدقہ ہے جو بھیڑون کے چمڑے پر مین قسطنطنیہ لے کر جاتا ۔

اب دوبارہ پھر میرے دماغ مین ڈیوکیٹ کی نسبت خیال پیدا ہونے لگے ۔ اگر مین اسے واپس دے دون ۔ اور پھر اسکو یہ کچھ مفید بھی نہون تو اس سے یہی بہتر ہے کہ مین اپنے ہی پاس رہنے دون میری قابلیت جسنے مجھے اس موقع کی صورت دکھائی شاہد تو اسی امر کی ہے کہ میری تھیلی مین کچھ زر نقد پڑا رہے ۔ اور خبر نہین کس موقع پر یہ میری دستگیری کرے غرض ان سب پہلوون پر نظر کر کے مین نے اس زر نقد کو کمر کا کمر ہی مین بندھا ہوا رہنے دیا ۔

نجومی نے جب روانگی کی نیک ساعت دیکھ لی تو ہمنے رات ہوتے ہی کوچ کیا ۔ ہماری جماعت مین اصلان سلطان جو اس مہم مین افسر مقرر ہوا تھا ۔ اور مجھ سمیت بیس آدمی اور تھے ۔ ہمارے جتنے ساتھی تھے وہ مختلف قبائلگاہون کے تھے جو ہمارے پڑوس ہی مین تھین مگر کم زیادہ سب شہسوار اور دلیر مسلح تھے ۔ وہ عمدہ عمدہ گھوڑون پر سوار تھے ۔ جنکی پھرتی اور چابکی ایشیا مین مشہور ہے تو جون ہی ہم مسلح ہو کر چاندنی مین سوار ہوے ۔ مجھے یہ ذہن نشین ہو گیا کہ ہم لوگون کی صورت ایکسے ڈاکو گروہ کی سی ہے جو ہمیشہ راہ زنی کرتا رہتا ہے ۔ مین نے صرف اپنی ہی نسبت خیال کیا

کہ تیری فطرت ہی مین جنگجوئی نہین ہو توکیونکہ میدان مین اسپ تیز گام کوا اڑائیگا۔ مگر پھر بھی مین نے اپنے اور ساتھیون کے ساتھ نبھایا اور مجھے یقین ہو کہ مین نے کام تو ایسا پورا کیا تھا جسنے میرے مالک اور اسکے ساتھیون کو یقین دلا دیا تھا کہ ہمارے ہاتھ بہت بڑا رستم لگ گیا ہو۔ لیکن واقعی مین تو لرزہ جاتا تھا جب کبھی کوئی موقع ہوتا تھا۔ مین اپنے سردار کی اس دلیرانہ رہنمائی پر بہت ہی متعجب ہوتا تھا جو وہ گنجان جھاڑی دار جنگلون مین ہماری کرتا تھا۔ جسپر پہاڑ جنسے خفچاق کی حدبندی ہوتی ہو چھارہے تھے۔ خوفناک پہاڑون کے آتار چڑھاو کے راستے اور ڈھلوان راہین ایسی تھین کہ مجھ جیسے نوجوان مسافر کو ڈراتین لیکن میرے ساتھی اپنے گھوڑون کی مضبوطی کے بھروسے پر بے پروائی سے باگین اٹھائے ہوے برابر چلے جارہے تھے۔

پہاڑون پر سے اتر کے ہم فارس کے خشک میدانون مین داخل ہوے۔ اور یہان میرے آقا کا علم ملک پھر نمایان ہوا۔ جو چوٹی قلعہ وغیرہ اس لمحہ اسے دکھائی دیتا تھا اسکو وہ جان لیتا تھا جیسے ایک تجربہ کار فرانسیسی کشتیبان راس زمین کی دوری کو سمندر کی طرف پہچان لیتا ہو۔ انسے پیرون کے نشان اور جانورون کے قدمون کے کھوج کے نہایت ہی دانائی سے نتائج نکالنے شروع کیے وہ کہہ سکتا تھا کہ ان راہون سے مسافر آے گئے ہین۔ کس طرف سے آے اور کہان چلے گئے۔ آیا دشمن تھے یا دوست تھے انکے ساتھ مال و اسباب تھا یا خالی تھے اور انکی تعداد کیا تھی ۔۔۔

ہمنے فارس کے حصص تک بہت ہی احتیاط اور ہوشیاری سے سفر کیا۔ دن کو قیام کرتے اور شب بھر اپنی راہ طے کرتے۔ ہمارا چارہ گھانس اور خوراک ان خانہ بدوش قومون کے قیام گاہ سے جنسے ہم نمکی جنگلون مین پہونچنے سے پہلے ملاقی ہوے تھے ازسرنو فراہم ہو گئی تھی اور جب ہم ان جھاڑی دار جنگلون مین داخل ہوے تو ہمنے اس زور سے اپنے گھوڑون کو ہکایا گویا ہیں گھوڑے جواب دیدینگے۔ آخرکار ایک سو بیس فرسنگ (ساڑھے تین میل کا ایک فرسنگ ہوتا ہے) راستہ طے کرکے ہم حوالی اصفہان مین پہونچے۔ وہ وقت آگیا ہمین میری جرائت معلوم ہو اور

اِس دور و دراز سفر کا کوئی نتیجہ نکلے جسوقت مین نے اپنے ساتھیون کو دیکھا کہ وہ چھاپہ مارنے کی تجویز کر رہے ہین اسوقت میرے دل نے بالکل دھوکا دیا ۔

اُنکی یہ تجویز ہوئی کہ شہر مین اُن راستون سے جنکے دو طرفہ درخت ہون اور کسی قسم پر وہان کوئی حفاظت نہ ہو گھس چلین ۔ اور انکو مین بخوبی جانتا تھا ۔ اور جسوقت کہ آدھی رات ہو تو سیدھے شاہی کاروان سراکو چلے جائین جہان ہمین یقین تھا کہ کثرت سے تاجر موجود ہونگے اُسوقت یہ تاجر موسمی اشیا خریدنے کے لیے روپیے جمع کرتے ہین تو ہم تمام روپیہ جسقدر ہمین ملے گا سمیٹ لینگے اور اگر ممکن ہوا تو ہر ایک تاجر کو باندھ بھی لینگے اور یہ سارا معاملہ اِس پھُرتی سے ہو کہ شہر کے خبردار ہونے سے پہلے ہم اپنی قیامگاہون کی طرف جاتے ہوئے سڑکون پر معلوم ہون ۔ لیکن مین نے اِس تدبیر کو ایسا پرخوف دیکھا اور مجھے ایسی مشتبہ معلوم ہوئی کہ مجھے کامیابی کی آس جاتی رہی اور مین نے اُنکو یہ راے دی کہ ہمین اِسطرح سے ہرگز نہین کرنا چاہیے ۔

لیکن میرے مالک نے میری طرف ایک پر ارادہ اور تیز نظر سے دیکھا اور کہا ۔ حاجی اب ہی آنکھین کھولو یہ بازی طفلان نہین ہو ۔ مین آنحضرت کی ریش مبارک کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ اگر تو نے ٹھیک ٹھیک کارروائی نہ کی اور راستہ سے نہ چلا تو یاد رکھیو کہ تیرے باپ کو پھوک دونگا ۔ ہم پہلے کامیاب ہو چکے ہین پھر ہم اب کیون نہ کامیاب ہونگے ۔" پھر اُسنے مجھے حکم دیا کہ تو میرے ساتھ سوار ہو کے چل اور دوسرے ہلاکو قزاق کو میری دوسری طرف متعین کیا اور دونون نے دینی عہد کیا کہ اگر تو ذرا بھی جھجکا اور کھسکنے کا ارادہ کیا تو خوب سمجھ لیجیو کہ جان سے ہاتھ دھونے پڑینگے ۔" پھر ہم روانہ ہوے اور مین اپنی واقفیت سے ویران حصص اصفہان مین انھین لے کے گذرا ۔ یہانتے ہم اصفہان کی آباد شاہراہون مین آئے مگر بسبب رات کے بالکل سناٹا تھا ۔ جب ہم عین واردات پر پہونچے تو ہم ایک کھنڈر کی آڑ مین سب ٹھہر گئے جو کھنڈر آباد حصہ شہر مین بھی ہر جگہ پاے جاتے تھے ہم سب گھوڑون پر سے اتر آے اور اپنے گھوڑون کو باگ ڈورون سے باندھ دیا ۔ دو آدمی ہم مین سے اُنکی حفاظت کے لیے رہگئے ۔ دور اندیشی سے ہمنے پہلے ہی

اصفہان سے پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر ایک مقام تعین کر لیا تھا کہ اگر کوئی دوسری صورت پیش آئے تو ہم وہان جا کے قیام کرین ۔ اب ہم چپکے چپکے چلے اور جہان تک ہمسے ممکن ہوا اُن بازارون سے بچتے ہوے جہان پولیس کے افسر نگہبانی کیا کرتے ہین ۔ غرض گلیون مین ہوکر ہم کاروانسرا کے دروازے تک پہونچے ۔ یہان ایک وہ مقام تھا جسکو مین بخوبی جانتا تھا یعنی میرے باپ کی دکان تھی جہان وہ بیٹھ کر حجامت بنایا کرتا تھا جب سامنے یہ دیکھا کہ دروازہ بند ہے تو مین نے اپنے سب ساتھیون کو وہین ٹھہرا دیا اور ایک پتھر سے لے کر دروازہ کھٹکھٹایا اور دربان کو علی محمد کے نام سے پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو ایک کاروان آ کر پہونچا ہے ۔

دربان ۔ او بھری نیند مین ۔ اور کھولنے کی دھند مین ۔ کونسا کاروان ہے ۔

مین ۔ بغداد سے کاروان آیا ہے ۔

دربان ۔ بغداد سے ۔ واہ واہ توکل پہونچ بھی چکا کیا تم مجھ سے مضحکہ کرتے ہو ۔

اُسکو دھوکا دینے کے لیے آخر مجھے مجبوراً اپنا نام بتانا پڑا ۔ کاروان ہی ہے ۔ مین حاجی بابا قربعلی حسین حجام کا بیٹا ہون مین ہی عثمان آغا تاجر بغداد کے ساتھ گیا تھا مین وہان سے خبر لیکے آیا ہون اور مجھے امید ہے کہ دروازہ کھول دوگے ۔

دربان ۔ آہا کیا حاجی بابا آیا ہے ارے بھئی تمھاری دکان تو مدت سے خالی پڑی رہتی تھی تمنے میری بھی خوب حجامت بنائی تھی آؤ جم جم آؤ ۔

اس بنا پر اسنے دروازے کھولے جنہین ہوکر کاروان سرا مین داخل ہوتے تھے جب وہ اپنی چولون پر چرچرا کے کھلے تو ایک ضعیف شخص لالٹین لیے ہوے معلوم ہوا جس سے معلوم ہوگیا کہ کاروانسرا سوداگرون اور اُنکے مال سے پُر ہے ۔

ہم مین سے ایک شخص نے تو اسے گرفتار کر لیا اور ہم سب اندر پل پڑے اور اپنا کام کرنا شروع کیا چونکہ میرے ساتھی اس قسم کے چھاپون اور تاخت وتاراج مین منجھے ہوے تھے اسلیے انھین بخوبی واقفیت تھی کہ کس مقام پر لوٹ مچانی چاہیے ۔ جسقدر سونا چاندی انھین ملا سب کو انھون نے اپنے قبضہ مین

کرلیا۔ لیکن انکا پہلا کام یہ تھا کہ دو مین دولتمند تاجرون کو پکڑ لین تاکہ اُنسے بھرپور زر فدیہ ہاتھ لگے۔ سیٹین ایک تہلکہ مچ گیا۔ ہمنے تین تاجر گرفتار کیے جو نفیس بسترون پر دوشالے کی توشکین پر خواب نوشین مین آرام کر رہے تھے اسی سے معلوم ہوا کہ وہ دولتمند ہونگے۔ جب ہم سب اپنا مطلب کر چکے اور لوٹ کھسوٹ کر واپس آئے تو ہمنے ان تاجرون کو گھوڑون پر پیچھے بٹھا لیا لیکن اپنے قاعدے کے موافق اُنکے ہاتھ پیر باندھ دیے گئے تھے۔

کاروان سرا اور اُسکے سب کمرے میری نگہ مین تھے مین خوب جانتا تھا کہ یہان بڑے بڑے تاجر آکر قیام کرتے ہین۔ مجھے اس سے بھی پوری آگاہی تھی کہ زر نقد کہان ہاتھ لگے گا مین اُس کمرے مین گیا جہان میرا آقا آغا عثمان قیام پذیر رہا تھا اور مین نے وہان سے ایک چھوٹا سا بکس اُٹھایا جسمین تاجر اکثر روپیہ رکھا کرتے ہین اور مین نے اُسکو اپنے پاس رکھ لیا۔ جب مین نے دیکھا کہ اسمین ایک وزنی تھیلی ہو تو مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مین نے اپنی چھاتی سے لگا لیا اور جہانتک مجھ سے ممکن ہوا اُسکو پاس سے علیحدہ نہ ہونے دیا گو اندھیرے مین مین یہ تو دیکھ نہین سکتا تھا کہ اس تھیلی مین کیا بھرا ہوا ہو۔ شہر مین خبر ہوتے ہوتے ہم اپنا کام پورا کر چکے تھے۔

تقریباً کاروان سرا کے کل آدمی مثلاً ملازم۔ سائیس۔ خچر ہکانے والے اول ہی شور و غوغا مین چھت پر جا کھڑے ہوے۔ پڑوسی غول کے غول چلے آتے لیکن ابھی تک انھین یہ نہ معلوم تھا کہ اصل واقعہ کیا ہوا ہی۔ پھر پولیس بھی آئی اُسکا افسر بھی آئے مجسٹریٹ صاحب بھی آ پہنچے اور یہ سب دیوارون پر جلدی جلدی چڑھ آئے تھے انھون نے شور مچانا شروع کیا لینا پکڑنا قتل کرنا مگر سب محض بیسود تھا دشمن کا کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ ان لوگون نے چند اٹکل پچو فیر بھی کیے لیکن چونکہ ایک تو اندھیرا تھا اور دوسرے پریشانی اور ابتری پھیل رہی تھی ہمین کچھ بھی صدمہ نہین پہونچا۔ اس اندھا دھند مین چاہتا تھا کہ مین ان لوگون سے جدا ہو جاؤن اور کسی پوشیدہ مقام پر چھپ رہون اور جب وہ چلے جائین تو اپنے گھر کا راستہ لون لیکن پھر مجھے یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ اگر مین بھاگنے مین کامیاب ہوا اور ان قزاقون کے ہاتھ سے نکل گیا تو میری پوشاک ہی مجھے خود ظاہر کر دیگی اور پہلے اِسکے کہ مین یہ

بیان کرونگا کہ مین اصل مین وہ شخص ہون اور میرا یہ نام ہو عوام الناس کا غصہ تو مجھپر اگر ختم ہوگا میرا غم وہ سب ملکر بھرتا بنادینگے لیکن یہ نتیجہ ہوگا - میرے باپ کی دکان میری نظرون کے آگے تھی وہ شادمان اور خوش خرم دن جو مین نے اس دکان مین گذارے تھے وہ بھی مجھے یاد تھے - اب مین خود اپنے دل مین اس حیص بیص مین تھا کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون - لیکن جب مین دیکھتا تھا کہ مین ان لوگون کے قبضہ مین ہون اور پہلی شے جو مجھے معلوم ہوتی تھی وہ اسلان سلطان کا خوفناک چہرہ تھا جو دھمکی دے چکا تھا کہ اگر ذرا بھی مین نے تیری نظرین پھری ہوئی دیکھین اور تو نے تعین بھی کسی کام مین کوتاہی کی تو اسی جگہ پر اپنا سر خاک و خون مین لتھڑا ہوا دیکھے گا - مین نے ذرا اپنی بہادری کی بانگی دکھانے کے لیے ایک فارسی کو کہ ہمارے ساتھ ساتھ تھا اور جیسپر آفت ناگہانی ٹوٹی تھی نیچے ڈال دیا اور اس سے کہا کہ اگر تو خاموشی سے اپنے کو قیدی تسلیم کر کے میرے ساتھ ساتھ نہ چلے گا تو مین تجھ کو ابھی یہین پیوند زمین کر دونگا اُسنے وہی معمولی فقرے رو کر اور منت و سماجت کر کے کہے - ارے حضرت امام حسینؑ کا واسطہ تمھارے والد کی روح مقدس کا واسطہ - حضرت عمرؓ کی ریش مبارک کا واسطہ مین عاجزی سے منت کر کے کہتا ہون کہ تم مجھے رہائی دیدو - فوراً مین نے ایک آواز پہچانی جو میرے باپ کی معلوم ہوتی تھی لالٹین سے مین نے اُسکا معزز چہرہ دیکھا معلوم ہوا کہ جب یہ غل غپاڑہ اور طوفان بے تمیزی کی آوازین سنین یہ اپنے بستر پر سے اٹھ کے اپنی دکان مین گیا تھا تاکہ اپنی چیزون کو سنبھالے - اور وہ مال کیا تھا صرف چھ تولیے ہونگے - ایک بکس اُسترون کا صابون اور ایک چادر بس - مین نے پہچانتے ہی اُسکی داڑھی پر ادب سے ہاتھ پھیرا کیونکہ ہم لوگون مین یہ دستور ہو کہ جب والدین کے سامنے آتے ہین یہ تعظیم کرتے ہین پھر مین نے ہاتھون پر بوسہ دیا اور دست بستہ اسکے آگے کھڑا ہو —

میری زندگی خود خطرے مین پڑی ہوئی تھی اگر مین کچھ بھی جھجکتا تو گویا ایک جھگڑا اسکے ساتھ مول لینا تھا لیکن مین نے صرف ظاہرداری کے لیے ذرا اسپر بھی زجر و توبیخ کی اور ایک آدھ گھونسا خچر کے پالان پر رسید کر دیا جہان وہ پڑا ہوا تھا - لیکن جب مین نے اپنے باپ کے یہ پُر اثر الفاظ سنے کہ اگر حاجی یہان ہوتا تو میری یہ گت کاہے کو بنتی" - مجھپر اسکا وہ اثر ہوا کہ مین نے اُسے فوراً

چھوڑ دیا اور ترکی زبان مین ترکمانون سے کہا جو گھیرے ہوے کھڑے تھے کہ یہ ہمارا کچھ نہین کر سکتا صرف ایک غریب نانی ہو۔ غرض خیر ہوئی کہ کوئی بات نہین پیش آئی وہ فوراً میرے گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کی طرف لپکا۔

چھٹا باب

تین قیدیون اور لوٹ کے مال کی کیفیت

جب ہم اپنی قیامگاہ پر پہونچے گھوڑون پر سے اُتر پڑے اور وہان جانورون کو آرام دینے اور رات کی محنت و سختی سے تازہ دم ہونے کے لیے ہمنے قیام کیا۔ ہم مین سے ایک شخص نے کہین سے بھیڑ بھی اُڑائی تھی جو فوراً وہین ذبح کی گئی اور جنگل کی ادھر اُدھر سے لکڑیان چُن کر اُسکے کباب ہوے اور کس مزے سے ہمنے ملکر اُسکو نوشجان کیا ہو۔

ہماری دوسری ہوشیاری یہ تھی کہ ہم اپنے قیدیون کی جانچ کرین کہ وہ کتنے پانی مین ہین۔ ایک شخص تو دراز قد چھریرا جسم۔ تیز آنکھین۔ تقریباً پچاس برس کی عمر۔ سوتوان چہرہ۔ تھوڑی داڑھی ریشمی شلوار پہنے ہوے اور ایک شال کوٹ کے نیچے زیب تن کیے ہوے۔ دوسرا شخص میانہ قد اور متوسط عمر کا تھا۔ سرخ چہرہ۔ سیاہ جامہ پہنے ہوے۔ سینہ پر بٹن لگے ہوے۔ گویا بالکل ایک جج یا کہین کا منصف معلوم ہوتا تھا۔ تیسرا شخص ایک نہایت مضبوط۔ کرخت صورت۔ اور کریہہ المنظر تھا۔

اِسکی سب سے زیادہ نگہبانی ہوتی تھی کیونکہ اسنے بہت بڑا مقابلہ کیا تھا۔ جب ہم کھانا کھا چکے اور باقیماندہ قیدیون کو دیدیا ہمنے پھر اُنھین اپنے آگے بلایا تا کہ اُنکا نام اُنکا پیشہ اور اُنکا جگہ قیام دریافت کرین۔ لانبے قد کا چھریرا شخص جِسکی صورت سے اسیری برستی تھی اور جِسکی نسبت ترکمانون کا سردار ہونے کا خیال تھا اول ہی اُس سے سوال کیا گیا۔ چونکہ اس گروہ مین صرف مین ہی تھا جو فارسی بول سکتا تھا اسلیے مین ترجمان بنا۔

اسلان سلطان۔ تم کون ہو۔

لانبا شخص ۔ بڑی دبی اور اطاعت بھری آواز سے حضرت مین یہ عرض کرتا ہون خدا آپکو سلامت رکھے مین کچھ بھی نہین ایک غریب شخص ہون ۔

اسلان سلطان ۔ تم کام کیا کرتے ہو ۔

لانبا شخص ۔ حضور مین ایک شاعر ہون ۔ اور مین کیا کر سکتا ہون ۔

ایک وحشی ترکمان ۔ پھر تو کس مد مین کھپانے کے قابل ہے ۔

اسلان سلطان ۔ کسی مین بھی نہین (مگر غصہ مین) یہ دس تومان (فارسی کا سونے کا سکہ ۹ شلنگ کے برابر ہوتا ہے) بھی تو نہین لاسکتا شاعر ہمیشہ مفلس ہوتا ہے ان لوگون کی زندگی صرف دوسرون پر منحصر ہے ۔ پھر شاعر کا زر فدیہ کون ادا کرے گا ۔ اگر تم ایسے غریب ہو تو استادیہ قیمتی کپڑے کیسے پہنے ہوے ہو ۔

شاعر ۔ یہ جناب ایک عزت کی پوشاک ہے شہزادہ فارس کی تعریف مین مین نے ایک قصیدہ کہا تھا اُسنے میری ان کپڑون سے عزت افزائی کی یہ کل کپڑے اُس سے اُتروا لیے گئے ۔ صرف ایک بھیڑ کے چمڑے کا کوٹ اُسے دیدیا ۔

اب وہان سے اُسکو علیحدہ کر کے دوسرے کو بلایا ۔

اسلان سلطان ۔ تم کون ہو اور کیا پیشہ کرتے ہو ۔

چھوٹے قد والا ۔ مین حضور ایک غریب قاضی ہون ۔

اسلان سلطان ۔ ایسے نفیس اور قیمتی بستر آپ کو آرام کرنے کے لیے کہان سے ملگئے تم تو غریب ہو ۔ بچہ سگ اگر تو نے جھوٹ بولا تو سمجھیو یہ تو یقینی امر ہے کہ جتنے قاضی ہوتے ہین سب امیر ہی ہوتے ہین ۔

چھوٹے قد والا ۔ حضور مین گلادوکان قاضی ہون ۔ گورنر نے مجھے گاؤن کا زرنگان قائم کرنے کے لیے یہان بھیجا تھا ۔ مین اسکے حکم کی تعمیل کرتا ہون ۔

اسلان سلطان ۔ تمھارے زرنگان کا نقد روپیہ کہان ہے ۔

چھوٹے قد والا۔ حضور مین نے عرض کیا نا۔ کہ روپیہ تو روپیہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہو۔ اگلے سال ٹڈیان آئی تھین میرے تمام گاؤن کو برباد کر گیئن اور پانی کی بھی اسمین حد سے زیادہ ضرورت تھی۔

ترکمانون مین سے ایک شخص بولا۔ اچھا اس تمام سام کہانی کے بعد اِس شخص کی قیمت کیا رہی۔

اصلان سلطان۔ یہ ایک بیش قیمت شخص ہو۔ اگر یہ ایک نیک قاضی ہوگا کمان اسے پھر زر فدیہ ادا کرکے واپس کرینگے اور اگر یہ امر نہ ہوگا تو واقعی ایک دینار بھی اسکے لیے بہت ہو۔ ہمین اسے ضرور رکھنا چاہیے۔ شاید یہ سوداگر ہی نکل آئے۔ آؤ اب تیسرے شخص کی جانچ پرتال کرین کہ وہ کتنا بھر سکتا ہو۔

اصلان سلطان۔ تم کون ہو۔

کریہہ المنظر شخص۔ مین حضور ایک فراش ہون۔ (مگر ترشروئی سے)۔

یہ سنکے سب غل مچانے لگے ایک فراش۔ فراش۔ (انمین سے ایک بولا) ایسے نفیس بستر پر کیونکر آرام کرنا نصیب ہوا۔

فراش۔ یہ بستر میرا تھوڑی ہی تھا میرے آقا کا تھا۔

یہ سنکے سب نے غل مچایا کہ یہ جھوٹا ہو۔ جھوٹا ہو۔ سچ بول ورنہ تیری گردن اڑا دیجائیگی۔ وہ یہی کہے گیا کہ مین فراش ہون لیکن کسی نے بھی یقین نہین کیا اور ہر طرف سے اسپر گھونسے بازی ہونے لگی۔ آخر جب بہت بوچھاڑ ہوئی تو بول اٹھا کہ مین سوداگر ہی ہون۔

مین نے اسکی شباہت سے پہچان لیا تھا کہ یہ سوداگر ہرگز نہین ہو اگر ہو تو وہی ہو جسکا خود پہ مقر ہو۔ مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ اس سے کچھ انھین حسب دلخواہ حاصل نہین ہوگا بہتر یہی کہ اسے رہا کر دیا جاسے۔ یہ کہنا تھا کہ مجھپر اسکے بدلے مین چارون طرف سے لعن طعن پڑنے لگی اور مجھ سے یہ کہا کہ اگر تو نے حب الوطنی کے جوش مین کچھ بھی رعایت برتی تو یاد رکھیو کہ پھر تری بھی یہی تقدیر ہوگی۔

اور پھر تو ایک غلام بنجائیگا۔ خیر یہ سنکے مین خاموش ہو رہا اور ان ہلاکوؤن کو انکے طریقہ پر عملدرآمد کرنے دیا۔ آدمیون کی چوری کا منصوبہ انھین بہت ہی بدقسمت ثابت ہوا تھا کیونکہ اس یورش مین انھین کچھ منفعت نہین ہوئی تھی اور وہ اس بارے مین باہم مختلف الرائے بھی تھے کہ ان بدقسمت اور بے قیمت قیدیون کے ساتھ آخرالامر کیا کرنا چاہیے۔ بعض کی تو یہ راے تھی کہ قاضی کو رکھ لو شاعر اور فراش کو قتل کر ڈالو بعض یہ کہتے تھے کہ قاضی کو تو فدیہ لینے کے لیے رکھا جاے اور فراش کو غلام بنایا جاے۔ مگر شاعر کو قتل کر دیا جاے۔ غرض سب کی راے شاعر کے قتل پر تُلی ہوئی تھی۔

مجکو اس مظلوم شاعر پر بہت رحم آیا۔ مگر مین کچھ مدد نہ کر سکا۔ اس شخص کی چال ڈھال سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک لائق اور فاضل شخص ہے گو مفلسی اسکا اوڑھنا بچھونا رہی ہو۔ اور صرف فدا اظہار واری کرنے کے لیے کہ یہ اس شاعر کے ساتھ یہ سختی برتتا ہے۔ مین نے کہا کہ تم سب کیا بیوقوفانہ کام کر رہے ہو کہ شاعر کو قتل کر ڈالو۔ کیا یہ حد سے زیادہ بُرا نہ ہوگا کہ ہم ایک سونے کی انڈے دینے والی بط کو قتل کر ڈالین۔ کیا تم نہین جانتے کہ شاعر بعض وقت بہت دولتمند ہو جاتے ہین اور بعض وقت کیا اگر وہ چاہین تو ہر وقت دولتمند بن سکتے ہین کیا تمنے نہین سنا ہے کہ شاہ نے ایک شاعر کو ایک ایک قطعہ کا معاوضہ ایک ایک مثقال طلا دیا تھا اور پھر شاہ حال نے بھی کہا کہ یہ کچھ پورا صلہ نہین ہوا۔ کون جان سکتا ہے کہ شاید یہی ملک الشعرا ہو۔

گروہ مین سے ایک شخص بولا۔ اچھا ایسا ہے تو اس سے کہو کہ ہمارے لیے چند قطعات تصنیف کرے اگر کچھ نام مین مغالطہ اگر واقع ہوا تو مارا جائیگا۔

اشعار بناؤ۔ اشعار بناؤ سارے گروہ نے آواز سے کہا۔ ایسی دھوم دھام سے کہو کہ جس سے ہماری بہادری اس حصول فتح مین کھلے۔ اور جو ہماری پسند کے موافق نہ ہوے تو زبان کاٹ لیجائیگی۔

آخر یہ امر طے پایا کہ تینون محفوظ رکھے جائین۔ جون ہی انھون نے لوٹ کی تقسیم کرنی چاہی

تو وہ میدان خنجاق مین واپس چلے آئے

اسلان نے وہان ہمین جمع کیا سب نے جو کچھ انکے پاس تھا لا کر پیش کیا بعض تو بیگ چاندی کے لائے بعض سونے کے روپیہ نقد کسی کے پاس نہین تھا سونے کی مہنالین - چاندی کے آفتابے سیاہ ریشمی زنانے پائجامے - دو شالے اور اسی قسم کی دوسری چیزین تھین جو ہمارے سامنے لائی گئی تھین جب میری باری آئی مین نے وہ بھاری وزنی بیگ تومانون کا پیش کیا اس پیش کرتے ہی سب نے مجھپر مرحبا وصد مرحبا کے نعرے مارے -

کیا کہنے حاجی کیا کہنے - اب تو تم ایک خاصہ چھٹے ہوئے ترکمان ہو گئے ہم سے تو کچھ بھی ہو سکا خصوصًا میرا مالک میری مدح سرائی مین تلا ہوا تھا

اسلان سلطان - میرے بیٹے حاجی مجھے اپنی جان اور اپنے باپ کے سر کی قسم کہ تمنے بہت ہی مردانہ وار کام کیا ہے مین تمھین ایک لونڈی دونگا تم اُسے اپنی بیوی بنا لینا اور پھر تم ہمارے ساتھ خوب ل جل کے زندگی بسر کرنا تمھین ایک خیمہ بنیں بھیڑون کے ساتھ ملے گا ہمین کتنی خوشی ہوگی کہ جب ہم اپنے سب رفقا کی ضیافت کرینگے -

یہ الفاظ میرے دماغ مین وصل ہو گئے اور مین نے یہ پہلا ہی موقع اپنی رہائی کا نہایت ہی استوار پایا لیکن اسوقت بہت شوق سے میری نظرین اس تقسیم پر تلی ہوئی تھین کہ جو لوٹ کی ہو رہی تھی کیونکہ مجھے امید تھی کہ میرے ہاتھ اور بھی ایک مقدار زر لگے گی - لیکن میری اس محنت شاقہ پر اُنھون نے مجھے ایک دینار بھی نہین دیا - آخر بصد افسردگی مین نے کہا کہ جو کچھ جانکاہی کی تھی وہ سب بیکار گئی اسپر وہ سب بولے اگر تو نے ایک لفظ بھی نکالا تو ہمین تیرا سر کاٹ ڈالینگے مین پہ چپکا ہو رہا اور اُن ہی پچاس ڈیوکیٹ کو جو میرے پاس تھے جان کے برابر رکھنے کو مجبور ہوا اور میرے ساتھی حصون کے لیے جھنجھٹ کر رہے تھے - انکا یہ قضیہ بغیر خون کی ایک بوند گرے فیصلہ ہو گیا گو لیک جھگڑا لو کے دل مین یہ خیال نہ پیدا ہوتا کہ جب ہمارے پاس ایک قاضی ہی پھر ہم کیون جھگڑا کرین - وہ سب کا فیصلہ کردیگا تو بیشک انہین آتش جنگ بھڑکتی -

فوراً وہ مظلوم قاضی انکے بیچ میں لاکے بٹھایا گیا - اب وہ اسباب قاعدے کے موافق تقسیم کرنے لگا - اسمین سے بہت سا اسباب اسکا بھی تھا - اگر وہ اُسے فیصلہ کنندہ کے موافق فیصد ہی بھی کچھ نہ دیتے جب بھی اپنے مال کے لینے کا استحقاق رکھتا تھا -

ساتوان باب

حاجی بابا - اور شاعر عسکر نامے کی کیفیت

جس راہ سے کہ ہم آئے تھے اُسی راستہ سے واپس پھرے - راہ مین قیدیون کو گھوڑون پر سوار کر لیتے تھے اور کبھی وہ بیچارے پیدل چلتے تھے -

شاعر کی موجودگی نے مجھے اپنی مصیبتون مین پہلے ہی لمحہ سے ایک دلچسپی دی تھی - میری سرسری نظر اس بات پر تھی کہ مین اس سے کچھ تعلیم حاصل کرونگا - میری خودستائی اور خیال باطل شاید اس تصور سے کہ مین نے اسے مصیبت مین خون سے رہائی دلوائی ہو مجھے اور بھی زیادہ بھلاتا تھا - اس شاعر کے ساتھ بغیر کسی قسم کی خاص حمایت ظاہر کیے مین اسکا نگہبان بننے مین کامیاب ہوا تاکہ مین اسے اشعار کہنے پر ہر وقت مجبور کرتا رہون - چونکہ ہم اپنی زبان فارسی مین باتین کرتے تھے اسلیے جو کچھ ہمارا جی چاہتا بہت آزادی سے باہم باتین کرتے کیونکہ یہ تو خوف تھا ہی نہین کہ کوئی ہمارا مفہوم سمجھ سکے گا مین نے اُسے اپنے رہنے کے مقام سے مطلع کیا اور اسکو اس امر سے بھی خبردار کیا کہ میرا ارادہ اس مصیبت سے رہائی پانے کا ہر وقت ہے - اسکو خوب یقین دلادیا کہ جہان تک مجھ سے ہو سکے گا مین تیرے لیے بہتر ہی کرونگا - وہ ایسے مقام پر جہان اُسے سوائے بُری طرح کے پیش آنے کے اور کچھ بھی نہ دکھائی دیتا تھا میرے اُن مہربان الفاظ کو سنکے بہت ہی خوش ہوا اور جب اُسنے دیکھا کہ یہ میرا خیرخواہ ہو تو پھر اُسنے بھی اپنی اصلی حالت کو نہ چھپایا اور مجھ سے صاف صاف آزادی سے اظہار کردیا - جو کچھ مجھے اُسپر شبہہ ہوا تھا وہی درست نکلا کہ گیا تو یہ ضرور ایک لائق شخص ہو یا ملک الشعرا ہو - وہ شیراز سے طہران جاتا تھا جہان شاہ نے اُسے کسی کام کے لیے بھیجا تھا - اُسی دن وہ اصفہان پہونچا تھا جہان سے ہمارے ہاتھ لگ گیا

اپنی راہ کی تکان اور آفت پر جو اس سفر مین مجھے حاصل ہوئی تھی مین نے اپنا دِل بہلانے کے لیے اس درخواست کی کہ کچھ اپنی رام کہانی سناؤ - یہ سُنکر وہ مظلوم مفصلۂ ذیل الفاظ مین بیان کرنے لگا -

مین کرمان مین پیدا ہوا تھا میرا نام عسکر ہو - مدت تک میرا باپ صوبۂ کرمان کا گورنر بھی رہا ہو آغا محمد شاہ خواجہ سرا کے عہد سلطنت مین اُسکے دشمنون نے بہت فن فریب کھیلے کہ کسی طرح سے یہ حکومت سے محروم کر دیا جاے لیکن اُسکی قابلیت اور لیاقت کے آگے کسی دشمن کی کچھ نہ چلی گو اُنکے فن فریب تھے بہت ہی مضرت دہ مگر سب دانت نکوس کر ناکام رہگئے ہر وقت اُسے خوفناک موقعون کا سامنا رہتا تھا مگر اسکی تیزی عقل اِن موقعون سے اُسے بچاتی تھی - اور آخر وہ اپنی خوش قسمتی سے شاہ حال کے دور سلطنت مین عزت کے ساتھ انتقال کر گیا - مجھے اپنے باپ کی ملکیت پر جو دس ہزار تومان تھے قبضہ کرنے کی اجازت ملی بچپن مین مین اپنی تعلیم حاصل کرنے مین بہت ہی مشہور تھا جب میری سولہ برس کی عمر ہوئی تو میری فن خوشنویسی مین بہت ہی شہرت ہوئی - حافظ کا دیوان مجھے حفظ یاد ہو اور مجھے شعر گوئی مین خود بھی وہ ملکہ حاصل ہو کہ مین صدہا نکات کہہ سکتا ہون - کوئی ایسا مضمون نہین ہو جسپر مین نے طبع آزمائی نہ کی ہو مین نے لیلی مجنون کے پر درد اور عشق آمیز قصہ پر بھی قلم فرسائی کی ہو - مین نے کبھی بلبل کے عشق کی کہانی اُسکی زبان سے نہین سُنی لیکن پھر بھی مین اُسکے محبوب گلاب کے پھول کے عشق کا خاکا صاف صاف کھینچ سکتا ہون - جہان مین گیا ایسا کہین نہین ہوا کہ مین نے اپنے اشعار پیش کیے ہون اور وہ بھری مجلس مین لہک لہک کر نہ پڑھے گئے ہون - اسوقت شاہ کی جنگ صدیق خان سے ہو رہی تھی یہ شخص تخت سلطنت کا کاذب مدعی بنگیا تھا - ایک بڑا میدان ہوا خود شاہ بنفس نفیس آمادۂ پیکار تھے آخر باغیون کو شکست ہوئی - مین نے اس فتح کی خوشنودی مین شاہ کی شان مین ایک قصیدہ کہا اور اسمین یہ بیان کیا گویا میدان جنگ مین ایک ابر چھا رہا ہو اور یکایک رستم اسمین سے نمودار ہوا اور شاہ کو دیکھتے ہی اسکے پیرون پر گر پڑا کہ یہی خیر ہوئی کہ مین حاضر خدمت ہو کر سرنگون ہو ورنہ آپ کے تیر جگر شگاف سے میری ہرگز خیر نہوتی - اور مین نے صدیق خان اور اُسکی فوج کی نسبت یہ کہا کہ انہین غم و افسوس نکرنا چاہیے یہ مانا کہ انکو شکست ملگئی ہو لیکن پھر بھی شاہ اپنی اُولو العزمی اور عالی ہمتی سے اُنکی عزت ہی کرتا ہو اور

اُسکے سرون کو آسمان تک بلند کرتا ہو اس نظم مین مین نے اُس واقعہ کی طرف بھی اشارہ کیا جو شاہ نے ان مفتوح اشخاص کا کاسہ سرونکا ایک مینارہ بنایا تھا میرے اِن اشعار کی رپورٹ شاہ کی خدمت مین پیش ہوئی - شاہ اِس سے بہت ہی خوش ہوے اور میری اتنی عزت کی جتنی کہ ایک شاعر کی ہوسکتی ہے عام دربار مین بڑی عزت سے مجھے سونے کی اشرفیان مرحمت ہوئین - گویا یہان سے میری ترقی کی بیل دوڑی آگے بڑھی مجھے دربار مین حاضر باشی کی اجازت ہوگئی اور حکم ہوا کہ ہر موقع محل پر اشعار موزون کیا کرون مین نے اپنا شوق اور جوش ظاہر کرنے کے لیے پادشاہ کی خدمت مین یہ التماس کیا کہ ہمارے شاعر غرّا فردوسی نے شاہنامہ تصنیف کیا ہے - یہ اُسی کے شایان شان تھا کیونکہ فارس کا وہ ایک ہی سلطان ہوا ہے جسکو خوش قسمتی سے ایسا شاعر ہاتھ لگ گیا تھا جسنے اسکا نام وہ روشن کیا جو کبھی صفحہ عالم سے ہرگز نہین مٹنے کا ہے اگر حضور مجھے اجازت عطا کرین تو مین ایک شہنشاہنامہ تحریر کرون - شاہ نے نہایت ہی شفقت اور مہربانی مجھے اسکے لکھنے کی اجازت دی -

دربار مین ایک شخص حاکم خزانہ میرا ناحق دشمن ہو گیا تھا اور بلا سبب اُسنے مجھپر بارہ ہزار تومان جرمانہ کر دیے تھے جسپر شاہ نے یہ کہا کہ چونکہ یہ اپنے زمانے کا لاثانی شاعر ہے اس سے یہ جرمانہ نلیا جائے

ایک دن دربار مین محمود غزنوی کی اِس فیاضی کا ذکر ہو رہا تھا جو اُسنے فردوسی کو اسکے ایک ایک شعر کی ایک ایک اشرفی قیمت دی تھی - مین نے کہا کہ ہمارے شاہ کی فیاضی محمود شاہ غزنوی کے مساوی ہی مساوی نہین بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے کیونکہ اول صورت مین تو اسکا عمل مشہور و معروف شاعر پر ہوا اور دوسری صورت مین مجھ ایسے غریب بے نوا پر ہوا جو حضور کے سامنے حاضر ہے -

تمام اہل دربار نے جو یہ سنا کہ اسپر اسقدر نوازشات سلطانی ہوئی مین تو وہ بہت ہی متردد ہوے کہ کہان اور کس وقت ہوئین -

پھر مین نے پتہ وار ظاہر کیا کہ جب میرے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو اُنھون نے دس ہزار تومان چھوڑے شاہ عالیجاہ نے مجھے اسپر قبضہ کرنے کی اجازت دی وہ دس ہزار تومان کو خود بھی لے سکتا تھا دوبارہ خزانون کے حاکم نے مجھپر بارہ ہزار تومان جرمانہ کیا لیکن اسکے وصول کرنے کی شاہ نے اسے

اجازت نہین دی۔ توگویا بارہ ہزار اور بھی اسمین زیادہ ہوگئے۔ جب سے کہ مین حضور پُرنور کی خدمت
مین حاضر ہوا ہون خبر نہین کہ کسقدر لے چکا ہون ۔ اَب میری زبان اور دل سے بیساختہ یہ نکلتا ہو کہ خدا
شاہ کو ہمیشہ زندہ وسلامت رکھے ۔ اور اسکا سایۂ رحمت تمام عالم پر برقرار رہے ۔ تمام اسکے
دشمن مفتوح ہوجائین ۔ جو اشعار کہ مین فخریہ کہتا تھا وہ بھی گوش گزار سلطان ہو جاتے تھے ۔ چند روز
کے بعد مجھے ایک خلعت ملی جسمین ایک زربفت کا کوٹ ۔ کمر پر لپیٹنے کے لیے ایک دہ شالہ ۔ اور
شالی رومال سر پر باندھنے کے واسطے ۔ اور ایک زربفت کا چغہ جسمین الوان بھی پیوست کیا گیا تھا
ساتھ ۔ اِسکے علاوہ مجھے خطاب ملک الشعرا سے بھی سرفراز کیا گیا ۔ جب مین اپنا خلعت پہنتا تھا تو مجھے
میرے دوست بہت بہت مبارکباد دیتے تھے اور جسقدر کہ انکی عنایات ونوازشات پہلے مجھپر ہوئی
تھین اس سے بھی وہ زیادہ فرماتے تھے مین نے ایک نظم لکھی جس سے مجھے اُس بدسلوکی سے جو
حاکم خزانہ میرے ساتھ کرتا تھا دُگنی نوازش اُسنے میرے حال پر کی ۔ اور اسکا باعث یہ تھا کہ مین نے
اِسکی ہجو ملیح کی تھی وہ اپنی غلطی سے اُسے اپنی تعریف سمجھ گیا وہ اشعار عربی زبان مین تھے چونکہ آپ
عربی نہین سمجھتے کے اسلیے مین نہین سُناتا میرے اشعار وہ ادق تھے اور اِنمین وہ معنی مین نے
مضمر رکھے تھے کہ ممکن نہین تھا کہ بغیر میری مدد کے اُسے کوئی سمجھ جاسکے اور جب تک کہ مین اسکی
تشریح نہ بیان کرون ذرا بھی کوئی سمجھے ۔ توبہ توبہ ۔ مجھے علم جرثقیل مین بھی کمال مہارت حاصل ہو
مین نے کئی ایجادین بھی کین جنکی دربار مین بہت ہی تعریف ہوئی ۔ مین نے کمہار کا چاک ایسا بنایا ہو
جو ذرا سی حرکت مین تمام عمر چکر لگایا کرے اس حرکت کی تحریک کا آلہ اسمین شامل ہو ۔ مین نے
قسم قسم کے رنگین کاغذ بنائے ہین ۔ مین نے ایک نئی قسم کا قلمدان بنایا ہو ۔ مین بلند شاہراہ پر کپڑے
بنوا رہا تھا کہ شاہ کا اُدھر سے گذر ہوا ۔ ٹھہر گئے اور مجھ سے یہ کہا ۔ عسکر تیرے اشعار طبیعت کو بہت
ہی چبھتے ہین ۔ جب مین کپڑون کی خواہش کرتا تھا میرے تاجر یورپ سے میرے لیے جا کے
لاتے تھے مین نے شاہ کے ارشاد کی تعمیل کی ۔ جب نوروز ہوا تو وہان یہ دستور ہو کہ جسقدر اعلیٰ
ملازم ہوتے ہین سب بادشاہ کی خدمت مین نذرین گذرانتے ہین مین نے بھی شاہ کی مسواک کی تعریف مین

ایک خوش نظم کہی اور اُسکو ایک مرصع بکس مین رکھ کر پیش کیا جسقدر اہل دربار اس روز ہمایون
مین دربار مین موجود تھے سب کو حکم ہوا کہ وہ میرے منھ پر بوسہ دین جس سے یہ قیمتی اشعار برآمد
ہوے تھے - مین نے اپنی نظم مین شاہ کے دانتون کو موتیون سے تشبیہ دی اور مسواک کو موتیون کا
غوّاص قرار دیا اُس کے مسوڑھون کو کنارۂ مرجان بنایا جہان کثرت سے گوہر شہوار پیدا ہوتے ہین
لنبی داڑھی اور گھیردار مونچھین جنھون نے تمام چہرے کو احاطہ کر رکھا ہے گویا بحر بے پایان مین
ایک تموج ہے - تمام اہل دربار نے میرے خیال کی موزونیت اور عمدگی پر مجھے مبارکباد دی - مجھے
یقین تھا کہ جب فردوسی کے اشعار سے میرا مقابلہ ہوگا تو وہ میرے آگے لاشئ محض ثابت ہوگا
غرض اسطرح سے شاہ مجھپر گوناگون نوازشات کرتا رہا - شاہ کو اس امر کا بہت خیال تھا کہ
کوئی ایسا موقع ہو جس سے اسے دولت ہاتھ لگ جاے اور عزت بھی پوری حاصل ہو - تو
مجکو شاہ نے اِس خدمت کے لیے مقرر فرمایا کہ مین شہزادہ کے لیے جو گورنر فارس تھا سالانہ خلعت
فاخرہ لیجایا کرون شیراز مین میری بہت ہی آؤ بھگت کی گئی اور لوگون نے کثرت سے مجھے بطور
نذرانہ کے بہت کچھ دیا جو کچھ مجھے یہان سے ملا ایک خاصی مقدار روپیہ کی میرے پاس ہو گئی
لیکن شب گذشتہ کے جانکاہ واقعہ نے وہ تمام روپیہ اور عزت خاک مین ملادی جو کچھ میرے پاس
تھا سب مجھ سے لے لیا گیا - اور اب جس مصیبت کی حالت مین تم مجھے دیکھ رہے ہو اسکے بیان
کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے - اگر آپ میری مدد نہ کرینگے اور مجھے رہائی نہ دلوائینگے تو اس حالت
مین میری جان بچنا محال ہے - شاید شاہ کو میری رہائی کا کچھ خیال ہو لیکن تحقیق وہ میرے لیے
ایک تانبہ کا پیسہ بھی بطور فدیہ کے نہ ادا کریگا - حاکم خزانہ وہ میرا دوست نہین ہے کہ مجھے اس سے
کسی قسم کی امید ہوتی - وزیراعظم ہے اسکی عقل یہانتک ہے کہ وہ یہی نہین جانتا کہ جیبی گھڑی کو کیونکر
پھرا کرتے ہین اور اس سے تو وہ محض نابلد ہی ہے کہ یہ بنتی کیونکر ہے - بھلا پھر وہ کیا خاک میری اس
حالت پر رحم کریگا اور زر فدیہ ادا کر کے مجھے کیون رہائی دلوانے لگا - وہ روپیہ جو مین بطور فدیہ
ادا کر کے رہائی حاصل کرتا وہ ان کمبخت وحشیون نے مجھ سے لے لیا اور جہان سے اسقدر روپیہ

ل سکتا ہو۔ مین جانتا ہون یہ میری تقدیر مین لکھا ہوا تھا کہ مین اس افت ناگہانی مین پھنس جاؤن اسلیے مجھے بھی کچھ غم نہین ہو۔ اب تم میرے مسلمان ساتھی ہو آیا تمھین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت ہو تاکہ مین اپ سے ملتجی ہون کہ آپ مصیبت مین میری مدد کرین۔

آٹھوان باب

حاجی بابا کا ترکمانون سے بچنا

جب وہ شاعر اپنی رام کہانی ختم کر چکا تو مین نے اُسے یقین دلایا کہ جہان تک مجھ سے ہوسکیگا تیری خدمت گزاری مین کمی نہین کرنے کا لیکن اسوقت بہر حال تجھے صبر کرنا چاہیے مین نے اسوقت ان تدابیر پر بھی عمل نہ کیا جو میری آزادی حاصل ہونے کے لیے تھین اور اسلیے اسوقت شاعر کے بچانے مین بھی بڑی وقت خیال کی یہ محض ناممکن تھا کہ جب تک ہم کھلے ہوے میدانون مین رہے میرے مالک کی نظر مین مجھپر نہ پڑی ہون اور مین ذرا دیر بھی اُسکی نظرون سے بچا ہون اُنکے گھوڑے ایسے عمدہ تھے جیسا میرا گھوڑا اتھا اور اِن راہون سے مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ اِن حالتون مین بھی اُنسے بچنے کی کوشش کرنی اس سے زیادہ دیوانہ پن کیا ہوتا۔

اب ہم اُن ہی ویران جنگلون کی حدود مین پہونچے اور ہم وہ بلند راہ جو طہران سے مشہد کو جاتی ہو عبور کرنے کو تھے اور یہان ہم مِس مسافرون نے دمغان کے مشرقی طرف مع اسلان سلطان قیام کیا تھا۔ یہان اسلان سلطان نے یہ تجویز کیا کہ ہم اِن ویرانون اور گڑھے دار زمین مین ایک دن تک پوشیدہ رہین شاید ہماری تقدیر سے کوئی کاروان نکل آئے تو ہمین اُسکے غارت کرنے اور لوٹنے کا اچھا موقع ہاتھ لگے گا۔ بعد فجر کے تڑکے ایک سپاہی جو متصل کی پہاڑی مین قیام پذیر تھا بھاگا ہوا شتابی آیا اور اسنے آکر خبر دی کہ مین نے دمغان کی سیدھ مین مٹی کے دَل بادل اُڑتے ہوے دیکھے ہین اور وہ اِس سڑک پر جو مشہد کو جاتی ہو ہمارے قریب ہوتے جاتے ہین۔

ہم یہ سنتے ہی سب چوکس ہو گئے۔ ترکمانون نے اپنے قیدیون کے ہاتھ اور پاؤن باندھکے

اُسی مقام پر ڈال دیا جہان ہمنے آرام کیا تھا اِس خیال سے کہ جب ہم کاروان کو لوٹ کٹا کے آئینگے انکو اُٹھا لینگے - اب ہم گویا خون اور غارت کے لیے مستعد ہو گئے -

اسلان سلطان سب سے آگے ہوا تا کہ حریف کی جمعیت کو جانچے اور ملاحظہ کرے پھر مجھے اسنے پاس بلایا اور کہا جاجی یہی وقت اپنے کو سب مین ممتاز کرنے کا ہو -

بیا تا چہ داری ز مردی و زور

تم میرے ساتھ ساتھ رہو دیکھو مین کیا کیا کرتا ہون اور ویسے ویسے کرتب مجھ سے ظہور پذیر ہوتے ہین - تمکو یہ ساری باتین مجھ سے سیکھنی چاہیین تا کہ تم آیندہ مواقع پر بڑی بڑی مہمون مین کام کر سکو - مین نے تمھین اپنے ساتھ اسلیے بھی لیا ہو کہ تم میرے ایک ترجمان بنو کیونکہ اکثر ان کاروانون مین کوئی شخص بھی ایسا نہین ہوتا جو ہماری زبان سمجھ سکے - ہم دونون اُنکے بہت ہی قریب پہونچ جائینگے شاید انکے رہبر سے ہماری مصالحت ہو جاے اور اگر ہمارے موافق کام نہ بنا تو ہم مع اپنی کل جماعت کے کاروان پر گر پڑینگے -

جب وہ مسافر قریب آگئے تو مین نے دیکھا کہ اسلان سلطان کے مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین -

اسلان سلطان - مجھے ڈر ہو کہ یہ کاروان نہین ہین - یہ بھی ایک جماعت کے ساتھ سفر کرتے ہین - گو مین نے گھنٹہ کی آواز نہین سنی ہو لیکن خاک ایک رُخ سے کچھ بلند معلوم ہوتی ہو یہ ایک بے تعداد سوارون کا پرا ہو پانچ گھوڑے سوار رہنما معلوم ہوتے ہین - یہ کچھ مُنھ کا نوالہ نہین ہو - جب وہ بہت قریب آگئے تو یہ پوری طرح سے معلوم ہو گیا کہ یہ کاروان نہین ہین لیکن بہت بڑی شناسائی اور جانچ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ گورنر صوبہ ہو - جو دوسرے مین تھا اُسکے ساتھ کثرت سے اُسکے نوکر چاکر اور سپاہی ہمرکاب تھے - اور اِن لوگون کی شان و شوکت اور ترک بھڑک ویسی ہی تھی جو ہمیشہ ان موقعون پر ہوا کرتی ہو -

جب مین نے یہ دیکھا تو میرا دل بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہان مجھے ترکمانون سے

بچنے کا بہت ہی اچھا موقع تھا۔ اور مین نے یہ خیال کیا کہ اگر مین ذرا بھی انکے قریب ہون تو وہ مجھے قیدی بنا لینگے اور پھر اسلان سلطان کو بھی کچھ شبہہ نہوگا اور مین ضرور بچ جاؤنگا۔ یہ مانا کہ وہ گورنر پہلے مجھ سے بری طرح پیش آئیگا لیکن میری طلاقت لسانی میری سب مصیبتون کو کھودیگی اور جسوقت مین اپنی رام کہانی بیان کرونگا ممکن ہو کہ پھر گورنر مجھپر مہربانی نہ کرے۔ یہ سوچ کے مین نے اسلان سلطان سے کہا لو چلو انکے قریب ہو جائین۔ اور اسکی اجازت کے انتظار کیے بغیر مین نے اپنے گھوڑے کو آگے بڑھایا۔ وہ فوراً مجھے ٹھہرانے کے اراد سے میرے پیچھے لپکا ہمنے جون ہی زمین کے چھوٹے بلند ٹکڑے کو طے کیا کہ ہمین صاف ایک تیر کی زد پر ایک عظیم الشان جماعت نظر پڑی فوراً ہی انکی نظرین ہمسے دو چار ہوئین چھ یا سات عمدہ سوار ہمین دیکھتے ہی گھوڑون کو دوڑا کر ہماری طرف لپکے اور ہمارے قریب آئے۔ ہمنے انھین دیکھتے ہی بھاگنے کے لیے باگین پھیرین اسلان سلطان تو ایسا اندھا دھند بھاگا کہ اُسے پھر خبر نہ ہوئی لیکن مین نے صرف اپنے پکڑوانے کے لیے اپنے کو ذرا ٹھٹکا دیا۔ فوراً مین گرفتار ہوگیا۔ گھوڑے پر سے مجھے اتار لیا گیا میرے ہتھیار چھین لیے گئے۔ میرے پچاس ڈاکیٹ بھی اُنھون نے لوٹ لیے میرے استرے چھین لیے غرض جو کچھ میرے پاس تھا کچھ نہ چھوڑا۔ یہ سارا کام چند لمحے مین تمام ہوگیا۔ گو مین نے اپنے ان نئے مالکون کو یقین دلایا کہ مین ہرگز آپکے پاس سے نہین جانے کا لیکن جب بھی اُنھون نے میرے اُس دوشالہ سے میری مشکین کس لین جو دوشالہ میری کمر سے اُنھون نے کھولا تھا مجھپر چارون طرف سے گھونسے لگے چھڑ لپڑ ڈک چانٹے پڑتے تھے کیونکہ مین جلدی نہ چلتا تھا۔ وہ مجکو گھسیٹتے ہوے کشان کشان

پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگرے

اپنے سردار کے پاس لاے جو مع اپنے لواحقین کے دورہ کر رہا تھا۔

جس قسم سے کہ اسکے ساتھ برتاؤ ہوتا تھا اور اسکے آگے خمیدہ قامت ہونا صاف ظاہر کرتا تھا کہ یہ کوئی شاہی خاندان مین سے ہے جون ہی مین آگے گیا مین نے اپنی حالت کا نقشہ

اُسکے آگے کھینچا کہ میرے سر پر کسقدر گھونسے رسید ہوے ہین۔ یہ ایما تھا لو یا مین حضور شہزادہ کے قدمون پر گرتا ہون۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور ایک گھیرا کر لیا اُسنے میری رہائی کا حکم دیا۔ جب مین نے اپنے کو رہا پایا تو ان لوگون کی حد سے مین نے اپنے کو علیحدہ کیا جو وہان کھڑے ہوے تھے اور دوڑ کر شہزادے کے چغہ کا دامن پکڑ لیا جو گھوڑے پر بیٹھا ہوا تھا اور یہ مین نے کہا۔ "پناہ بہ شہزادہ" باڈی گارڈ کا ایک سوار مجھے اس گستاخی کی سزا دینے کے لیے لپکا لیکن شہزادے نے یہ منظور نہ کیا کہ وہ مجھ سے کچھ آنکھ ملا سکتا شہزادے نے بیمجھے اپنی حفاظت مین رکھنے کا مجھسے وعدہ کیا اور اپنے ملازمین سے حکم کر دیا کہ کوئی اسے تکلیف نہ دے پھر مجھے حکم ہوا کہ تو اپنی رام کہانی بیان کر کہ تو اس سرحد اس مقام مین با این صورت کیونکر نمودار ہوا۔

گھٹنون کے بل کھڑے ہو کر اور زمین خدمت کو بوسہ دے کر جہان تک مجھسے ممکن ہو سکا مین نے اپنی مختصر رام کہانی عرض کر دی۔ اور جو کچھ مین نے بیان کیا اُسکو خوب مضبوطی سے بیان کیا اور اُسی کے ضمن مین مین نے یہ بھی کہا کہ اگر حضور اپنے سوارون کو ان قزاقون پر حملہ کرنے کا حکم دین تو ملک الشعرا عسکر اسے جو دو اور انہون کے ساتھ گرفتار پنجہ بلا ہین نجات پا جاینگے اور وہ جو کچھ کہ مین نے گذارش کیا ہے سب کی تصدیق کر دینگے۔ مین یہ کہہ ہی چکا تھا کہ اتنے مین وہ سوار جو اسلان سلطان کے تعاقب مین گئے تھے واپس آئے اِنکے چہرون سے ہراس ٹپکتا تھا۔ انھون نے حضرت علیؑ اور شاہ کے سر کی قسم کھا کر بیان کیا کہ کثرت سے ڈاکو جمع ہین ایک ہزار ہونگے جو ہم پر حملہ آور ہونے کو ہین اب شہزادہ صاحب آپ ان سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جائین۔ مین نے اُن سے کہا کہ جناب وہ صرف بیس ہین مگر کسی نے بھی تو میری بات کا یقین نہین کیا۔ مجھے لوگون نے سپاہی اور سخت کذاب تصور کیا اور ہر شخص نے مجھ سے کہا کہ یاد رکھو اگر ترکمانون نے حملہ کیا تو ہم تجکو وہین قتل کر ڈالینگے۔ یہ گروہ ایک عمدہ موقع پر پہونچا تا کہ اپنے دشمن کو پورے طور سے ملاحظہ کر سکے اور اُنکے سب نشانات وہ ظاہر کرتے تھے

جیسے کہ ترکمان فارس مین شناخت ہوتے ہین ۔

میرا گھوڑا تو مجھ سے لے لیا گیا اور مجھے ایک اسباب سے لدا ہوا خچر پر چڑھنے کا حکم دے دیا ۔ جہان مجھے اپنی بدقسمتی اور اِس کمبخت حالت پر تفکر کرنے کا بہت اچھا موقع ہاتھ لگا تھا ۔

مرد ا چہ گویمت کہ چہا کرد روزگار　　با ما ہمہ ا نچہ گرد جفا کرد روزگار

نہ گرہ مین ایک پیسہ نہ کوئی رفیق اگر میری نظرون کے سامنے کچھ تھا تو صرف فاقہ کشی کی ہیبت ناک اور ڈراونی صورت نظر آتی تھی میرے دل مین ابھی دین اسلام کے نور کا وہ چمکارہ تو پوری طرح سے جلوہ فرا نہوا تھا کہ مین نوشتۂ قضا و قدر پر تکیہ کرکے کچھ رنج و الم نہ کرتا ۔ اپنی حماقت اور ابلہی پر خون کے آنسو روتا تھا کہ اس مین مین نے خود اپنے کو دیدۂ و دانستہ پھنسایا تھا ۔

"خود کردہ را علاجے نیست"

اپنے وطنی لوگون کی حمیت و اخوت کے وہ شعلے اور انکی محبت کی بھڑکتی ہوئی آگ جو قید مین بھی میری چھاتی مین مشتعل ہوتی تھی کیا اب نہ ہوگی پھر مجھے اِس مصیبت و آفت سے کیون نہین بچا دیتے بہت زور زور سے اُسی پریشانی کی حالت مین اُنکو گالیان دے رہا تھا ۔

مین ۔ اُن لوگون سے جو میرے گرد تھے ۔ تم اپنے کو اچھا کہتے ہو تم مین وحشیون کی سی بھی تو طبیعت نہین ہے ۔ وحشی کیا تم تو جانورون سے بھی تو بدتر ہو ۔ بس تمہارا مقابلہ ترکمانون سے ٹھیک ہے بعینہٖ تم اُن ہی جیسے ہو ۔

جب مین نے دیکھا کہ میری گالیان دینے سے وہ لوگ قہقہہ لگاتے ہین تو پھر مین نے یہ کہنا شروع کیا ۔ حضرت امام حسینؑ کے واسطے سے نبی آخرالزمان کے طفیل سے ۔ اپنے بچون کی روحون کے صدقہ سے مجھ سے تم غیر شخص کی طرح کیون پیش آتے ہو ۔ کیا مین تمھاری طرح مومن نہین ہون ۔ مین نے کیا کیا ہے کہ مجھ پر یہ ناگہانی آفت ٹوٹ پڑی ہے ۔

خدا ے را نظرے کن بحاجی مسکین	کہ این ستم زدہ حیف است پیشت افتادہ

مین نے تمھین اپنا دوست سمجھکر تمھارے پاس پناہ لی ہی اور تم مجھ سے اسطرح قہقہہ لگا کر ٹھٹھا کرتے پیش آئے جیسے کہ کسی دشمن سے ارے کمبختون —

رحم کردن بر ضعیفان رحم بر خود کردن است   واے بر شیرے کہ آتش در نیستان افگند

اتنی چیخ پکار پر بھی کسی نے میری ڈھارس نہین بندھائی۔ صرف ایک خچر والا جسکا نام علی قطیر تھا خچر پر سے قلیان لیکر اترا اور مجھے پینے کو دیا۔ اور کہا کہ ای میرے بیٹے ہر شے اس دنیا مین خدا کے دست قدرت مین ہی۔

خچر والا۔ اپنے خچر کی طرف اشارہ کر کے جسپر وہ سوار تھا۔ جب خدا نے اس خچر کو سیاہ بنایا ہی تو کیا علی قطیر اسے سفید کر سکتا ہی۔ توبہ توبہ۔ دیکھو ایک دن تو اسے اناج کھانے کو ملتا ہی اور دوسرے دن اسے خار دار درخت وغیرہ چرنے پڑتے ہین۔ کیا ہم قسمت سے کچھ جھگڑ سکتے ہین —

جو چاہتا ہی کرتا ہی جو چاہیگا کریگا	یہ بات حکومت کی اُسی کو ہی سزا ہی

لو قلیان پیو اور خوش ہو۔ اور خدا کا شکر کرو کہ تمھارے ساتھ کچھ برائی نہ ہوئی۔ دیکھو حافظ نے کیا خوب کہا ہی کہ تجھے جسقدر خوشی کا وقت ملے اُسکو تو غنیمت جان تو کیا جانے کہ آگے کار کیا ہوگا۔ (فارس مین عموماً یہ امر دکھائی دیگا کہ کم درجہ کے کمینہ اشخاص بھی موقع موقع سے اپنے شعرا کے اشعار استعمال کرینگے گویا فارسی فطرتی شاعرانہ دماغ رکھتے ہین)۔ خچر والے کی اس تقریر نے مجھے کچھ تسکین دی۔ اور جب اسنے دیکھا کہ یہ بھی حافظ کے اسی طرح سے اشعار پڑھتا ہی جسطرح مین پڑھتا ہون اور اسکو ذرا بھی تکلف نہین کرنا پڑتا بلکہ مجھ سے دو قدم آگے ہی تو اسنے اور بھی مجھپر عنایت کی۔ اور تمام راستہ سفر مین اسنے مجھے اپنے طعام مین شریک رکھا اسنے مجھ سے کہا کہ جس شہزادہ کے قبضہ مین تم آئے ہو یہ شاہ ایران کا پانچوان بیٹا ہی جسکو شاہ نے حکومت خراسان سپرد کی تھی اب یہ مشہد مین جاتا ہی جو اسکی قلمرو مین داخل ہی۔

اسے صرف ترکمانون کے سرحدی خوف سے کثرت سے یہ بہیروبنگاہ اپنے ہمرکاب لے لیا ہو اور یہ بات مشہور ہو کہ اسکو ترکمانون سے جنگ کرنے مین خوب ہی مشاق ہو - یہ بہت سے سر ترکمانون کے طہران بھیج چکا ہو تا کہ شاہی محل کے دروازے پر آویزان کیے جائین - اور تم اپنے کو بہت ہی خوش قسمت خیال کرو کہ تم نہ مارے گئے - اگر تم گورے ہوتے تمھاری چھوٹی چھوٹی آنکھین ہوتین اور تمھارے کثرت سے بال ہوتے اور تمھارا یہ سیاہ رنگ جیسے تم ہو نہ ہوتا تو بچہ تم کبھی کے قتل کر دیے جاتے اور تمھارے سر کی ترکمان کے سر کی سی گت بنتی -

جب ہم رات کو اپنی آرام کی جگہ مین پہونچے - یہ ایک جنگل کے پاس صرف تنہا ایک کاروانسرا تھی جو نصف ویران پڑی تھی مین نے چاہا کہ شہزادہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے پچاس ڈیوکیٹ کے لیے ملتجی ہون کہ آپ کے سوارون نے لے لیے ہین آپ مجھے دلوا دیجیے - اور میرا گھوڑا ہتھیار سب مجھے ملجائین جنکی نسبت دعویٰ کرنے مین مین نے کچھ پس و پیش نہین کیا باوجودیکہ میرے دل مین خود یہ خیال پیدا ہوا کہ جس شخص نے کہ میری چیزون کو لیا ہو وہ بھی میری ہی طرح سے ان چیزون کا استحقاق ثابت کریگا - اب مین وقت کی تاک مین رہا شام کی نماز نے مجکو خود اسکے پاس پہونچا دیا شہزادہ اُس غالیچہ پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوا تھا جو کاروانسرا کے بالاخانہ پر بچھا ہوا تھا وہ لوگ جو حاضرین دربار تھے مجھے علحدہ کرتے تھے لیکن جب مین نے یہ کہا کہ عرض دارم - تو شہزادہ نے مجھے قریب آنے کی اجازت دی اور مجھسے دریافت کیا کہ تو کیا چاہتا ہو - مین نے اسکے اُن ملازمون کی جنھون نے مجھے پہلے پکڑا تھا اور مجھ سے بُری طرح پیش آئے تھے شکایت کی اور کہا کہ حضور مجھسے جبراً پچاس ڈیوکیٹ چھین لیے اور خداوند کی عنایت سے مجھے میرا گھوڑا اور ہتھیار بھی ملنے چاہیین - اُسنے ان لوگون سے جو اُسکے گرد جمع تھے دریافت کیا کہ وہ کونسا شخص ہو جسکی یہ شکایت کرتا ہو جب اُنکے نام لیے گئے تو شہزادے نے اپنے ایک خاص ملازم سے کہا کہ انھین فوراً حدمت مین حاضر کر - جب یہ لوگ آئے تو یہ دو شخص تھے مین نے ان بانی فساد کو پہچان لیا اور شہزادے سے ملتمس ہوا کہ حضور یہی ہین جنھون نے مجھپر ظلم توڑا ہو -

شہزادہ۔ کمبخت وہ روپیہ کہان ہو جو تمنے اِس شخص سے اینٹھا ہو۔

دو شخص۔ ہمنے کچھ بھی نہین لیا ہو۔

شہزادہ۔ اچھا ہم ابھی دیکھ لینگے۔ (اپنے افسرون مین سے ایک کی طرف اشارہ کرکے) فراشون کو بلاؤ۔ اوران بدمعاشون دغابازون پر کوڑے بازی کرواؤ کہ یہ نکالین کہ وہ پچاس ڈیوکیٹ کہان ہین۔

حکم کا ہونا تھا کہ ان پر کوڑے بازی شروع ہوئی جب خوب کھال ادھڑی تو آخر کو قبول دیے کہ ہان اتنے ڈیوکیٹ لیے ہین اور لیجیے یہ موجود بھی ہین یہ زر نقد شہزادے کے پاس پہونچایا گیا شہزادے نے اسے ایک ایک کرکے گنا اور پھر اسے گاؤتکیہ کے نیچے رکھ لیا جس سے سہارا لگاے وہ بیٹھا ہوا تھا ان شریر بدمعاشون کو چھوڑ دیا۔ اور ایک زور کی آواز مین مجھ سے کہا کہ تو خارج کر دیا گیا۔ مین منھ کھولے ہوے اس امید سے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا کہ یہ زر نقد مجھے ملیگا کہ ایک شخص نے میرے شانے پکڑ کر مجھے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ مین نے کہا ارے بابا میرا روپیہ تو دیدو۔

شہزادہ۔ کیا کہتا ہے۔ اگر کچھ بھی بولا تو جوتے رسید کردو۔

یہ سنتے ہی اسنے اپنی بڑی پیزار سبز رنگ کی اٹھائی اور میرے منھ پر رسید کی اسکے نعل نے مجھے بہت ہی تکلیف دی۔ کہا کہ ن اب بھی تو شاہ کے صاحبزادے سے اسطرح کہیگا جا چپ چاپ چلا جا اور اپنی آنکھین کھول ورنہ کان ندارد ہوجائینگے۔ بس مجھے زور سے دھکے دے دلا کر وہان سے ہٹا دیا مین ایک نہایت ہی مایوسانہ حالت مین واپس پھر کر آیا اور اپنی یہ کل ماجرا کہانی خچر والے کے آگے بیان کی اسنے اسے سنکے ذرا تعجب کیا بلکہ مجھ سے یہ کہا۔

"اب اس سے زیادہ تم کیا امید کرسکتے ہو۔ کیا وہ شہزادہ نہین ہو۔

جب وہ یا کوئی حاکم اپنے قبضہ مین کوئی چیز لے لیتے ہین تو پھر یہ کیا ممکن سمجھتے ہو کہ وہ واپس کردینگے۔ استغفر اللہ بس تم بالکل خچر کو دیکھ لو ایک دفعہ ایک مٹھا یا بکمام سبز گھانس کا

تم اسکے منھ مین دیدو ممکن ہو کہ منھ مین جانے کے بعد اس سے ایک تنکا بھی لے لو یہی حال شہزادہ کا ہی کہ جہان کوئی چیز قبضہ مین آگئی پھر کیا جاتی ہے۔

نوان باب

حاجی بابا کا اپنی مصیبت مین سقا بنا

ہم مشہد ایک معقول وقت مین پہونچے شہزادہ مع اپنی تمام بھیڑ و بنگاہ شان و شوکت وغیرہ کے نہایت ہی سنجیدگی کی صورت مین داخل ہوا۔

اپنے کو مین نے ایک غیر شہر مین کھڑے ہوئے پایا نہ کوئی یار نہ غمگسار اور نہ کوئی ایسا شخص جس سے مجھے مدد مل سکتی۔ ایک جوڑا استرونکا تھا جس سے کوئی صورت تسلی نمودار ہوتی۔ جب مین نے اپنے حال کے وسائل پر نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ اسوقت بھی پانچ تومان باقی ہین اور جنکو مین نے کاروانسرائے مین سے چراکر بحفاظت تمام رکھ لیا تھا۔ اور انکو اپنی ٹوپی کے استر مین سی لیا تھا۔ میرے پاس ایک بھوری اون کا کوٹ تھا بھیڑ کے چمڑے کی جاکٹ۔ ایک کرتا۔ دو پائجامے اور ایک جوڑا بھاری بوٹونکا۔ خچر والا جب تک کہ مجھے روزانہ خوراک دیتا رہا مین اسیر رہا لیکن جب یہان وہ علیحدہ کردیا گیا تو اب مین یہ کیونکر امید کرسکتا کہ وہ میرے روزانہ کھانے کا بوجھ اٹھائیگا۔ کیونکہ جب تک وہ اور اسکا خچر شہزادے کی نوکری مین تھے اُسے رسد ملا کرتی تھی۔ اب دونون اپنی نوکری سے علیحدہ کردیے گئے۔ مین نے چاہا کہ پھر اپنا پیشہ حجامی کا کرنے لگون۔ مگر بھلا مجھپر کسکو اعتبار تھا کہ وہ اپنا گلا آگے کردیتا کیونکہ میری شہرت ترکمان سپاہی کے نام سے ہوگئی تھی اور علاوہ اسکے مین اگرچہ استرے بھی خرید سکتا تھا لیکن مجھ مین اسقدر وسعت نہین تھی کہ ایک دکان کرایہ کی لیکر اسمین اپنا کام چلاتا۔ مگر اسکے مقابل مین یہ منظور نہ ہوا کہ بغل مین استرا دبائے گھر بگھر حجامت بناتا پھرون۔ میرے خچر والے دوست نے جو مشہد کے طرق اور عادات سے بخوبی واقف تھا مجھے مشورہ دیا کہ تو سقا بنجا۔ تم ایک نوجوان اور مضبوط شخص ہو۔ تمھاری آواز مین بھی بہت کڑک ہے تم لوگون کو ذرا لہراتی ہوئی آواز مین سبیل پلا سکتے ہو۔ تم مین ذرا چرب زبانی اور چاپلوسی اور

مسخرا پن بہت ہوا یسے موقع کی یہ قابلیت بھی جان ہو۔
زائرین کا گروہ مقبرۂ امام کی زیارت کرنے کے لیے آتا ہو۔ اسوقت خیرات کرنا گویا وہ اپنا سبب نجات تصور کرتے ہین اور ان لوگون کو وہ آزادانہ دیتے ہین جو اُنسے ثواب بخشوانے کا وعدہ کرتے ہین۔

تم اُنکے ہاتھ حضرت امام حسینؑ کا طفیل کہکے ایک ایک جرعہ بیچو ہمیشہ پہلے تو کٹورا آگے کرکے مفت ہی کی درخواست کرو مگر تم خوب یقین کرلو کہ وہ بغیر قیمت دیے مطمئن نہین رہینگے جب تمھارا گاہک پانی پی لے تو تم ذرا زور ڈال کے کہو۔ خدا کرے تمھارا یہ جرعہ حسب دلخواہ ہو۔ خدا کرے حضرت امام حسینؑ تمھین اپنی حفاظت مین لے لین۔ خدا کرے تمکو کسی طرح کی تکلیف نہو بس اس قسم کی باتین تم اِس زور سے کہو کہ سب کے کانون مین یہ آواز گونجے۔ غرضکہ اِن زائرین کے آگے جو سیکڑون یہان عبادت گذاری کے لیے آتے ہین یقین ہو کہ جو کچھ تم کہوگے وہ اسے باور کرینگے اور تم چاہے جو کچھ کہہ سکتے ہو۔ دیکھو مین خود مشہد مین سقا بنجاتا ہون کیونکہ یہان کی تجارت کو بخوبی جانتا ہون صرف اسی سقاپنے سے مین نے خچر بھی خرید لیے ہین اور جو کچھ میری حالت ہو تم دیکھتے ہی ہو۔

مین نے اپنے دوست کی نصیحت پر عمل کیا مین نے اِن تومانون کی مشک اور ایک برنجی ٹونٹی خریدی۔ اور پانی پلانے کا ایک روشن پیالہ مول لیا اپنی مشک مین پانی بھرکر مین نے کچھ دیر اُسے یون ہی رکھ دیا تاکہ بدبو چمڑے کی جاتی رہے۔ جب بو جاتی رہی مین اسے بھر کے مقبرہ پہونچا اور فوراً ہی کام شروع کیا۔ جو صدا کہ پانی پلانے مین مین لگاتا تھا یہ تھی "سبیل ہے شہیدون کے نام کی پیاسا نجا" یہ آواز جہان تک مجھ مین قوت تھی خوب ہی زور سے نرخرے پھلا کر لگاتا تھا اور اپنے رفیق خچر والے کی نصیحت سے دو دن پہلے سے اسکی مشق بڑھالی تھی۔ مجھے اِس بات کا تو یقین تھا کہ پرانے تجربہ کار اشخاص سے ہرگز ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹاونگا۔ جون ہی مین جاکر وہان مشک لے کر کھڑا ہوا اُن سقون کی نگاہ مجھپر پڑی جو وہان قدیم سے

پانی پلاتے تھے معلوم ہوا کہ وہ شاید مجھسے استحقاق کی بابت سوال کرینگے کہ تیرا کونسا حق ہے جو تو یہان پانی پلانے چلا آیا - جب مین حوض مین پانی بھرنے کے لیے گیا سب سقے میرے ساتھ جھگڑنے لگے اور ایک سقے نے تو یہی چاہا کہ مجھے اندر ہی دھکا دیدے کہ حوض مین پڑاخ سے جا پڑون لیکن جب اُنھون نے دیکھا کہ یہ ایک مضبوط اور قوی شخص ہے اور میری مضبوطی میرے بازوون سے ہویدا تھی - تو اب کر ہی کیا سکتے تھے - بس اور تو کچھ نہو سکا برا بھلا ہی کہنے پر قناعت کی اور جسکے وہ مالک ہی تھے - زبان اپنے قبضہ مین ہے چاہے جو کچھ ہانک دیا - مین فوراً پانی بھرکے اُنکے آگے بڑھا اور انھین سکتہ ہوا - فطرت ہی کو یہ منظور تھا کہ مین مشک بھی کندھے رکھون اور ستاہون - ایک ہی لحہ گذرا تھا کہ مین غلیظ اور زنابا کہ حوض مین سے پانی بھرکے لایا تھا لیکن مین نے اسکی مدح سرائی یون شروع کی - یہ پانی اُس دریا کا ہے جسکی ایک شاخ جنت مین جاکر گرتی ہے -

یہ امر ایک بعید الفہم ہے کہ یہ خوش ذائقہ کسقدر تھا اور یہ بھی دور از قیاس ہے کہ مین نے کسقدر روپیہ اسکی سبیل پلانے مین حاصل کیا - مین ہر وقت اِس تاک مین رہتا تھا کہ کوئی نیا گروہ زائرین کا آئے اور جسوقت کہ وہ اپنے خچرون پر سے اُترتے تھے تمام راستہ کی خاک مین لت پت اور ترکمانون سے جان بچنے مین خوش - وہ اپنا حفاظت سے پہونچنا ایسا مبارک سمجھتے تھے کہ بہت کشادہ دلی سے وہ میرے پانی پلانے کا معاوضہ ادا کرتے تھے اور میرا زور زور سے تنبیہ آمیز الفاظ مین کہنا شاید ہی ہے کہ خالی گیا ہو -

ماتم حسینؑ جو فارس مین مذہبی ارکان سمجھکر بہت دھوم دھام سے کیا جاتا ہے اب ختم ہونے کو تھا مین نے ارادہ کیا کہ محرم الحرام کی دہم تاریخ کو بھی مین اپنی مشک سے سبیل پلاؤن - کیونکہ بس یہی روز نمایان غم والم کا ہوتا ہے اور ہر شخص ماتم حسین مین سینہ فگار دکھائی دیتا ہے -

بہر گامے کہ سنجی حوریان را نوحہ گر بینی
بہر سوئے کہ بینی قدسیان را نوحہ خوان بینی

شہر کے ایک عظیم الشان وسیع میدان مین یہ ساری کیفیت اور مرثیہ خوانی - ماتم وغیرہ ہوتا ہے مجھے
امید ہوئی کہ مین صرف اپنی قوت کے بل پر بہت کچھ فائدہ اٹھاؤنگا - اور میری شہرت بھی پوری ہوگی
مین نے پانی کی مشک بھر کر کندھے پر رکھی اور استقلال اور ہمت کو اپنے ساتھ لیا - ایک شخص میرا
حریف بھی تھا جس سے گذشتہ تقریب مین مقابلہ ہوا تھا لیکن جب مین نے پانی کی بھری ہوئی
ایسی مشک اٹھائی جو اسکی مشک سے کہین بڑی تھی پھر لامحالہ وہ مجھ سے کس بات مین جھگڑا
کر سکتا تھا مین اس سے ہر حالت مین قوی تھا لیکن پھر بھی مجھے لوگون نے یہ سمجھایا کہ بھئی ذرا اس سے
بچے ہوے جانا یہ ایک حاسدانہ طبیعت رکھتا ہے - اور یہ اسکے آگے کوئی بات ہی نہین ہے کہ جھٹ
یہین فوجداری کر بیٹھے - غرض جب وہ دن آیا شہزادہ اپنے اس کمرے پر جلوہ فزا ہوا کہ جو
محل کے دروازے پر بنا ہوا تھا - تمام مخلوق اپنے مذہبی ارکان ادا کرنے کے لیے جمع
ہوئی - مین بھی بدن سے کمر تک برہنہ کہ جسمین خون دوڑتا ہوا دکھائی دیتا تھا پہونچا اپنی
بوجھل اور وزنی مشک کے باعث سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاے - جب مین اس کھڑکی کے
نیچے پہونچا جہان شہزادہ صاحب بیٹھے ہوے تماشا دیکھ رہے تھے مین نے زور زور سے
انکو دعائین دینی شروع کین - انھون نے اوپر سے ایک اشرفی پھینکی وہ مین نے لپک کے اٹھا لی
علاوہ اشرفی دینے کے وہ میرے کام سے بھی بہت خوش ہوے - اسی بشاشت اور خوشی کے
عالم مین مین نے چند لڑکون سے جو مشکین لیے قریب ہی کھڑے تھے کہا کہ تم میری پیٹھ پر بیٹھ جاؤ
چنانچہ انھون نے ویسا ہی کیا لوگون کو سخت تعجب ہوا اور ایک غل وشور میری تعریف کا مچ گیا -
پھر مین نے دوسرے لڑکے کو بلایا وہ بھی میری پیٹھ پر چڑھ بیٹھا میرا حریف موقع کی تاک مین تھا
وہ یہ دیکھتے ہی جلدی سے ایک بلند مقام پہ جا کھڑا ہوا تا کہ وہان سے مجھے صدمہ پہونچاے
لیکن صرف اپنی قوت کے بل پر مین اس وزن کو بھی بھیڑ مین ادھر اُدھر لیے پھرا اور کچھ
تکلف نہین کرنا پڑا - گو اسوقت جوش مین تو مجھے کچھ تکلیف نہین معلوم ہوئی لیکن جب گھر آیا تو دیکھا
کہ پیٹھ تو ایسی پکا پھوڑا ہو گئی کہ آیندہ مجھ سے ہرگز مشک کندھے پر نہ اٹھائی جائیگی ناچار

مین نے اپنی مشک اور حبشی چیزین اُسکے متعلق خریدی تھین سب بیچ ڈالین اور وہ روپیہ جو مجھے بہیس پلانے مین ہاتھ لگا تھا اُسکے سبب سے یہ حالت میری اُس افسوسناک حالت سے بہتر تھی کہ جب مین اپنے سخت اور مصیبت زدہ سفر سے مشہد مین داخل ہوا تھا میرے دوست تخمی والا چند روز کے بعد ایک قافلہ کی ہمراہی مین طہران روانہ ہو گیا - مین نے اپنے حریف پر جس سے میری فوجداری ہو گئی تھی قاضی کے اجلاس مین دعوی دائر کیا لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ قانون ملکی مین کوئی بھی سزا ایسے جرم کی نہین ہے - اُسمین تو یہ مرقوم ہے کہ دانت کے بدلے دانت آنکھ کے بدلے آنکھ لیکن کسی کو کچھ کھول دینے کے بدلے پھونک دینا مرقوم نہین ہے - کاش میرا کوئی قوی دوست ہوتا تو ضرور میری اسوقت پشتی کرتا اور پھر شاید مین دادرسی کو پہونچتا - لیکن مجھ جیسا مصیبت زدہ شخص نہ جسکو کوئی جانے نہ جسکا کوئی رفیق پھر مجھے کیا حاصل ہو سکتا تھا ہان صرف روپیہ ایسے موقع پر کھونا تھا کھو دیتا بجز اسکے کچھ حاصل ہونا خیر صلاح تھا -

دسوان باب

حاجی بابا کا اپنے دل مین مشورہ کر کے پھیری پھر کر تماکو فروخت کرنا

مین نے اپنے دل مین یہ مشورہ کیا کہ اب مجھے آئندہ زندگی بسر کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے زندگی کے بہت سے راستے میرے لیے کشادہ تھے مشہد مین گداگری کی راہ بہت ہی کھلی ہوئی ہو جو سقا بننے کی کامیابی پر شاہد تھی - جو مین نے کس پھرتی سے نبھایا تھا - پہلے مین نے ایک ریچھ نچانے والا بننا چاہا لیکن اس فن مین کچھ شاگردی بھی کرنی پڑتی تھی - اسمین اول تو ڈھنڈبندی کرنی پڑتی تھی اور پھر تعلیم لینا پڑتا تھا کہ ریچھ کو کیونکر سدھایا کرتے ہین لیکن مین نے اس خیال کو ترک کر دیا - پھر مین نے ایک دکان کرایہ پر لے کے اپنا پیشہ شروع کیا - مگر میرا ہرگز یہ منشا نہین تھا کہ مین ایسے دور دراز شہر مین اپنی ریاست کرونگا اور یہین رہ پڑونگا - آخر کار مین نے اپنی طبیعت کا رجحان اس طرف دیکھا اور جسکا خود بھی مجھے بہت شوق تھا کہ بن گلی در گلی تماکو بیچتا پھرون - اس ارادے پر مین نے مختلف قد کے حقے خریدے - ایک لکڑی کی

کشتی لی جسمین مٹھائیاں بھی تھین جسکو تسمہ سے مین نے اپنی کمر سے باندھ لیا - مین نے ایک ظرف
آگ رکھنے کے لیے مول لیا - یہ میرے ہاتھ مین رہتا تھا - ایک جوڑا دست پناہ کا - ایک صراحی
پانی کی - ایک انگرکھا پیچھے میری پشت پر - ان سب کو سنبھالے رکھتا تھا کئی بڑے بڑے تھیلے
لیے جنمین ہر وقت تماکو بھرا رہتا تھا - جب مین ان سب چیزون سے اپنے کو لادتا تھا اور ظاہر ہے
کہ یہ سب چیزین میرے ہی جسم کی سواری کرتی تھین اسوقت مین بالکل خارپشت معلوم ہوتا تھا
جو اپنے خار کھڑے کیے ہوے چلا آتا ہے - میرے پاس تماکو کئی قسم کا رہتا تھا - تباس شیراز
سوسا - دمشق کا - یہ واقعی درست ہے کہ مین صاف اور خالص تماکو نہین رکھ سکتا تھا - تماکو کی تھوڑی
اصلی پتیون مین مین کثرت سے ادھر ادھر کی خراب ناپاک چیزین - کوڑا کرکٹ - ملا کر لوگون کو
پلاتا تھا - مجھے اس بات مین بہت ہی ملکہ ہو گیا تھا کہ مین گاہکون مین اسکو بہت زور دے کر
اصلی ثابت کر دیتا تھا غرض میرا کل نفع صرف میرے مختلف طرق پر منحصر تھا - جو اشخاص کہ متوسط
درجہ کے مجھسے لیتے تھے انھین مین نصف نصف میل کا تماکو دیتا تھا اور جو کم درجہ کے لیتے تھے
انھین ایک حصہ تماکو اور تین حصے کوڑا کرکٹ ملا ہوا دیتا تھا اور جو بہت ہی کم درجہ کے ہوتے تھے
انکو صرف فضلہ ہی پکڑا دیتا تھا - لیکن جہان مین نے دیکھا کہ مجھپر لوگون کا یہ گمان ہے کہ اسکا تماکو
اچھا نہین ہوتا تو اسیوقت مین نے اپنے اچھے تماکو کی شہادت کے لیے اصلی اور خالص پیش
کر دیا - مین عمدہ عمدہ نمونے دکھاتا - اسکے بڑے بڑے فوائد بیان کرتا اور اس باغبان کی
تاریخ بیان کرتا جسنے اس تماکو کو بویا تھا اور اسی کی نگہداشت مین اسکے پودے پرورش ہوے تھے
اور پھر اس زمین کا پتا دیتا جہان یہ بویا جاتا ہے -

غرض مشہد مین مین اپنے حقون کی عمدگی مین مشہور ہو گیا میرا خاص گاہک ایک
درویش تھا - جو ایسا پینے والا اور ایسا اکھڑ تھا کہ مین اسے ہمیشہ صاف و خالص تماکو دیا
کرتا تھا - اور اگرچہ اسکی گاہکی سے مجھے کچھ نفع نہ ہوتا تھا کیونکہ ادائیگی مین وہ کھرا نہ تھا
لیکن وہ ایسا چرب زبان تھا اور اپنے اکثر دوستون سے کہا کرتا تھا کہ کبھی اس نوجوان سے

تماکو پیا کرو۔ مین ہرگز نہین چاہتا تھا کہ کوئی بات اِسکے خلاف مرضی ہو۔ یہ درویش جسکا نام درویش سفر تھا ایک خاص ہیئت کا شخص تھا۔ اسکی لنبی پکوڑ دان ناک۔ تیز تیز سیاہ آنکھین۔ ایک گنجان داڑھی۔ دو طرف شانون پر بڑی بڑی زلفین چھوٹی ہوئین۔ اسکی مخروطی ٹوپی پر چارون طرف قرآن شریف کی آیتین اور پاک پاک دعائین مناجاتین کڑھی ہوئی تھین۔ ایک سرخ ہرن کا چمڑا اسکی پشت پر پڑا رہتا تھا۔ اپنے ہاتھ مین ایک فولاد کا ڈنڈا ہروقت رکھتا تھا۔ اور اکثر جب چلتا تو کندھے پر رکھ لیتا۔ دوسرے ہاتھ مین ایک قلابش رہتی تھی جسمین تین زنجیرین پڑی رہتی تھین جب کسی مسافر سے سوال کرتا تو اُس زنجیر کو ہلا دیا کرتا۔ کمر مین ایک ہار سنگ سلیمانی کا جسمین کثرت سے وزنی تسبیح کے دانے تھے لٹکتا رہتا تھا۔ اور جسوقت یہ فقیر بازارون شاہراہون مین چکر لگاتا تھا ایک وحشت اور دیوانہ پن اسکی باتون اور کامون مین ہوتا تھا جس سے خود بخود ناظرین کی طبیعت پر ایک افسردگی چھا جاتی تھی۔ مجھے پھر معلوم ہوا کہ اِسپر ایک استغاثہ ایک عورت کی طرف سے دائر ہوا تھا اسلیئے اُسنے اپنی یہ حالت بنالی تھی۔ کیونکہ جب یہ میرا حقہ پیتا اور وہان اُسوقت کوئی نہوتا اور نہ کسی فرد بشر کے آنے کا گمان ہوتا یہ خاصہ جون کا تون آدمی بنجاتا اور وہ باتین کرتا جو آدمی کیا کرتے ہین۔ غرض واقفیت سے بہت جلد میل وملاپ کی صورت نکل آئی۔ آخر درویشون کے چھوٹے سے دائرے مین مجھے بھی لے گیا جو لوگ کہ اُسی قسم اور اُسی پیشہ کے تھے۔ یہ فقیران درویشون کے ساتھ بلا شرکت غیرے زندگی بسر کرتا تھا۔ اپنی اکثر مجلسون مین اسنے مجھے بھی مدعو کیا۔ یہ درست ہی کہ مجھے یہ نہ اچھا معلوم ہوا کہ مین اُنکی شرکت تماکو پلانے مین کرون کیونکہ وہ میرا تماکو پی کر اسقدر تلف کردیتے تھے جو تمام میرے گاہک بھی اسقدر نہ پیتے مگر اُنکی صحبت اسقدر پسندیدہ تھی کہ مین اُنکی خواہش سے اُنھین باز نہ رکھ سکتا تھا۔

درویش سفر نے ایک دن شام کو جب ہم سب بیٹھے ہوئے معمول سے زیادہ تماکو پی رہے تھے مجھ سے مخاطب ہوکے یہ کہا۔ حاجی بابا تم بڑے ہی تماکو بیچنے والے ہو

تم ہماری طرح درویش کیوں نہین ہوجاتے ۔ہمین آدمی کو الو بنا لینا کچھ بات ہی نہین ہے۔ گو ہماری زندگی دوسرون پر منحصر ہے تاہم ہم بہت ہی آزادی سے بسر کرتے ہین ۔
اصل پوچھو تو ہماری زندگی صرف انکی کمزوری طبیعت اور سریع الاعتقادی پر منحصر ہے اور جو بات مین نے تم مین دیکھی ہے مجھے امید ہے کہ تم ہمارے فن کو ترقی دو گے ۔ اور ایک وقت مین تم شیخ سعدی کی طرح مشہور زمانہ ہوجاؤ گے جب درویش سفر یہ کہہ چکا تو اور لوگون نے جو مجھے فقیر ہوجانے پر آمادہ کرتے تھے بہت ہی آفرین کہی اور اُسکی اس تلقین کی دل سے تعریف کی۔ مین نے اس سے کچھ انحراف نہین کیا لیکن مین نے ان ضروریات باتون سے اپنی جہالت بیان کی جو اس فقیری حالت مین ضرور ہونی چاہیین ۔
مین ۔ بھلا آپ خیال تو فرمائیے یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ مجھ ایسا جاہل نا تجربہ کار شخص کیونکر فقیر بن سکتا ہے اور ہمین فقیر کی کل صفتین کیونکر آسکتی ہین ۔ یہ حق ہے کہ مین کچھ لکھنا پڑھنا جانتا ہون مین نے قرآن شریف بھی پڑھا ہے اور سعدی حافظ کی تصنیفات مجھے حفظ بھی یاد ہین ۔ اور اسکے علاوہ مین نے شاہنامہ کا ایک بہت بڑا حصہ دیکھا ہے لیکن اسکے سوا مین محض جاہل کندۂ ناتراش ہون۔
درویش سفر ۔ افسوس اے میرے دوست تم کچھ درویشی مین بھی جانتے ہو اور پھر بھی مخلوق اللہ سے کم ہو۔ درویشی کے لیے کچھ بہت علم کی ضرورت نہین ہے یقین ۔ یہ اول مقام درویشی ہے جسقدر واقفیت تمنے بیان کی ہے اسکا ½ حصہ اور کچھ بیحیائی درکار ہے جسکا مین تمسے وعدہ کرتا ہون کہ اگر تم وہ صرف تھیلیون پر بلکہ لوگون کے دلون کے مختار نہ ہوجاؤ تو مجھ سے آکر ۔ دیکھو صرف اسی خیرہ چشمی کے طفیل سے مجھے بڑے بڑے آرام اور عیش حاصل ہوئے ہین اور مجھسے تم جیسے لوگ جو یہی نہین جانتے کہ درویشی کیا چیز ہے ڈرتے بھی ہین اور میری عزت کرتے ہین مجھے آنکھون پر بٹھاتے ہین ۔
جب درویش سفر یہ باتین بتا چکا تو اسکے ساتھیون نے بہت ہی تعریف کی اور اُسکے اقوال پر آفرین کہی ۔ اُنھین اس قسم کے کرتب آتے تھے جو وہ لوگون کو کرکے دکھاتے تھے کہ مین ایسا حیران ہوا اور مجھے اسکا ایسا خیال ہوا کہ یہ باتین ضرور سیکھنی چاہیین کہ کسطرح عملدرآمد کرتے ہین

انھون نے اقرار کیا کہ ہم آیندہ جلسہ مین اپنی تاریخ پوری بیان کرینگے اور انھون نے مجھے خوب زور شور سے تنبیہ کی کہ تو اپنے خیالات اس آسائش اور آرام کے موقع کی طرف بدل دے اور تیری یہ حالت اُس سے بہتر ہو گی کہ تو تماکو بیچتا پھرے اور گلی گلی جوتیان چٹخاے ۔

گیارھوان باب

درویش صفر کے معہ دو اور درویشون کی تاریخی حالت

جب ہم سب ملکے ایک جگہ جمع ہوے ۔ ہر ایک کے ہاتھ مین حقے تھے اور سب دیوارون سے پیٹھین لگاے ہوے بیٹھے ہوے تھے ۔ ایک کمرے مین جسکی کھڑکی ایک چھوٹی مربع زمین کی طرف کھلی ہوئی تھی اور جہان پودہ گلدستہ وغیرہ لگے ہوے تھے ہمارا سب کا سر پنچ اور سردار گروہ درویش صفر بیٹھا ہوا تھا ۔ اُس نے اپنی تاریخ اِن مفصلۂ ذیل الفاظ مین بیان کی ۔

مین لوتی باشی کا بیٹا ہون ۔ جو شاہزادۂ شیراز کے دربار مین مسخرون کا افسر تھا ۔ اور دربار مین وہ طاؤس کے نام سے مشہور تھا ۔ ایسے والدین کے سایۂ عاطفت مین تم خیال کرلو کہ مین نے کیا تعلیم پائی ہوگی ۔ بچپن مین میرے دوست اور میرے ساتھی بندر اور ریچھ تھے جو میرے باپ اور اُسکے دوستون نے پالے تھے ۔ ان ریچھون اور بندرون کو صدہا قسم کے فن فریب تعلیم کیے گئے تھے ۔ اِکوتیزی اور ہوشیاری کی بھی تعلیم ہوتی تھی ۔ ان ہی کی دیکھ دیکھ مجھے نقالی ایسی آگئی تھی کہ جسکا استعمال مجھے اپنی تمام زندگی کرنا پڑا ۔ پندرہ برس کی عمر مین مین ایک فاضل لوتی (ایران مین ریچھ نچانے والے کو کہتے ہین) بنگیا ۔ مجھے خود بھی آگ پھانکنی آتی تھی پانی کا فوارہ مُنھ سے نکال سکتا تھا ۔ اور ہاتھ کی صفائی کے بہت سے اقسام کے کھیل مجھے آتے تھے میرا شہرہ بقدر بلند ہوا کہ روز نوروز کے جشن کے جلسہ مین اہل دربار کے سامنے مین ایک مضبوط رستے پر کھڑا ہوا ناچ رہا تھا کہ مجھے دیکھ کے اس شہزادے کی لڑکی جو اونٹون کے توپخانہ کا جنرل تھا فریفتہ ہوگئی ایک نوجوان اونٹ ہانکنے والا جو میرا بہت ہی گہرا دوست تھا اور جسکی بہن جنرل کے گھر مین نوکر تھی ایک دن اُسکی بہن نے اپنے بھائی سے کہا کہ ہماری بیگم صاحبہ رسّے پر ناچنے والے

شخص پر عاشق ہوئی ہین - جون ہی مجھے اطلاع ہوئی مین فوراً مرزا خطنویس کے پاس گیا جو
ایک گوشۂ بازار مین بیٹھا کرتا تھا - اور اس سے کہا کہ تم مجھے ایک خط عشق و محبت کا لکھدو - سرخ
روشنائی سے ہو اور جسقدر جلے آئین سب سے فراق کی بیکلی اور شب وصل کی آرزو - اور
دل کی بیچینی اور طبیعت کی بیتابی ٹپکتی ہو - اِس مضمون سے بہتر اور کچھ بھی نہین ہو سکتا - کہ مین بالکل
مرگیا - اور مجھے یہ مرگ ناگہانی صرف تمھاری ان آنکھون سے ہوئی ہو کہ جنمین دو شعلے آتشین مشتعل
رہتے ہین - اسی آگ نے میرے جگر اور دل کو بھون کر کباب کر دیا - باوجود اِس بیان کے
آخر مین مین نے یہ بھی تحریر کرا دیا کہ چونکہ ابتک مین تمھارے دیدار انور سے نہین مشرف ہوا لہذا
تم خود کوئی تدبیر ایسی نکالو جس سے مجھ پیاسے کو شربت دیدار پینے کا موقع ملے - بڑی خوشی کی
حالت مین مجھے کچھ سجھائی تو دیا نہین مطلب تو یہ تھا کہ کسی طرح چٹھی ہاتھ آئے - مین نے مرزا
خطنویس کو اپنی معشوقہ کا بھی نام بتا دیا - نام کا بتانا تھا کہ اُسنے یہ بھی راستہ نہین دیکھا کہ مین
اُس سے کچھ اسکا معاوضہ تو لے لون - سیدھا اُٹھا ہوا جنرل کے پاس چلا گیا اور اُس سے
جا کر کہا کہ لوتی باشی کا بیٹا آپکی صاحبزادی پر نظر بد رکھتا ہو - یہ ایسا گناہ ہو جو معاف ہی نہین ہو سکتا
جنرل کے دربار مین بہت رسائی تھی اور اسکا خوب کہنا سنتا تھا اُسنے دربار سے حکم لیا کہ
لوتی باشی کا بیٹا شیراز چھوڑکر چلا جاے - میرے والد نے شہزادے کی ناخوشی نہ چاہی اور
میرے باپ کا ساتھ ہی اِسکے یہ خیال تھا کہ اسکی شہرت بہت ہوتی جاتی ہو اور یہ بڑا ہوتا جاتا ہو ایسا
نہو کہ میرا رقیب بنجاے - غرض ان ان صورت توہمہ کی وجہ سے مجھے شہر چھوڑنے پر آمادہ کیا
صبح کے وقت جب مین شیراز سے روانہ ہونے کو تھا اور اپنے دوستون بندرون ریچھون اور
اسی قسم کے دوسرے جانورون کو رخصتی سلام کر رہا تھا کہ میرے باپ نے مجھسے کہا "ای میرے
بیٹے سفر تیری مفارقت کا مجھے بہت ہی صدمہ ہو - وہ تعلیم جو تمنے یہان پائی ہو اور وہ خاص
منافع جو تمھین ہماری اور تمہارے جانورون کی سوسائٹی (انجمن) مین رہنے سے حاصل
ہوے ہین واقعی تمھین انمین کامیابی ہوگی - مین تمھین اسوقت [illegible] کرتا ہون جو

کس تیزی سے دنیا کی دولت تمھارے پاس گھسیٹ کر لائیگی - مین تمھین اپنا خاص بندر دیتا ہون جو اپنی قوم مین سب سے کامل ہے - اسے تم اپنا سچا دوست سمجھنا اور اسے مجھے سمجھکر محبت کرنا اور مجھے امید ہے کہ تم ایک وقت مین وہ ناموری اور شہرت - عزت - پیدا کروگے جیسی مین نے کی ہے اسکے بعد میرے باپ نے اس بندر کو میرے کندھے پر بٹھا دیا اور باین ہیئت مجموعی مین اپنے محبت بھرے باپ سے رخصت ہوا - مین یہان سے سیدھا اصفہان کی طرف روانہ ہوا اور میری یہ روانگی کچھ دلپسند طریقے پر نہین تھی کیونکہ مین یہ امر مشکل سے جانتا تھا کہ آیا طبیعت کی ان تغیری حالتون مین خوش ہون یا غمزدہ ہون - بندر اور خودسری یہ دو چیزین بیشک خوشنما اور شادمانی کی جان تھین لیکن اپنے جلیسون اور ان مقامون کو چھوڑنا کہ جنسے بچپن سے مجھے محبت ہوگئی تھی اور اس شیرین تمثال کی محبت والفت وعشق کی تصویر جسوقت کہ میری آنکھون کے آگے کھنچتی تھی اسوقت میرے دل کا حال کچھ نہ پوچھو اسی غم والم کی صورت مین مین ایک درویش کے جھونپڑے پر پہونچا جو اللہ اکبر اسقدر تنگ تھا کہ توبہ - میرا دماغ رنج والم مین ڈوبا ہوا تھا اور مجھپر مایوسی اور ہراس طاری تھا مین اپنے دل مین کہہ رہا تھا

	کہان ہم اور کہان غم ہمکو غم سے کچھ غرض مطلب وے اے او حضرت دل تُنے ہم پر مہربانی کی	

مین جھونپڑے کے قریب ایک پتھر پر بیٹھ گیا - ایک طرف بندر کو بٹھا لیا - میری آنکھون سے اس غم کے چرکے سے جو میرے دل پر بیٹھا تھا برابر آنسو بھرے تھے اور مین اس حالت رقت مین کس زور زور سے یہ کہ رہا تھا آہ وائے - آہ - وائے - یہ وہ الفاظ تھے اور اس دردے کلیجہ سے نکلتے تھے کہ سننے والے کو بھی رحم آئے - میری یہ دردناک آواز سنکر درویش باہر نکل آیا - اور میری ساری کیفیت سنکر مجھے اندر لے گیا - جھونپڑے مین مین نے ایک اور فقیر کو دیکھا کہ جو سابق الذکر سے بھی زیادہ رعب والا تھا - وہ ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھا جیسے مین اسوقت پہن رہا ہون بلکہ یہ ٹوپی جو میرے سر پر ہے اسی کی ہے

لیکن اُسکی آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی - مگر بالکل وہ آنکھیں فریب دہ معلوم ہوتی تھیں یعنی یہ وحشت بناوٹ کی تھی -

میرے اور میرے ساتھی بندر کے پہلو مین یکایک وہ کسی خیال سے چونکا - دونون فقیرون نے باہم پنج کے طور پر باتین کرکے مجھ سے کہا کہ مین تجکو اپنے ساتھ اصفہان لیجاؤنگا اور مین تجھپر نظر شفقت سے دیکھتا ہون - ایسے راستہ پر تجھے ڈالدونگا کہ تو خوب دولت کمانے لگیگا - مین نے بہت خوشی سے یہ منظور کرلیا - پھر جھونپڑے والے درویش نے ہمین حقہ پینے کو دیا مین اور یہ فقیر جسنے مجھے اصفہان لیچلنے کا وعدہ کیا تھا باہر اُٹھکر ایک اچھی جگہ مین چلے آئے - اور جب تک کہ جگہ مقصود پر نہ آگئے کچھ باتین نہ ہوئین - اس درویش کا نام درویش بیدین تھا اسنے وہان بیٹھکر مجھ سے یہ سوال کرنا شروع کیا کہ تمہاری گذشتہ زندگی کیونکر گذری اور تمنے کیا تعلیم حاصل کی - جب مین نے اپنے کمال کا حال کہا کہ مجھے اس اس امر مین بہت ملکہ ہے تو وہ بہت ہی خوش ہوا - پھر اس فقیر نے وہ وہ منافع جو درویشی مین حاصل ہوتے ہین بیان کرنے شروع کیے اور کہا اس کمبخت ریچھ بندر نچانے مین جو بہت ہی کمینہ پیشہ ہے کیا رکھا ہے - اور آخر مجھے یہان تک آمادہ کیا کہ مین نے اُسکے ہاتھ پر بیعت کرلی - اُسنے مجھے نصیحتاً یہ کہا کہ [illegible] اگر تونے مجکو اپنا آقا - اپنا اُستاد سمجھا تو جو کچھ مجھے آتا ہے مین سب کی تجھے تلقین کردونگا اور [illegible] اُسنے مجھے یقین دلایا کہ مجھے کچھ علم نہین آتا اسقدر آتا ہے کہ فارس مین مین ایک کامل فقیر مشہور ہون پھر اُسنے مجھسے جادو اور نجوم کا ذکر کیا اور مجھسے یہ بیان کیا کہ مین نے اپنی زندگی مین بڑے بڑے جادو ٹونے کیے ہین یہ اُسی کا صدقہ ہے کہ ایک دولت کثیر میرے ہاتھ لگ گئی - ایک خرگوش کی دم کو ایک بچہ کے پالنے مین رکھدو پھر تم یقیناً سمجھ لو کہ اُسکو نیند آجائیگی - اگر خرگوش ہی کا خون تم ایک گھوڑے کو پلادو تو پھر دیکھو اُسے کسقدر تیز اور چابک قدم بنادیگا آنکھ اور بھیڑیے کی اُنگلی کا جوڑ لڑکے کے جسم سے چھوادو وہ بہادر اور عالی ہمم بنجائیگا - اگر بھیڑیے کی چربی کسی عورت کے جسم سے مل دو اُسکی تاثیر یہ ہوگی کہ اُسکا خصم خود بخود

محبت کریگا اور اسقدر اس سے بالفت پیش آئیگا کہ جسکی کوئی حد نہین - اگر اسکا پتا بھی اسی طرح عورت سے مل دیا جاے تو اُسکے ہان اولاد پیدا ہووے - چرخ کی مادہ کا چمڑا اگر تمام جسم پر لپیٹ لیا جاے تو اس شخص سے تمام عالم محبت کرے اور خود بخود ہر ایک کا دل اُسکی طرف کھنچے - اسی قسم کی اُسنے اور اور باتین بیان کرنی شروع کین یہان تک کہ اسکی باتون سے میرے دل مین ایک دلچسپی کی آگ بھڑکی جبکہ اُسنے ظاہرا دولت کی ایک صورت مجھے دکھائی - اور اُسنے مجھ سے خود ہی کہا کہ مین تمسے یہ بات کہتا تو ہون لیکن شاید تمھین پسندیدہ نہو -

فقیر بے دین - سفر تم نہین جانتے کہ کسقدر خزانہ اس بندر مین ہے جسکے تم مالک ہو - لیکن یہ میرا مطلب نہین ہے کہ جب تک یہ زندہ رہے اسمین سے یہ خزانہ نکل آے بلکہ میری یہ غرض ہے کہ جب یہ مر جائیگا تو وہ خزانہ اسمین سے نکل آئیگا - اگر یہ مر جاے پھر مین اسمین سے ایک مصالحہ نکالون کہ جس سے پھر تو رجادو ہو سکتا ہے - شاہ کی حرمون مین وہ سونے کے برابر وزن کر کے بیچا جائیگا - تم واقف ہو کہ صرف بندر کا کلیجہ اور خاص کر اس قسم کے بندر کا کلیجہ جو تمھارے پاس ہے اسقدر مفید ہے کہ تمھارا مطلوب تمپر خود عاشق ہو جاے اور اپنی جان نثار کرنے لگے - اسکی ناک کا چمڑا اگر ناک کے گرد آدمی لپیٹ لے تو پھر ممکن ہے کہ زہر اثر کرے اگر اس بندر کو دھیمی آگ مین جلایا جاے اور اندر ہی اندر اسمین جلتی چلی جاے اور پھر یہ راکھ ہو جاے اسکی راکھ اسی قسم کے بندرون کو بہت فائدہ دیتی ہے - انھین چالاک عیار - اور مقلد بنا دیتی ہے یعنی قوت تتبع ایسی آجاتی ہے کہ جو کچھ اُنکے سامنے کرو وہ اُسی وقت سیکھ لیں - اُسنے پھر یہ تجویز کیا کہ ہم اس جانور کو ضرور ہی قتل کرینگے -

مین واقعی اس تجویز سے بہت گھبرایا - مین اور یہ دونون گو یا گھر سے ساتھ نکلے تھے جو کچھ نامساعد بخت سے ہم پر گذرتی وہ ہم ملکر سہتے اور جو کچھ ہمین فراخی اور کشادگی یا سربلندی ہوتی ہم دونون برابر گذرتی اور پھر ایسی صورت مین اُسے اس وحشیانہ طریقہ سے کھونا ہر شخص جان سکتا ہے کہ میرا دل کیا کہتا ہوگا - مین عنقریب درویش کو جواب خشک

دینے کو تھا جب مین نے دیکھا کہ گیا تو فقیر کا چہرہ ہنس مُکھ تھا اور بخندہ پیشانی باتین کر رہا تھا
لیکا یک مارے غصہ کے سُرخ ہو گیا اور اب اُسکے رنگ گرگٹ کی طرح بدلنے لگے مجھے
یہ ڈر معلوم ہوا کہ کہین یہ اسے زبردستی نہ چھین لے کیونکہ اُسوقت مین کچھ بھی نہین کر سکتا تھا
مین آخر بہت ہی بیدلی سے اسکی تعمیل حکم پر راضی ہوا ہم پھر سڑک سے علیحدہ ہو گئے۔ اور
اِس بندر کو ایک تنہا پہاڑ کے درہ مین لے گئے۔ ہمنے کیھون کے درخت کے سوکھے ٹھُنٹھ
اور جڑین وغیرہ جمع کین اور ایک آگ مشتعل کی جو فولاد کو بھی گلا دے۔ جب وہ آگ خوب
مشتعل کی گئی میرا ساتھی اُسمین لیجایا گیا۔ اُسنے میرے مظلوم بندر کو پکڑ لیا اور آناً فاناً مین اُسے
ہلاک کر ڈالا۔ پھر اُس درویش بیدین نے اُسکی نعش کی قطع و بُرید کی۔ اسکا جگر نکال لیا۔ اُسکی
ناک کا چمڑا لے لیا اور پھر اُسی آگ مین اُسے جلا دیا۔ جب یہ جل بھُن کر راکھ ہو گیا پھر بڑی
ہوشیاری سے اُسکی کل راکھ کو جمع کیا۔ اور یہ راکھ اُس فقیر نے اپنے رومال کے کونہ مین باندھ لی۔
پھر ہم دونون مل کر سفر کی راہ پر روانہ ہوے —

ہم ایک ٹھیک اور درست وقت مین اصفہان پہونچے وہان مین نے بھان متی کے
کپڑے اُتار ڈالے اور فقیری پوشاک پہن لی اور پھر ہم سیدھے طہران کی طرف بڑھے۔ یہان
میرے آقا یا پیر کی بہت ہی آؤ بھگت ہوئی۔ جون ہی لوگون نے سُنا کہ یہ آگیا ہو جوق جوق
اسکی زیارت کے لیے آنے لگے۔ اور اُس سے تعویذ گنڈے لینے شروع کیے۔ ماؤن نے اپنے
بچون کو نظر بد سے بچنے کے لیے تعویذ مانگے۔ بہتون نے کہا شاہ جی کچھ ایسا کرو جس سے
میرا خاوند تابعدار ہو جاے۔ جنگ آور سپاہی بھی بر اجے کہ کچھ ایسی شے محافظ دیجیے
کہ جنگ مین ہمین تفنگ جگر دوز اور گلولہ قلعہ شکن مطلق آسیب نہ پہونچا سکے لیکن شاہی
محلسرا کی بیگمین اس فقیر کی خاص الخاص گاہکون مین سے تھین۔ انکا مدعا دلی یہ تھا جسکے لیے
وہ جان دیتی تھین کہ کسی طرح شاہ کی توجہ ہمپر مائل ہو۔ اِن مطالب کے لیے مادی اشیا
جو اس درویش بیدین نے فراہم کین واقعی بہت ہی بڑی بات تھی۔ اسکے پاس سیاہ گوش کے

بال تھے - اُلّو کی پیٹھ کی ہڈی - اور مختلف تیاریون کے لیے ریچھ کی چربی بھی رکھتا تھا - ایک بیگم کے ہاتھ جو بسبب اپنی زیادہ عمر ہونے کے نظرون سے گری ہوئی تھی اور بیگمون کی نسبت اسپر التفات شاہی نہوتا تھا میرے اُسی بندر کا کلیجہ بیچا اور اس بیگم کو یقین دلایا کہ جسوقت تم اِس کلیجہ کو اپنے جسم کے کسی حصہ مین باندھکر شاہ کے آگے جاؤگی شاہ تمھاری اور رقیب بیگمون سے تم ہی کو ممتاز کرینگے اور نگاہ شاہی کی تم ہی مطمح ہو گی - ایک بیگم نے یہ شکایت کی کہ مجھپر شاہ کبھی نظر ہی نہین ڈالتے - ہرچند مین بنی سنوری کہ انکی توجہ اپنی طرف پھیرون لیکن وہان پتہ ہی نہین - درویش بیدین نے اس بندر کی راکھ اُسے دی کہ اسکا جوشاندہ کر کے پی جانا - تیسری بیگم نے یہ کہا کہ میرے جھُریان پڑگئی ہین کوئی ایسا جادو کرو کہ یہ جھریان مٹجائین درویش نے ایک تیل اُسے دیکر کہا کہ اگر اسی طریقہ سے ملا گیا جسطرح سے مین نے رکھا ہو اور بیگم صاحبہ جب تک آپ ہنسین بھی نہین تو جسقدر جھریان پڑی ہوئی ہین وہ سب یکلخت دور ہو جائینگی اور چہرے کی کھال تن جائیگی -

مجھے اِن تمام پوشیدہ باتون سے واقف کیا - جب کبھی میرا مرشد اپنا اعتقاد لوگون مین جمانے کے لیے جو اُسکے دام فریب مین پھنس جاتے تھے ایسی فوق العادت باتین کیا کرتا تھا کہ تو بہ یعنی جسقدر اُسکی باتین ہوتی تھین سب بہت ہی بیہودہ - جنکا پھر نہ پیر - غرض جو کچھ نفع اُن باتون سے وہ حاصل کرتا تھا اور یا میرے رفیق بندر کے ضایع ہونے سے اُسے ہوا وہ سب اُسی کا حصہ تھا مجھے ایک تانبے کا پیسہ تک بھی نہین ملا -

مین درویش بیدین کے ساتھ مختلف شہرون مین پھرا کہین ہم ولیون کی طرح سے پُجتے تھے اور کہین صرف ہرزہ گرد بھکاریون کی طرح زندگی بسر کرتے تھے - ہمارا سفر صرف پَیرون ہی پر تھا یعنی پیدل ہی چلتے تھے اسلیے مین نے ہر مقام کو بصراحت تمام ملاحظہ کیا ہم طہران سے قسطنطنیہ چلے گئے اور قسطنطنیہ سے الیپو - اور دمشق مین ہو کر قاہرہ چلے گئے - پھر قاہرہ سے ہم - مکہ - مدینہ - آئے - اور وہان سے جہاز مین بیٹھکر جدہ پہونچے -

جدے سے سورت مین اور سورت سے گجرات - اور گجرات سے کشمیر - ولاہور ملاحظہ کیا - کشمیر مین درویش نے چاہا کہ لوگون کو اپنے جل مین پھنساؤن لیکن وہ لوگ کچھ ہمین تاڑ گئے تھے آخر ہم بہت ہی بیعزتی سے وہان سے چپکے ان کھسکے - یہان سے ہم ہرات چلے آے یہان ہمنے اپنی آرزوؤن پر پوری کامیابی حاصل کی کیونکہ افغان ایسے سریع الاعتقاد تھے کہ جو کچھ ہم کہتے تھے وہ سب پر ہی توآمنّا صدّقنا کرتے تھے - لیکن یہان درویش نے عجیب جل کھیلا - کہ ہوئی بنی کی تدبیر کی - جب معجزات تیار کرنے کے لیے ہمارے کرتب اور جنتر پورے ہو گئے درویش نے چاہا کہ جو کچھ وعدہ کیا تھا اُسکا جلوہ انھین دکھا دون - درویش نے اپنے کو ایک جھونپڑے مین جو ایک پہاڑ پر بنا ہوا تھا اور جو ہرات کے بہت ہی قریب تھا چھپایا مین نے ان سریع الاعتقاد لوگون کو اس امر کا یقین دلایا کہ یہ فقیر وہی کھانا کھاتا ہے جو فرشتے یا جنات کے لیے لاتے ہین - لیکن یہ درویش بیدین سُوء ہضمی سے وہین مر کر رہگیا فرشتے کھانا دیے کیا آتے تھے اور ساتھ ہی گھسیٹ کر لے گئے - اِسنے بھیڑ کے کباب اور مٹھائی بہت سی کھائی تھی ہضم کر سکا —

	افسوس کہ دنیا سے سفر کر گئے درویش آنکھین تو کھلی رہگئین پر مر گئے درویش	

مین نے ان سادہ لوحون مین صرف اپنا اعتقاد جمانے کے لیے یہ کہا کہ حضرت اصل امر یہ ہے کہ یہ جن ہماری صحبت کے ایسے بھوکے ہین کہ یہ ہرگز نہین چھوڑتے - بھلا انکو ایسے ولی اللہ کی صحبت کہان نصیب ہو - اُنھون نے آسمانی کھانا انھین اسقدر کھلایا کہ روح کی آمد و رفت کی جگہ بھی نہین رہی وہ اِنکے جسم کو چھوڑ گئے اور پانچوین آسمان مین اُنھین اس تیز جھکڑ مین اڑا لے گئے کہ جو آجکل چل رہا ہے - یہ آندھی یا باد سموم کے جھکڑ موسم گرما مین بیس دن تک برابر چلا کرتے ہین اگر یہ ہوا نہ چلے واقعی باشندے گرمیون مین مر جائین - مین نے اس امر کی بھی فکر کی کہ انکو اس بات کا یقین ہو جاے کہ درویش کا یہ معجزہ صرف تھا - یہی

فائدے کے لئے ظہور پذیر ہوا ہو ۔ مگر ان بوڑھے اشخاص نے جو اپنے بچپن سے اِس ہوا کو یون ہی چلتا ہوا دیکھتے تھے انھون نے ہرگز یقین نہین کیا اور میرے کہنے پر وہ معتقد نہوے لیکن اُنکی بے اعتقادی کچھ بھی نہ چلی کیونکہ وہ ایسے تھے جیسے آٹے مین نمک اُنکی چل ہی کیا سکتی تھی ۔ درویش بہت ہی بڑی عزت سے دفن کیا گیا ۔ شاہزادہ ہرات اسحاق مرزا نے خود کندھا دیکر اسکے تابوت کو قبر مین اُتارا ۔ افغانون نے ایک بہت بڑا مقبرہ بنوا دیا اور اب یہ ایک بہت بڑی زیارت گاہ ہو ۔ ہرات کے اردگرد کے حصص سے لوگ زیارت کرنے آتے ہین ۔

اپنے رفیق گرو کے مرنے کے بعد مین کچھ مدت ہرات مین رہا ۔ اسلیے کہ جو کچھ منافع اور تعظیم و تکریم میری ہوا اُسکا لطف اُٹھا لون کیونکہ ایک تو مین ایسے نامی گرامی درویش کا دوست دوسرے شاگرد ۔ باوجودیکہ فقیر یکایک مر گیا لیکن مین نے اپنے ارادے اور عندیہ سے توبہ نہین کی اُسی طرح ثابت قدم رہا ۔ مین نے اپنے افسون کی بہت ہی قیمت اُٹھائی اور میرے پاس ایک زر خطیر اپنے متوفی دوست کا کنگھا اور ناخن فروخت کرنے سے جمع ہو گیا مین نے خریدارون کو یقین دلایا کہ جب مین چلا جاؤنگا اور تم پہاڑون مین پھروگے تمھین کسی طرح کا آسیب نہین ستا سکتا ۔ گو اِسوقت وہ میرے ہی سبب سے یہان جمع ہین ۔ جب مین کنگھا اور ناخن فروخت کر چکا اور کنگھا معزز داڑھیون مین تبرکاً کیے جانے لگا تو مین نے یہ سوچا کہ ایسا نہو کوئی میری اس تجارت پر حجت کرے باوجودیکہ اُنکو صرف اُنکی سریع الاعتقادی کے صدقہ مین مین نے فریب سے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا لیکن مصلحتاً مین نے ہرات کو چھوڑ دیا اور فارس کے مختلف حصص مین ہوتا ہوا ہزارہ کے میدان مین آیا ۔ یہان لوگون کو صرف ڈیرے ہی مین رہتے ہوے پایا ۔ کابل اور قندھار کے بیچ مین یہ ایک کھلے ہوے ملک کے محیط آکر واقع ہوا ہو ۔ یہان میری کامیابی اسقدر ہوئی کہ اُسکی ہرگز مجھے امید ہی نہین تھی ہرات مین جو کچھ درویش بدین نے کیا تھا یعنی اُسنے ولی بننے کی تدبیر کی تھی وہی مین نے یہان کی ۔ (حاجی بابا کہتا ہو) پھر درویش صفر نے اپنا ہاتھ اس فقیر کے کندھے پر رکھا جو اُس سے دوم نمبر پہ بیٹھا ہوا تھا اور کہا کہ اِس موقع پر یہ بھی

میرا ساتھی تھا - اور اسے یاد ہوگا کہ ہمنے ایک ایسی تدبیر کی تھی کہ جس سے ہزارہ کے باشندون کو یقین کامل ہو گیا تھا کہ انکے پاس ایک ایسی دیگ ہو جو ہر وقت پکے ہوے جانورون سے پُر رہتی ہو یہ وہ معجزہ ہو کہ جو لوگ اِن باتون کا اعتقاد نہین کرتے وہ بھی اسوقت تک سر تسلیم خم ہی کرینگے کہ جب تک انپر اسکی اصلیت نہ کھولی جائیگی -

فی الجملہ مین یہان حضرت اسحاق کے نام سے مشہور ہون جسکی نسبت تم پہلے ہی خراسان مین بہت کچھ سُن چکے ہوگے باوجودیکہ شاہ نے میری کرامتون پر بہت حملہ کیا لیکن پھر بھی میری کرامتین ویسی کی ویسی بنی رہین - مین نے صرف اپنے معتقدین کی سرگرمی اور سریع الاعتقادی سے اسقدر سامان مہیا کر لیا ہو کہ اپنی زندگی بآرام گذارون - کچھ مدت سے مین یہان مشہد مین رہتا ہون - ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ ہمنے ایک عجیب کرامت دکھائی یعنی ایک اندھے لڑکے کی آنکھون کو روشن کردیا اسلیے اب ہماری اور بھی زیادہ پرستش ہوتی ہو -

یہان درویش سفر نے اپنی تاریخ ختم کی اور اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ اب تو اپنی تاریخ بیان کر -

یہ وہ فقیر تھا جو ہزارہ مین اسکا ساتھی رہ چکا ہو - اسنے اپنی تاریخ حسب ذیل بیان کی - وھو ہذا -

شہر قم مین میرا باپ بڑا قانونی مشہور تھا - اِسکی ناموری زیادہ تر اسکی عبادت گذاری - اسکی صفائی اور اسکے صوم الدوامی کے سبب تھی جو فارس مین اول نمبر کی گنی جاتی تھی - میرے باپ کے بہت سے لڑکے تھے ہم سب کو ہمارے مذہب کے اندرونی حصص کی بہت ہی مضبوطی سے مشق کرائی جاتی تھی - جس سختی اور تشدد سے کہ ہمکو مشق کرائی جاتی تھی وہ صرف ہمارے ہی نفس پر بسبب عیاری اور فیلسوفی کے مخالف تھی - یہ خاصیتین رفتہ رفتہ ہماری طبیعت مین بیٹھتی چلی گئین اور ہمارے طرق مین خوب ہی گُندھ گئین - ہماری حالتون پر کسی دوسرے خیال کے بغیر ہم پر پہلے ہی گویا فریب اور دغابازی کے چھتہ کا داغ لگا یا گیا - گویا ہم بہت بڑے جھوٹے

اور حتمی فریبی بنگئے مَین بجاے خود تو ایسا فریبی اور دغاباز بنا کہ آخر کو درویش بن بیٹھا۔ اور جو کچھ ناموری اور شہرت مین نے حاصل کی وہ اُن خوش قسمت حالتون مین حاصل کی ہو جو مین ذیل مین بیان کرتا ہون ۔

مَین طہران مین پہونچا ہی تھا اور مین ایک عطار کی دُکان کے سامنے ہی اپنی جگہ قیام تجویز کر کے بیٹھا ہی تھا کہ اتنے مین ایک بڑھیا عورت دوڑی ہوئی میرے پاس آئی اور کہا کہ میرے آقا عطار کو ابھی معمول سے زیادہ کھانے کے باعث سے مرض لاحق ہو گیا ہی۔ جو دوا کہ اُسنے کھائی ہو اُسنے کچھ بھی فائدہ نہین کیا اُسکے لواحقین چاہتے ہین کہ اُسکے لیے کچھ تعویذ گنڈا کرین۔ شاید اس سے فائدہ ہو۔ اس عورت نے مجھ سے تعویذ لکھنے کے لیے کہا۔ چونکہ وہان میرے پاس نہ کاغذ تھا نہ قلم تھا۔ نہ دوات تھی مین نے اسی بات پر زور دیا کہ وہ بڑھیا مجھے اپنے گھر لیجاے اور مین نے وہین تعویذ لکھنے کا وعدہ کیا۔ وہ عورت رضامند ہو گئی۔ اور پہلے مجھے ایک چھوٹے سے مربع احاطہ مین لے گئی۔ پھر مَین وہان سے کمرے مین گیا جہان مین نے دیکھا کہ وہ مریض پلنگ پر سے نیچے اُتار لیا گیا ہو اُسکو کثرت سے عورتین گھیرے ہوے ہین اور جہان تک کہ اس جگہ کی وسعت تھی عورتین ہی عورتین نظر آتی تھین جو واویلہ مچا رہی تھین اور اُنکا یہ رونا تھا واے۔ واے۔ یہ چلا یہ چلا۔ دوائی کے سامان اِدھر اُدھر پھیلے ہوے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکے تندرست کرنے خواہ مارڈالنے کی سب تدابیر ہو چکی ہین۔ ایک بڑا ظرف جسمین کثرت سے اطبّا کے نسخے رکھے تھے ایک الماری مین رکھا ہوا تھا۔ ایک کونہ مین ایک لمبنی شیشہ کی نلی جو ایک جانکنی کا اوزار تھا پڑی تھی۔ اور دوسرے سامان مین حضرت ڈاکٹر بھی ایک جگہ پر بیٹھے ہوے نہایت ہی بے پروائی سے اپنا پائپ پی رہے تھے اور جسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اب انسانی تدابیر غیر مفید ہین اور وہ بیان کر چکا تھا کہ طلسم سے اچھا کرنا ہی اِسکا آخری علاج ہی۔ اور وہ طلسم میری تقدیر مین لکھا ہوا تھا۔ کہ مین لکھ کر اُسکے دون۔ یہ ایک قاعدہ ہو کہ نیا فقیر زیادہ امیدین دلاتا ہو۔ جون ہی مَین مریض کے کمرے مین داخل ہوا

مین نے دیکھا کہ وہان بہت ہی گڑبڑ مچنے لگی - مین نے بطور حکومت کے ایک ٹکڑا کاغذ کا مانگا
گویا یہ معلوم ہو کہ اسے اپنے تعویذون پر بہت ہی بھروسہ ہے - (گو پہلے مین نے کبھی تعویذ نہین لکھا تھا)
ایک بڑا لمبا چوڑا کاغذ لایا گیا جو شاید نسخہ لکھنے کا تھا مین ہو قلم اور روشنائی بھی مجھے دی گئی -
مین اپنے پورے جذبہ مین بھر آیا اور مین نے کاغذ پر بہت بدخط نرالے طریقے سے لکھنا شروع کیا -
اور اس کاغذ پر اللہ محمد علی حسن حسین کے اور اور اماموں کے نام لکھے - اور اُنکو مختلف صورتون
مین رکھا اور کاغذ پر بجاے حروف لکھنے کے نقش کاڑھنے لگا - اور مختلف شکلین بنائین پھر
مین نے اسے بڑی تعظیم اور ادب سے ڈاکٹر کو دیا اسنے اُسی وقت پانی اور ظرف مانگا اور ان
تعویذون کو پانی سے اس ظرف مین گھولا - پھر وہ لوگ جو پاس کھڑے ہوے تھے اُنھون نے
ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائین مانگین کہ یا امام حسینؑ ان تعویذون مین اثر دینا کہ مریض کو شفا حاصل ہو جاے
پھر ڈاکٹر نے یہ کہا کہ لو اس مریض کو یہ جا کر پلا دو - اگر اسکی قسمت مین جینا ہے یہ مبارک نام جو وہ
اب نگل جائیگا اُسے چنگا کر دینگے اور اگر اسکی زندگی نہین ہے تو پھر میری ڈاکٹری اور نہ کسی شخص کا کوئی
نسخہ اور کرتب اُسے فائدہ بخش ہوگا -
ایک گھونٹ اسکا پلایا گیا اور ہر ایک کی نگہ اُسکے کمبخت چہرے پر پڑنے لگی کہ شاید اُسکے
دیے سے کچھ افاقہ کی صورت نظر آتی ہے - کچھ دیر تک یہ اسی طرح سے پڑا رہا گویا اسمین زندگی کی
کوئی علامت ہی نہین ہے - نہ صرف مین اور ڈاکٹر بلکہ اور لوگ بھی اچنبھے مین رہے لیکن پھر
اُسنے ایک چیخ ماری اور آنکھین کھولدین اپنا سر اُٹھا کر اپنے بازو پر رکھا اور ایک ظرف منگایا
اور اسمین قے کر دی - اور اچھا ہوگیا - مین فوراً اپنی طبیعت مین خوش ہوا اور مین نے سمجھ لیا
کہ یہ صرف اُس نسخہ کا اثر ہے جو مین نے اُسے گھول کر پلایا تھا - اور یہ تسلی اور آیکائی صرف
روشنائی کا اثر تھا - جسنے اسے تندرست کر دیا - اب مین نے ان لوگون سے کہا کہ آپ جانتے
ہین کہ یہ صحت صرف میرے تعویذ کی برکت سے ہوئی ہے - ورنہ اسکا جینا ہرگز ممکن نہ تھا
اسکے مقابل مین ڈاکٹر نے یہ کہنا شروع کیا - کہ یہ تندرستی صرف میری ہی دوائی سے حاصل ہوئی ہے

کیونکہ جون ہی اُسکے مریض نے آنکھین کھولین اُسنے یہ کہا مین نے تمھین ایسا نہین کہا تھا
اور یہ صرف میرے ہی نسخہ کا اثر تھا کہ یہ اچھا ہوگیا ورنہ اِسکا جینا محض ناممکن تھا۔
مین نے بھی مگر اُسکو فوراً چلتے دیا - مین نے کہا کہ جب اے ڈاکٹر صاحب آپ اپنے مریض کو اچھا
کرسکتے تھے پھر یہ تو فرمائیے کہ مجھے بلانے کی کیا ضرورت تھی۔

شرط انصاف ہو مہربات مین ای بندہ نواز

بس آپ اپنی حکمت لپیٹ رکھیے اور جسکا آپ سے تعلق ہی نہین ہو اُسمین دخل
درمعقولات نہ دیجیے۔
ڈاکٹر- مسٹر درویش مجھے اسمین شک نہین ہو کہ تم پُرتاثیر تعویذ لکھ سکتے ہو اور اُسکے
معاوضہ مین تم بڑی قیمت لے سکتے ہو لیکن ہر شخص اِس بات سے واقف ہو کہ درویش کون ہین
اور کیسے ہوتے ہین - اگر ہمیشہ اِنکے تعویذون مین اثر ہی ہو اور کبھی خطا ہی نہ کرین تب بھی اسمین
کچھ اُنکی بزرگی نہین ہو کہ جو تعویذون کو پُرتاثیر بنا دیتا ہو۔
مین - تو ہو کون کُتا - اور مجھ خادم پیغمبر سے تو یہ کیا بکتا ہو - ڈاکٹرون کی جہالت کون نہین جانتا
کہ ضرب المثل نہین ہو - تم اپنی جہالت کو تقدیر ڈال کر چھپاتے ہو - اگر اتفاقاً اور احیاناً یا تمھارا مریض
اچھا ہوگیا پھر تو تم یہی کہتے ہو کہ یہ صرف ہمارے ہی نسخہ سے اچھا ہوا ہو اور اگر وہ مرجاے تو کہتے ہو
خدا کے بھیدون مین کون دخل دے سکتا ہو اِسکی تقدیر ہی مین مرنا لکھا ہوا تھا آدمی کی کوشش
اُسے کیونکر مفید ہوسکتی ہو - ابتو آپ مہربانی فرماکر تشریف لیجائیے جب کسی دوسرے مریض کو تم قریب
مرگ کردوگے اور پھر تم سے اسکا کچھ نہوسکیگا مجھے بلا بھیجنا اُسوقت مین تمھاری ڈھیٹھ جہالت کی
اصلاح کرکے اسی طرح اُس مریض کو بھی اچھا کرونگا جیسا مین نے اِس عطار کو کیا ہو۔
ڈاکٹر- تیری اور اپنی جان ایک کرونگا مین وہ شخص نہین ہون کہ مین نے آج تک کسی سے
بھی یہ کلام ناشائستہ سُنے ہون کہ آج مین فقیر کے کُتے سے بھی کمتر بنایا گیا - بس یہ کہتے ہی وہ
فوراً اُٹھا اور کپکپاتی ہوئی صورت مین میرے پاس آیا اور جہانتک اِس سے ممکن ہوا مجھے

خوب ہی بُرا بھلا کہا - مین نے بھی اُسکے جواب مین اسکی اہانت مین کوئی کسر نہین رکھی یہانتک
کہ گھونسے بازی ہونے لگی - اسنے اس زور سے میرے سر کے بال پکڑکر کھینچے اور مین نے اُسکی
داڑھی اُسی طاقت سے اینچی کہ مین نے مٹھی بھر کر اسکی داڑھی اُکھیڑ لی اور اُسنے میرے سر کے بال
صاف کیے - ہمنے ایک دوسرے کے مُنھ پر تھوک دیا اور کاٹ بھی کھایا - غرض اسقدر تیزی سے
لڑائی ہوئی کہ توبہ مریض بیہوش ہوگیا - اور عورتون نے غل مچانا شروع کیا - بڑا زبردست واویلہ
مچنے لگا اور شاید اس فسلوا اور غل و شور کا انجام بخیر نہوتا اور یہ معاملہ بہت ہی طول کھنچ جاتا
کہ ایک عورت ہماری طرف دوڑی اور اُسنے کہا کہ ارے کیا غضب کرتے ہو پولیسمین دروازہ
کھٹکھٹا رہے ہین اور دریافت کر رہے ہین کہ یہ جھگڑا کہان ہو رہا ہے -
بس یہ سُنتے ہی ہم علیحدہ ہوگئے اور اُسوقت مین یہ دیکھکر بہت ہی خوش ہوا کہ پاس
کھڑے ہوے اشخاص میری طرف تھے - اسلیے کہ اُنھون نے ڈاکٹر کی دوائی اور ہنر کی
توہین کی کہ طبیب ہمیشہ اسی خیال مین رہتا ہے کہ مریض اچھا ہو یا نہو اسکو روپیہ دیدو - اُن لوگون
نے اُسوقت میری طرف اس طرح سے دیکھا کہ گویا مین اُنکو ولی اللہ معلوم ہو رہا ہون کہ جس
خدا نے میرے ہاتھ کے لکھے ہوے مین وہ تاثیر بخشی ہے گویا مین سب مرضون کو اچھا
کرسکتا ہون -
جب ڈاکٹر نے دیکھا کہ یہ معاملہ پیش آیا جہان تک اُس سے جلدی ہوسکا وہ وہان سے
سٹکا مگر کمرے کے چھوڑنے سے پہلے اُسنے جھک کر جسقدر کہ اُسکی داڑھی کے بال گرے تھے اور
جنکو مین نے نوچ کر پھینکا تھا سب چن لیے اور کچھ بال میرے سر کے بھی اُسمین شامل کر لیے
اور اُنکو ہاتھ مین لے کر میرے مُنھ کے آگے نچایا اور یہ کہا - اُسوقت ہم دیکھینگے جب کل آپ
قاضی کے پاس آئینگے کہ کس کی طرف خندہ زنی ہوتی ہے اسلیے کہ طہران مین داڑھی کا ایک ایک بال
ایک ایک ڈیوکیٹ کی قیمت رکھتا ہے اور مجھے آپ کے طلسم پر شبہہ ہے کہ جسقدر میرے ہاتھ مین
یہ بال ہین آیا آپ انھین خرید لیتے ہین یا نہین - یہ ایک صریح امر تھا کہ جب اسکا غصہ

ٹھنڈا ہو جائیگا۔ ہرگز صرف اپنی بدنامی کے سبب قاضی کے اجلاس مین مقدمہ دائر نہین کرنے کا کیونکہ اِس سے اُسکی ناموری مین بٹہ آتا ہے اِسلیے مجھے اِسکا بھی ڈر نہ ہوا کہ مین عدالت مین گھسیٹونگا اِسکا تردد ہی میرے دل سے جاتا رہا۔ اور مین نے صرف یہ خیال کیا کہ کیسا خوش قسمت موقع پڑا ہو گیا کہنے ۔

آفرین باد برین ہمت مردانہ من

اَب یہ شہرت سارے مین ہوئی کہ عطار (جسکا طہران مین اول نمبر تھا) جان بلب تھا ایک فقیر نے کہ جو نو وارد تھا اُسکو اچھا کر دیا ورنہ اُسکے مرنے مین باقی ہی کیا رہگیا تھا۔ اِس شہرت سے میری طرف عوام الناس کا رجحان ہونے لگا صبح سے شام تک بیٹھا ہوا مین تعویذ لکھا کرتا تھا جس قسم کا کوئی شخص مانگتا اُسی قسم کا دیتا چند ہی روز مین میرے پاس سیکڑون روپیہ ہو گیا۔ لیکن مین اپنے کو بدقسمت خیال کرتا ہون کہ روزانہ اس عطار سے میری ملاقات نہ ہوتی تھی۔ صرف اس ایک کرامت سے جو اُسکے زندہ کرنے مین ظہور پذیر ہوئی تھی مین نے ناموری پوری حاصل کر لی تھی۔ جس سے میرے تفکرات دن بدن کم ہوتے جاتے تھے۔ اَب میرا ارادہ ہوا کہ فارس کا سفر کرنا چاہیے مین نے فوراً طہران چھوڑ دیا۔ جہان کہین میرا مُنہ اُٹھا اور جس شہر کی طرف چاہتا مین چل دیتا لیکن کسی شہر مین پہونچنے سے پہلے مین اپنی چالاکی سے یہ تدبیر کرتا کہ اس شہر مین داخل ہونے سے پہلے میری ناموری اور ولایت کی شہرت ہو جاوے۔ عطار نے مجھے اپنی مہر لگا کر ایک تصدیق دی تھی اور اُسمین یہ رقوم کیا تھا کہ حضرت شاہ صاحب کے تعویذ کے صدقہ مین میری دوبارہ زندگی ہوگئی ورنہ میرا بچنا مُحال تھا۔ تو جس مقام اور جگہ پر کہ میرا گذر ہوتا تھا اُسی تصدیق کو مین پیش کرتا تھا تاکہ اُن رپورٹون کو اور بھی مضبوطی ہو جو میری تعریف اور توصیف مین مشتہر ہو رہی تھین ۔ اسوقت اسی ناموری اور نیکنامی کا تمغہ پہنے ہوئے مین کس عمدگی سے زندگی بسر کر رہا ہون ۔ اور اسی ناموری کے صدقہ مین روزمرہ کی کار برآری کے قابل مجھے حاصل ہوجاتا ہے۔ لیکن جب مین دیکھتا ہون

کہ آدمین کچھ فرق آیا بس جہان کہین میرا دل چاہا مین چلا گیا بس یہ کہ کے اس فقیر نے بھی اپنی بیتی ختم کی۔

جب میسرا درویش موجود ہوا اور اپنی رام کہانی کہنے لگا تو اسنے یہ کہنا شروع کیا "اب نئے رنگ کی ہوتی ہین دلیل و برہان"۔

بھائیو۔ میری کہانی تو بہت ہی چھوٹی ہے۔ اگرچہ قصہ گوئی میرے پیشہ مین داخل ہے مین ایک اسکول ماسٹر کا بیٹا ہون۔ اسنے صرف اس خیال سے کہ میری قوت حافظہ بہت ہی بڑھی ہوئی ہے مجھے صدہا قسم کی کہانیان بزبان حفظ کرانی شروع کین۔ اور جب میرے باپ نے ملاحظہ کیا کہ اب میرے بیٹے کا دماغ کافی ترتیب سے پورا ہو گیا اور اسے قصص کا پورا علم ہو گیا تو اسنے فقیری کی پوشاک مین مجھے دنیا مین جانے کی اجازت دی اور کہا کہ تو لوگون مین جا کے ان کہانیون اور قصص کو سنا تا کہ تیری قابلیت اور لیاقتون کا جہان مین ڈنکا بجے۔

اول ہی اول تو مجھے کچھ حاصل نہوا۔ میرے سامعین میری رام کہانی سنتے تھے اور سن سنا کر یون ہی چلے جاتے تھے مگر اسکا معاوضہ وغیرہ کچھ بھی نہین ملتا تھا رفتہ رفتہ مجھے تجربہ بھی ہو گیا اور اب مین نے اپنے پہلے طریقہ کو بدل دیا کہ لذت مین قصہ کہے چلے گئے اور جب اختتام ہو گیا تو سامعین اپنے اپنے گھر کو لنبے ہوے اور ٹکا بھی کسی نے ہاتھ پر نہین رکھا۔ اب مین نے یہ کیا کہ جب سب جمع ہو گئے مین نے اُنسے کہا کہ بھائیو جو کچھ مین کہتا ہون ذرا مجھ مسکین کی عرض کو فیض بخش توجہ سے گوش زد فرمائینگے چنانچہ پھر مجھے ایسا کبھی بھی اتفاق نہین ہوا کہ مین نے مٹھی بھر پیسے ہر ایک قیام مین نہ کما لیے ہون مثلاً جیسے شہزادہ ختا اور شہزادی سمرقند کا قصہ ہے کہ جب عفریت اہرمن نے شہزادہ ختا کو پکڑا ہے اور اسے نگلنے کو ہوا۔ جب شہزادہ عفریت کے منھ مین لٹکا اور اس نے اسکو اپنے اوپر اور نیچے کے جبڑے مین دبا پایا اور شہزادی مو پریشان یا یوسانہ اسکے پیرون پر گر پڑی اور کہا خدا کے لیے اے دیوون کے بادشاہ تو اسے بخشدے اور اسکی جان بخشی کر۔ اور جب اسکے تمام نوکر چاکر سپاہی وپائی اپنے

برچھون کو دبکا کر مارے ہراس کے سناٹے مین رہلیے اور سوارون نے اس خوفناک آفت سے پہلے ہی روگردانی کی تھی - اور جسوقت کہ دیوا اپنی دہشت ناک آواز سے غل مچاتا تھا تو رعد و برق کی گرج کو بھی پرے بٹھاتا تھا - یہ کہانی یہان تک کہکر مین ٹھہر گیا - اور مین نے اپنے معزز سامعین کی طرف مخاطب ہوکر کہا حضرات اب آپ ذرا اپنی تھیلیون اور کیسون کے منھ کھولیے تاکہ آپکو معلوم ہو کہ کس کرامت سے شہزادہ خفتا نے اُلٹا اُس دیو مست کا سر اُتار لیا - بس ان کرتبون اور ترکیبون سے لوگون کی تعجبانہ طبائع سے مین نے بہت کچھ کما لیا اور جہان مین نے دیکھا کہ میری کہانیون کا سرمایہ ختم ہو گیا اِس جگہ کو چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہو گئے - اور پھر وہان نیا دانہ نیا پانی نئے سُننے والے اور ہمارا اُنکے کانون مین نیا بیان -

بارھوان باب

حاجی بابا نے فریب و دغل کو مناسب نہ سمجھ کے دوسری تازہ تدابیر کین

جب تینون فقیر اپنی اپنی بیتی کہ چکے مین نے اُنکا شکریہ ادا کیا کہ صرف آپ کے صدقہ مین مجھے کسقدر باتون کا علم ہو گیا ہو - جہان تک مجھ سے ممکن ہوا مین نے اُنسے ہر قسم کی تعلیم پائی اور صرف اس خیال سے کہ میری یہ حالت بدل جاے اور اپنا حال کا کام مین ترک کر دون - اور پھر خود بھی ایک فقیر بنجاؤن درویش سفر نے جسقدر کہ اُسے فریب اور دھوکے یاد یان آتی تھین سب مجھے تعلیم کین اور یہ وہ فریب تھے جنکی خود اُسنے مشق کی تھی تاکہ لوگ مجھے ایک مقدس شخص خیال کرنے لگین -

دوسرے درویش سے مین نے تعویذون کے لکھنے کی ترکیب سیکھی اور قصہ گو درویش نے چند کہانیان مجھے حفظ کرا دین جو اُسکے دماغ مین ٹھساٹھس بھری ہوئی تھین عاریتاً اسنے مجھے اپنی کتابین دیدین اور مجھے چند قواعد کی تعلیم کی کہ کس روش اور کس ترکیب سے سامع کا دل اپنے اوپر انسان مائل کر سکتا ہو یہان تک کہ اُسکا روپیہ گرہ سے نکل آئے -

اسوقت مین نے پھر اپنا تماکو بیچنا اور حقہ پلانا شروع کیا لیکن جب بسبب ارتباط اور میل جول کے یہ درویش میرا سارا نفع پی جاتے تھے اور مین یون ٹپے ٹوئیان مار کر رہجاتا تھا [illegible] نے آخرکار یہ کرنا شروع کیا کہ اپنے ہمیشہ کے گاہکون سے جس قسم کا تماکو دیتا تھا اسمین اور بھی میل زیادہ کرنے لگا تو اب انکو بھوس۔ خشک پتون اور خشک غلیظ کے دھوئین مین کیا خاک مزا آتا۔

ایک دن شام کا وقت تھا۔ آفتاب رخصت ہو چکا تھا گھٹا ٹوپ اندھیاری کی چادر عالم پر پھیل چکی تھی۔ بازار بند ہونے کو تھے کہ ایک جھکی ہوئی کمر کی بڑھیا گدڑی پہنے ہوئے میرے سامنے آئی اور مجھے ٹھہرا کر کہا کہ میرے پینے کے لیے ذرا اپنا حقہ بھر دے۔ اِس عورت کے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی اور اسکے مُنھ سے بلا ضرورت ایک لفظ بھی نہین نکلتا تھا مین نے اسکو اپنے سب سے بُرے تماکوؤن مین سے بھر دیا۔ جون ہی اُسنے حقہ کی مہنال لے کے ایک گھونٹ پیا۔ بس پینا تھا کہ اُسنے اخ اخ تھو تھو کرنا اور کھانسنا شروع کیا کہ فوراً چھ آدمی جمع ہو گئے۔ ان سب کے ہاتھون مین رسیان تھین مجھے گرفتار کر لیا۔ وہ عورت جسکے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی جب اُسنے اپنی نقاب اُٹھائی تو معلوم ہوا کہ حضرت کوتوال ہین نقاب اُٹھاتے ہی کوتوال نے مجھ سے یہ کہا اے بدبخت اصفہانی آج مین نے تجھے گرفتار کیا ہے تو نے مشہد کے آدمیون کو اپنا زہر آلود ملغوبہ پلا پلا کے بہت دنون سے تہ و بالا کر رکھا تھا اب جسقدر آپ نے کمایا ہے سب دیکھیے ناکون کے راستہ سے نکلوا لیتا ہون اپنے زیر بند بچہ تمھارے پیرون پر پڑین کہ تم بھی یاد کرو سب چھٹی کا کھایا بھول جاؤ۔ یہ کہکر اُسنے اپنے ماتحت افسرون سے کہا کہ لاؤ بہت جلد اسکا کاٹھ مین پیر دیدو۔ اسی وقت میرے دونون پیر کاٹھ مین دیدیے گئے اور پھر میرے پیرون پر زیر بند اُڑنے شروع ہوئے۔ اُسوقت کی بھی عجیب حالت تھی۔ دس ہزار محتسبون کی صورتین مع دس ہزار نقاب پوش عورتون کے مین نے اپنی آنکھون کے سامنے پھرتی ہوئی اور ناچتی ہوئی ہنستی ہوئی دیکھین کہ وہ میرے

اس پیچ و تاب پر خندہ زن ہیں ۔

مین نے اپنے عذاب کرنے والے سے اُسکی باپ کی روح کے صدقہ مین۔ اسکی مان اور داوا کے طفیل سے۔ اُسکے بال بچون۔ اُسکے شہزادہ ۔پیغمبر علی ۔ اور سب ماموں کے واسطے سے رحم کی استدعا کی اور مین نے اپنے تماکو کو بہت ہی برا بھلا کہا ۔ مین نے حقہ پلانے سے انکار کیا ۔ مین نے اپنے ان ناظرین سے اپیل کی جو میرے ارد گرد کھڑے ہوئے تھے ۔ اور نیز اپنے ان مین درویشون سے کہ وہ بھی موجود تھے شاید انکے دلون مین کچھ رحم پیدا ہو اور یہ میری نجات کی شفاعت کرین جنھون نے میری اس خوفناک حالت کو دیکھ کے نہ تو اپنے بازو اور نہ اپنی زبان کو حرکت دی ۔ غرض مین نے ہی اسقدر زور زور سے چلانا اور چیخنا واویلا کرنا شروع کیا کہ آخرکار مین بیہوش ہوگیا اور پھر مجھ مین کچھ حس و حرکت باقی نہ رہی ۔

جب مجھے ہوش آیا مین نے دیکھا کہ مین راستہ کے کنارے پر ایک دیوار کی طرف منھ کیے بیٹھا ہوا ہون اور لوگ مجھے گھیرے ہوئے میری مصیبت ناک حالت کو ہکا بکا دیکھ رہے ہین لیکن اس غول مین کوئی شخص ایسا نہین دکھائی دیا کہ جو مجھپر رحم کرتا ۔ میرے حقہ وغیرہ جو کچھ میرے پاس سامان تھا وہ سب مجھ سے لے لیا گیا تھا آخر جسطرح سے کہ مجھ سے ممکن ہوا مین گھسٹتا ہوا اور رگڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلا ۔ خوش قسمتی سے میرا گھر بہت دور نہین تھا گھٹنیون گھٹنیون مین روتا ہوا اور ساس پُر درد آواز سے نالہ ہاے جگردوز نکالتا ہوا کہ جنپر خواہ مخواہ رحم ہی آے اپنے گھر مین آیا ۔

جب اس مصیبت زدہ حالت مین ایک دن تک پڑا رہا میرے تمام پیر سوج گئے تھے اور انکا گوشت پوست سب اوپر اُبھر آیا تھا اور بہت ہی جانکنی کی حالت تھی تو اُن تین درویشون مین سے ایک درویش سے میری ملاقات ہوئی وہ بہت ہی جرائت کرکے میرے قریب آیا لیکن بہت ہی خوف زدہ تھا ۔ درویش نے کہا کہ تم میرے رفیق ہوا سلیے اتنی جلدی مین تمھاری مدد کے لیے آیا ہون ۔ چونکہ اول اول یہ درویش بھی اسی سختی سے پیرون پر مار کھا چکا تھا

اسلیے یہ بخوبی واقف تھا کہ کس کس علاج سے پیر اچھے ہوتے ہیں اور ان زخموں میں کونسی دوا نوش دارو کا حکم رکھتی ہو۔ تھوڑی ہی مدت میں اس درویش نے میرے پیرون کو اپنی اصلی حالت پر کر دیا۔

اپنی گرفتاری کے زمانہ میں میں اس حالت پر خیال کرتا تھا۔ میرا قصد ہوا کہ میں مشہد کو چھوڑدون کیونکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ تو یہان ایک کمبخت ساعت میں داخل ہوا تھا۔ ایک دفعہ تو میری پشت کا چورا ہوا اور ایک بار میرا لکڑی سے بکل اڑا یا گیا۔ میں نے پہلے ہی کچھ زر نقد جمع کر لیا تھا اور میں نے بڑی ہوشیاری سے اپنے کمرے کے ایک کونہ میں جسمین کہ میں رہتا تھا اس زر نقد کو دفن کر دیا تھا۔ پس صرف اسی سوبیہ سے میں نے ارادہ کر لیا کہ جو کاروان جاے بس اسی کے ساتھ طہران رواتہ ہون۔ میں نے اپنی راے کا درویشون سے اظہار کیا انھون نے میری اس تدبیر پر تحسین کہی۔ اور اسکے علاوہ درویش سفر نے کہا کہ میں تمھارے ہی ساتھ طہران چلتا ہون۔ کیونکہ جسقدر اور فقیر ہین انکو میری اس حالت پر کہ لوگ میرا اعتقاد رکھتے ہین بہت ہی حسد ہو گیا ہو اور رات دن انکی یہی خواہش ہو کہ وہ مجھے برباد کر دین۔ چونکہ یہ ناممکن ہو کہ میں انکی تاب مقاومت لا سکون پھر کیا ضرور ہو کہ میں یہین پڑا رہون اور کہین اپنی قسمت آزمائی کرونگا۔

	جہان کو رست چاہے میتوان کند	

یہ امر طے پایا اور باہم اس بات کا سمجھوتہ بھی ہو گیا کہ میں بھی فقیری کپڑے زیب تن کرون۔ بازار سے ایک فقیرانہ ٹوپی۔ تسبیح۔ اور ایک بکرے کی کھال جسکو میں نے اپنے کندھون پر ڈال لیا خریدا اور اب تیار ہو ہوا کے میں سفر پر ایک ہی لمحہ کی کوشش مین مستعد ہو گیا۔

جب ہم سب طرح سے تیار ہو گئے تو کچھ ہمارے دلون میں ایسا بے صبرا پن سمایا اور طبیعتین ایسی اچاٹ ہوئین کہ ہمنے باہم یہی ارادہ کیا کہ اکیلے ہی چلو۔ " چلو چلو تو سہی جو کچھ ہو

میرا مو سے کرے"۔

ہماری اچھی تقدیر خود ہمین راہ کے خطرون سے محفوظ رکھے گی۔ لیکن ہمنے یہ صلاح کی کہ سفر کا ارادہ کرنے سے پہلے سعدی کی کتاب مین فال نکالو دیکھو وہ کیا صلاح دیتے ہین۔ دستور سفر نے کچھ اپنی معمولی پڑھنت پڑھکر کتاب کو کھولا۔ اُسنے ہمارے مدعائے دلی کے خلاف رائے زنی کی۔ اسمین یہ لکھا ہوا تھا۔

"کہ بغیر بھروسہ اور اعتبار کے دوائی پینا خلاف نتیجہ پیدا کرتا ہو یا بغیر کاروان کی ہمراہی کے سفر کرنا بھی وہی مصیبت برپا کرتا ہو"۔

بس جون ہی ہمنے یہ دیکھا ہمارے دل مین یہ نصیحت نقش کالحجر ہو گئی اور ہمنے اسی پر سرِ تسلیم خم کیا۔

مین یہ دریافت کرتا پھرتا تھا کہ طہران کا روان کب روانہ ہوگا کہ مین نے اپنے دوست خچر والے کو دیکھا کہ جو ابھی مشہد پہونچا ہی تھا۔ اسکا ایک سوداگر سے معاملہ ہو گیا تھا کہ تجارتی اشیا کو جسمین بھیڑ کا چمڑا بھی شامل تھا دار الخلافت تک پہونچا دے۔ جون ہی میرے دوست خچر والے کی نگہ مجھپر پڑی اُسنے بہت ہی خوشی ظاہر کی اور فوراً اپنا ناریل مجھے اُتار کر پینے کو دیا۔ جب سے کہ اِس سے جدائی ہوئی تھی اور مجھپر جو کچھ گذرا تھا سب حرف بحرف کہہ سنایا اور اسی طرح سے جو کچھ اُسپر بیتا تھا اُسنے مجھ سے اپنی رام کہانی بیان کی۔ ایک کاروان کے ساتھ مشہد سے ہم اصفہان روانہ ہوے اِسکے خچر پر کچھ تو چاندی کے ظروف لدے ہوے تھے اور کچھ بھیڑون کی کھالین تھین۔ راہ مین ترکمانون کے خوف سے دم خشک ہوا جاتا تھا مگر خدا خدا کر کے ہم منزل مقصود پر امن سے پہونچ گئے۔

شہر اصفہان مین ابتک ترکمانون کے گذشتہ حملہ سے جسکا مین ذکر کر چکا ہون گڑبڑ مچ رہی تھی اور تمام اصفہانیون کو یہ یقین کامل تھا کہ جن لوگون نے ملکر حملہ کیا تھا وہ ایک ہزار سے ہرگز بھی کم نہین تھے۔ اور صرف اپنی جمعیت کے گھمنڈ پر وہ بہت ہی جراٗت سے یہان

حملہ آور ہوے تھے اور قریب علی حسین حجام خود ایک سردار کو اپنے ہاتھ سے بہت ہی سختی سے زخمی کر کے اپنی جان بچا کر بھاگا تھا۔

ہمیشہ مین نے اپنی سرگذشت کا راز چھپایا اور کسی پر اصلا ظاہر نہ کیا اور یہان تک کہ خچر والے سے بھی تو کسی بات کا کبھی ذکر تک نہین آیا۔ اصفہان سے میرا دوست روئی کا اسباب تماکو۔ تانبے کا سامان۔ یزد کو لے گیا اور وہان چند روز قیام کیا۔ اسوقت ایک کاروان مشہد جانے کے لیے جمع ہو رہا تھا اور یہ اپنے خچرون کو یزد کی اشیا سے لاد رہا تھا۔ خیر جب خرجین بھر چکا تو ہم تینون طہران روانہ ہوے یعنی مین درویش سفر اور خچر والا۔ جب ہم دونون چلتے چلتے تھک جاتے تھے تو خچر والا اپنے خچرون پر ہمین بیٹھنے کی اجازت دیدیتا۔

تیرھوان باب

حاجی بابا کا مشہد سے روانہ ہونا

جب مین اُس دروازے سے بچ کر نکلا جسمین سے راستہ سیدھا مشہد سے طہران جاتا تھا تو ایک شخص نے زائرین مین سے میری طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ خدا کرے تجھپر مصیبت مصیبت برپا ہو۔ میرا رفیق درویش سفر جسکو مین اپنا بازو سمجھتا تھا میری دلسوزی کرنے لگا اور ہم دونون نے ملکر شہریون کی مخالفت مین گلے کی رگین پھلا پھلا کر باتین کرنی شروع کین۔ جو کچھ انھون نے میرے ساتھ کیا تھا اور مجھ سے پیش آے تھے اُسکا مین نے پھر رونا رویا اور جو کچھ مشہد کے ملانون سے اُسے ایذا پہونچی تھی اُسنے بھی ایک ایک حرف کہہ ڈالا۔

درویش سفر۔ مین تمھاری نسبت کہتا ہون کہ تم ابھی نوجوان ہو ابھی جب تک کہ تھین پورا پورا تجربہ نہ حاصل ہو جائیگا اسی قسم کی بہت بہت تکالیف تھین سہنی پڑینگی پھر تم کہین جا کر سمجھوگے کہ زندگی کیونکر گذارا کرتے ہین۔ اپنی اس پہلی مار پر نہ کڑھو کیونکہ یہ ایک ہی دفعہ کی مار تھین اور بہت سی مارون سے بچا ئیگی اور دوسرے وقت تھین محتسب کو دکھا دیگی۔ اگرچہ اُسکے مُنھ پہ نقاب بھی پڑی ہوئی معلوم ہوگی۔ مگر تم صرف اس مار کے

صدقہ مین اسے تار لوگے کہ ہان یہ نقاب پوش محتسب صاحب ہین - (اپنی داڑھی مٹھی مین لے کے) مجھ جیسے مسن آدمی کی طرف خیال کرو جسنے بہت کچھ دنیا کا حال دیکھا ہے دیکھو پھر سفر پہ آمادہ ہوا جو واقعی میرے لیے ایک بہت ہی مصیبت ہے -

مین - (یعنی حاجی بابا) تو پھر آپ کے لیے یہ بہتر ہو گا اور آپ کو اسی مین آرام ملے گا کہ آپ یہین مشہد ہی مین رہین - اگر آپ اپنی عبادتون اور طہارت وظیفہ وظائف مین پختہ ہوے تو بلاشک ملانون کا کچھ بھی افسون نہ چل سکے گا - اور وہ آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکینگے -

درویش سفر - یہ تو تم سچ کہتے ہو - مگر سبب یہ ہے کہ حضرت رمضان تشریف لے آئے ہین اور ان روزون کے زمانہ مین ملا نے بہت ہی میری تاک جھانک مین لگے رہتے ہین - اور جب تک کہ مین حقہ نہ پیون کہ جو ایسا ہی میرے لیے ہے کہ جیسے ایک جاندار کے لیے ہوا کا کھانا اور شراب میرے لیے روٹی ہے کہ بغیر اسکے مین زندہ نہین رہ سکتا تو اب لامحالہ مجھے سفر کرنا لازم آیا کیونکہ مذہباً حالت سفر مین روزہ رکھنے کی رخصت نہین دی گئی ہے اور ہمارا شب و روز یہ عالم ہے -

ما ہمہ نیم و سیہ مستی ہر روزہ ہمان
نہ شب جمعہ شناسیم نہ ماہِ رمضان

گو مین انھین اب بھی دھوکا دے سکتا ہون کہ جیسے مین نے پہلے کئی بار کیا تھا کہ چھپوان سب کچھ کر لیا اور کسی کو خبر بھی نہین ہوئی لیکن مجھ جیسا مشہور و معروف شخص جسکی نسبت لوگونکا پاکی اور تقدس کا خیال ہے اور وہ چھپوان بھی دیکھا جاے تو پھر تم ہی بتاؤ کہ وہ کیونکر اپنی آزادی پوری طرح سے برت سکتا ہے -

غرض ہم دونون شخص سمنان پہونچے کوئی مشہور واقعہ ظہور پذیر نہوا ہان ہان سمنان پہونچنے سے دو ایک دن پہلے یہ تو ہوا تھا کہ راہ مین مین نے اپنے علی قطر دوست خچر والے کے خچرون پہ اسباب لدوانے مین مدد کی تھی اور اپنی کمر پہ اسباب رکھ رکھ کے

لادا تھا کہ پھر کمر مین سخت درد ہونے لگا۔ تکلیف ایسی سخت ہوئی کہ اب میرے لیے یہ محض ناممکن ہوا کہ مین کاروان کے ساتھ راہ طے کرسکون اور مین نے یہی ارادہ کر لیا کہ جب تک اچھا نہو جاؤن یہان نہ سرکون - ترکمانون کی دہشت دلون مین سمارہی تھی - کاروان روانہ ہوگیا - درویش جسکو شراب کی دھت اور دارالخلافہ کی خوشیون اور عیش و آرام کا چسکا لگا ہوا تھا وہ بھی کاروان کے ساتھ روانہ ہوا فیصلہ شد -

مین نے ایک قبر پر جو شہر کے کنارے پر تھی رہنا شروع کیا - ایک کونہ مین بکرے کی کھال کو بچھالیا اور مین نے اپنا گذشتہ سیاحی درویشون کے بیان کیا - اپنا نرسنگھا بجایا اور صدا ہا حق حق - اللہ اکبر انت جیسی نکالیں - مین بالکل ایک وحشیانہ صورت بنگیا - اور مین نے اپنی شیخی بگھارنی شروع کی کہ مین یون کرسکتا ہون - اور یون کرسکتا ہون - اور جسقدر لوگون کو دھوکا دہی اور فریب کی بابت مجھے تعلیم دی گئی تھی سب مین نے وہان خرچ کی -

چند عورات میرے پاس آئین انکو مین نے تعویذ لکھ کے دیے اُنھون نے اسکے عوض مین مجھے کچھ میوہ - دودھ - شہد - اور کچھ پکوان دیا - میری کمر مین اسقدر درد ہونا شروع ہوا کہ ناچار مین نے یہ دریافت کیا کہ سمنان مین کوئی بھی ایسا شخص ہو کہ جو میرے اس درد کو اچھا کردے معلوم ہوا کہ سمنان مین صرف ایک بیطار ہو اور ایک حجام ہی جنمین طبی قابلیتین ہین - حجام کا کام تو فصد کھولنا - دانتون کا نکالنا اور کسی اترے ہوے عضو کا موقع سے بٹھانا - اور بیطار جو بیہودہ گھوڑون کے امراض کا علاج کرتا ہو اور کبھی کبھی انسانی امراض مین بھی مشورہ دیتا ہو - اور ان دو شخصون کے علاوہ ایک اور بڑھیا بھی ہو جسکی عمر اماں حوا سے کسی طرح کم نہین ہو - میرے پاؤن تک کھنکرتا ہو اور وہ یہان گویا غیب دان اور بہت ہی ولی مشہور ہو اگر یہ دونون شخص کہین ناکامیاب ہوتے ہین تو پھر یہ عورت صدقہ کی چیل کیطرح بلائی جاتی ہو اور اس بڑھیا کے پاس قسم قسم کی مفردات اور مرکبات دوائیان ہر طرح کے درد کی ہین - باری باری سے انمین سے ہر ایک شخص میرے پاس آیا - سب نے یہی تشخیص کیا

کہ میری کمر کا یہ درد صرف ٹھنڈک کے سبب سے ہونے لگا ہی - چونکہ آگ ٹھنڈک کو دور کرنے کا حکم رکھتی ہی تو اُنھون نے بالاتفاق یہ بات قرار دی کہ جس حصہ مین درد ہوتا ہی وہان داغ لگایا جائے - بیطار کو چونکہ اِس قسم کے کام بارہا پڑ چکے تھے اور اسنے ٹھنڈے اور گرم لوہے مین اکثر تجربہ کیا تھا تو گویا وہ داغ لگانے والا مقرر ہوا - وہ اپنا کام انجام دینے کی غرض سے ایک کوئلے کی کڑاہی - ایک جوڑا دھونکنی - اور چند چھوٹی چھوٹی سیخین لایا - ایک کونہ مین بیطار نے بیٹھ کے آگ سُلگائی اور اپنی سیخین آگ مین دہکانی شروع کین - جب یہ خوب دہک گیئن تو مجکو زمین پر اوندھا لٹایا اور بہت ہی سنجیدگی اور آہستگی سے اِن جلتی ہوئی سیخون سے میری کمر جلائی گئی اور اسپر داغ دیا گیا اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہوے تھے سب بہت زور زور سے کہ رہے تھے خدا شفا دیہہ - میرے معالجون نے میری پیٹھ پر تیرہ داغ پیغمبر اور بارہ اماموں کے نام لے کر لگائے - اب گویا مجھپر نصف عمل ہوا تھا اسکو تو مین نے بہت ہی سختی سے برداشت کیا - لیکن جب میری پیٹھ بھُننے لگی - اور بُرا حال ہوا تو مین مارے تکلیف کے غل مچانے لگا کہ ہائے مار ڈالا - ارے مر گیا - بچاؤ توبہ ہے -

	عجب تو نے چرکے بٹھائے ہین ظالم رہی جان ذرا بھی نہ روحِ روان مین	

مگر وہ معالج صاحب کیا چھوڑنے والے تھے تو یہ تو یہ ہرگز نہ اُٹھنے دیا اور جب تک کہ اپنا پورا علاج نہ کر لیا مجکو زمین پر سے نہ مسکنے دیا - یہ گہرے زخم مدت کے بعد اچھے ہوے - اور ابھی تک یہ بالکل اچھے نہ ہوے تھے اور نہ انکا اندمال ہوا تھا کہ مین خاموش ہو رہا اور مین نے اپنے کو ایک کوٹھری مین گوشہ نشین کیا - اور یہان ایک وقت بعید تک مراقبہ کیا - اس کوٹھری مین سے جب تک کہ میرے زخم اچھے نہ ہو گئے اور مجھ مین پوری قوت نہ آگئی اور کمر کا درد مطلق نہ جاتا رہا مین نہ نکلا - البتہ میری صحت صرف تیرہ بزرگ نامون سے ہوئی جو عمل کے وقت لیے گئے تھے یہ حال تمام شہر کا ہوتا ہی کہ جہان کمر مین درد ہوا اور پیٹھ داغی گئی - لیکن ہان ایک بات تو ہی اور

اسکا یہ مجھے ضرور ہی خیال ہوا کہ میرا سب سے اچھا طبیب ایک پالیسی ہے بہت ہی آرام ہمین اور اسکی قیمتی راے کو مین نے اپنی گرہ مین باندھ لیا - مجھا سپر کوئی اعتراض نہین ہو کہ تمام عالم خیال کرے کہ حاجی بابا پاک اماموں کی حفاظت مین تمام عمر رہا ہو -

اب مین نے ارادہ کیا کہ طہران کا سفر کرون لیکن جب مین نے فقیرانہ صورت بنائی تو اب مجھے لازم ہوا کہ سمنان کے لوگون کے سامنے کہانی کہون جس سے کچھ مدعا دلی حاصل ہو - مین ایک چھوٹی سی کھُلی ہوئی جگہ مین چلا گیا یہ مقام بازارون مین داخل ہونے کی راہ پر واقع تھا جہان شہر کے بہت سے کاہل آوارہ گرد لوگ غول کے غول دوپہر کو گشت لگایا کرتے ہین اور اپنی ادھر اُدھر کی گپین شپین اُڑایا کرتے ہین - مین نے جلدی سے بہت سے آدمی اپنے پاس جمع کر لیے وہ سب زمین پر بیٹھ گئے اور مین نے کھڑے ہو کر قصہ کہنا شروع کیا - ایک چھوٹی سی کہانی بغدادی حجام کی مجھے یاد آ گئی جو مین نے درویش سے سُنی تھی - اِن سب کے بیچ مین مین نے قیام کیا جنھون نے آنکھین اُٹھا کر اور پھاڑ سا مُنھ کھول کے میرا مفصلہ ذیل قصہ یون سُننا شروع کیا -

بغداد مین خلیفہ ہارون الرشید کے سرسبز اور قابل یادگار زمانہ مین ایک حجام علی سکل نامی رہتا تھا - یہ حجام اپنی پھرتی اور کاریگری حجامت مین اسقدر مشہور تھا کہ اگر اِسکی آنکھون پر پٹی بھی باندھ دو جب بھی یہ سر کو مونڈ دیگا - داڑھی اور رُخسارون کے بالون کو درست کر دیگا مگر کیا مقدور ہو کہ کہین اُسترا لگ جاے اور ایک قطرہ بھی خون کا نکل آے - بغداد مین کوئی بھی ایسا شخص نہین تھا جو اُس سے حجامت نہ بنواتا ہو - اسقدر اُسکے پاس کام ہر وقت رہتا تھا کہ یہ آخر مغرور اور سرکش ہو گیا اور اَب اسنے ایسے شخص کے سر کو مس ہی کرنا چھوڑ دیا جسکا مالک میرزا اور آغا نہوا - بغداد مین ایندھن کی ذرا کمی ہو اسلیے اِسکی کچھ قدر ہوتی ہے چونکہ اسکی دُکان مین لکڑیون کا بہت ہی خرچ رہتا تھا تو لکڑی والے اپنی لکڑیون کے گٹھے اسی کی دُکان مین زیادہ لاتے تھے کہ یہ ذرا ہاتھ کے ہاتھ خرید کرتا تھا - ایک دن ایک بوڑھا شخص

جسنے نیا نیا ہی یہ پیشہ ہیزم فروشی شروع کیا تھا اور جو علی سکل کی عادات سے بھی محض نابلد تھا ایک لکڑیون کا گٹھا اسکے پاس بیچنے لایا جو وہ ابھی اپنے گدھے پر بہت دور سے لیے چلا آتا تھا۔ علی سکل نے اِس سے یہ لفظ کہکر قیمت کہی کہ بھئی یہ تمام لکڑیون کی قیمت ہی کہ جو گدھے پر ہو۔ یہ لکڑی والا بوڑھا راضی ہوگیا۔ اپنے گدھے پر سے بوجھ اُتار لیا اور اُسکی دُکان پر ڈال کر خواستگار قیمت ہوا۔ جب اسنے قیمت مانگی تو حجام نے یہ کہا کہ ابھی پوری لکڑیان تو نے نہین ڈالین۔ کیونکہ میرا اور تیرا یہ اقرار ہو گیا ہو پھر تو سب لکڑیان کیون نہین ڈال دیتا۔ یہ پالان بھی لا۔ اسکو کیون گدھے پر رکھ چھوڑا ہو کیا یہ لکڑی کا نہین ہو۔

لکڑی والا۔ ذرا سراسیمہ ہوکر۔ ایسا سودا تو آج تک کسی نے بھی نہ سُنا ہوگا۔

چہ خوش چرانہ باشد،

یہ محض ناممکن ہو۔ جب بہت تو تو مین مین ہوئی حجام نے جو بہت غرّایا ہوا تھا اِس غریب بوڑھے لکڑی والے کا پالان جبراً چھین لیا اور اِسکا وہ ناک مین دم کیا کہ وہ دوڑا قاضی کے پاس گیا اور جو کچھ گذری تھی اور حجام نے ظلم کیا تھا سب کہہ سُنایا۔ قاضی صاحب خود ہی حجام کے گاہکون مین سے تھے انھون نے اپنی عدالت مین مقدمہ لینے سے انکار کیا۔ لکڑی والے نے اعلیٰ افسر کو عرضی دی۔ یہ بھی علی سکل سے حجامت بنوایا کرتا تھا اُسنے بھی اُس بوڑھے کو وہی خشک جواب دیا جو قاضی جی نے دیا تھا۔ پھر اِس مظلوم ہیزم فروش نے مفتی سے جا کے شکایت کی اور اپنی عرضی گذرانی۔ اسنے اس مقدمہ کو اپنی عدالت مین لے تو لیا لیکن پھر اُسنے یہ کہا کہ مین اسکا ہرگز فیصلہ نہین کرسکتا اسلیے میری سمجھ مین نہین آتا کہ اس جُرم مین سزا کیا دیجاے یہان سے بھی صاف جواب ملا مگر اب بھی بوڑھا لکڑی والا شکستہ خاطر نہوا اور ایک عرضی لکھ کے جمعہ کے دن جامع مسجد مین خلیفہ کی خدمت مین پیش کی۔

یہ ایک مشہور امر ہو کہ خلیفہ نہایت توجہ سے ہر شخص کی عرض کو غور فرماتا تھا اور اگر کوئی عرضی دیتا تھا خود آپ ایک ایک حرف پڑھ لیا کرتا تھا۔ جون ہی اسنے عرضی دی اسی وقت

یہ خلیفہ کے سامنے بلایا گیا۔ جب بوڑھا ہیزم فروش خلیفہ کے سامنے گیا جھک کے زمین کو بوسے
دیے اور اپنے دونون ہاتھ سیدھے خلیفہ کے آگے پھیلا دیے اسکے دونون ہاتھ اسکے چغہ کی آستینون
سے ڈھکے ہوے تھے اور اسی سے اُسکے پیر بھی پنہان تھے۔ اب یہ منتظر ہوا کہ دیکھیے یہ آخری
منزل ہو میرے مقدمہ مین کیا تجویز ہوتا ہی۔

خلیفہ۔ میرے بوڑھے دوست۔ حجام بھی اپنی جگہ سچا ہی اور تو بھی اپنی جگہ حق پر ہی۔
قانون مین صرف الفاظ دیکھے جاتے ہین اور اقرار بھی الفاظ ہی سے ہوتے ہین۔ حجام جو کچھ
دعوی کرتا ہی وہ صحیح ہی اور جس امر کا وہ دعوی کرتا ہی اسکا اقرار تم دونون مین ہو چکا ہی۔ پھر اب اسکا
علاج کیا پس اگر قانون گواہی دیتا ہی تو یہی دیتا ہی کہ حجام اپنے پاس لکڑیان رکھے لیکن یہ کہتے ہی
خلیفہ نے اسے آگے بلایا اور اسکے کان مین کچھ دیر تک چپکے سے کہا جو سواے ہیزم فروش کے
کسی نے بھی نہ سنا۔ یہ سنا کر خوشی خوشی باطمینان یہ بوڑھا چلا گیا۔

یہان تک کہکر مین خاموش ہو رہا اور مین نے اپنا چھوٹا سا ٹین کا پیالہ پھیلا کہ کہا کہ اے
میرے معزز سامعین اگر تم مجھے کچھ دلواؤ گے تو مین تمھین بتاؤنگا کہ خلیفہ نے اس بوڑھے
ہیزم فروش کے کان مین کیا کہدیا تھا۔ چونکہ مین نے تعجب کی آگ سب مین بھڑکا دی تھی شاید
مشکل سے کوئی شخص ایسا بچا ہوگا کہ جسنے مجھے کچھ نہ دیا ہو جب روپیہ لے چکا تو مین نے کہا
بہت اچھا کہتا ہون۔ خلیفہ نے لکڑی والے کے کان مین پھسر سے کہا تھا کہ یہ کرنا چاہیے اور
اب تو جاکر پہلے حجام کا اطمینان کرآ۔ اب جو کچھ خلیفہ نے ترکیب بتائی تھی اُسکو مین آگے بیان
کرتا ہون غرض لکڑی والا آداب کرکے اپنے گدھے کے پاس آیا اور اسکو ساتھ لے کے گھر گیا
چند روز کا بھلاوا دے کر اسی حجام کے پاس گیا اور اس سے یہ کہا کہ مین اور ایک میرا ساتھی ایک
ملک سے آیا ہو جو تیری چالاکی کی باتگی دیکھنا چاہتا ہی اور اسی طرح سے باتین کین گویا کبھی کچھ اس
سے چپقلش ہی نہ ہوئی تھی۔ غرض دونون کی حجامت کی بنوائی ٹھہر گئی۔ جب یہ بوڑھا حجامت
بنوا چکا علی سکل حجام نے پوچھا کہ تمھارا ساتھی کہان ہی۔

بوڑھا۔ وہ ابھی یہین کھڑا ہوا تھا۔ ابھی آتا ہو۔ بوڑھا یہ کہ کے دُکان پر سے اُترا اور جہان اپنا گدھا کھڑا کیا تھا اسکا کان پکڑے ہوے لیے چلا آیا۔ یہ میرا ساتھی ہو اِسکی آپ حجامت بنا دیجیے۔

حجام۔ نہایت حیرت زدہ ہوکر۔ اِسکی حجامت۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا تم یہ کافی نہین سمجھتے کہ مین نے تمھاری بھی حجامت بنادی ورنہ مین کبھی پاس تو ایسے شخصون کو کھڑا نہین ہونے دیتا اور اسپر طرہ یہ ہو کہ مجھ سے اِس قسم کی درخواست کیجاتی ہو کہ گدھے کی حجامت بناؤ۔ بس خیر اسی مین ہو کہ آپ شرافت سے سیدھے تشریف لیجائیے ورنہ تم دونون کو جہنم واصل کرونگا۔ یہ کہکے دونون کو اپنی دُکان کے باہر نکال دیا۔

بوڑھا ہیزم فروش بھاگا ہوا خلیفہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہ ساری کیفیت بیان کی۔ یہ سنتے ہی حامی دین مبین اور سالک عدل وانصاف نے کہا بس اب کام بن گیا اُسیوقت حکم دیا کہ علی سکل مع اپنے اوزار وغیرہ کے ابھی دربار مین حاضر ہو۔ حکم ہوتے ہی چوبدار دوڑا ہوا گیا دس منٹ مین حجام صاحب خلیفہ کے آگے کھڑے ہوے دکھائی دیے۔

خلیفہ۔ اے حجام تو اِس بوڑھے کے گدھے ساتھی کی کیون نہین حجامت بناتا کیا تم دونون مین باہم یہ اقرار نہین ہوا تھا۔

علی سکل۔ زمین خدمت ببوسید وگفت۔ ہان اقرار ہوا تھا مگر حضور آج تک پہلے کبھی کسی نے ساتھی سے مطلب گدھا بھی رکھا ہو اور بھلا کسنے پہلے اِس گدھے کو سچا معتقد خیال کیا ہو۔

خلیفہ۔ واقعی تمھارا کہنا یہ بہت ہی اچھا ہو لیکن یہ بتاؤ کہ آج تک کسی نے بھی لکڑیون کے گٹھے کے ساتھ پالان کو بھی شمار کیا ہو۔ نہین نہین بس اب اِس بوڑھے ہیزم فروش کی باری ہو جلدی گدھے کی حجامت بناؤ ورنہ جو کچھ اسکی حجامت نہ بنانے کے نتائج ہونگے وہ تمھین سہنے پڑینگے۔

آخر کو حجام مجبور ہوا اور اسنے کثرت سے صابون جمع کیا کد ھے کے تمام جسم پر سر سے دُم تک اور بیرون تک صابون کو خوب رگڑا - اور گدھے کی خلیفہ اور تمام دربار کے سامنے حجامت بنائی - اپنی حجامت بنانے مین پاس کھڑے ہوے اشخاص سے طعن سنتا جاتا تھا سب ملامت کرکے ہنس رہے تھے - اس غریب لکڑی والے کو بہت کچھ روپیہ لوگون نے رحم کھاکر دیا اور خلیفہ کے اس عدل وانصاف کا شہرہ تمام شہر بغداد مین ہوا -

چودھوان باب

حاجی بابا کا ایک شخص سے ملنا اور اسکی ملاقات کے نتائج کا اظہار

مین نے خوشی خوشی سمنان کو الوداع کہا - جو کچھ درد وغیرہ تھا وہ سب اچھا ہو گیا تھا - اور اسوقت مین نوجوان چاق وچست تھا - بیس تمن جو مشہدی مین میرے پاس جمع ہو گئے تھے میری جیب مین کھنکھنا رہے تھے - مجھے اب دنیا مین کچھ تجربہ بھی حاصل ہو گیا تھا - یہ میرا ارادہ ہوا کہ مین جون ہی طہران پہونچون فقیری کپڑے تو علٰحدہ اُتار کے رکھون اور نفیس عمدہ شریفون کے سے پہنکر اعلیٰ اعلیٰ وسائل سے کچھ روپیہ حاصل کرون -

	خضر اگر نیست قدم بیش رن و میکوشش کہ من رفتم آخر بحرم از رہ خذلان رفتم	

طہران ایک دن کی راہ پر رہگیا تھا کہ مین اپنے راستہ چلنے مین لیلیٰ مجنون کے عشقی اشعار گا رہا تھا - مجھے اسی اثنا مین ایک ہرکارے سے ملاقات ہوئی وہ مجھسے باتین کرنے لگا اور میری گرمی کی بہت ہی شدت تھی مین نے اسکی دعوت منظور کر لی - ہم دونون ایک نہر کے کنارے پر کھانے کی صلاح کی - یہ کھانا وہ ہرکارہ کسی منزل پر سے اپنے ساتھ ہی لایا تھا چونکہ جو آہستہ آہستہ اناج کے کھیت کے قریب بہری تھی بیٹھ گئے - اُسوقت ہرکارے نے اپنے گھوڑے کا زین اُتار لیا اور اسے گیہون کے سرسبز کھیت مین چرنے چھوڑ دیا - ہرکارے نے اپنی خُرجی کو ادھر اُدھر سے ٹٹولا - ایک رومال نکالا جو دستی رومال کے برابر تھا -

اُسمین کچھ لُونڈے ٹھنڈے پکے ہوے چانولون کے لپٹے ہوے تھے۔ اور اُسمین تین چار ٹکڑے روٹی کے بھی جلوہ دے رہے تھے۔ یہ رومال اُسنے آگے پھیلا دیا۔ اُسی خرجی مین سے جسمین اِسکے جوتے بھی براج رہے تھے کٹورا پانی پینے کا اور تماکو نکالا۔ اور اسکے علاوہ کئی چیزین اسی خرجی مین سے برآمد ہوئین۔ اِسکے ساتھ اسنے چھ پیاز کی گٹھیان نکالین۔ ہم دونون نے اِس خواہش سے اِس کھانے کو کھایا کہ کچھ بیان نہین ہوسکتا۔ جسقدر کہ سفر کی ماندگی اور جنگل کی آفت تھی گویا ہمنے اپنی اُنگلیان چوستے ہی دفع کر دی۔ ہمنے نہر مین سے جھک جھک کر ہاتھ مُنھ دھویا۔ اور پھر ہم باہم دریافت کرنے لگے کہ تمھارا اس سفر سے کیا تعلق ہو کہان سے آئے ہو اور کہان جاتے ہو۔ میری پوشاک سے تو اُسنے سمجھ لیا کہ یہ ایک درویش ہو۔ گویا میری کیفیت سفر ختم ہوگئی۔ مگر یہ شخص لور نر استرآباد کا ہرکارہ تھا۔ اس امر کی خوشخبری لیے جاتا تھا کہ عسکر ملک الشعرا شاد کی ترکمانون کی قید سے رہائی ہوگئی۔ مجھے یہ سُنتے ہی اسقدر خوشی اور شادمانی حاصل ہوئی کہ میرا ہی دل جانتا ہو۔

	شکر الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید	

مین نے ہرکارے کو اس راز سے آگاہ نہونے دیا کہ مجھے خاص اِس معاملہ سے کسقدر دلچسپی ہو کیونکہ گوناگون تجارب نے مجھے سکھا دیا تھا کہ اپنا راز اپنے ہی تک رکھنا کسقدر عمدہ نتائج دیتا ہو۔ مین نے اِس سے یہان تک لاعلمی ظاہر کی کہ مین عسکر ہی سے واقف نہین ہون۔

ہرکارے نے کہا کہ عسکر ملک الشعرا استرآباد بحفاظت تمام پہونچ گیا چونکہ اسوقت وہ ہر طرح سے تہی دست ہو اسلیے مین اُسکے کنبہ کو خبر پہونچانے جاتا ہون۔ جو چٹھیان اُسکے پاس تھین وہ سب اُسنے مجھے دکھائین۔ یہ چٹھیان ایک رومال مین لپٹی ہوئی اُسنے اپنی چھاتی سے نکالین گو یہ شخص کچھ پڑھا ہوا نہین تھا لیکن اِسے اس امر کا بہت شوق تھا کہ معاملے کا

انشا ہو جاے۔ وہ بہت خوش ہوا جب اِسنے دیکھا کہ مجھے ایسا شخص ملا ہی جو خطون کو پڑھ سکتا ہی اور مجھے اُسکے مضامین سے اطلاع دے سکتا ہو۔ اول ہی جس چٹھی کو مین نے ملاحظہ کیا وہ چٹھی شاہ شاہان کے نام تھی۔ اسمین اسنے اپنے شاعرانہ پہلو سے تمام اُن مصائب اور تکالیف کو بیان کیا تھا جو اسیر ترکمانون کا قیدی بنکر گذری تھین۔ بھوک پیاس وہ وحشیانہ برتاؤ جو اسکے ساتھ کیا گیا تھا اسنے اُن سب کا خاکا کھینچ کر لکھا ہو۔ دہو ہذا۔

عالیجاہا۔ اگر مین تکالیف اور شدید مصائب کا ان نوازشات سے مقابلہ کرون جنمین آتنی مدت تک محروم رہا اور مجھے شاہ عالیقدر کے گوہر تابان کی زیارت نہوئی۔ جاہ وجلال کے حجم جھم کرتے ہوے جواہر نگمیں زمین کا اصلی جوہر یعنی شاہ شاہان تو واقعی وہ مصیبت کچھ بھی نہین ہو۔ جیسے کہ سب سے حقیر و حقیر ایک کیڑے کو چمکتے ہوے آفتاب کی روشنی مین آنے کی اجازت ہو کہ وہ اس سے فیضیاب ہو اسی طرح سے مین بھی آپکی رعیت مین سے ایک نہایت ہی ناچیز ہون کیا عجب ہی جو مجھے بھی جلال شاہی سے منور ہونے کے لیے اجازت دیجاے۔

گرچہ خرد دیم نسبتیست بزرگ
ذرہ آفتاب تابانیم

کس عاجزی اور ادب سے مجھے امید ہو کہ میری اتنی مدت کی غیر حاضری پایہ بوسی تخت فلک رفعت سے ہرگز باز نہ رکھے گی۔ اور جو کچھ کہ خداوند بندگان ہمچو ما کی حضور مین مجھے پہلے خدمت عطا ہوئی تھی اسی پر مین اب پھر بحال کیا جاؤن اور بلبل شیدا کی طرح سے ایک دفعہ اور بھی اجازت ہو کہ اپنے دلربا گل کے آگے دل لبھانے والے گیت گاے۔

دوسری چٹھی وزیر اعظم کے نام تھی جسمین اس مشہور و معروف وزیر کو جو بابا آدم کا ہمجولی اور سخت فسادی اور بد باطن شخص تھا ستارے سے تعبیر کیا ہو یعنی آپ تارون مین

دجو اور امرا سے مطلب ہو ہمارے ہین اور ریاست کے سب سے بڑے عظیم الشان لنگر ہین - اور پھر اس شاعر نے وزیر اعظم سے استدعا کی ہو کہ میری پھر باریابی درگاہ معلی مین ہو جاے -

دوسری چٹھیان جو مین نے دیکھین اُنمین ایک تو اسکی بیوی کے نام تھی اور ایک لڑکے کے اتالیق کے نام - اور ایک داروغہ کے نام لکھی تھی - اپنی بیوی کو کچھ خانہ داری کے معاملات کی نسبت تحریر کیا تھا - کہ مجھے امید ہو تم اپنی خانہ داری کے معاملات مین جنزورس ہو گی اور تمنے لونڈی غلامون کو بہت خوبی سے رکھا ہو گا - تم بہت جلد لونڈیون مغلانیون سے میرے پہننے کے کپڑے تیار کرادو - اسلیے میرے پاس ایک دھجی بھی نہین ہو - اب مین بالکل بے سروسامان ہون -

جو چٹھی اتالیق کے نام تھی اُسمین بڑی تاکید لکھی تھی کہ آپ میرے بیٹے کی تعلیم مین بہت ہی توجہ کیجیے گا - مجھے اُمید ہو کہ اُسے نشست و برخاست کے طریقے اور آداب مجلسی اچھی طرح سے آگئے ہونگے - اور یقین ہو کہ وہ اپنی نماز پنجگانہ سے کبھی پہلو تہی نہ کرتا ہو گا - اسوقت امید ہو کہ وہ گھوڑے پر بھی خوب بیٹھنے لگا ہو گا - اور اُسے بھالہ مارنے کی مشق بھی بخوبی ہو گئی ہو گی اور بندوق بھی نشانہ پر لگا سکتا ہو گا -

اور جو چٹھی کہ داروغہ کے نام ہی اُسمین شاعر نے کاروبار کی بابت کچھ تعلیم کیا ہو کہ ہمیشہ کفایت شعاری اپنے کامون مین رکھنا - اور تمھین چاہیے کہ روزانہ وزیر اعظم کی خدمت مین حاضر ہوا کرو - اور ذرا اُنکی چاپلوسی اور تعریف کر دیا کرو کہ وہ ہر مجلس کی خدمت مین ہماری طرف سے کچھ لگاوے بجھاوے نہین - اور تمکو لازم ہو کہ تم میری بیگم اور غلامون کی کامل نگہداشت کیا کرنا - اور جب بیگم یا اُسکے لونڈی غلام ہوا خوری کے لیے جایا کرین تو تم ضرور اُسکے ساتھ جایا کرو - مجھے امید ہو کہ دغاباز فریبی ضعیفہ عورتین اور خصوصاً یہودنین ہرگز ہرگز گھر مین نہ آتی ہونگی - اور دیکھو اسکا تم بہت خیال رکھنا کہ بیگم کے کمرے کی دیوارین

برابر مرمت ہوتی رہین کہ ہمسایہ کی عورتین وغیرہ نہ چڑھ سکین - اور خبردار میرا حبشی غلام جوہر ہرگز حرم مین قدم نہ رکھے - اور اگر کسی کام کو جاے تو زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے - اگر تم اسے کسی لونڈی سے بات کرتا ہوا دیکھ لو تو خوب کوڑے بازی کرنا - اور یہ ہرکارہ جو خط لاتا ہی اسکو تم معقول معاوضہ دینا اِسلیے کہ یہ تمھین اور میرے کنبہ کو کیسی خوشی آمیز خبرین پہونچائیگا - مین نے ان چٹھیون کو جنپر مہرون پر مہرین لگی ہوئی تھین پھر اُسی طرح سے طے کرکے اُس ہرکارے کو دیدیا - ہرکارہ اِس بات کو مکرر سہ کرر بیان کرتا رہا کہ مجھے اسکے بدلہ مین بہت بڑا معاوضہ ملے گا کیونکہ مین اُسکے بال بچون مین اُسکی حفاظت کی خبر پہونچاؤنگا اور اُس ہرکارے نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مجھے خوف ہوا ایسا نہو کہ کوئی اور یہ خبر نہ لے اُڑے اِسلیے مین دن رات چلتا ہون اور یہ گھوڑا جو تم میرے پاس دیکھتے ہو یہ مین نے راہ مین ایک کسان کا چھینا ہی اور اپنا گھوڑا جسکو صدمہ پہونچا تھا پیچھے چھوڑ دیا ہی - میرے بعد وہ بھی آجاے گا -

جب ہم دونون کچھ دیر باتین چیتین کر چکے تو اسپر تکان و ماندگی راہ بہت ہی غالب آگئی اور وہ وہین گھانس پر لیٹ گیا اور ایک گہری نیند مین سوگیا - جون ہی وہ زمین پر لیٹا مجھے اسکا خیال لڑا رہا اور مین یہ فکر کرنے لگا کہ کس ترکیب سے مین اپنے سبقت لیجاؤن کیونکہ شاعر کی پوری پوری تاریخ مجھے معلوم تھی - اور مین اِس ہدانہ سے بخوبی آگاہ تھا - مین نے خود اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ اصل مین پہلا استحقاق اسکا مجھے حاصل ہوا اور جب اِس گھوڑے پہ خیال کرتا ہون تو یہ بالکل میرے گھوڑے کی طرح ہی اور خصوصًا وہ کسان بھی جسکا اِسنے گھوڑا چھینا ہی عنقریب پہونچ جائیگا - مین نے اُس رومال کو کھولا جو اُسکے زانو پر رکھا ہوا تھا - اور جو چٹھی کہ داروغہ کے نام کی تھی وہ مین نے نکال لی - اور مین گھوڑے پر سوار ہوا موقع سے رکابین لگالین اور ذرا مہمیزین لگا کر اُسکو تیز کیا - اور تھوڑی دیر مین اُس سونے والے کو بہت دور چھوڑ دیا اور بہت جلدی پھرتی سے دار الخلافت کی سڑک پر ہولیا -

جب مین گھوڑے پر سوار جاتا تھا مین نے دل مین خیال کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے اور کس طریقے سے شاعر کے بال بچے میرے ساتھ بعزت پیش آئین - مین نے اپنی طبیعت مین خوب گڑھ لی کہ اسکی حالت یون یون بیان کرونگا اور جو معاوضہ کہ ہرکارہ کو ملتا اب وہ مجھے ملے گا - یہ تو مجھے یقین ہی تھا کہ مین اس سے زیادہ راہ طے کرونگا اور جب وہ کہین جاگے گا اور دیکھے گا کہ درویش صاحب گھوڑا لئے اڑے تو لامحالا جب تک دوسرا گھوڑا اسکے ہاتھ نہ لگ جائیگا پیدل ہی چلے گا اور شاید یہ بھی ہو کہ اسکو اپنا گھوڑا ابھی نہ ہاتھ لگے - ایسلیے کہ یہ ایک مشتبہ امر تھا - اور جب وہ پیدل یہان تک پہونچے گا تو یہ ایک امر محال ہو کہ وہ اپنی تمام کہانی بیان کرے اور کوئی اسکو یقین بھی کرے -

| این محال است و محال است و جنون |

میرا یہ مصمم ارادہ ہو گیا کہ مین طہران پہونچتے ہی گھوڑے اور اسکے سارے ساز و سامان کو فروخت کر ڈالون کیونکہ اگر یہ رہ گئے تو ضرور گرفتار کرا دینگے اور نیز درویشی کپڑے اتار کے ملک کے عوام الناس اشخاص کے سے کپڑے زیب تن کرلون اور شاعر کے دروازے پر اس صورت مین پہونچون گویا وہ یہ سمجھین کہ یہ ہرکارہ بہت ہی دور سے آرہا ہو اور اسنے اس عمدگی اور پتہ سے تمام کیفیت بیان کرون کہ وہ بھی سمجھین کہ یہ رتی رتی بات سے کیسا واقف ہو -

پندرھوان باب

حاجی بابا کا طہران پہونچنا اور شاعر کے مکان پر جانا

شاہ عبدالعزیز کے دروازے سے جو ابھی کھلا ہی تھا مین علی الصباح طہران مین داخل ہوا - اور فوراً گھوڑے کو اس بازار مین لے کے پہونچا جہان گھوڑے فروخت کی غرض سے روز مرہ آیا کرتے تھے - مین نے وہان جاکر کہا کہ یہ گھوڑا نہایت ہی عمدہ اور قدم باز ہو - اور اسی طرح کی دو چار تعریفین اور کین کہ یہ کتنی راہ طے کرتا ہو اور ہوا کی طرح اڑتا ہو اور پھر بھی تکان نہین جانتا

کیونکہ مین خود ہرکارے کے پاس سے لے کر آتا فاناً مین منزلین طے کرتا ہوا یہان آپہونچا تھا اور جب مین نے اس گھوڑے کو ذرا دلال کو دکھایا تو اُسنے جو جو کچھ اُسکے معائب تھے وہ سب آئینہ کرکے دکھادیے۔ اب مجھے یہ سوچ ہوا کہ یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی ہو اگر اسکا کچھ بھی مجھے مل جاے۔ اوّل تو یہ گھوڑا چپ تھا۔ دوسرے حضرت ابلقہ بھی تھے۔ تیسرے بڈھا ایسا تھا کہ دانت سب رخصت ہوچکے تھے گویا گھوڑون کا باوا آدم معلوم ہوتا تھا۔ غرض جو باتین کہ ایک گھوڑے مین ہونی چاہیین جس سے کہ اُسے گھوڑا کہہ سکین وہ اسمین عنقا صفت تھین اسنے پانچ تمن اسکی قیمت مجسے کہی مجھے سخت تعجب ہوا کہ گھوڑے کی پانچ تمن قیمت خیر مین نے یہی سمجھا کہ اسکا کچھ تو ملتا ہی۔ لیکن جب مین نے بے چون وچرا منظور کرلیا تو اسے بڑا خیال ہوا کہ پانچ تمن کہتے ہی یہ راضی کیونکر ہوگیا۔

اڑھائی تمن غرض اسنے مجھے دیے اور اڑھائی باقیماندہ کے بدلے ایک گدھا دیتا تھا مین نے کہا بھائی یہ گدھا تو مین نہ لونگا۔ اُسنے کہا اچھا ابھی اگر آپ ملینگے تو اڑھائی تمن بھی دیدونگا اسوقت میرے پاس نہین ہین۔ مجھے تو جلدی بہت تھی مین وہی اڑھائی تمن بازار مین لے کر آیا ایک کالی ٹوپی خریدی اور درویشی تاج اُتار کر اُس ٹوپی کو زیب سر کیا اور مین نے اس طرح اپنے تئین بنایا گویا دیکھنے والا یہ سمجھ جاے کہ یہ بہت ہی دور و دراز سے آرہا ہی یہ شکل وصورت بناکر مین نے شاعر کے گھر کا راستہ لیا۔

شاعر کا گھر شہر کے نہایت ہی خوشنما اور نفیس حصہ مین بنا ہوا تھا۔ اسکے چارون طرف باغات لگے ہوے تھے جن باغون مین چنار اور انار کے درخت بہت ہی کثرت سے تھے اور ایک شاہراہ مین جہان نہر ہوکر نکلی ہی اسکے بھی کنارون پر چنار ہی چنار نظر آتے تھے لیکن مشکل مکان کی صورت حال گویا تھی کہ اسکا مکین کہین چلا گیا ہی۔ پھاٹک نصف بند تھا۔ ذرا بھی کسی قسم کی ہل چل نہین معلوم ہوتی تھی۔ جب اول ہی مین نے اسمین قدم رکھا مجھے آدمیون کی علامتین معلوم ہوئین۔ اِس سے مجھے اس معاوضہ سے کچھ ناامیدی سی ہوگئی۔ جسکے لیے

مین نے اسقدر جتن کیا تھا آخر کار مین اوپر کے گھر سے مین گیا۔ مین نے وہان ایک شخص جسکی عمر پچاس برس کی ہوگی مسند سے پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ یہ قلیان پی رہا تھا۔ مین اسکی صورت دیکھتے ہی تاڑ گیا کہ ضرور یہ وہی شخص ہو جسکی مجھے تلاش ہو مین نے جاتے ہی یہ خوشخبری سنائی کہ خان آرہے ہین۔

بوڑھا شخص۔ یعنی چہ۔ کون ساخان۔ کہان سے آتا ہو۔ اور کب آئیگا۔

مین نے اُسکے نام کا خط دیا اور کہا کہ مین ہرکارہ ہون۔ یہ سنتے ہی اُسے خوشی بھی ہوئی اور غم بھی ہوا اسلیے سیمہ بھی ہوا اور اُسے اندیشہ بھی زیادہ ہوا۔

بوڑھا۔ واقعی یہ درست ہو کہ خان زندہ ہو۔

مین۔ ہان جناب یقیناً یہ امر ہو کہ وہ زندہ و سلامت ہین اور پرسون آپ کے پاس دوسرا قاصد بھی آجائیگا جو آپ کو اُسکی حفاظت کی پوست کندہ کیفیت بیان کریگا۔ اور اُسکے پاس شاہ۔ وزیر۔ اور اور اشخاص کے نام کے خط ہین جو وہ لیے آرہا ہو۔ یہ سُنکے وہ کچھ بےجوڑسی گفتگو کرنے لگا کہ یہ ایک بہت بڑی تعجب انگیز بات ہو۔ دیکھیے اب ہمارے سرون پر کیا بلا نازل ہوگی۔ اب مین کہان چلا جاؤن۔ اب مین کیا کرونگا۔

جب اِسکے اوسان کچھ درست ہوے تو مین نے کوشش کی کہ اس سے مین اس امر کو دریافت کرون کہ یہ معاملہ کیا ہو کہ ایسی خوشی کے موقع پر یہ گھبرا کیون گیا۔ اور اِسنے اسقدر فکر و تردد کیون ظاہر کیا۔ جو کچھ مین نے اس سے سُنا وہ یہ تھا۔

"وہ ضرور مرگیا ہو۔ ہر شخص کا یہی مقولہ ہو کہ وہ مرگیا ہو اُسکی بیوی نے خواب مین دیکھا تھا کہ میرا سب مین بڑا دانت ٹوٹ گیا۔ اس سے صاف ظاہر ہو کہ وہ اب زندہ نہین ہو۔ علاوہ اِسکے شاہ نے اِس امر کو اور بھی یقین دلوادیا۔ وہ اب کبھی بھی زندہ نہین ہو۔ ہرگز زندہ نہین ہو"۔

مین۔ بہت خوب اگر آپ یہی سمجھتے ہین کہ وہ مرگیا ہو خیر یون ہی سہی۔ جو کچھ مین کہہ سکتا ہون وہ یہ امر ہو کہ مین استرآباد مین بہت ہی صادق القول ہون۔ چھ روز ہی نہ گزرنے پائینگے کہ وہ یہان

داخل ہو جا ئینگے اسوقت آپ بخوبی یقین کرینگے۔

بوڑھا ناظر۔ ذرا غور و تامل کرکے۔ تم ہرگز میری اس اضطرابی پر تعجب نہ کرو گے جب مین تمھین جو کچھ یہان ہوا ہو سب کہدونگا۔ کہ میرے مالک کی موت کی خبر آتے ہی کیا غضب برپا ہو گیا۔ اول۔ یہ کہ شاہ نے اسکا تمام مال و اسباب قرق کرلیا۔ اسکا مکان۔ اسکا اسباب اور سارا سامان مع جہار جیا کے غلامون کے شاہ نے اپنے چھوٹے بیٹے خور علی مرزا کو دیدیا۔ اسکا گاؤن وزیر اعظم دبا بیٹھے اور اسکی جگہ مرزا فضول کو اب مرحمت ہو جائیگی۔ اُسکی بیوی نے اپنے بیٹے کے اتالیق سے نکاح کرلیا ہو۔ اچھا اب مین تم تسے ہی دریافت کرتا ہون کہ کیا یہ باتین ایسی نہین ہین کہ مجھے تعجب نہ آے۔

مین نے دل مین خیال کیا کہ میرے معاوضہ مین تو کچھ جھگڑا نہین اگر واقع ہو گا مین نے اسی وقت اُس سے کہا کہ حضرت یہ تو سب کچھ ہو چکا اب بتائیے کہ میرا معاوضہ کہان ہو۔

ناظر۔ اوہو۔ بس آپ اسے رہنے دین بابا مجھے کسی چیز کے لینے کی ہرگز امید نہ رکھنا اسلیے تم میرے لیے کچھ خوشخبری کی باتین نہین لیکر آے ہو۔ ہان یہ بات ہو کہ اسکا دعوے تم میرے مالک سے کر سکتے ہو جب وہ یہان آجائین اُنسے تم قطعی اپنا معاوضہ بخوبی لو مین کچھ نہین دیسکتا۔ مین نے یہ سُنکر ناظر سے کہا بہت اچھا جناب اُسی دن آؤنگا جب شاعر صاحب یہان تشریف لائینگے۔ یہ کہکر مین پھر اپنی اُسی دُھن مین چلا کہ اپنے گھوڑے کی باقیماندہ قیمت جاکر وصول کرون۔

سولھوان باب

حاجی بابا کا جھگڑے مین پھنسنا اور آیندہ کے لیے تدابیر سوچنا

اب میرا ارادہ ہوا کہ شاعر کے آنے کا رستہ دیکھون اور اُسکے آنے تک کسی ایسے مقام پر رہنا چاہیے کہ جہان باعزت مجھے روٹی کھانے کو ملے اور مجھے

بغیر ریا و مکر و دغل کے وہ موقع ملے کہ مین اپنی زندگی مین ترقی کر سکون - مین کمین اور رینج و غم سے گھبرا گیا تھا - کہ اُنکے ساتھ ادھر کا ادھر مارا مارا پھر رہا ہون - مین نے اس قسم کی بہت سی مثالین دیکھی تھین کہ لوگون نے میرے آگے آگے ترقی کر کے بڑے بڑے مدارج حاصل کر لیے تھے - اور اپنی سعی ہاے نمایان سے دولت و عزت دونون انھین حاصل ہوئی تھی اور مین یہ بھی سوچتا تھا کہ اور کون شخص مجھ جیسے کمبخت اور زبون زشت حالت سے ترقی پا کر اعلیٰ درجہ پر پہونچ گیا ہو - ہنوز میرے دماغ سے یہ خیال نہین گیا تھا کہ اگر مین وزیر اعظم ہو جاؤن تو انتظامی معاملات کو کیونکر بھگتاؤن اور کس طریقہ سے کام کرون -

مین خود ہی یہ کہتا تھا کہ شاہ کا سب سے پیارا کون شخص ہو اسماعیل بیگ طلائی ہو جو اصل مین ایک فراش ہو - نہ وہ ایسا خوبصورت ہو اور نہ میری طرح سے عمدہ گفتگو کر سکتا ہو اگر وہان کبھی ایسا موقع آجاے کہ ہماری چابک سواری کا مقابلہ ہو تو مین خیال کرتا ہون کہ جس شخص نے کہ ترکمانون مین تعلیم پائی ہو وہ موقع پر دکھا دیگا کہ سواری گھوڑے پر کیونکر کیا کرتے ہین -

اچھا اسکو بھی جانے دو شاہ کے خزانہ کے وزیر ہی کو خیال کیا جاے کہ اصل مین وہ کون ہو صرف ایک حجام کا بیٹا ہو - اور جب اپنی نسبت خیال کرتا ہون تو مین لکھا پڑھا بھی ہون اور ہز اکسلنسی تو الف کے نام بے بھی نہین جانتے - اسکو سواے میخواری اور نفیس نفیس کھانون کے ہوش ہی نہین ہو - روز دیکھ لیجیے نئی پوشاک زیب تن کرتا ہو - اور شاہ کے بعد اسی کا حسن پرستی مین نمبر ہو - اور علاوہ اسکے ہر بات مین مجھ سے سب قابلیتون مین نصف ہونے کے اسکی نسبت لوگون کی یہ راے ہو کہ جہان کہین اسکا ذکر آتا ہو اور اُنھون نے کما وزیر خزانہ حرف بے تشدید است -

ان خیالات کی ہانڈی مین اپنے دل مین میٹھا ایک راستہ مین جسکے دو طرفہ درخت تھے دیوار سے پیٹھ لگاے ہوے پکار رہا تھا - جس مقام پر مین میٹھا ہوا تھا اسکا راستہ سیدھا

آئندہ شوکت و عظمت کا خیال کچھ شاہی محلات کے دروازہ مین جاتا تھا۔ یہ خیال کرتے کرتے آئندہ شوکت و عظمت کا خیال کچھ
میری طبیعت پر ایسا غالب آیا کہ مین یکایک اٹھ کھڑا ہوا اور آگے کی طرف روانہ ہوا۔ مین نے
اس غول کو جو میرے آگے کھڑا ہوا تھا زور سے دھکیل دیا جیسے ایک بہت بڑے زخم والا
بھیڑ چیرتا ہوا چلتا ہے۔ بعض اشخاص میری طرف دوڑے بعض نے مجھے گالیاں والیاں دین
اور بعض نے کہا کہ یہ دیوانہ ہے۔ واقعی جب مین اپنے آپے مین آیا اور مین نے اپنے فقیرانہ
کپڑے اور گدڑی کو خیال کیا اور اپنی شکل کو دیکھا تو سوا اسکے اور کیا کر سکتا تھا کہ خود اپنی
حالت پر خندہ زن ہوں اور اپنی حماقت پر ہنسوں۔ مین سیدھا اُس بازار کی طرف چلا گیا جہان
کپڑا فروخت ہوتا تھا تاکہ شائستہ پوشاک لیکر اپنی ہیئت تبدیل کر دوں۔ جب مین نے غول مین
اپنا راستہ کیا تو یکایک مجکو ایک جھگڑے کے باعث سے ٹھہرنا پڑا کہ جو تین آدمیوں مین ایسی
سختی سے ہو رہا تھا کہ توبہ۔ مین بھی اس گھیرے کو ڈھکیل ڈھکیل کر عین موقع واردات پر پہونچا
اور دیکھا کہ تین شخص باہم گتھ رہے ہین۔ ایک دلّال ہے جسکے ہاتھ مین نے گھوڑا فروخت کیا تھا
ایک وہی ہرکارہ ہے اور ایک وہ کسان ہے جسکا گھوڑا ہرکارہ چھینکر لایا تھا۔ ادھر
سے وہ گھوڑے کو اپنی طرف گھسیٹتا ہے اور ادھر سے وہ کھینچتا ہے۔

کسان۔ یہ میرا گھوڑا ہے۔

ہرکارہ۔ یہ میرا پالان ہے۔

دلّال۔ دیوانہ تو نہین ہوے یہ سب میرا ہے۔

جب مین نے یہ معاملہ دیکھا تو میرے اوسان باختہ ہوے مین چاہتا تھا کہ وہاں سے
سٹک جاؤں کہ دلّال نے مجھے دیکھ لیا لپک کر میرا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ دیکھو یہ شخص ہے جس سے
مین نے گھوڑا خریدا ہے۔ جوں ہی ہرکارہ نے مجھے پہچانا بس پھر کیا تھا ایک غضب ہی
مجھپر آپڑا گرجتے ہوے بادلوں کی طرح سب مجھپر ٹوٹ پڑے۔ میرے اوسان باختہ
ہوگئے۔ شیطان۔ چور۔ دغاباز۔ بس یہ آوازین تھین جو میرے کانوں مین زدہ

سے آرہی تھین۔

کسان۔ کہو بچہ میرا گھوڑا کہان ہو۔

ہرکارہ۔ میرا زین تو مجھے دیدو۔

دلّال۔ لائیے میرے ثمن دائین ہاتھ سے رکھ دیجیے۔

لوگ۔ ارے میان اسے قاضی کے پاس کیون نہین لیجاتے۔

جب یہ نوبت ہوئی تو پہلے مین نے غل مچایا۔ قسمین کھائین اور کچھ بھبکی بھی بتائی۔ مگر بیسود پھر مین بہت ملائم اور نرم پڑگیا۔ اسقدر شور و غل مچا کہ دس منٹ تک یہ بھی ممکن نہین تھا کہ ایک شخص کی صاف آواز سنائی دیتی۔ ہر شخص اپنی اپنی ہانکتا تھا۔ ہرکارہ کے غصہ و غضب کا کچھ عالم نہ پوچھو۔ کسان کہہ رہا تھا کہ دیکھو اس ہرکارہ نے میرے ساتھ بے انصافی کی۔ اور دلّال صاحب جو تھے وہ اپنے ڈیرھ چانول الگ ہی پکا رہے تھے جو اسکا جی چاہتا تھا لام کاف مجھے کہہ رہا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو حرامزادہ نے میرا روپیہ ٹھگ لیا۔ مین اُسوقت سے مکھا لڑ رہا تھا کسی کو تھپکتا کسی کو دلاسا دیتا اور کسی سے کچھ کہتا ہرکارہ سے تو مین نے یہ کہا کہ تم اسقدر خفا کیون ہوتے ہو آپکا زین وغیرہ محفوظ ہوے لو۔ فیصلہ ہوا کسان سے مین یہ گویا تھا۔ مرد آدمی سُن تو سہی تم اسوقت بھی کچھ نہ کہہ سکتے تھے اگر تمھارا جانور رستہ ہی مین مرجاتا خدا کا شکر کرو کہ کوئی سانحہ پیش نہین آیا لو اپنے گھوڑے کو تھامو اور چلتے بنو۔ اسکے بعد دلّال سے مین یون مخاطب ہوا۔

کس احمق کے بچہ الّو کے پٹھے نے تیرے دام ٹھگلے ہین۔ تم جو کہتے ہو کہ صاحب مجھے فریب دیا مجھسے دغا کی یہ سمجھ مین نہین آتا تم اگر اب بھی خیال کروگے تو تمھین خود معلوم ہو جاے گا کہ تمنے مجھے صرف گھوڑے کی آدھی قیمت دی ہو اور آدھی کے بدلے آپ چاہتے تھے کہ ایک مرا ہوا گدھا دیدون کیا یہ فریب نہین ہو۔

لو تم اپنا روپیہ لے لو۔ مگر دلّال نے روپیہ لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ مجھے تو گھوڑا

دلوائیے - نیا جھگڑا اور بیچ مین کھڑا ہو گیا - اور دھڑا دھڑ بھم بجتا ہونے لگی آخر نوبت باینجا رسید کہ ہم سب مجسٹریٹ کے پاس گئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دیگا -

ہمنے مجسٹریٹ کو اُسکی عدالت مین بیٹھا ہوا دیکھا - چارون طرف سے اُسکے ماتحت افسر اسے گھیرے ہوے تھے سب کے ہاتھ مین لکڑیان تھین اُنکی صورتون سے معلوم ہوتا تھا گویا یہ کسی مجرم کو سزا دینے کے لیے مستعد مین - مین نے تمام مقدمہ کی شرح کیفیت بیان کی - اور مین نے اسپر بہت زور دیا کہ مجھے اس دلّال نے بے واسطہ فریبی اور چور کہا ہو - اسپر دلّال نے جواب دیا کہ جب یہ گھوڑا اسکا تھا ہی نہین اور یہ دوسرے کا چُرایا ہوا تھا پھر اسکا استحقاق اسے کیا پہونچ سکتا تھا اور یہ اسکو رکھنے والا کون تھا -

اس سوال و جواب نے داروغہ پولیس کو کچھ ایسا تنگ کیا کہ اُسنے اس مقدمہ سے دست برداری کرنی چاہی اور وہ عنقریب حکم ہی دینے کو تھا کہ یہ مقدمہ قاضی صاحب فیصلہ کرینگے اُنکے پاس لے جاؤ کہ ایک ضعیف شخص نے جو وہین کھڑا ہوا تھا یہ کہا - تم ایسے صاف مقدمہ مین الجھیڑا کیون ڈالتے ہو - جسوقت دلّال حاجی کو باقیماندہ روپیہ ادا کر دیگا اُسوقت حاجی بھی دلّال کو جو کچھ کہ گھوڑے کے دانے وانے مین خرچ ہوا ہو دیدیگا - یہ سنتے ہی چارون طرف سے بارک اللہ بارک اللہ کی آوازین گوش زد ہونے لگین - چاہے یہ صحیح تھا یا غلط وہان اس مشتبہ فیصلہ سے باہم پھر زور و شور سے جھگڑنے لگے - لیکن داروغہ نے ہمسے کہا کہ تم باہم صلح کر لو - تو بہتر ہو -

اب کیا تھا مین نے فوراً ہی دلّال کو اُسکے تمن واپس کر کے رسید لے لی - جب میرے ساتھ اسکا فیصلہ ہو چکا اُسوقت وہ اس روئداد مقدمہ پر خیال کرنے لگا کہ یہ کیونکر فیصلہ ہو گیا اور وہ سخت متحیر تھا کہ یہ معاملہ یکایک کیسے ہو گیا کیونکہ اگر مین یہ سمجھون کہ گھوڑے کی حفاظت حاجی بابا پر صادق آتی تھی اگر وہ مجھے نصف یا ساری قیمت بھی واپس دیدیتا جب بھی اُسکو یہ حق نہین پہونچتا تھا معلوم ہوتا تھا گویا اُسکو دفعۃً دھوکا دیا گیا ہو - خوش قسمتی سے اسکا غصہ

داوغہ پولیس پر پلٹ پڑا۔ اور اُسکو دلال نے بہت آزادی سے یہ کہا عجب خر نا شخص اور اندھا دھند دماغ کا شخص ہو۔فیصلہ کرنے بیٹھا ہو بڑا کمینہ کا ایماندار نبکر نکلا ہو۔

سترھوان باب

حاجی بابا کا جون بدلنا

اب مین خود اپنی اس حماقت پر خیال کر رہا تھا کہ مجھ سے یہ ناموزون کام کیون سرزد ہوا اور پھر مین خود اپنے کو مبارکباد دیتا تھا چلو سستے چھوٹے نہین دھر وبلے جاتے۔جان بچی لاکھون پاے۔اب پھر مین بزازے مین چلا اور اول ہی دُکان پر جو دروازہ کے قریب واقع تھی جا کر سرخ کپڑے کی قیمت چکائی میرا ارادہ تھا کہ اسکا ایک جبہ بنواؤنگا۔ کیونکہ مجھے یہ خیال تھا کہ یہ پوشاک مجھے بھی ویسا ہی معزز بنا دیگی جیسا اُن لوگون کو بنا دیتی ہو جو اسے پہنتے ہین۔ بزاز نے بغور اوپر سے نیچے تک مجھے دیکھا اور کہا جبہ آپ کسکے لیے لیتے ہین اور اسکی قیمت کون ادا کریگا۔

مین۔یقیناً مین اپنے ہی لیے لیتا ہون۔

بزاز۔تم جیسا نامعقول شخص ایسے کپڑے پہنکر کیا کریگا ارے احمق اسکو تو سب مرزا اور خان ہی زیب تن کرتے ہین۔اور یہ بھی مجھے یقین ہو کہ تم اس قسم کی شخصیت کے نہین ہو۔

مین ایک خشمناک جواب دینے کو تھا کہ اتنے مین ایک دلال پاس ہو کر گزرا جو استعمالی کپڑے لادے ہوے آواز لگاتا پھرتا تھا۔مین نے اسی کو آواز دی باوجودیکہ یہ بزاز تڑپ تڑپ گیا کہ میان صاحب مجھ سے ہی لین اور اپنی اُس للکار پر جو مجھے دُکان سے پرے چلے جانے کو کی تھی بہت ہی پشیمان ہوا ہم دونون ایک متصل کی مسجد کے کونہ جا بیٹھے دلال نے اپنے کپڑون کی گٹھری اُتاری اور جو کچھ اُسکے پاس تجارتی سامان تھا سب میرے آگے پھیلا دیا۔مین نے ایک نہایت ہی نفیس ریشمی جامہ پسند کیا جسکے آگے کی طرف

سُنہری لیس ٹکی ہوئی تھی اور سونے کے بٹن جگ جگ کر رہے تھے۔ اسکو پسند کر کے مین نے اُس سے قیمت دریافت کی دلال نے اسکی صفت اور میرے پسند کی تعریف کرنی شروع کی اور کہا بخدا یہ شاہ کے ایک پیارے جارچین کا ہے اُسنے اسے صرف دو ہی بار الگ سے پہنا ہے اور پھر اُسنے فروخت کرنے کے لیے مجھے دیا ہے میرے چارون طرف پھرتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا ماشاءاللہ ماشاءاللہ کیا ہے تمھین بھلا معلوم ہوتا ہے۔ مین اس سے بہت ہی خوش ہوا مین نے پھر ایک شال کمر پر لپیٹنے کے لیے اُس سے مانگی۔ اُسنے ایک پُرانی کشمیری شال جسمین چھید ہی چھید ہو رہے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید بابا آدم اسے اوڑھتے ہونگے مجھے دکھائی اور یہ مجھے یقین دلایا کہ یہ شال شاہ کی ایک بیگم کی ہے اُسنے مجھے یہ فروخت کرنے کو دی ہے کہ اسکو معقول قیمت پر بیچ ڈالنا۔ میری خودبینی اور حماقت نے کرمانی شال کو اسپر ترجیح دی کیونکہ مین نے یہ سوچا کہ جس قیمت مین پُرانا شال کشمیری آے گا اُسی قیمت مین کرمانی نیا آجاے گا۔ اور یہ مین اسلیے لیتا تھا کہ وہ زخم جو میری پیٹھ پر پڑے ہوے تھے بالکل چھپ جائین دوسرے کمر مین مین کٹار اُڑس سکون جس سے میری وردی پوری ہو جاے جب مین نے یہ خواہش کی دلال نے اشیاء مطلوبہ بھی حاضر کین اور جب مین اُنکو زیب تن کر کے ساز وسامان سے درست ہو گیا تو خواہ مخواہ مجھے اُس سے اپنا اطمینان ظاہر کرنا پڑا کیونکہ وہ مجھے اس امر کے یقین دلوانے مین قاصر نہین تھا کہ آپ جیسا جامہ زیب شخص طہران مین بھی نہین دیکھا جب مین نے یہ سب پسند کر لیا اور قیمت دریافت کی تو اسمین بڑی ہی ردوکد ہوئی۔ دلال صاحب اول تو اپنی ایمانداری کا مجھے یقین دلوانے لگے کہ حضرت مین اُن دلالون مین سے نہین ہون کہ سو مانگتے ہین اور پچاس پر راضی ہو جاتے ہین۔ مین آپ سے ایک ہی بات کہونگا بس پھر آپ اس سے کم پٹ کر نہ کیجیے گا دلال نے غرض پانچ تمن کوٹ کی قیمت مانگی۔ اور پندرہ تمن شال کی اور چار تمن کٹار کی کُل مل کر چوبیس تمن ہوے۔

صورت ہی ایسی زرعل بنی ہوئی تھی کہ جسنے اُنہین کوئی حس و حرکت نہین پیدا کی - مین نے
یہ دیکھ کر اپنے دل کو آزردہ نہونے دیا اور خوب اطمینان دلایا کہ جون ہی مین کپڑے پہنونگا
یہ سب حالت بدل جایگی اور پھر ان حقارت آمیز نظرون سے نہ دیکھا جاونگا - مین نے ایک
کونہ مین رکھ دیے اور مین برہنہ ہوگیا - اور ایک تولیے کی تہمند باندھ کر حمام مین گیا -
یہان یعنی اس خاص نہانے کے مقام مین سب بابن ہیئت آتے تھے مین نے خود
اپنے دل مین ذرا دون کی لی کہ میری اچھی صورت - میرا چوڑا سینہ - میری پتلی کمر خود بخود
مجھے قابل مدح بنا دے گی - مین نے جاتے ہی ایک حمام والے کو آواز دی اور اُس سے کہا
کہ تم مجھے اچھی طرح سے نہلاؤ - ہاتھ سے ملنا - کیسہ سے جسم کو رگڑنا - حجامت بنانا - اور
مین نے اسکو یہ بھی حکم دیا کہ تو میری داڑھی - گیسوؤن اور زلفون کو کھلی مین وغیرہ سے صاف کر
غرض اسی طرح سے مین نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ مین کمال طہارت اور پاکی سے نہانا
چاہتا ہون جون ہی وہ حمام والا مجھے مل ملکر نہلانے لگا اُسوقت اُسنے بار بار میرے چوڑے
سینہ کی تعریف کی - اور اپنے خیال مین نئے کپڑون کی تاثیرات نیک سمجھ کر جو غالباً
نئی پوشاک پہنکر پیدا ہوتی ہے مجھے بھی اُسی تعریف و مدح کا مستحق کیا کہ جو ایک شخص کو نئی
پوشاک پہنکر ہوئی تھی اُسنے کہا کہ آپ کیا ہی خوش قسمت وقت مین تشریف لائے ہین ابھی
مین ایک خان کو نہلا کر آیا ہون جسکو شاہ نے فصل کے پہلے سردے اصفہان سے لانے پر خلعت عطا
کی ہے - نجومیون نے اسے یہی وقت مبارک غسل کرنے کا بتایا تھا اور یہی وقت نئی پوشاک
پہننے کے لیے بھی بہت ہی مبارک ہے -

جون ہی مین غسل کر کرا کے فارغ ہوا حمامی نے میرا جسم کتانی کپڑے سے پونچھا اور
مجھے اس مقام پر لے آیا جہان میرے کپڑے رکھے ہوے تھے کس خوشی اور شادمانی
سے مین نے اپنے کپڑون کے بنڈل کو کھولا ہوا اور کس خرمی سے مین نے اپنی ٹیپ ٹاپ کو
ملاحظہ کیا ہے - جب مین نے ہر شے کو زیب تن کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ گویا اب مین از سر نو آدمی بنا

[illegible]

[illegible]

	[illegible]	

[illegible]

[illegible]

مین نے ریشمی کپڑے کبھی نہ پہنے تھے - جب مین نے ذرا پاجامہ جھاڑ عمامہ باندھا اور اوپر سے جامہ کو زیب تن کیا اور اُسکی کچھ کھڑکھڑاہٹ ہوئی تو اب میرا دماغ آسمان پر پہونچا اور مین چارون طرف نظر بازی کرنے لگا کہ بھلا اب میری طرف نظر بھر کر کون دیکھ سکتا ہو - مین نے ایک سنئے طریقہ سے اپنی شال کو کمر سے لپیٹا ایک سرا اُسکا آگے چھوٹا ہوا اور اس سے زیادہ دوسرا سرا پیچھے چھوٹا ہوا اور جب مین نے کٹار کو کمر مین اُڑسا بس اسوقت کا عالم کچھ نہ پوچھیے مینے خیال کر لیا کہ بس اب کسی چیز کی کسر باقی نہین رہی - مین نے اپنی ٹوپی کی نوک کو کاجاری یا اصلی طریقہ شاہی پر پچکایا - اور اُسکو سر پر یکطرفہ زیبایش دی جب اُس حمّامی نے مجھے آئینہ لا کر دکھایا جس سے یہ غرض تھی کہ مین اُسکا معاوضہ دون مین نے پہلے اُس سے اپنی زلفین سنوارنے کو کہا کہ وہ انھین بٹکر دونون کانون کے نیچے شانون پر ڈالدے اور میری موچھون کو گھیرا دیکر یا اُنکا ایک حلقہ بنا کر رخسارون کے ارد گرد کردے جب وہ میرے حکم کی تعمیل کر چکا مین نے اُسکو معقول معاوضہ دیا اور اپنے درویشانہ کپڑے یا گدڑی بھی اسی کی نگہبانی مین سونپی - اور پھر مین وہان سے ذرا اکڑتا ہوا روانہ ہوا

اٹھارھوان باب

شاعر کا اپنی قید سے واپس آنا - اور حاجی بابا کا اُس سے ملنا

مین سیدھا اس اُمید پر شاعر کے گھر کی طرف روانہ ہوا کہ اسکی کچھ وہان سے جا کر کسوں جب مین نے راہ کو ختم کیا تو دروازہ کے گرد دیکھا کہ ایک غول آدمیون کا اسکو گھیرے ہوے کھڑا ہی معلوم ہوا کہ شاعر ابھی داخل مکان ہوا ہی اور یہ چھت پر سے ہو کر مکان مین داخل ہوا ہی بجاے اسکے کہ وہ دروازہ مین ہو کر جاتا ایران کا یہ دستور ہو کہ اگر کسی شخص کی یہ خبر اُڑ جاے کہ وہ مرگیا اور پھر وہ واپس آجاے تو دروازہ مین ہو کر گھر مین نہین گھستا بلکہ چھت پر سے ہو کر داخل مکان ہوتا ہی -

مین فوراً بھیڑ کو چیرتا ہوا اُس کمرے مین پہونچا جہان شاعر بیٹھا ہوا تھا اور مین نے جاتے ہی

اُسکے آنے پر بہت بہت مبارکباد دی اُسنے مجھے اصلاً نہین پہچانا۔ لیکن جب مین نے اُس سے
یہ کہا کہ مین فلان شخص ہون تو اُسنے مجھے جب بھی شکل سے پہچانا کہ کیا یہ وہی میلا کچیلا قزاق ہے
جسکو مین نے دیکھا تھا اور جواب کس آراستگی اور شان و شوکت سے نمودار ہوا ہے۔

شاعر کا کمرہ ہر قسم کے آدمیون سے پُر تھا انمین بعض وہ بھی شخص تھے جو اُسکے
آنے سے خوش تھے اور وہ بھی تھے کہ جو اُسکے صحیح و سالم آنے پر بہت ہی مایوس معلوم
ہوتے تھے۔ موخر الذکر لوگون مین سے جو ظاہر التملق اور چاپلوسی کر رہے تھے اور جنھون
نے اوپری دل سے اُسکے آنے پر مبارکباد دی تھی ایک مرزا فضول بھی تھے کہ جو اُس
شاعر کے عہدہ پر نامزد کیے گئے تھے — مرزا فضول یہ کہہ رہے تھے کہ آپ کی جگہ خالی تھی ہماری
آنکھین آپ نے اپنے روشن دیدار سے منور کین اور یہ بات جب ہی تک تھی جب تک وہ
کمرے مین بیٹھا رہا۔ آخرکار شور و غل کی آوازین سُنائی دین۔ دروازے کھول دیے
شاہ نے ایک افسر کو بھیجکر شاعر کو یاد فرمایا تھا۔ شاعر اُسی حالت مین سفری کپڑے سفری
بوٹ پہنے ہوے تمام گردآلود شاہ کے پاس روانہ ہوا۔

اُسوقت بھیڑ چھٹ گئی تھی۔ مین بھی وہان سے اُٹھ کھڑا ہوا کہ اب کل آکر ملاقات کرونگا
مین احاطہ ہی مین تھا کہ مجھسے اُسی ناظر سے ملاقات ہوئی کہ جس سے پہلے گفتگو ہوئی تھی
مجھے یہ شخص بھی کچھ خوش و خرم نہ معلوم ہوا اور اسی کے آثار اُسکے چہرہ سے ہویدا تھے۔

مین۔ اللہ کا نام لیکر۔ دیکھا حضرت مین نے جو کہا تھا کہ خان زندہ ہین۔ صحیح
نکلا یا نہین۔

ناظر۔ ایک آہ بھر کر۔ ہان واقعی سچ نکلا بیشک وہ زندہ ہے اور خدا اُسکو ہمیشہ ہمیشہ
زندہ و سلامت رکھے۔ لیکن ان اللہ علی کل شئ عظیم اللہ سب سے بزرگتر ہے۔ اسی طرح کی
دو تین باتین بنا کر چلتا بنا صورت سے اُسکی مصیبت اور آفت نمایان تھی۔

مین باقیماندہ دن گشت لگاتا ہوا اور اپنی ہوا باندھتا ہوا پڑا پھرا بازارون کی سیر کی

مسجدون کی زیارت کی - اور شست اور کابل اشخاص کے پاس بھی ہرزہ گردی کرتا ہوا پہونچا کہ جو غول کے غول کثرت سے شاہی دروازہ کے اِدھر اُدھر پھرا کرتے ہین - یہان شاعر کے آنے اور شاہ کا اسکا استقبال کرنے کی خبرین اُڑ رہی تھین - بعض تو یہ کہتے تھے کہ جب شاہ عالیجاہ نے یہ سنا ہے کہ شاعر آگیا اُنھین ہرگز یقین نہ آیا کیونکہ اُنھون نے یہ حکم لگا رکھا تھا کہ وہ مرگیا اور پھر اُسکا صحیح وسالم پہونچنا یعنی چہ - بعض کا بیان تھا کہ جسوقت شاہ کجکلاہ کو خبر پہونچی ہے کہ عسکر آگیا اُسوقت اُنھون نے بہت ہی خوشی ظاہر فرمائی اور فوراً دس تھن فقرا کو خیرات دیے - مگر حق امر یہ تھا کہ شاہ عالیجاہ شاعر کی اس بعثت ونشر سے بہت ناخوش اور آزردہ خاطر ہوے تھے کیونکہ شاعر نے شاہ کے اس انتظام کو برباد کردیا کہ جو اُنھون نے اُسکے گھر اور سامان کی نسبت کیا تھا اسیلیے شاہ نے اس بیچارہ شاعر کی کچھ آؤبھگت تو ضمع مدارات بھی نہین کرنی چاہی تھی - مگر عسکر جو بخوبی واقف تھا کہ شاہ کی طبیعت نظم کی طرف بہت ہی مائل ہے اور خاص کرکے ایسی نظم کی طرف جسمین اُنکی مدح سرائی ہو وہ اس بات کو پہلے ہی سے جانتا تھا اُسنے ایک فی البدیہ قصیدہ اپنے ممدوح کی شان مین اُسی وقت سے موزون کرکے تیار کر رکھا تھا کہ جب وہ ترکمانون کی قید مین تھا - یہ ایک مناسب موقع پر اسنے پڑھ کر سنایا - اس مدح سرائی سے عسکر نے شاہ کی اُس نامہربانی اور ناراضی کے خیال کو بدلا کہ جو اسپر جھکا ہوا تھا اور اُس سے منفعت حاصل کی - آخرش شاہ نے اسکو تکالیف کے صلہ مین اسکا مُنھ سونے سے بھردیا اور ایک خلعت فاخرہ سے ممتاز فرمایا - اور جسقدر چیزین اور سامان وغیرہ قرق کرکے دوسرون کو دیدیا تھا وہ بھی اُسکا واپس پھیرا اور نیز اُسکے قدیمی عہدہ کا بھی شرف بخشا -

مین نے اپنے پسندیدہ مربی کو پھر جاکر مبارکباد دی اور اُسکے علی الصباحی دربار مین بغیر پس وپیش کے جا دھمکا - جب معلوم ہوا کہ یہ مجھپر بہت ہی عنایت ونوازش کرتا ہے تو مین نے پہلے اپنی جگہ قیام سے اطلاع دی اور پھر یہ عرض کیا کہ اول تو آپ اپنے ہی مکان مین مجھے

رہنے کی جگہ بتایئے اور دوسرے اپنے کسی واقفکار سے سفارش کردیجیے کہ مجھے کوئی ملازمت مجاے۔ مجھے اس امر سے اطلاع ہوئی کہ ناظر جو اپنے آقا کے آنے پر مایوس و مغموم دکھائی دیتا تھا۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اُسنے اُسکے مال مین کچھ ہاتھ چھانٹی کی تھی اب اسے یہ ڈر تھا کہ کہین اس امر کا افشا نہو جاے اس سے مجھے اُمید ہوئی کہ شاید مین اُسکی جگہ پر متعین ہو جاؤن ۔ مین نے بہت شوق سے شاعر کی خدمت مین یہ عرض کیا اور نیز ساتھ ہی اسکے مین نے اُسکے خادم کے قصور وغیرہ کی نسبت جس سے مین واقف تھا اسکو آگاہ کیا۔ مگر مین اپنی آرزو پر کامیاب نہین ہوا۔ کیا تو یہ امر تھا کہ ناظر کی طرف اسکا بُرا گمان نہین تھا اور اُسکے عادات اور طریقون کو وہ بُرا نہین سمجھتا تھا یا یہ امر ہوگا کہ اُسنے اپنی نیکنامی اپنے آقا کے آگے ظاہر کی تھی اور شاید اُسنے مجھے مشتبہ شخص گردانا تھا۔ غرض یہ کہ وہ تو اپنی ہی جگہ پر قائم رہا اور مین اُسکے صبح کے دربار کا حاضر باش بنا۔

ایک دن بوقت فجر عسکر نے مجھے اپنے پاس بُلایا اور یہ کہا۔ ای میرے دوست حاجی تم جانتے ہو کہ مین تمھاری اُن عنایات اور احسانمندیون کا کسدرجہ کا ممنون ہون جو تمنے اُسوقت مجھپر کی تھین کہ جب ہم دونون ترکمانون کی قید مین تھے۔ اب اُسوقت مین اپنی شکرگزاری کا ثبوت دونگا۔ مین نے بہت زور دیکر تمھاری سفارش مرزا احمق جو شاہ عالیجاہ کا حکیم اور افسر الاطبا ہی کردی ہی اُسے ایک ملازم کی ضرورت ہو۔ مجھے اس امر مین کچھ بھی شک نہین ہی اگر تمنے اُسکی خدمت کو بخوبی انجام دیا اور وہ تمھاری طرف سے مطمئن خاطر ہوا تو تمھین اپنا فن طبابت تعلیم کرنے مین دریغ نہ کرے گا۔ اور تمھین ایسے راستہ پر ڈالدیگا کہ تم بخوبی دولت کمالوگے۔ تم اُسکے پاس چلے جاؤ اور اُس سے یہ جاکر کہو کہ مجھے عسکر نے بھیجا ہو بس وہ تمھین ملازمت سونپ دیگا۔ علم حکمت سیکھنے کا میرا ہرگز ارادہ نہین تھا کیونکہ اُس درویش کی مجھے کہانی یاد تھی کہ اُسکی اور طبیب کی لپاڈگی ہوئی تھی اس نظر سے مین اس پیشہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا لیکن میری حالت بہت ہی مایوسانہ تھی۔ میری گرہ

مین کچھ بھی نہ رہا تھا اسلیے خود بخود مجھے طبیب کی ملازمت منظور ہی کرنی پڑی - آخر مین صبح کو طبیب کے مکان کی طرف چلا - جو محلات کے پروس مین واقع تھا - مین ایک افسردہ اور بے مرمت بارگاہ مین داخل ہوا مین نے وہان جاکر چند مریض دیکھے بعض تو آلتی پالتی مارے ہوے پشت بدیوار بیٹھے ہوے تھے اور بعض مریضون کے دوست وغیرہ انکی تیمارداری مین مشغول تھے اور بعض ہاتھون مین بوتلین لیے بیٹھے تھے کہ طبیب صاحب عورتون کے دالان سے نکلین تو ہمین بھی پوچھنے گچھنے کا موقع ملے - مین ایک کھلے ہوے دروازہ کی طرف چلا جہان وہ اشخاص جو اندر نہ جا سکتے تھے کھڑے ہوے تھے مین بھی وہین کھڑا ہو گیا کہ جب تک کوئی اندر نہ بلاے یہین قیام رکھیے - کمرے مین چند وہ اشخاص بیٹھے ہوے تھے کہ جو ڈاکٹر کی دربارداری کرنے آے تھے کیونکہ ایران مین یہ قاعدہ ہے کہ ہر افسر اپنے ہان فجر کا دربار کرتا ہے - ڈاکٹر دروازہ کی طرف بیٹھا ہوا اپنا دن کا کام کر رہا تھا -

یہ حکیم ایک ضعیف کھوسٹ سا شخص تھا - ایک آنکھ وہ بھی گڑھے مین گھسی ہوئی رخسارون کی ذرا اٹھی ہوئی ہڈیان - بکرے کی سی قلیل داڑھی - خمیدہ پشتی کی صفت حضرت مین بدرجہ اولے رکھتی تھی - اور آپ کی مدامی وضع یہ تھی جب بیٹھتے تھے تو زنخدان کو آگے کی طرف ابھارے ہوے بیٹھتے تھے - جناب کے سر مبارک نے دو شانون کے بیچ مین پشت کی طرف تکیہ لگا لیا تھا - ماشاءاللہ آپ کے دونون ہاتھ ہر وقت دو طرفہ کمر پر رکھے ہوے ہوتے تھے اسوقت حکیم صاحب کی دونون کہنیان جسم کے ہر طرف ایک مثلث بناتی تھین اقلیدس سیکھنے والون کے بوڑھے حکیم مطلب کے تھے یہ بہت ہی تنک مزاجی سے مختصر چھوٹے چھوٹے سوال کرتا تھا اور اگر جواب دینے کا موقع آتا تھا تو بہت گنگنا گنگنا کر دیتا تھا - جب حکیم صاحب ان لوگون کے امراض کی کیفیت سن چکے کہ جو حکیم صاحب سے نسخہ وغیرہ تجویز کرانے آے تھے - اور اپنے چھوٹے سے خوشامدیون اور شوربہ چٹون کے دائرہ سے چند الفاظ کہہ کر انھون نے میری طرف دیکھا - تو مین نے یہ کہا کہ مین وہ شخص ہون

اور مجھے شاعر نے بھیجا ہی تو وہ بوڑھا اپنی تیز نظرون سے منٹ دو منٹ میری طرف
دیکھتا رہا اور چاہا کہ کچھ دیر مین تامل کرون کیونکہ اُنکی خواہش تھی کہ مجھ سے علحدہ مقام مین
گفتگو کرینگے - غرض حکیم صاحب وہان سے اُٹھ بیٹھے اور اس کمرے سے باہر نکل آئے
اور پھر مجھے ایک علحدہ چھوٹے سے قصر مین بُلایا - اسکے سب طرف پاس پاس دیوارین
محیط تھین مگر جہان کمرۂ خلوت تھا وہ دیوارون سے معرّا تھا اور یہین ڈاکٹر صاحب
تشریف رکھتے تھے -

اُنیسوان باب

حاجی بابا کا حکیم کا ملازم ہونا

جون ہی مین بر اجا ڈاکٹر نے مجھے بُلایا اور بیٹھنے کے لیے اشارہ کیا مین اس انکساری
اور اطاعت کی صورت بنا کر بیٹھا کہ جیسے کم درجہ کا آدمی کسی بڑے عالیقدر اور شان
و شوکت والے کی ظاہر تعظیم و تکریم کرتا ہی - اُسنے مجھسے کہا کہ ہمارے دوست عسکر نے
تمھاری بہت ہی تعریف کی ہو اور لکھا ہو کہ یہ شخص قابل اعتبار ہو اسپر بھروسہ کرسکتے
ہین خصوصاً اس امر مین تمکو بہت ہی محتاط کہا ہو جسکی مین نے تجویز کی ہو - اسلیے کہ تمنے
زمانہ کا بہت کچھ گرم و سرد دیکھا ہو اور ہمیشہ اپنی تدابیر لائقہ اور چارہ گری مین تم
کامیاب اور بار آور رہے ہو اور اگر کوئی تامل اندیشی اور رازداری کا کام تمھین سپرد
کیا جاے گا اُسکو تم بڑی قابلیت اور اُس لیاقت سے انجام دوگے جس لیاقت اور
قابلیت کی اُسمین حاجت ہوگی - جون جون وہ میری تعریف بیان کرتا تھا مین بار بار اپنی
کمر کو خم کرکرکے سر اُسکے آگے جھکا دیتا تھا اور اُسکے آگے دونون ہاتھ دونون زانون پر رکھے
ہوے اسطرح سے با ادب بیٹھا ہوا تھا کہ میرے ہاتھ آستینون کے کنارون سے
ڈھکے ہوے تھے نہ صرف ہاتھ ہی بلکہ میرے پیر بھی جامہ سے پوشیدہ تھے اسکے بعد
وہ بوڑھا حکیم یہ گویا ہوا - مجھے تم جیسے شخص کی ٹھیک اس موقع کے لیے حاجت ہوئی ہو اور

جب مجھے اپنے دوست عسکر کی سفارش پر بہت بھروسہ اور اطمینان ہی تو مین چاہتا ہون کہ تمھین تمھارے کامون مین ایک لائق اور قابل شخص بنا دون - جسقدر کہ میری آرزوئین اور اُمیدین ہین اگر اُنکے موافق تم کامیاب ہو گئے تو تم اس بات کا یقین کامل کرو کہ یہ تمھارے لیے از حد بہتر ہوگا اور پھر مین بھی تمھاری خدمات لائقہ سے پہلو تہی نہین کرنے کا اور اُنکا مجھے برابر خیال رہے گا پھر مجھے حکیم نے اور بھی اپنے پاس بُلایا اور ایک نہایت ہی دبی اور رازداری کی آواز مین مجھسے کہا - حاجی تمھین اس امر سے واقف ہونا چاہیے کہ ایک فرانسیسی ایلچی کچھ عرصہ گزرا دربار مین آیا ہی اسکے ساتھ ایک ڈاکٹر بھی وہین کا ہی - اس کافر ڈاکٹر نے یہان بہت کچھ ناموری اور شہرت پیدا کرلی ہی - یہ اپنے مریضون کا اس طریقہ سے علاج کرتا ہی ، جو ہمارے آگے بالکل نیا ہی اور وہ اپنے ہمراہ ایک صندوق دوائیات کا رکھتا ہی جنکا نام بھی ہم نہین جانتے - یہ ڈاکٹر بہت سی ایسی اشیا کے علم کے جاننے کا دعوی کرتا ہی جنکو ہمنے تو کبھی فارس مین نہین سُنا - یہ فرانسیسی گرم و سرد امراض مین کوئی فرق ہی نہین کرتا اور نہ ٹھنڈے اور گرم معالجہ مین غیریت تصور کرتا ہی - جیسا کہ جالینوس اور ابن سینا نے برابر اپنی کتابون اور تجارب مین کیا ہی - پیٹ مین اپنا تیز آلہ بھونکتا ہی کہ معدے مین ہوا پہونچے - اور یہ بھی دعوے ہی کہ مین چیچک کا مرض برابر اچھا کرسکتا ہون اور یہ سب مین ہی بُرا اور بدنما ہی کہ ہماری سرشت مین خاص ایک خلاصہ اور جوہر کسی شی کا منسلک کردیتا ہی جسکا عمل الحال اُنکے فلسفیون مین سے ایک فلسفی نے کیا ہی - مگر اب یہ کبھی نہوگا حاجی چیچک ہمیشہ میرے لیے ایک اطمینان بخش سلسلہ آمدنی کا ہی - بھلا تم ہی خیال کرو کہ مین اسے کیونکر ضائع کردون - ایک کافر تو یہ پسند کرتا ہی کہ یہان آئے اور ہمین مویشیون کی طرح ہانکے بھلا ہم کیونکر اُسے اجازت دے سکتے ہین کہ ہمارے منھ مین سے وہ روٹی چھینکر چلتا بنے لیکن وہ سبب اور وجہ جسکے باعث سے مین تمھاری مدد کا طلبگار ہوا ہون یہ ہی - کہ دو دن ہوئے کہ وزیر اعظم اپنے معمول سے زیادہ خوراک کھانے کے سبب سے مریض ہو گیا تھا اور بہت

بے آرام تھا۔ کمبخت کچا کا ہوا اور کھیر اسر کہ مین ڈبو کر اور کھانڈ ملا کر چٹ کر گیا تھا۔ اس
امر کی بھنک فرانسیسی ایلچی کے کان مین پہونچی کیونکہ اس کھانا کھانے کے وقت وہ بھی موجود تھا
اُسنے فوراً اپنے ڈاکٹر کو وہان بھیجا کہ وزیر صاحب کا جا کر علاج کرے اور اُسنے وزیر صاحب
سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ اس ڈاکٹر کو علاج کی اجازت دینگے یقین ہے کہ بہت جلد
آپ کو صحت کلی ہو جاوے گی۔ کچھ عرصہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وزیر اعظم اور فرانسیسی
ایلچی کے باہم چٹخ گئی تھی۔ موخر الذکر یعنی ایلچی نے یہ چاہا تھا کہ چند تجویز ملکی معاملات مین میرے لیے
جائز اور روا رکھی جائین مگر وزیر اعظم نے بغیر کسی خیال کے صرف منفعت فارس کے لیے اس سے
انکار کر دیا تھا۔ چونکہ یہ موقع وزیر نے ایلچی سے ملنساری کرنے کا خاصہ دیکھ لیا ہے کیونکہ اس سے
مصالحت باہمی بھی ہو جاوے گی اسلیے اُسنے مجبوراً ڈاکٹر کی خدمات کو قبول کیا یعنی اُسکو
اپنا معالج بنایا۔ کاش اگر مجھے پہلے سے خبر ہو جاتی تو مین ضرور اس معاملہ مین قدم آگے
بڑھاتا لیکن ڈاکٹر نے دوائی کے استعمال کرانے مین ایک لمحہ کا بھی توقف نہین کیا۔ مین نے
سُنا ہے کہ اسکو دوائی کیا دی ہے صرف بدمزا ایک سفید چھوٹی گولی دی ہے۔ اگر کُل پہلوؤن سے
خیال کیا جاوے تو سوا بد قسمتی کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ گولی نے کیسا چنبھے کا اثر کیا ہے اور یہ گولی
بجائے خود ایک نادر الوجود ثابت ہوئی۔ وزیر اعظم کو ایسی شفائے کلّی میسر ہوئی کہ وہ سوا اسکے
کچھ کہتا ہی نہین۔ کہ "مجھے یہ گولی ایسی معلوم ہوئی گویا میری اُنگلیون کی نوکون سے نمی کھینچ لی
اور اب وہ کچھ ایسا تندرست اور قوی ہو گیا ہے کہ وہ خود اپنے بڑھاپے پر ہنستا ہے اور یہ
کہتا ہے کہ میری بیویون کو میری اس قوت اور طاقت و صحت جسمانی کی مبارکباد دو۔ لیکن
یہ نقصان یہین تک محدود نہین رہا بلکہ اُسنے اور بھی آگے بڑھ کر سانس لیا ہے۔ یعنی اس
گولی اور اُس فرانسیسی ڈاکٹر کی شہرت تمام دربار مین پھیل گئی اور پہلی بات یہ ہے کہ خود شاہ
نے ڈاکٹر کو اسی صبح کو سلام کہلا بھیجا ہے اُسکو گویا گولی کی کرامت و اعجاز تصور کرنا چاہیے
شاہ نے وزیر اعظم کو بلایا کہ تمام کیفیت مرض و علاج کی بیان کرے جب اُسنے بیان کی تو تمام

دربار مین خوب خوب آفرین ہوئی - پھر شاہ میری طرف متوجہ ہوا اور ارشاد کیا حکیم صاحب اسکا آپ سبب بیان کرین کہ کیا وجہ ہوئی جو اتنی سی شے نے اتنا بڑا اثر کیا اور ایسی کایا گرہوئی سوقت مین یہ جواب دینے کو مجبور ہوا - جھک کر اور زمین خدمت بوسید کا مضمون ادا کر کے - ای شاہ شاہان مین نے ابتک وہ دوائی نہین ملاحظہ کی کہ جو کافر ڈاکٹر نے آپ کے وزیر اعظم کو دی ہے لیکن ہان مین اُسے دیکھتے ہی بتا دونگا کہ اسمین کیا کیا چیز ملی ہوئی ہے - اسوقت آپ کا غلام ای مرکز مخلوق یہ التماس کرتا ہے کہ آپ اس امر کو بخوبی یاد فرمائین کہ اس موقع پر اس کام کا فاعل وہ شخص ہے کہ جو اسلام کا دشمن ہے اور اُسکے دماغ مین کفر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے - اسلیے وہ کافر کے ہاتھون مین ایک آلہ ہے اور ایسا شخص جو تمام معاملات قضا و قدر سے انکار کرے پھر بھلا اسکا کیا ٹھکانا - یہ کہکر اب مین نے یہ تردد کیا کہ یہ امر کیونکر معلوم ہو کہ وہ کافر اس گولی مین کیا کیا دوا ملا کر استعمال کرتا ہے کہ جو کرامت و اعجاز کا حکم رکھتی ہے کیونکہ مجھے اپنی ٹوپی بھی تو سنبھالنی ہوئی اور مین نے یہ خیال کیا کہ اگر یہ معاملہ نہین ہوا تو بنی بنائی بات بگڑ جاے گی اور عزت کرکری ہونی کچھ بات ہی نہین ہے - تم بڑے ہی موقع پر آے ہو تمسے مجھے مدد ملیگی - تمکو ابھی اس سے واقف ہو جانا چاہیے اور جسطرح سے ممکن ہو یہ ساری باتین اُسکے دماغ سے نکال لاؤ - لیکن چونکہ مجھے ابھی اُس گولی کا ایک نمونہ لینا ہے جو اُسنے وزیر اعظم کو دی تھی اسلیے کہ کل وہی گولی شاہ کی خدمت مین پیش کرنی ہے تو اب تم یہ کام کرو اور یہی میری خدمات کی ابتدا سمجھو کہ تم بھی وہ کاہو اور کھیرے وغیرہ کو سرکہ مین شکر ملا کر چپٹ کر جاؤ اور اسی طرح سے مریض ہو جاؤ کہ جیسے ہز ہائنس وزیر ہوا تھا - تم یہ ساری کیفیت فرانسیسی ڈاکٹر سے کہنا یقیناً وہ تمھین وہی گولی دیگا جسے تم مجھے دیدینا -

مین - (یعنی حاجی بابا) - پہلے ہی اس معاملہ مین خوف زدہ ہو کر - مین تو اُسے جانتا نہین اُسکے آگے اپنے کو پیش کیونکر کر سکونگا -

ایسی ایسی نادرالوجود کہانیان یوروپینون کی نسبت بیان ہوئی ہین کہ مین خود حیران ہون
کہ انسے کیونکر پیش آتے ہین - خدا کے لیے آپ اِس امر مین مجھے تعلیم کیجیے اور اُنکی ملاقات
کی ساری اونچ نیچ بتا دیجیے -

میرزا احمق - یہ بیشک درست ہو کہ اُنکی تمام عادتین اور طرق ہم لوگون سے بالکل مناسبت
نہین رکھتے - اچھا اُنکی نسبت مین چند باتین بیان کرتا ہون انکا تمھین خیال کر لینا چاہیے
ہم اپنے سرون کی حجامت بنواتے ہین اور داڑھیون کو بڑھاتے ہین یوروپین اسکے
بالکل خلاف کرتے ہین یعنی انکی تھوڑی پر بالون کا کچھ یون ہی سا نشان باقی رہتا ہو (داڑھی کیا
گاجر کی مینڈی دکھائی دیتی ہو) اور انکے سر کے بال انکے سرون پر ایسے گنجان کثرت سے
ہوتے ہین کہ گویا انکا یہ عہد دینی ہو کہ انھین کبھی نہ کٹوائین - وہ پلیٹ فارم پر بیٹھتے ہین - ہم
زمین پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہین - وہ چھری کانٹے سے کھانا کھاتے ہین - ہم ہاتھون سے
تناول کرتے ہین - وہ ہمیشہ اِدھر اُدھر چہل قدمی کرتے پھرتے ہین - ہم بیٹھے رہتے ہین
وہ بڑے مضبوط کپڑے پہنتے ہین مگر ہم ایسے نہین زیب تن کرتے وہ بائین جانب سے
داہنی کی طرف لکھتے ہین - ہم داہنی سے بائین کی جانب - وہ کبھی نہین خدا کی عبادت کرتے اور
ہم دن مین پانچ وقت کرتے ہین - غرض اسکی انتہا ہی نہین ہو کہ اُنکے طرز معاشرت کے طرق
کہان تک ہین لیکن حق اور نفس الحق یہ امر ہو کہ یہ لوگ دنیا مین نہایت درجہ کے ناپاک ہین - اسلیے
کہ وہ کسی شی کو نجس اور حرام ہی تصور نہین کرتے - وہ سب قسم کے جانور کھاتے ہین - سور سے
لے کر کچھوے تک چھوڑتے ہی نہین - اور بلا وسواس کے سب کو چکھ جاتے ہین - ہرچہ آید
ورگیسٹ کا مضمون انکو بہت ہی روان ہو - یہ بھی تو نہین کرتے کہ پہلے اسکا گلا کاٹ ڈالین
نہین بلکہ مردہ جسم کو چٹ کرتے ہین اور نہ انھین اُنکی صفائی غیر صفائی سے غرض ہو غرض
جو کچھ انکی باتین ہین سب ناشائستہ اور لغو ہین یہ کبھی نہین کرتے کہ گرم حمام مین جائین اور
کھلی سے خوب مل ملکر نہائین -

مین - جناب حکیم صاحب کیا یہ امر سچ ہو کہ یہ لوگ بہت ہی مغلوب الغضب ہوتے ہین - اگر انکی کسی بات مین شبہہ آنے کے واقع ہو اور انکو جھوٹا کہا جاوے تو یہ اسقدر برانگیختہ ہو کر جنگ کرتے ہین کہ جب تک اسے یا اپنے کو ہلاک نہین کر ڈالتے ہرگز باز نہین آتے -

مرزا احمق - ہان یہ بھی انکی نسبت بیان ہوتا ہو لیکن مجھے اب تک اس قسم کا کوئی معاملہ آگر نہین واقع ہوا - مگر ہان ایک بات مین تمھین بتا دیتا ہون وہ یہ ہو کہ جب وہ تمھاری کسی چیز کی تعریف کرین تو تم ہرگز انکو اس تعریف کا وہ جواب نہ دو جو ہم لوگ باہم دیتے ہین - جیسے یہ آپ ہی کی نذر ہو یہ آپ کا ہی مال ہو - اور اگر شاید اُنھون نے وہ چیز لے لی تو پھر اُسوقت بڑی دشواری ہو گی اور تمنے تو صرف ایک جھوٹی صلاح کی تھی وہان وہ چیز ہاتھ سے نکل گئی غرض بنہایت تلی ہوئی باتین اُنسے اس قسم کی کرنی چاہیین جنکو وہ پسند کرین -

مین - اگر حضرت یہی بات ہو تو مجھے اور بھی زیادہ خدشہ ہوا - بھلا جب مین بناوٹی بیمار بنونگا اور اُس سے جاکر کہونگا کہ مین بیمار ہون تو وہ کب اُسے سچ سمجھے گا اور مجھے مریض سمجھ کر وہ کب اپنی دوائی دینے لگا اُسے صاف ظاہر ہو جائیگا کہ یہ دوسرے کے لیے مانگتا ہو بس یہی غضب ہو -

مرزا احمق - نہین نہین تم بیمار ہو جاؤ اور واقعی بیمار ہو جاؤ بس پھر کیا جھوٹ ہوگا - اے میرے دوست حاجی اب تم جاؤ - (میری گردن مین ہاتھ ڈال کے) جاؤ اور بہت جلد کھیرے وغیرہ کا استعمال کرو اور اسی شام کو مجھے گولی لا دو -

مجھے بہت کچھ دم دلاسا دیا اور مجھے روکا کہ بس اب میری اس غیر مترتب درخواست پر کوئی اعتراض نہ کرے - اسنے نہایت ہی مہربانی سے مجھے کمرے کے باہر کیا - غرض مین اُسکے پاس سے روانہ ہوا - مجھے اس امر کا اصلا علم نہین تھا کہ آیا میری اس نئی وضع پر کچھ مذاق تو نہین اُڑیگا یا واقعی یہ بات کیا ہو بغیر کسی قول و قرار بغیر کسی وجہ کے مریض بنجانا بھلا انکو مین کیونکر قبول کرتا یہ بھی ایک عجیب بات تھی - مین پھر اپنے مربی سے معاملہ کرنے کے لیے

اُسکے کمرے مین واپس پھر آیا۔ لیکن اب یہان اُسکا پتہ بھی نہین تھا معلوم ہوا کہ وہ اپنی حرم سرا مین چلدیے آخر مین مجبور ہوا واپس پھرا اور اب مجھے یہ فکر ہوا کہ اپنے مقصود پر کامیاب ہون ۔

بیسوان باب

حاجی بابا کا اپنے مطلب پر کامیاب ہونا

اَب مجھے یہ دھن لگی کہ ایلچی کے مکان پر چلنا چاہیے ۔ مین یہ خیال کرکے پوچھتا پوچھتا روانہ ہوا ۔ اَب مین نے اپنے دل مین یہ خیال پکانا شروع کیا کہ حکیم کی بجاآوری حکم کی تعمیل ہو تو کیونکر ہو بھلا یہ امر ایک خیال کرنے کے قابل تھا کہ درد شکم کوئی فرد عنتی یا خر بوزہ کی شئے تو تھی نہین کہ دم بھر مین بازار سے خرید لی جاتی ۔ اگرچہ اس کا ہوا اور کھیرے نے بوڑھے وزیر کے پیٹ مین درد کیا اور اسے یہ بادی چیزین ہضم نہ ہوئین تو یہ کیونکر ممکن تھا کہ مجھ جیسے جوان کے پیٹ مین بھی وہ خلل کرتین ۔ اور پھر یہ بھی ایک تعجب کی بات تھی کہ یکایک پیٹ مین کھاتے ہی سڑک پر خلل کیونکر ہونے لگتا ۔ یہان بڑا ہی قافیہ تنگ تھا مگر مین نے سوچ لیا کہ کسی عمدہ تدبیر سے گولی کو حاصل کرنا چاہیے ۔ یہ ترکیب جو مرزا احمق نے بتائی ہو محض حماقت ہے مجھے یہ خیال آیا کہ حاجی تو نے فریب کیا اور وہان جاکر یہ کہا کہ مین بیمار ہون اور واقعی بیماری و بیماری کا پتہ بھی نہین ہو اور وہ تشخیص سے پہچان لے گا تو ایسا نہو کہ مجھے فریبی سمجھ کے اپنے گھر سے نکال باہر کرے ۔ خیر اسوقت یہ تدبیر ذہن نشین ہوئی کہ مین اس سے جاکر یہ کہون کہ مین شاہی حرم سرا کا ملازم ہون ۔ میری بیگم صاحبہ کو یہ مرض ہو گیا ہو تو لامحالہ مین اپنے ارادہ پر کامیاب ہو جاؤنگا اور وہ مجھے گولی دیگا ۔

یہ منصوبہ دل مین گانٹھ کے مین بازار مین ایک پرانے کپڑے فروش کی دکان پر گیا ایک جبہ اپنے لیے کا ۔ ستون کے پہننے کا کرایہ پر لیا اور بجائے کٹار کے کمر مین ایک لسبتہ کاغذون کا لپیٹا ۔ تاکہ معلوم ہو کہ مین کوئی عام خادمون مین سے نہین ہون ۔

بجھا ہوا تھا اسپر وہ بوٹ ہی پہنکر بیٹھا ہوا تھا۔ بس اسنے ادمیت اور بھلمنسی کا خون کر رکھا تھا۔

مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہماری زبان بھی بولتا ہو کیونکہ جون ہی اسکی نگاہ مجھپر پڑی اسنے مجھسے پوچھا کہ کیا چاہیے۔ اور پھر اسنے فوراً ہی یہ کہا۔ صباح بخیر۔ یہ ایک ایسا سرگی مسئلہ تھا کہ مین نے اُسے بدل پسند کیا۔ اسوقت مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ اس سے کچھ اچھی باتمین کرنی چاہیین اور کچھ اسکی مدح سرائی بھی کرنی ضرور ہو کہ آپ کی تمام باتین اور لیاقتین ایسی ہین۔ پہلے تو مین نے یہ کہا کہ فارس مین آپکی بڑی ناموری اور شہرت ہو رہی ہو بھلا لقمان کی آپ کے آگے کیا اصل ہو اگر آپ کی دانش و عقل کو اس سے مقابلہ کیا جاے تو توبہ توبہ بس یہی کہنا لازم آئیگا۔

	چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک	

اور دیسی اطبا آپ کے ہمعصر یہ تو سب آپ کے آگے پانی بھرتے ہین۔ ان سب باتون کا اُسنے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ پھر مین نے اس سے یہ کہا کہ خود شاہ نے آپ کی دوا کے اثر کو سنا ہی جو آپ نے وزیر اعظم کو عطا فرمائی تھی اور اُسنے یہ امر سنکر اپنے مورخون کو حکم دیا ہو کہ وہ واقعات کی سرگذشت مین اس عجیب و غریب واقعہ کو بھی قلمبند کرین کہ صرف ایک گولی نے آناً فاناً مین مریض کو اچھا کر دیا۔ گویا اسکی سلطنت کے ایک نادر واقعون مین سے یہ واقعہ ہی آپ کی اس زود اثر دوا کی کا شہرہ شاہی محلسرا مین بھی پہونچا ہو اور وہان کئی بیگمین مریض ہو گئی ہین اب وہ چاہتی ہین کہ اس دوا کا استعمال کرین۔ شاہ کی بہت پیاری لونڈی جارجینین اسوقت بہت ہی تکلیف مین ہو مجکو شاہ کے حکم سے خوجون کے سردار نے آپکے پاس بھیجا ہو کہ آپ وہی دوائی عنایت فرمائین جو آپ نے وزیر اعظم کو دی تھی۔ خاص اسی دوا کے حصول کے لیے مین آپ کے پاس حاضر ہوا ہون۔

ڈاکٹر۔ سر بگریبان ہو گئے اور کچھ دیر تامل کر کے۔ میرا یہ طریقہ نہین ہو کہ مین اپنے

مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ ایلچی فلان مقام پر رہتا ہو - جو کچھ مرزا احمق نے مجھے تلقین کیا تھا اسکو اپنے دماغ مین جما کر ڈرتا ڈرتا اور سوچتا سوچتا مین ڈاکتر کی جاے قیام پر گیا - مین نے دیکھا کہ دو طرفہ درخت والے راستہ پر صدہا عورتین اپنے معصوم پیارے پیارے بچون کو گودیون مین لیے کھڑی ہین - اسسے معلوم ہوا کہ یہ عورتین صرف چیچک کی مجرب دوائی کی خبر سُنکر یہان اپنے بچون کو ٹیکے لگوانے کو لائی ہین - کچھ ملکی معاملات کے اسباب سے فرانسیسی اس فکر مین تھے کہ کسی طرح سے کچھ ترقی ہو چونکہ ڈاکٹر اپنا عمل مفت کرتا تھا اسلیے مریضون کی بھی کمی نہ تھی خصوصاً فرقہ غربا کے جو ایک دیسی طبیب کو بھی نہین بلا سکتے کیونکہ کیا تو انہین کچھ نذرانہ طبیب صاحب کے بھینٹ چڑھانا پڑے اور یا فیس دینی پڑے - اور طبیب صاحب ہین کہ بغیر ان دونون باتون کے کہین پر اجتے ہی نہین -

جب مین اندر گیا تو مین نے ایک شخص کو کمرے کے بیچ مین بیٹھا ہوا پایا - اسکے قریب ایک بلند لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی اسپر بکس - کتابین آلے - اوزار کثرت سے چنے ہوے تھے جنکے استعمال سے مین محض نابلد تھا - وہ شخص ایک عجیب وغریب پوشاک مین جیسے کہ نصاریٰ پہنا کرتے ہین اور جنکو مین نے ہمیشہ اسی وضع مین دیکھا ہے جلوہ فزا تھا - اسکی ٹھوڑی اور لبون پر بالون کا نشان تک نہین تھا - جہان تک مین خیال کر سکتا ہون بالکل ایک ہیجڑے کی صورت تھا - اسنے اپنے سر کو بے محابا کھول رکھا تھا - اسکی گردن مین ایک سخت و کرخت پٹی (کالر) لپٹی ہوئی تھی - اور اسی قسم کی دوسری جوڑ توڑ کی چیزین اسکی گردن مین کانون کی طرف اٹھی ہوئی تھین گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکو کوئی مرض ہو یا کوئی زخم لگا ہو جسکو یہ چھپاتا ہو اسکے کپڑے اسکے جسم پر ایسے پھنسے ہوے تھے اور اسکا باہر والا کوٹ خصوصاً ایسی زاویہ نما شکل بناتا تھا کہ یہ ایک امر بدیہی تھا کہ اس قسم کے کپڑے نہایت ہی کمیاب اور عنقا صفت ایران مین معلوم ہوتے تھے - اسکی پوشاک کا نیچے کا حصہ خصوصاً بہت ہی عجیب واجب تھا - کیونکہ جو دری یا چادر غالیچہ اسکے کمرے مین

مریض کو بغیر ایک نگاہ دیکھے دوائی دیدون اسلیے اگر بغیر دیکھے مین دوائی دیدون تو اُس سے شفا کیا نقصان ہو گا۔ اگر مجھے معلوم ہوگا کہ شاہی حرم مین میری مدد و معاونت کی خواستگاری ہی تو مین بہت خوشی سے چلنے کو موجود ہون۔

مین۔ فارس مین یہ دستور نہین ہو کہ حرم کا یا جار جبین لونڈی کا چہرہ بغیر اُسکے خاوند کے کوئی دیکھ سکے۔ اگر بہت ہی ضرورت پڑتی ہو کہ بغیر حکیم کے چارا ہی نہ ہو سکے تو طبیب بلایا جاتا ہو مگر اُس عورت کے ہاتھ پر کپڑا یا برقع پڑا رہتا ہو جب طبیب نبض دیکھتا ہو۔

ڈاکٹر۔ لیکن مین جب علاج کرتا ہون تو نہ صرف نبض ہی پر قناعت کرتا ہون۔ بلکہ مریض کی زبان بھی دیکھتا ہون۔

مین۔ زبان کا دیکھنا فارس مین بالکل ایک نئی بات ہو اور مجھے اس کا یقین ہی کہ جب تک شاہ کا خاص حکم نہو آپ حرم سرا مین تو یہ نہین کر سکتے کہ کسی حرم کی زبان کو دیکھین۔

ڈاکٹر۔ بہت خوب اگر مین آپ کو اپنی دوائی دون تو اِس امر مین مین ذمہ داری نہین لیتا اگر اُسنے صحت نہ کی اور مار ڈالا تو اُسکا جواب دہ مین نہ ہونگا۔

خیر جب مین نے اُسے یقین دلایا کہ آپ کو کوئی نقصان اور کسی قسم کی کوئی بات عاید نہ ہوگی تو اُسنے ایک بڑا صندوق کھولا جسمین دوائیان بھری ہوئی تھین۔ اُسمین سے اُسنے ایک سفید پاؤڈر لی اور اسکو ایک روٹی کے ٹکڑے کے ساتھ ملا کر ایک گولی کی صورت مین بنا دی اور کاغذ مین لپیٹ کر مجھے دی اور اسکا استعمال بتا دیا کہ یون دینا اور یون کرنا جب مجھے معلوم ہوا کہ اُسنے اپنے علم اور بھید کو پوشیدہ نہین کیا تو مین نے اُس سے اس دوائی کی فطرت اور خاصیت اور اسکے عمل کی کیفیت غرض سب باتین اُس سے دریافت کر لین۔ اُسنے بغیر کسی حجاب اور دور اندیشی کے ساری کیفیت بیان کر دی۔ اُسنے ہمارے ایرانی اطبا کے موافق نہین بیان کیا کہ جو بڑے لمبے چوڑے اور فوق البھڑک

الفاظ مین کسی بات کو بیان کرتے ہین۔ اور جو اپنے اس مرض کو جو اُن کے آگے علاج کے لیے آتا ہو صرف ابو علی ابن سینا وغیرہ ہی کی تحریر پر عملدرآمد کرتے ہین -

جب سب باتین مین نے خوب سمجھ لین اور جہان تک ممکن ہوا اُنکی تحقیق تفتیش مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا تو مین اس ڈاکٹر کے پاس سے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہوا اپنے آقاے نامدار مرزا احمق کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ بے شبہہ مرزا احمق صاحب نہایت اضطراب مین میرے منتظر تھے۔ مین نے اپنا وہ مشیانہ یا کاتبانہ مانگا ہوا چغہ اُتار ڈالا اور اپنے اصلی کپڑے پہن لیے۔ اور اب مین مرزا احمق کے سامنے ایسی بُری صورت بنا کے آیا جو اس موقع کے لیے زیبا تھی۔ اسلیے کہ میری یہ خواہش تھی کہ اُسے اِس امر کا یقین آجاے کہ اُسنے کا ہوا اور کھیرا کھاکر واقعی اپنے کو مریض بنا لیا ہو اور صرف اسی مرض کے صدقہ مین یہ اپنے فرائض کی انجام دہی مین کامیاب ہوا ہو۔ مین اپنی ایک ایک بات مین پیٹ پر ہاتھ رکھ رکھ ایسا پیچ و تاب کھا جاتا تھا گویا میرے پیٹ مین سخت درد ہو رہا ہو۔ اور مین نے بالکل اپنی صورت مریضون کی سی بنالی تھی میری اس حالت نے مرزا احمق کی کرخت اور ناملائم طبیعت کو رحم کی طرف پھیرا۔

جون ہی مین نے اُسکے کمرے مین قدم رکھا مین نے کہا لیجیے حضور آپ اپنی مطلوب شی کو تھامیے۔ اور پھر مین دُوہرا ہو گیا اور چہرے کی کچھ ایسی کشیدگی سے رویا کہ ایک تہلکہ مچ گیا۔ دیکھیے مین نے آپ کے حکم کی بجا آوری کردی ہو اور اب مین نے صرف اپنے کو آپ کی فیاضی اور عالی ہممی پر ڈال دیا ہو۔ اُسنے چاہا کہ مجھ سے اسکی کچھ کیفیت دریافت کرے کہ تو نے یہ کیونکر لی اور کس طرح پہونچا۔ مین نے اصلی بات کو تو بالکل چھپایا جب مین نے اسے وہ گولی دی تو مین نے اسکے یہ ذہن نشین کر دیا کہ مجھے بہت بڑے صلہ کی امید ہو۔ مین نے اس قسم کا اشارہ کیا کہ گویا مین اس گولی کو درد کی شدت اور اضطرابی مین نگلتا ہون تاکہ وہ کچھ تو اپنے ہاتھ کی چیز مجھے دے۔ مرزا احمق شادکام

مرزا احمق اپنے رقیب کو بہت دیر تک بُرا بھلا کہتا رہا اور اُسپر سخت لعن طعن بھیجتا رہا اور اسمین شک نہین کہ وہ بڑی دیر تک یون اسکو گالیان دیتا رہتا۔ مگر اتنے مین شاہ کا چوبدار آگیا کہ شاہ نے آپ کو یاد فرمایا ہے کہ بہت جلد حاضر خدمت ہو۔ یہ سنتے ہی مرزا نے درباری کپڑے پہنے اپنی سیاہ بھیڑ کے چمڑے والی ٹوپی کو شال کے عمامہ سے بدلا۔ اور فوراً اپنی سرخ جرابین پہنین اور اپنا گھوڑا اسواری کا منگایا۔ گولی کو اپنے ہاتھ مین لیا اور بہت تیزی اور جلدی سے چلا۔ بڑا ہی خوفزدہ تھا کہ دیکھیے وہان جاکے کیا نتیجہ پیدا ہوئے گا۔

اکیسوان باب

طبیب اور شاہ فارس

آخر شام کو طبیب کی ملاقات شاہ سے ہوئی جب میرزا احمق وہان سے واپس آئے آتے ہی مجھے بلایا۔ مین نے اسے بڑی گھبراہٹ اور تشویش مین دیکھا جون ہی اُسکی نگاہ مجھپر پڑی مجھے اپنے بہت پاس بٹھایا اور ہر متنفس کو کمرے کے باہر نکال کر مجھ سے کان مین یہ کہا کہ اس کافر ڈاکٹر کا کسی نہ کسی طرح سے بندوبست کرنا چاہیے۔ تم کیا خیال کرتے ہو کہ کیا واقع ہوا۔ شاہ نے اُس سے مشورہ لیا اور اس صبح کو کامل ایک گھنٹہ تک شاہ سے اُسکے تخلیہ مین باتمین ہوتی رہین۔ شاہ عالیجاہ نے اسکا نتیجہ مجھسے بلاکر کہا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس فرانسیسی نے شاہ کے دل پر اپنا بہت کچھ اثر کیا ہے معلوم ہوتا ہو کہ شاہ نے اپنی تمام شکایتین اُسکے آگے بیان کین۔ اپنے ضعف کا حال کہا اپنے پُرانے مرض ضیق النفس کی کیفیت بیان کی اور کمی ہاضمہ کی بھی شکایت کی۔ اُس کافر نے صرف نبض دیکھتے ہی اور زبان پر ایک نگاہ ڈالتے ہی سب بیان کردیا کہ آیا شاہ گرم حمام مین اکثر غسل فرماتے ہین۔ اور آیا جب شاہ حقہ پیتے ہین تو شاہ کو فوراً کھانسی کا تو عادہ نہین ہوتا۔ یا شاہ اپنی خوراک مین۔ گوشت کے مربع مٹھائی۔ اور مکھن مین

استفسار سوال سے جو اُسنے گولی کے معاملے مین کیا تھا ایسا ڈرا ہوا تھا کہ اُسنے اُس گولی کو اپنے قبضہ مین کر لیا۔ اور اُسنے فی الواقع مجھے ایک سونے کا ٹکڑا بھڑا یا۔ جو کچھ صلہ مرزا احمق نے اس گولی کے بدلے مجھے عنایت فرمایا انکی کبھی بھی کسی چہیتی بیوی کو کبھی حشر تک یہ نصیب نہوا تھا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کچھ دنیا مین نے اپنا یہ فریب کچھ دیر گانٹھے رکھا اور مین نے ارادہ کیا کہ اس سے اس مرض کے زائل ہونے کے لیے کچھ اپنی ہی سے دوا لون لیکن مجھے معلوم ہوا کہ بوڑھا اپنی دوائی خود میرے لیے تیار کر رہا ہو مگر یہ دوائی بہت دیر مین بنتی اور مین کہان تک یہ فریب گانٹھے رکھتا۔ اچانک مین تندرست ہو ہوا کر اُٹھ بیٹھا۔

فارغ البال ہوے خوب فراغت پائی

جب مرزا احمق نے گولی کو اپنے قبضہ مین لے لیا تو پہلے اُسے بہت ہی شوق سے ملاحظہ کیا اور اپنی ہتھیلی پر رکھ کے اُسے خوب خوب چارون طرف سے پھرا پھرا کے دیکھا لیکن ذرا بھی اُسکی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا بلا ہو اور کس کس چیز کی بنی ہوئی ہو۔ جب اُسنے خوب سر ٹپک لیا اور اسکی خاک سمجھ مین نہ آیا تو ناچار مین نے اُس سے یہ کہا کہ جناب ڈاکٹر نے مجھے اسکی کیفیت سے آگاہ کر دیا ہو یہ سیماب کی بنی ہوئی ہو۔

مرزا احمق۔ اہا سیماب کی ہو جب ہی مجھے نہیت معلوم ہوا تھا۔ تو یہ کافر یہ عیسوی کیا ہمین سیماب سے زہر دینا چاہتا ہو لیجیے میرا تمام دستور العمل اور شہرت ناموری مذاق مذاق ہی مین اُڑ جاتی۔ کسنے سُنا ہو کہ سیماب بھی دوائی ہوتی ہو۔ سیماب ٹھنڈا ہو اور کاہو کھیرا بھی خنک ہو آپ کبھی برف و خنکی کے رفع کرنے کے لیے برف ہی استعمال نہین کرینگے۔ گدھا اپنے فن کا پہلا اصول بھی تو نہین جانتا۔

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

نہین حاجی یہ کبھی نہین ہوگا ہم ہرگز اِن طرق مین اپنی داڑھون پر مضحکہ نہ اُڑوائینگے

مرزا احمق

تیرتے ہوے چانول تو نہین استعمال کرتے تو شاہ نے اُس ڈاکٹر کو تین دِن کی مہلت دی ہو کہ وہ اِسمین خوض وفکر کرے اور اپنی کتابون مین دیکھے اور عقلاے فرانس کی آراے کو اس معاملے مین مجتمع کرے کہ وہ خاص اس مرض مین کیا حکم کرتے ہین اور پھر ایسی دوا بنائی جاے کہ جس سے مجھے صحت کلی ہو جاے اور پھر اصلی حالت از سر نو اعادہ کراے۔

اِسکے بعد شاہ عالیجاہ نے میری راے دریافت کی اور مجھسے کہا کہ تم بہت دلیری اور آزادی سے فرانسیسیون کی فطرت خاصیت اور انکی دوائیات کی پوری پوری ماہیت بیان کرو۔ یہ سنتے ہی مین نے ایک لمحہ بھی اپنی راے دینے مین وقفہ نہین کیا۔ مین نے اپنی معمولی تمہید کے بعد یہ عرض کیا۔ کہ اگر انکی فطرتون کی نسبت حضور استفسار فرماتے ہین تو خداوند نعمت اپنی عقل غامض مین یہ تصور فرمائین کہ یہ کافر منکر اور ناپاک قوم ہو۔ اسلیے کہ یہ بجز وسواس کے سور کا گوشت کھاتے ہین اور شرابین اُڑاتے ہین۔ صورت دیکھیے تو بالکل عورتین معلوم ہوتے ہین اور اپنے طرق مین بالکل ریچھ ہین۔ ہر وقت انپر بڑا ہی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ آپ خود ملاحظہ فرمالین کہ آخر انھون نے ہند کے ساتھ کیا کیا سلطنت پر قبضہ کرلیا اور وہان کے شاہون اور نوابون کو اپنا عاجز خادم بنالیا۔ اب آپ اگر انکی دوائیات کی بابت مجھ سے سننا چاہتے ہین تو آپ گوش گذار فرمائین۔ اللہ اسنے خداوند نعمت کو محفوظ ہی رکھے۔ انکی دواؤن کے اثر ایسے ہی فریب دہ اور دغاباز ہین جیسے فرانسیسی اپنے ملکی معاملات مین خائن اور دغاباز ہین۔ وہ ہماری صحت ہی کرنے مین رہجاتے ہین اور ہم رخصت ہی ہو جاتے ہین۔ انکا خاص مصالحہ سیماب ہو۔ دیکھیے یہ گولی موجود ہو ملاحظہ فرمائیے۔ وہ اپنے آلے اور چاقو ایسے آزادی سے استعمال کرتے ہین کہ دم بھر مین ایک شخص کی زندگی بچانے کے لیے عضو کے عضو اُڑا دیتے ہین جسقدر کہ بیرونی طریقہ معالجہ سے اموات ہوئی تھین سب کی تصویر مین نے شاہ کے آگے کھینچ دی۔ اور شاہ سے خوب تاکیداً کہدیا کہ جب تک اسمین خوب غور و خوض نہ کرلیے جائین

ہرگز حضور ان لوگون کی کوئی دوا بھی استعمال نہ کرین - اِس امر کو شاہ نے پسند کر لیا - اب جون ہی ڈاکٹر شاہ کو وہ دوائی بھیجے گا جسکو وہ تیار کر رہا ہو تو مین ضرور اسکو دیکھنے کے لیے بلایا جاؤنگا -

اَب اَو حاجی (طبیب کہتا ہو) شاہ کو ہرگز کافر کی حکمت سے تومس ہی نہ کرنا چاہیے اور اگر کوئی موقع ہوا اور اُسنے دوائی کھائی اور اُس دوانے کچھ فائدہ بھی کیا تو مین تو گیا گذرا ہو گیا - بھلا پھر کون مرزا احمق سے بار بار صلاح و مشورہ لے گا - نہین کوئی نہین - ہمین چاہیے کہ ہم ایسے موقع ہی کو نہ اُڑا دین -

	لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی	

ہم باہی عہد کر گئے کہ جہان تک ہو سکے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کافر ڈاکٹر باطل ہو جاے علیحدہ ہووے -

تین دن کے بعد پھر مرزا احمق کو شاہ نے اس دوائی کے ملاحظہ کرنے کے لیے بلایا دوائی مین صرف گولیون کی ایک ڈبیا تھی - دیکھتے ہی مرزا احمق نے صدہا شبہات اُسکی تاثیر کے خلاف پیدا کیے - اور سینکڑون اندھا دُھند اشارے اور خوف دول خارجہ کے ایجنٹ کی دوائی کھانے مین شاہ کو دلاے - آخرالامر شاہ سے یہ کہا کہ آپ اس معاملے مین اپنے وزرا سے مشورہ فرمایئن - یہ کہکر مرزا احمق چلے آئے - دوسرے دِن پبلک دربار مین جب شاہ تخت پر جلوہ افروز تھے اور اُنکے چارون طرف اُنکے وزیر اعظم - وزیر خزانہ وزیر معاملات اندرونی - سکرٹری سلطنت - لارڈ چیمبرلین - (ناظر) داروغہ اصطبل - زیر تقریبات - طبیب خاص - اور اسی طرح کے شاہ کے اور اور بڑے بڑے افسر دست بستہ حاضر خدمت تھے - اِس موقع پر شاہ نے اپنے وزیر اعظم سے مخاطب ہو کر تمام اِس معاملہ کو جو دول خارجہ کے طبیب سے ہوا تھا کہ وہ مرض شاہ کو صحت پذیر کر دیگا اور پھر شاہ کو اصلی حالت پر لے آئیگا فرمایا - اور یہ کہا کہ اول ہی مکالمہ اور مشورے مین

اس دوا کی ماہیت و کیفیت کو جانچ سکین اور اسکے مختلف اسباب و نتائج بہمہ وجوہ دیکھ سکین
جب وزیر اعظم اور ارکین سلطنت نے شاہ کی شفقت آمیز اور محبتانہ اسپیچ سنی تو سب نے
زمین خدمت بوسیدہ کا مضمون ادا کر کے دست بستہ یہ عرض کی۔ خداوند تعالی حضور کو ہمیشہ
ہمیش زندہ و سلامت رکھے۔ ع۔ ای آباد باد از تو این بزمگاہ۔

مبادا تہی عالم از نام تو
ہمان جنبش دور زآرام تو

خدا کرے شاہی پرتو یون ہی کایون ہی بنا رہے اسمین کسی قسم کی کمی اگر نہ واقع ہو ہم
سب نہ صرف اس علم حکمت کے حصول پر خوش ہین جو ہمارے سینون مین بھرا ہوا ہو بلکہ ہماری
خوشی بہت بڑی یہ ہو کہ حضور انور کے سایہٴ عاطفت مین پرورش پاتے ہین۔ خدا حضور خداوند
نعمت کو صحت کلی عطا فرمائے اور عالیجاہ کے دشمن پائمال ہون۔

تجھے اور تیرے دشمن کو سدا ہو اوج عالم مین
تجھے تخت خلافت پر اُسے دار ریاست پر

اور پھر سب یکزبان ہو کر یہ بولے۔

ای مہدی آخر زمان با آن کف دریافشان
گلگت تباشیر ہمزادہ باہل بحر دبر
لطفت بقہرت ضم شدہ وز جنبر عالم شدہ

اَب سلاطین جہان یا بردہ یا ریختہ
تیغت تباشیر ظفر شرقا و غربا ریختہ
احراق دوزخ گم شدہ اوراق طوبی ریختہ

قہرت چو شمشیر آختہ بر فرق چرخ انداختہ
سوزن زتف بگداختہ از جیب عیسیٰ ریختہ

خواجہ سراؤن کے سردار کو حکم ہوا کہ حرم سرا مین سے ڈاکٹر کی گولیون کا بکس حاضر کرے
اُسنے فوراً ایک سونے کی کشتی مین لا کر حضور انور کی خدمت مین پیش کیا۔ شاہ عالیجاہ نے
حکیم باشی کو پاس آنے کا حکم دیا اور کہا یہ گولیون کا بکس لے کے وزیر اعظم سے شروع کر

سابق الذکر طبیب نے بہت اچھی طرح سے مجھے دیکھکر یہ تشخیص مرض کیا کہ مجھ مین علامت ضعف بہت ہو - دوسری دفعہ مجھے اُسنے اِس امر کا یقین دلایا کہ مین نے تین دن تک خوب غور و تامل کیا ہو - اور مختلف کتابون مین سے دیکھکر اور اس مرض مین اپنے ملک کے عقلا کی آراے کو جمع کر کے مین نے کئی کئی قسم و خاصیت کی دوائیات سے ایک مرکب دوائی بنائی ہو کہ اگر انکا استعمال کیا جاے تو یہ ایسے عجائب و غرائب اثر دکھلاے گی کہ جن اثرون کا کوئی تعویذ گنڈا وغیرہ مقابلہ نہین کر سکتا -

اِسکے بعد شاہ عالیجاہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مین نے حکیم باشی یا افسرالاطبا کو اپنے دربار مین بلایا تھا - جسکو سلطنت فارس کی ترقی اور رفاہ کا بہت ہی تفکر رہتا ہو - اور وہ ایک رکن سلطنت ہو اُسنے دَول خارجہ کے لوگون پر بہت ہی گہرا خوض و فکر کر کے ان شبہات پر جو اُسکے دماغ مین آسئے ہین اُنسے مخالفت کی ہو - اول یہ کہ آیا یہ ملکی معاملات مین تو اِس سے کچھ برہمی نہین پھیلے گی کہ دول خارجہ کے لوگ خاص شاہ کے اندرونی معاملے مین دخل اندازی کرین یعنی شاہ کا علاج اُنکے ہاتھون ہو - دوسرے وہ علاج اور اُنکی تدبیر کچھ خوفناک اثر تو شاہ پر نہین کریگی جسکو شاہ نے اپنی صحت کے لیے اکسیر سمجھا ہو اور اُسنے امید بہتری کی ہو -

اِن صورتون مین مرکز مخلوق یعنی شاہ عالیجاہ نے یہ فرمایا مین نے یہ مصلحت سمجھا ہو کہ پیشتر اِسکے کہ مین اس کام کو شروع کرون اور انکو اپنا معالج بناؤن تمسے بھی اسمین راے طلب کرون کہ تم سب باہم مل کے اپنی اجماعی عقول سے ایسی مستحکم آراے کا اظہار کرو کہ جو شاہون کی خدمت مین پیش کرنے کے قابل ہوتی ہین اور تم اِس معاملے مین پورا پورا اپنے علم اور اپنی عقلون سے کام لے کر مجھے بتاؤ کہ طریقہ احسن کونسا ہو گا - مین چاہتا ہون کہ تم مین سے ہر شخص اس معاملے کو اپنی اپنی ترازوے عقل مین وزن کرے اور اس دوائی کے اثرات کو ملاحظہ کرے اسلیے کہ ہم سب یعنی تم اور مین پورے طور سے

ہنس رہا تھا۔

جب شاہ کجکلاہ نے گولیون کے اثر اور نتائج غور فرمائے تو دربار کو برخاست کیا اور مرزا احمق سے کہا کہ جہان تک تمسے جلدی ممکن ہو ہر گولی کی تاریخ کی پوری پوری تنقیح کرو اور اس معاملے کی مجھے ایک خاص رپورٹ پیش کرو یہ کہکر پھر اپنی حرم سرا مین چلا گیا۔

یہ تفنی بوڑھا ڈاکٹر اسوقت اپنے رقیب کو اپنے قبضہ مین کر چکا تھا۔ اِس شخص نے بادشاہ کے آگے اس دوائی کے بُرے اثرات کو اِس صفائی سے بیان کیا کہ آخر شاہ نے یہ قطعی ارادہ کرلیا کہ ہرگز دول خارجہ کے اطبا کی دوائیون کا تجربہ نہ کیا جائے اور یہ تمام معالجہ کے خیالات نسیاً منسیاً کر دیے جاینگے۔ جب اِسکی دو بارہ مجھ سے ملاقات ہوئی تو وہ مجھے ایسا خوش اور خرم دکھائی دیتا تھا کہ تو بہ بھلی بشاشت اُسکے چہرے سے عجائب غیب برس رہی تھی۔ اس ملاقات سے پہلے دن اُسنے اپنی تمام کارروائی سے مجھے آگاہ ہی کردیا تھا۔ صورت دیکھتے ہی مجھ سے یہ کہنے لگا۔ ای میرے دوست حاجی ہمنے اپنے حریف پر فتح حاصل کرلی ہم کافرنے تو ہمین بیوقوف ہی گردانا تھا لیکن ہم اُسے بتا ینگے کہ فارسی کیا چیز ہین۔ وہ کون کتا ہو کہ شاہ شاہان اُسکی عزت اور عظمت کرے۔ نہین یہ عزت و توقیر مجھے زیبا ہو۔ ہم نئی تحقیقات اور ایجاد کو لے کر کیا چولھے مین ڈالین ہمارے باپ دادا اپنی اسی طب پر عملدرآمد کرتے رہے ہین۔ جن نسخون اور دوائیون نے کہ ہمارے بزرگون کو شفا بخشی ہو وہی ہمین شفا بخشینگی۔ جو کچھ اصول کہ ابو علی ابن سینا اور لقمان نے قائم کیے ہین ہمین اُنپر مطمئن ہوکر اُنکی تقلید کرنی چاہیے یہ کہکر اُسنے مجھے رخصت کیا اور کہا کہ اگر نیا ڈاکٹر دربار مین کچھ رسائی پیدا کرے تو تمھین چاہیے کہ وہ تازہ تدابیر عمل مین لاؤ کہ اُسکے تمام اثرات اور رسائی خاک مین مل جائے جس سے کہ میری ناموری اور نیکنامی دربار مین پوری پوری ہو۔

اور چارون طرف پھر پھر کے ایک ایک شخص کو کھلاتا کہ کھانے کے بعد ہر متنفس اُس کے اثر کو ظاہر کرے۔

حکم ہوتے ہی یہ عملدرآمد ہو گیا ہر درباری نے گولی کو نگل لیا اور سب گردنین نیچی کیے ہوے کچھ دیر تک بےحس وحرکت رہے۔ شاہ کی ہر ایک کے چہرے پر برابر نظرین لڑ رہی تھین کہ دیکھون ان گولیون کا کیا اثر ہویدا ہوتا ہو۔جب انیٹھی ہوئی اور کشیدہ صورتین اور بنے ہوے مُنھ ڈھیلے پڑ گئے تو اب معاملات یورپ پر گفتگو شروع ہوئی۔ شاہ عالی جاہ نے ہر شخص سے طرح طرح کے سوالات کیے اور اسکے جواب بھی اُسی نوع سے ہر ہر شخص نے دیے۔ جو وہان حاضر تھا اور جسنے یہ گولی کھائی تھی۔

اب دوا نے رفتہ رفتہ اپنا اثر طبائع پر کرنا شروع کیا۔ وزیر خزانہ جو کہ ایک بیڈول شخص تھا اور جو اُسوقت ایک عالم سکتہ مین کھڑا ہوا تھا یہ کہنے لگا۔ بلے بلے یعنی ہان ہان۔ اے شاہ عالیجاہ جب مین اپنا مُنھ کھولتا ہون تو مجھے کچھ بےآرامی سی معلوم ہوتی ہو کیونکہ گولی نگلنے کی میری تمام شکایتین جو خوابیدہ تھین پھر بیدار ہو گئین یعنی عود کرآئین۔ سب کی آنکھین اسپر لگی ہوئی تھین جس سے اور بھی اسکی مضطرب حالت کو زیادتی ہوتی تھی۔ چیف سکرٹری کا یہ عالم تھا کہ اسکے ہر ہر مسام سے دریا بہ رہے تھے۔ یہ عجیب لانبا اور دبلا پتلا شخص تھا۔ بالکل سراپا کا بانس معلوم ہوتا تھا چہرے پر مردنی چھا گئی تھی عنقریب اس آواز کی صدا اُسکے چہرے اور حالت سے آئیوالی تھی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وزیر اعظم نے عالیجاہ شاہ کجکلاہ سے عرض کی کہ حضور اسکا ناخوش اور مریض چہرہ یہ استدعا کرتا ہو کہ اس حالت مین حضور اجازت دین تو وہ اسپنے گھر چلا جاے کیونکہ یہ حالت اُسکی بہت ہی خراب ہو۔ غرض سب لوگون کی یہی حالت ہوئی۔ مگر وزیر اعظم نے جو اپنی فطرت مین بہت ہی سخت اور شدید مشہور تھا ذرا بھی گولی کے بُرے اثر کو نہ گردانا بلکہ اُن لوگون کی صورتین دیکھ دیکھ کے جو اس تکلیف مین مبتلا تھے اور جنکا ناکون مین دم ہو رہا تھا

بائیسوان باب

حاجی بابا کا ڈاکٹر سے تنخواہ طلب کرنا اور اسمین ناکام ہونا

اب مین نے اس بوڑھے طبیب کے ساتھ مثل دوستون کے رہنا شروع کیا یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ اسکا نوکر ہو کیونکہ اُسنے مجھے اجازت دیدی تھی کہ ہر وقت میرے پاس بیٹھا رہا کر۔ میرے ساتھ کھانا کھایا کر میرا حقہ پیا کر۔ اور اسی وقت مین مین اُسکے ملازمین کے ساتھ بھی نشست و برخاست رکھتا تھا۔ اُنکے ہمراہ کھانا کھانا حقہ پینا وغیرہ غرض سب کچھ ہوتا تھا لیکن ایک دن مین نے خیال کیا کہ حاجی صرف روٹیون پر پڑے رہنا اور پہلوے مصاحبت گرم کرنا یہ تو کچھ عمدہ زندگی نہین ہو۔ ابتک جو کچھ نقدی کی طرف سے جو طبیب نے مجھے دیا تھا وہی مذکورہ بالا اشرفی تھی جسکو گولی کا صلہ کہنا چاہیے بس یہی میری گرہ مین بندھی ہوئی تھی جسکو مین بہت احتیاط سے رکھتا تھا۔ مین نے ارادہ کیا کہ اس سے ضرور تنخواہ کی بابت کچھ ذکر کرنا چاہیے اور اپنی تکلیف کو جو اس گولی وغیرہ کی حصول مین پیش آئی تھی اُسکو دُہرانا چاہیے مین نے اسکے لیے وہ موقع تاکا جب وہ یورپین پر فتح پانے سے چڑھے دمون اپنی خوش تھا اور پھولا نہ سماتا تھا۔

دربار شاہی سے شاہ کجکلاہ کو دیکھکر وہ آیا ہی تھا۔ اور اپنی فتحمندی کے سبب سے مجھپر بہت ہی مہربان تھا۔ اُسی خوشی مین اپنے فوارہ کے پتھر کی طرف کامل دو گھنٹے برہنہ پا مجھ سے باتین کرتا رہا۔ عموماً ہمیشہ یون ہی ننگے پاؤن کھڑا رہتا تھا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ ہمارا شاہ بھی کیا ہی اچھا شاہ ہو۔ کیسا قابل اور خوش خلق ہو۔ بھائی حاجی یہ تو محض ناممکن ہو کہ مین اُسکی نوازشات کو بیان کرسکون جو وہ مجھپر کرتا ہو۔ وہ میری لیاقتون اور قابلیتون کے آگے ڈاکٹر کو محض طفل دبستان تسلیم کرتا ہو اور اسے سخت بُرا بھلا کہتا ہو۔ اور اُسنے یہ کہا کہ وہ ڈاکٹر اے میرے معزز طبیب تیری جوتیان اُٹھانے کے بھی لائق نہین ہو۔ اُسنے پھر اپنے پیارے دوڑتے ہوے پیدل سے وہ تیتر لوے وغیرہ منگا کر مجھے دیے جو شاہی بازنے

شکار کیے تھے -

مین - (یعنی حاجی بابا) واقعی شاہ درست ارشاد کرتے ہین بھلا آج فارس مین آپکا ثانی اور نظیر کون ہو -

	در صفحہ تصویر حلال است مثالت در پردۂ تقدیر محال است نظیرت	

شاہ بہت ہی خوش قسمت ہو کہ آپ جیسا طبیب حاذق انکے ہاتھ لگا ہو فرانسیسی چیز ہی کیا ہین جو دوائیات کی بابت کچھ زبان سے نکال سکین - استغفراللہ لاحول ولا قوۃ - توبہ توبہ - اگر انھین علوم متعارفہ - فنون مروجہ - سائنس غرض جو کچھ سیکھنا ہو تو وہ مرزا احمق صاحب کے آگے زانوے شاگردی طو کرین حضرت کیا یہ غلط ہو سکتا ہو -

	سالہا غوطہ بخونناب جگر باید خورد تا زدل یک نفس معتدل آید بیرون	

یہ سنکر مرزا اپنے تملق اور خوشامد سے مسکرایا - اور اسی خوشی مین جو قلیان پی رہا تھا اُسنے اپنے مُنھ مین سے بجھے نکال کر دی اور پھر اپنی ذرا مونچھون کو تاؤ دیا اور داڑھی پھڑکائی - بھی مین نے یہ کہا - انشاءاللہ - کاش وہ دن مجھے بھی نصیب ہو کہ مین بھی آپ کی ناموری اور شہرت مین سے کچھ حصہ لون لیکن مین تو ایک کتا ہون - میری حقیقت ہی کیا ہو مین اُس مٹی سے بھی تو ہمسری نہین کرسکتا جو صرف گلاب کے پھول کی ہمراہی سے خوشبودار اور مُعطر ہو جاتی ہو -

	انسان بنا کے کیون مری مٹی خراب کی	

طبیب - کیون کیون تم شکستہ دل کیون ہوتے ہو -

مین ایک کہانی دُہرا کے آپ ہی کو منصف بناؤنگا - اور پھر آپ ہی اُسکو فیصلہ کرینگے ایک زمانہ مین ایک کتا تھا جو اپنی شباہت اور صورت مین بھیڑیا معلوم ہوتا تھا اسلیے بھیڑیے

اُسے اپنی سوسائٹی مین شامل کرتے تھے - وہ اِنکے ساتھ کھاتا پیتا اور بھیڑ کو پھاڑ ڈالتا - غرض جو کام بھیڑیا کر سکتا ہو اور اس سے ممکن ہو وہ بلا تامل کرتا تھا - اسی وقت مین وہ اپنے بھائی یار دوستون سا تھیون کتون کے پاس بھی رہتا تھا اور اُنکی جماعتون مین شریک ہوتا تھا - رفتہ رفتہ کتون کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ بھیڑیون کے ساتھ مجلس گرم رکھتا ہو اور لطف یہ ہو کہ بھیڑیون کو بھی یہ معلوم ہو گیا کہ واقعی یہ کتا ہی بھیڑیا نہین ہو - پھر انھون نے اپنے دوائر مین اسے شامل نہ ہونے دیا تو اب یہ غریب اور مظلوم کتا دونون جماعتون کا گویا باعث رنج والم ہونے لگا جب اسپر یہ صورت گران گذرنے لگی اور وہ اس غیر مشخص حالت کو برداشت نہ کر سکا تو اُسنے اس فیصلے کے لیے جہد بلیغ کی کہ کیا تو مین کتا ہی بنجاؤن اور یا بھیڑیا ہو بلاؤن کہین باپ تو سکے - مین نے طبیب سے کہا حضرت مین کتا ہون آپ مجھ سے کہین برتر اور بزرگ ہو کے اپنے ساتھ حقہ پینے - اور بیٹھنے کی اجازت دیتے ہین - آپ مجھ سے باتین کرتے ہین اور مجھسے مشورہ لیتے ہین اور مین آپ کے احبا کی جماعت مین بھی شریک ہوتا ہون - لیکن اِس سے مجھے کیا فائدہ ہو اور یہ ساری باتین مجھے کیا مستفید ہین - مین اب بھی بغیر کسی منفعت اُٹھانے کے آپکا خادم ہون - مجھے کچھ بھی نہین ملتا - تو مین آپ سے بصد لجاجت عرض رسا ہون کہ آپ مجھے میرے قابل خدمات پر متعین فرما دیجیے اور میری تنخواہ مقرر کر دیجیے -

طبیب - تنخواہ واقعی مین نہین دیا کرتا - میرے جسقدر ملازم ہین وہ سب میرے مریضون سے کچھ لے لیتے ہین جو جسکی تقدیر کا ہو اُسے پہونچ جاتا ہو - تم بھی ایسا ہی کیا کرو - وہ سب میرے ہمراہ کھاتے ہین اور مجھ سے نوروز کی تقریب مین ایک کوٹ لے لیتے ہین - پھر اس سے زیادہ انھین کیا چاہیے - اسنے مین ایک پیادہ شاہ کے پاس سے ایک چاندی کے خوان مین دو تیتر رکھے ہوے آیا - طبیب اسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑے ادب سے اُس سے وہ سینی لی - اور یہ تین دعایہ جملے کہے - اللہ کرے اسکی نوازشون اور مہربانیون مین کبھی بھی کمی اگر واقع نہ ہووے - خدا اسکی دولت کو بڑھاوے - اور الٰہی وہ زمانہ غیر محدود تک

زندہ وسلامت رہے —

طبیب نے پانچ روپیہ لانے والے کو انعام کے دیئے اُسنے ندامت آمیز صورت بنا کر انھیں واپس کردیا - پھر طبیب نے ایک تمن بڑھایا وہ بھی اُسنے نہین لیا - دو تمن دیئے وہ بھی واپس تین دیئے وہ بھی نہین قبول غرض بڑی جھک جھک اور تھکا فضیحتی کے بعد پانچ تمن پر فیصلہ ہوا - اس ناپسندیدہ صورت سے جسقدر کہ خوشی وشی تھی سب کافور ہوگئی شاہ نے تحفہ کیا بھیجا گویا حجی کا جنجال بھیجا - طبیب کو اسقدر غصہ اور غیض آیا کہ طبیب آپے سے باہر ہوگیا اور شاہ کو وہ کلام ناشایستہ سے یاد کیا کہ اگر اُسکی رپورٹ شاہ سے کردی جاتی تو میان طبیب صاحب کی قلعی کھُل جاتی اور پوری کان گوشی ہوتی - طبیب کی وہ یہ باتین تھین اجی بس خدا بچائے ایسے تحفون سے - یہ بھی کوئی بات ہی کہ ہم شاہ کے ملازمین کو مزدوری دین جو واقعی خدمتگار شیطانون کا ایک گروہ ہو نہ انھین شرم ہو نہ لحاظ ہی اور سب مین بُری تو یہ بات ہی کہ جب ایساکوئی موقع ہوتا ہی تو مین تو انھین اچھی طرح سے بھرپور دیدیتا ہون لیکن وہ ہین کہ مجھپر ظلم کیے جاتے ہین اور میری اس صورت پر ذرا رحم نہین کرتے واقعی سعدی رح نے بہت درست فرمایا ہی -

" کہ تم شاہ کی دوستی پر ہرگز بھروسہ کرو بلکہ اُسکے مقابل مین بچہ کی آواز وفغان پر بھروسہ کرو کیونکہ سابق الذکر کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین ذرا ذراسی بات پر بدلتا رہتا ہی کچھ بھی شبہہ ہوا بس مشتبہ کا فیصلہ ہی خواہ وہ کیسا ہی معتبر کیون نہو - بچہ اگر اپنا رونا یا آواز بدلے گا تو صرف شب ہی کو "

جب طبیب یہ بکار چکا تو اُسے بڑا افسوس معلوم ہوا کہ جو کچھ مین نے کہا ہی ایسا نہو کہ بادشاہ تک اسکی خبر پہونچ جائے تو پھر غضب ہی برپا ہو جائے گا اور ایک آفت نازل ہوگی بس وہ خاموش ہوکر پانچ تمنون پر بھی دم سادہ گیا اور پھر کچھ نہ کہا -

مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ وقت موزون نہین ہی کہ مین اس سے اپنی تنخواہ کی بابت

کچھ ذکر کرون اب اپنے اس معاملے کو کسی آیندہ وقت کے لیے چھوڑنا چاہیے مین نے اپنے دماغ مین یہ خوب ذہن نشین کر لیا تھا کہ جب کبھی کوئی موقع ہوگا فوراً اس لقمان ثانی کو بوھتا بتاؤنگا۔ مگر اسوقت مین نے اپنے کو نہ بھیڑیون مین سمجھا نہ کتون مین۔

تیئیسوان باب

حاجی بابا کی شکستگی خاطر اور اسکا ایک مہرو کے عشق مین مبتلا ہونا

اپنی اس قسمت سے نارضامند اور شکستہ دل ہوکر اور آیندہ کی تقدیر سے بیخبر مین نے اپنے دن سستی مین تیر کرنے شروع کر دیے۔ مجھے ذرا بھی علم حکمت کی طرف توجہ نہین تھی اور نہ اسکی طرف میل کرتا تھا۔ کیونکہ جن لوگون نے کہ اسے سیکھا تھا وہ بھی کچھ سرسبز نہ معلوم ہوے اسلیے مین نے ان باتون کی بھی کچھ تفتیش نہین کی جسمین مرزا احمق شب و روز مشغول رہتا تھا۔ اور کیا کرتا تھا۔ مین نے یہ مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر میری اس حالت نے کچھ ترقی نہین کی اور ذرا بھی عروج نہوا تو بیشک مین اس جگہ کو فوراً چھوڑ دونگا کیونکہ ایک مایوسانہ حالت مین پڑا رہنا نہایت ہی نازیبا امر تھا۔ ان خیالات نے میرے دل مین کچھ ایسی ترقی پکڑی کہ گویا مین اپنے کو یہ سمجھنے لگا کہ مجکو تو انھون نے اپنا غلام بنا لیا۔ اس تصور نے اور بھی طبیعت کو بھڑکایا اور اب مین بالکل ایک جنون زدہ بنگیا کہ مجنون کو بھی ہرگز یہ دیوانہ پن نصیب نہ ہوا ہوگا اسکے بعد میرے خیال مین یہ بیان کرنا غیرضرورت ہے کہ مین مبتلاے عشق زہرہ جبین ہوگیا تھا۔

موسم بہار گذر چکا تھا اور موسم گرما شروع ہوگیا تھا جسنے تمام باشندون کو مجبور کیا تھا کہ وہ اپنے اپنے بستر سے لیکر چھتون پر تارون بھری چادر کے نیچے آرام کرین۔ مین نے ایسی حالت مین فراشون باورچیون وغیرہ کے ساتھ رہنا بہتر نہ سمجھا کہ جو نیچے کے کمرے مین کھٹے ہو ہوکر پڑے رہتے تھے۔ مین نے اپنا بسترہ بالاخانہ کی کھلی ہوئی چھت پر جمایا۔ اس بالاخانہ پر عورات کے کمرے بھی بنے ہوے تھے۔ یہ کوٹھی یا مکان بصورت مربع بنا ہوا تھا اور جسمین مختلف کمرون کی کھڑکیان معلوم ہوتی تھین۔ جنکے گرد یاسمن اور چنبیلی وغیرہ کے

درخت لگے ہوئے تھے۔ اسکے بیچ مین ایک لکڑی کی مربع پلیٹ فارم بنی ہوئی تھی۔ جسپر گرمیون مین مکان کے رہنے والے سوتے تھے۔ مین نے اس بارگاہ کے مختلف حصص مین اکثر عورتین بیٹھی ہوئی دیکھین لیکن کبھی کسی کے نظارے نے میرے دلپر اصلا اثر نہ کیا اور نہ کسی کی زلف سیاہ کے دام مین میرا طائر دل اُلجھا۔ اور شاید انمین سے کسی پر دل ریجھ بھی جاتا لیکن مین نے نگاہ بھر کر انمین سے کسی کو دیکھا ہی نہین۔ جان مین انکو معلوم ہوا اور انھون نے آوازے قوازے پھینکنے اور مجھے کراہت آمیز نامون سے پکارنا شروع کیا۔ غرض ہر عورت سخت برا بھلا کہتی تھی۔

ایک شب کو جون ہی آفتاب نے اپنے دہکتے ہوئے اور تمتماتے ہوئے چہرہ پا سیاہی کا برقع پہنا تو مین اسوقت اپنا بستر بچھا رہا تھا مین نے ایک مہ جبین کو دیوار کے ایک کونے پر جو کچھ ٹوٹا ہوا ابھی تھا ذرا ابھرا ہوا دیکھا۔ مہ جبین تمکوسکیتے چھت پہ پھیلا رہی تھی۔

ماہ روئے نہ در بام نظر می آید
نہ بزاری نہ بزور و نہ بزر می آید

اسکی نیلی نقاب بے حجابانہ بیخبری کی حالت مین اسکے سر پر پڑی ہوئی تھی جونہی کہ وہ ذرا جھکی اسکی دونون زلفین اسکے فرق سے اسکے دہکتے ہوئے رخسارون پر آپڑین گو انھون نے اسکا تمام روشن چہرہ چھپا لیا تھا لیکن پھر بھی اسکی دمک اور چمک نہین گئی تھی اور وہ اسطرح سے روشن تھا جیسے شمع فانوس مین۔ جب مین نے اسکا یہ دل لبھانے والا چہرہ دیکھا تو اب مجھے یہ خواہش ہوئی کہ اسکو سرتاپا دیکھنا چاہیے کہ یہ نازنین اپنے تناسب الاعضا مین دل عاشق کا کہان تک خون کرتی ہے۔ جو چیز کہ اسکے حسن دل آویز مین مین نے ملاحظہ کی حق تو یہ کہ وہ سب بات مین لاثانی تھی اسکے چھوٹے چھوٹے پتلے پتلے مصفا ہاتھ انمین حنائی رنگ کا جلوہ۔ دل عاشق کا خون کیے ڈالتا تھا علی ہذالقیاس یہی اسکے پیرون کا حال تھا

حقیقین اُسی طرح سے حنائی رنگ نے اور بھی اُسکے حسن کو دو بالا کردیا تھا۔غرض اسکا رنگ و روغن اور اسکی صورت کی اجماعی ہیئت سے حسن و خوبی برس رہی تھی۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ فطرت نے بس اسی کو بنایا ہو۔

خوبی کو اُسکی خوبی سے خوبی
ناز کو اُسکے ناز سے صد ناز

مین برابر ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکی طرف نظارہ کرتا رہا اور جب تک میری طاقت اور شکیبائی نے مجھے سہارا دیا میری آنکھین اس ماہرو کے حسن و جمال سے بہرہ مند اور مسرور ہوتی رہین۔

پری رو و پری خو و پری صورت پری سیرت
پری ناز و پری انداز و ناپرواؤ ہم پروا

مین نے بہت ہی آہستگی مین کچھ کہا جس سے اُسکی نظرین فوراً اوپر کی طرف اُٹھین۔ جب تک کہ وہ اپنی نیلی نقاب اپنے چمکتے ہوئے چہرے پر ڈالے مین نے سرتاپا اسکو بخوبی ملاحظہ کرلیا۔ع ہمہ عشوہ ہمہ غمزہ ہمہ ناز "

لطافت جلوہ آرا سے برو دوش
ز لعل نازکی در موج آغوش

مین برابر صورت آئینہ بنا رہا یہان تک کہ اُسکے حسن نے اپنی محبت کے شعلے میری مجھ دل مین پورے پورے مشتعل کردیے۔ اور مین اُسکی زلف دلارام کا اچھی طرح سے شکار بنگیا۔ اُسکا تیر نگاہ ایسا نہ تھا کہ کلیجہ مین اٹکتا اور جگر کے پار نہ ہوجاتا۔

تعجب نیست گر جان رفت با تیرش ز تن بیرون
کہ با مہمان برون از خانہ صاحب خانہ می آید

اسنے کچھ ظاہرا عتاب آمیز صورت سے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی۔ لیکن

نقاب بھی اُس مہ جبین نے اس حکمت سے ڈالی تھی کہ اُسکی دونون آنکھین شعلہ جوالہ کی طرح میرا جان و دل پھوکے دیتی تھین اور برابر مجھپر اپنی نگاہون کے تیز تیز قاصد دوڑاتی تھین اور میری جنبش و حیرانی نے ایمین گونا سرور اور ایک خوشی آمیز اثر پیدا کردیا تھا مین ابھی اُسکی طرف دیکھ رہا تھا اور میری شوق کی نگاہین بچی نہ ہوئی تھین کہ اُس شعلہ رو نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا گو اس درمیان مین وہ اپنا کام کرتی جاتی تھی "تم میری طرف یکسو ات نظارہ بازی کرتے ہو یہ سخت گناہ ہے"۔

مین۔ تمھین قسم ہو کہ مجھ سے روگردانی نہ کرو۔ محبت کچھ گناہ و جرم مین داخل نہین ہے تمھاری آنکھون کے بھڑکتے ہوے شعلون نے میرے دل کو کباب کردیا۔ تمھین قسم ہے اُس مہربان ماں کی جس سے تم پیدا ہوئی ہو کہ ایک دفعہ اور بھی چہرے سے نقاب اُٹھا لو کہ مین تمھارے پری چہرہ کی زیارت کرلون۔ کیونکہ۔

برنگ غنچہ ام جز بوے تو در دل نمی گنجد
بود این خانہ را از تنگی خود قفل بر درہا

مہ جبین۔ (ذرا شرمیلی اور کچھ اطاعت آمیز آواز سے) تم جانتے ہو کہ ایک عورت کے لیے سخت گناہ ہے کہ اپنا چہرہ نامحرم کو دکھاے۔ نہ تم میرے بھائی ہو اور نہ باپ ہو۔ نہ خاوند ہو کہ تم مجھے دیکھنے کا استحقاق رکھتے ہو۔ مین تو ابتک یہ بھی نہین جانتی کہ تم کون ہو۔ کیا تمھین کچھ شرم بھی نہین آتی کہ تم ایسی مجنونانہ گفتگو کرتے ہو۔

اسوقت اس دلارام نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لی تھی نقاب ڈالتے ڈالتے بھی مجھے اُسکی صورت کے دیکھنے کا موقع ملگیا۔ واقعی جسقدر کہ مین نے خیال کیا تھا اُس سے بھی زیادہ نکلا اُسکی نکیلی اور بڑی بڑی سیاہی مائل آنکھین ناظر کے دل کو جلا بھنا کر کباب کر رہی تھین جنمین سرخ سرخ ڈورے جو سرمہ سے پڑگئے تھے گویا دل عاشق کے پھنسانے کے لیے کمینگاہ کا کام دے رہے تھے۔ اُسکی محرابی بھوین جنکو ناک کے خط مستقیم نے

علیحدہ علیحدہ کر دیا تھا کیا ہی بھلی معلوم ہوتی تھین اور قدرت نے انکو ناک پر اس طرح سے جمع کر کے جدا کر دیا تھا کہ وہان کسی حکمت کی ضرورت ہی نہین تھی کہ جو انھین باہم مِلا دے اسکی ناک سوتوان تھی۔ تنگ دہانی پہ اُسی پر ختم ہو گئی تھی جنمین شکر لبا لب بھری ہوئی تھی

رخش رنگین خطش گلچین لبش شیرین دہن شکر

کا مضمون تھا۔ اِسکے چاہِ زنخدان مین نیلا گدا ہوا سوراخ کا نمایان نشان تھا جو اُسنے کِس ہوشیاری سے اُسے بنایا تھا۔ بالون کی خوبصورتی کو تو کوئی چیز بھی نہین پہونچ سکتی تھی اسکی سیاہی سنگ موسیٰ کو بھی مات دیتی تھی اور اُسکے دونون کاندھون پر دو لانبی لانبی زلفین ناگن صورت بل کھا رہی تھین غرض اسکے حسن دلفریب کا مین دلی شیدا بنگیا۔ کیونکر ہمارے شعرا نے جو کچھ خاکا ایک معشوق خوش اندام کا کھینچا ہے وہ سب اسمین موجود تھا۔ یعنی شمشاد قد آہو چشم۔ شکر خا و غیرہ وغیرہ۔ میرا دل چاہتا تھا کہ مین اگر اُسے تمام عمر بھی یون ہی دیکھے چلا جاؤنگا جب بھی ہرگز نہ تھکونگا۔ دِل کچھ ایسا بیتاب ہو گیا تھا کہ بس یہی چاہتا تھا کہ چھلانگ مارون اور اسکے پاس پہونچ جاؤن۔ میرے دل مین اُسکی الفت و محبت کے شعلے بھڑکتے جاتے تھے اور اُنکی لَو برابر بلند ہوتی جاتی تھی یہان تک کہ مین نے یہ قصد کر لیا تھا کہ اُچک کر اُسکے پاس جا ہی پہونچون۔ مین نے یہ آواز کئی بار سُنی۔ زینب۔ زینب۔ تو مین اُسوقت جلدی مین اپنے بالاخانہ سے اُٹھ کر بھاگا مگر مین نے اُس مقام پر اپنے کو دیکھا۔ جہان وُہ شعلہ رو کھڑی تھی۔ کچھ دیر مین نے توقف کیا کہ شاید وہ پھر واپس آئے نہین اُسکا پتہ بھی نہین تھا۔ مین نے ہر آواز پر بہت ہی کان لگائے لیکن سوا اِس منحوس آواز کے اور کچھ نہین سُنائی دیتا تھا کہ جو ہر شے اور ہر شخص پر حملہ آور ہو رہی تھی۔ اور یہ آواز کسی کی بھی نہین تھی صرف طبیب مرزا احمق کی بیوی کی تھی جو اپنے شوہر کو بھی محکوم رکھتی تھی۔

دِن بالکل ختم ہو چکا تھا۔ رات کی سیاہ چادر بچھ گئی تھی۔ مین نہایت ہی مایوسی کی حالت مین وہان سے اپنے بستر پر واپس پھرنا چاہتا تھا کہ مین نے پھر یہ آواز سُنی۔

زینب تم کہان جاتی ہو کیون نہین اپنے پلنگ پر رات کے سوتین - مین نے غیر شیرا سپنے
دلربا کے جواب کو سُنا لیکن مین بہت جلدی یہ تفکر کرنے لگا کہ اُسنے کیا جواب دیا کہ اتنے مین
مین نے پھر بالاخانہ پر اُسے دیکھا بس اُسوقت تو مین ایسا بیتاب ہو گیا کہ مین نے یہ
چاہا کہ اس دیوار کو پھلانگ جاؤن جو ہم دونون مین حد فاصل تھی مگر وہ جلدی جلدی
اپنے تاکو کے پیچے سمیٹ کر چلتی بنی مگر چلتے چلتے دبی آواز سے یہ کہہ گئی کہ کل رات کو پھر اسی
جگہ پر آنا اُسکے یہ لفظ میرے تمام جسم کے رونگٹے رونگٹے مین پیٹھ گئے اور ایسی سنسنیان
اُٹھنے لگین کہ کبھی آج تک نہ اُٹھی تھین مین اُنکو اپنی زبان سے دُہراتا رہا اور اپنے عمدہ
تصورات کے گھوڑے دوڑاتا رہا اور اسی حالت مین مجھے نیند آگئی اور جب تک آفتاب کی
چمکتی ہوئی اور تیز کرنین میرے چہرے پر نہ پڑین مین بیدار نہوا -

چوبیسوان باب

حاجی بابا کا زینب سے ملنا

مین نے اپنے دل مین یہ خیال باندھنا شروع کیا کہ اسکی محبت تو میرے دل مین [illegible]
نشین ہو گئی اب دیکھنا چاہیے کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے -

ببینیم تا گردگارِ جہان
بدین آشکارا چہ دارد نہان

آج رات کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ عورت کون ہے - اور اسکا کیا تعلق ہے اور اگر یہ کوئی
ایسی عورت ہے جسکا تعلق طبیب سے ہے تو بیشک طبیب کو بہت بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑیگا
اگر شادی پر خیال کرون کہ اس سے میری شادی ہو جائیگی تو یہ امر محض صورت ناممکنہ مین
جلوہ دے رہا ہے - بھلا مجھکو جورو کون دے گا بھلا مجھ جیسا قلاش اور مفلس شخص کہ جو
ایک جوڑا پائجامہ کا بھی نہین خرید سکتا جو شادی اور ازدواج کے اخراجات سے
بہت ہی کم ہے مگر انشاءاللہ جب کبھی میرے پاس روپیہ ہوگا تو یہ معاملہ بخوبی انجام پذیر ہو جائیگا

اب تو مین عشق ہی کے اوپری مزے لوٹتا ہون۔

یہ خیال کرتے کرتے مین اُٹھ بیٹھا اور مین نے کپڑے بدلے مگر ذرا اور دنون سے ادھر اُدھر تاک جھانک کر اور کچھ ہوشیاری کے ساتھ۔ مین نے اپنی زلفون مین اور دنون سے زیادہ خوب کنگھی دنگھی کی اور مین نے اپنی کٹار رکھنے کی پیٹی کو باندھا اور ایک طرف سر پر ٹوپی کو دھرا۔ پھر بستر کو لپیٹا اور ملازمین کے کمرے مین سے آیا اب مین حمام مین نہانے کے ارادے سے گھر سے چلا کہ وہان ذرا نہاؤن دھوؤن اور اپنے کو خوب بناؤن سنواروں کیونکہ وعدۂ ملاقات دلبر سے بہرہ یاب ہونا ہے مین حمام مین گیا اور وہان مین نے اپنے وقت صبح کا بہت بڑا حصّہ گانے وغیرہ مین صرف کیا۔ اور باقیماندہ وقت ادھر اُدھر گشت کرنے مین گذرا جو محض بے سود تھا یہانتک کہ ملاقات کا وقت آنکھون کے آگے پھرنے لگا۔

آخرکار دن آخر ہونے لگا۔ اور

سیاہی آسمان کی کہ رہی ہو دِن ہوا آخر
وہ سناٹے نے باندھا ہو سما پر اک سمان ایسا
اجازت ہو کہ جگ جگ کرتے نکلین سب اختر
کہ جس سے چھا گئی حیرت بلا کی چشم حیران پر
اُدھر وہ ٹمٹماہٹ روز آخر کی یہ کہتی ہو
کہ گڈ بائی (خدا حافظ) بس اب ملنا رہا کل پر

میری بے صبری انتہا کو پہونچ گئی تھی اب مین صرف یہ انتظار کر رہا تھا کہ کسی طرح سے شام ہو اور مین دردسر کا بہانہ کر کے اپنا بستر اسنبھالون۔ میری بدقسمتی نے یہان بھی نہین بخشا کمبخت طبیب کو دربار مین اور دنون سے زیادہ دیر لگ گئی۔ یہان اس انتظار مین کہ وہ آئے تو اُسکے ساتھ شام کا کھانا دانا کھا کے جا کے لیٹین دہان پتہ ندارد توبہ آخر نوکرون نے تو مجبور ہو کر کھا پی لیا۔ تو پھر مین کیون بندھین رہنے لگا مجھے بھی اس پابندی سے نجات ہوئی۔ اب مین اپنے وقت معہود کا ہمہ تن چشم ہو کر منتظر رہا اور

امید موہوم کا خمار میری آنکھون سے ہویدا تھا کہ اتنے مین مغربی آسمان پہ ایک سرخ چادر بچھ گئی اور شفق نمایان ہونے لگی۔

شفق بنگئے گردون یہ ہوتا ہو ظاہر
یہ کس کشتہ یگنہ کا لہو ہی

مہتاب بھی اپنا روشن چہرہ سیاہی کے برقع مین سے نکالتا جاتا تھا۔ بس اُسوقت اپنا بسترا بغل مین دبا کر مین بالاخانہ کی چھت پر پہونچا جلدی جلدی مین نے اسے بچھایا اور اب شکستہ دلی سے مین ٹوٹی ہوئی دیوارون کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھنے لگا لیکن مین نے صرف تماکو کے پتے پھیلے ہوون کے اور کچھ بھی نہین دیکھا کسقدر مایوسی اور حرمان اُسوقت مجھے ہوئی۔ ان تماکو کے پتون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کام ناتمام رہگیا ہی پھر اسے کوئی آکر سنبھالے گا۔ چارون طرف مین نے دیکھا لیکن کہین پیاری زینب کا پتہ نہین پایا۔ مین دو ایک بار کھانسا کھنکارا بھی لیکن جواب ندارد صرف ایک آواز میرے کان مین پہونچی اور وہ ڈاکٹر یا طبیب کی بیوی کی تھی کہ جو کسی پہ خفا ہو رہی تھی اگرچہ اسکی آواز کی باریکی دیوارون مین بھی چھید کرتی تھی لیکن پھر بھی مین یہ دریافت نہین کرسکا کہ اصل مین سبب کیا تھا اور کس پر کس وجہ سے یہ خفا ہو رہی ہو کہ اتنے مین جب وہ صحن مین آ کے بہت خفا ہوئی اور غل مچایا تو معلوم ہوا کہ زینب سے یہ مخاطب ہو کے کہہ رہی تھی۔

اب تو مجھ سے کام کو پوچھتی ہی چڑیل یہ تو بتا کہ تو حمام مین کسکے حکم سے گئی تھی شیطان کی بچی۔ مقبرے مین تجھے کیا کام تھا۔ تو اب مین تیری لونڈی بنی کہ مین بیٹھی راستہ دیکھون کہ دیکھیے بیگم صاحب کب تشریف لاتی ہین اور تو خوشیان مناتی پھرے تو نے یہ کام اب تک کیون نہ کیا۔ تجھے نہ کھانے پینے کو ملے گا نہ سونا ملے گا جب تک کہ تو پورا کام نہ کرے گی۔ پس تو ابھی جا اگر ادھورا چھوڑ کر الٹی آگئی تو واللہ باللہ ثم باللہ

پیسہ پر رکھ کے تیری بوٹیاں اڑاؤنگی - یہانتک کہ تیرے ناخنون سے خون نکل آئیگا - اسپر مین نے کچھ کھینچا کھینچی اور کشمکش کی آواز سنی کہ اتنے مین مین نے اسکی ناخوش اور کشیدہ صورت کو اسی جگہ پر دیکھا جسکو ایک لمحہ سے زیادہ نہ گذرا ہوگا کہ مین بچشم انتظار دیکھ رہا تھا -

عشق بھی کیا ہی عجیب و غریب چیز ہو - (مین نے اپنے دل مین خیال کیا) یہ کسقدر زیرکی اور تیز فہمی کو تیز کرتا ہو اور یہ چارہ گری مین کتنا بارآور ہو -

عشق کیا شے ہو کسی عاشق سے پوچھا چاہیے	کسطرح جاتا ہو دل بیدل سے پوچھا چاہیے

کیا تڑپنے مین مزا ہو قتل ہو قاتل کے ہاتھ
اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے

مجھے کن انکھیوں ہی کن انکھیوں مین معلوم ہوا کہ میری معشوقہ نے کس عقلمندی اور دانائی سے ملنے کی تدبیر نکالی ہو کہ بڑی دیر تک بغیر کسی تعرض کے ملاقات ہوا کرے اور کوئی خلل انداز نہو - زینب نے مجھے دیکھ تو لیا لیکن جب تک کہ نیچے کا طوفان بے تمیزی نہ بند ہوا وہ مجھ سے کچھ خبر نہ ہوئی اور جب بالکل سناٹا ہوا اور ہر شے چپ چاپ ہوئی تو تو وہ میری طرف آئی اب اس کہانی اور سرگذشت کا پڑھنے والا خیال کرسکتا ہو کہ مین کس پھرتی سے آناً فاناً مین اسکے پاس پہونچا ہونگا - جو لوگ کہ محبت کے کوچہ سے واقف ہین جنھون نے کہ شب وصل کی چاشنی چکھی ہو وہ خود ہی خیال فرمالین کہ ہمارے وجد اور خوشی کا کیا عالم ہوگا کیونکہ ایسی حالت کا بیان کرنا ناممکن ہو -

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

زینب سے یہ امر معلوم ہوا کہ اصل مین وہ کردش کی بیٹی تھی کہ جو اپنی قوم مین سردار تھا - اور جو مع اپنے تمام کنبہ کے جسمین مویشی اور گلہ وغیرہ بھی شریک تھا قیدی

بنالیا گیا تھا۔ جب یہ لڑکی بالکل معصوم بچہ بھی اور ان حالتون سے جنکا زینب نے
مجھسے بعد ازان کہنے کا اقرار کیا طبیب کی لونڈی بنائی گئی چنانچہ اب غلامی کی حالت مین
بھی۔ اول ہی اول جب ہم ایک دوسرے کے نظارے سے خوش ہوے تو زینب نے
طبیب کی جورو کے غصہ کی کیفیت ٹوٹے ہوے الفاظ مین بیان کرنی شروع کی۔

زینب۔ افسوس صد افسوس۔ کیا تمنے سُنا کہ طبیب کی بیوی نے مجھ سے کیا کہا
بے ایمان عورت۔ لامذہب عورت کے سخت اور کریہ الفاظ سے مجھے مخاطب بنایا۔ یہ
ظالمہ عورت ہمیشہ یون ہی مجھسے پیش آتی ہی۔ اور ہمیشہ مجھے برا بھلا کہتی رہتی ہی۔ میرا
تو یہان کتے سے بھی تو کم درجہ ہو گیا ہی۔ ہر تنفس مجھے بغیر گالی کے یاد ہی نہین کرتا
میرے پاس کوئی بھی نہین آتا۔ میرا زہرا پانی پانی ہو گیا میری تازہ روح مرجھا گئی مین شیطان
کی بچی کیون کہلائی جاؤن مین کرد ہون۔ مین یزیدی ہون۔ یہ سچ ہی کہ ہم شیطان سے ڈرتے
ہین بھلا بتاؤ تو سہی کون نہین ڈرتا لیکن مین اسکی بیٹی نہین ہون۔ کاش اگر یہ طبیب کی
جورو ہمین ہمارے پہاڑون مین ملجاتی تو پھر اس عورت کو معلوم ہوتا کہ گردش کی
بیٹی کیا کر سکتی ہی۔

مین نے اسکی ڈھارس بندھانے کی بہت کوشش کی اور مین نے اُسکے یہ
ذہن نشین کیا کہ تو گھبرا نہین وہ وقت آجائیگا کہ تو اُس سے اپنا بدلہ لے گی۔
اُسوقت تک اپنا غصہ روک رکھ۔

ذرے کا بھی چمکیگا ستارہ
قائم جو زمین و آسمان ہی

اسنے اس امر سے نا امیدی ظاہر کی کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کیونکہ میرے کل
کامون کی بلا کی نگہداشت کیجاتی ہی کہ مین بغیر اپنی بیگم کی واقفیت کے بہت ہی مشکل سے
ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین بھی جا سکتی ہون۔

اصل یہ ہو کہ اس طبیب کا جو نیچ خاندان کا شخص ہو بادشاہ کی ایک لونڈی سے نکاح ہو گیا جو بُرے چال چلن ہونے کے سبب حرم سے خارج کر دی گئی تھی۔ انھون نے غرض شاہ کے حکم سے اس سے شادی کر لی۔ یہ لونڈی سوا بدمزاجی اور غرور کے اپنے ساتھ کچھ بھی نہین لائی بس یہی جہیز گویا لے کر ڈاکٹر کے گھر مین براجی کیونکہ دماغ مین تو وہی شاہی حرم کی ہوا بھری ہی بھلا غرور کیون نہوگا۔ اب نیا خاوند جو اُسے ملا اسکو وہ اپنے پیر کی خاک سے بھی کم درجہ کا خیال کرتی ہو اور اسکو ایسی قابل رحم اطاعت مین رکھتی ہو کہ توبہ ہی بھلی۔ طبیب کو اتنی دلیری نہین ہو کہ بغیر اسکی اجازت کے اُسکے آگے بیٹھ جاے۔ اور یہ عورت گاہے ماہے اجازت دیدیتی ہو ورنہ طبیب صاحب دست بستہ حاضر ہی کھڑے رہتے ہین۔ اور یہ کمبخت ایسی حاسدہ ہو کہ حرم مین کوئی بھی لونڈی ایسی نہین ہو جسپر اُسے بُرا شبہہ نہ جاتا ہو۔ اور اسکی نگاہ مین ہر ایک مشتبہ نہو اسکے مقابل مین اگر ڈاکٹر کو خیال کیا جاے تو وہ بھی بجاے خود بہت ہی مغرور ہی اور اپنی ثنا خوانی سے بہت ہی خوش ہوتا ہو وہ بھی تو اس غیر مستقل انسانی فطرت کا مطیع ہو اور کسی طرح سے بھی تو وہ اپنی حسین اور خوبصورت لونڈیون کا خوش نظارہ نہین کر سکتا۔ گو طبیب کی میری طرف خاص نگاہ ہو مگر صرف اپنی بیوی کے حسد سے وہ سرگردان ہی جسکی اجازت ہو کہ کوئی بات کوئی چیت بغیر اطلاع کے نہو۔ حرم مین بہت ہی فن فریب ہوتے ہین اور جب بیگم خود حمام مین یا مسجد مین جاتی ہو تو بہت ہی پیشبندی اور عاقبت اندیشی سے لونڈیون غلامون مین اوقات کی تقسیم۔ جگہ اور موقع کا انقسام ہو جاتا ہی کہ ایسا نہو باہم کچھ سازوباز ہو جاے۔

چونکہ کبھی اندرون کی حالت دیکھنے کا مجھے اتفاق نہ ہوا تھا تو مین اس سے بہت متعجب ہوا اور میرا تعجب اس درجہ کا بڑھا کہ یہ حسین زینب متضمن حالات حرم کی حکایت بیان کرنے لگی۔ اور طبیب کی حرم سرا مین اپنی زندگی کی تاریخ اُسنے یون دُہرائی۔

عورات

زینب - ہم علاوہ ہماری بیگم کے پانچ حرم مین ہین - ایک شیرین - جو جار جیا کی رہنے والی ہو - دوسری - نور جہان تیسری - ایتھی ہین لونڈی - چوتھی فاطمہ - جو کھانا پکاتی ہو - پانچوین بڑھیل لیلی ہو جو جوان لڑکیون کی نگہبانی کرتی ہو - مین گویا اپنی بیگم کی ٹہلنی یا خادمہ ہون اور جسکو سب خانم کہکے پکارتے ہین مین اسے حقہ بھر کے دیتی ہون - کافی اُسکے آگے لاتی ہون - اسکو کھانا کھلاتی ہون اُسکے ساتھ حمام مین جاتی ہون - اُسکو کپڑے پہناتی ہون اور اُتارتی ہون - اُسکے کپڑے درست کرتی ہون - اُسکا تماکو کوٹتی ہون اور اُسکے آگے دست بستہ کھڑی رہتی ہون - شیرین جو جارجیا والی ہو یہ صندوق وار ہو یعنی کل گھر کی حفاظت اسکے ذمہ ہو - اسکو میرے آقا اور بیگم کے کپڑون کی نگہداشت کرنی پڑتی ہو نہ صرف ایک اُن ہی کی بلکہ تمام گھر کی - جسقدر کہ کھانے دانے مین خرچ ہوتا ہو سب کا انتظام اسی کے ذمہ ہو - تمام چینی چاندی اور دوسری قسم کے ظروف کی بھی یہی خبرداری کرتی ہو - غرض کل اشیا کی نگہداشت کرنا یہ اسی کے ذمہ ہو -

نور جہان - جو حبشن ہو یہ فراشی کا کام دیتی ہو اور غالیچے وغیرہ بچھاتی ہو اور یہ تمام غلیظ و نا ملائم کام کرتی ہو - چاندنیون غالیچون کا بچھانا - کمرون مین جھاڑو دینی تمام صحن مین چھڑکاؤ کرنا - باورچن کو مدد دینا - پارسلون اور تارون کا لیجانا - غرض جو اس قسم کا کام ہو اُسکو وہی انجام دیتی ہو -

اچھا اب بڑھیل لیلی کو خیال کیا جائے تو یہ گویا نوجوان عورتون کی محافظ ہو ذرا ذرا سی بات جاکر یہ لگاتی ہو کہ آج اسنے یہ کیا اور اسنے فلان حرم کے ساتھ یہ باتین کین اور یہی بڑھیا ڈاکٹر یا طبیب کا بھی بخوبی پہرہ دیتی ہو ممکن ہو کہ وہ آنکھ بھر کر بھی کسی کو دیکھ سکے - اسی طرح سے ہمارے دن بیہودہ جھگڑون اور ٹنٹون مین صرف ہوتے ہین - مثلاً دو حرمین باہم گتھ گیئن اور دوسری حرمون سے مقابلہ ہو رہا ہو وہ آنکی جا کے

لگاتی ہین اور وہ آنکی کہتی ہین - یون ہی کشمکش مین گذرتی ہو -

زندگی اپنی جب اس طور سے گذری زینب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

اب اسوقت اگر دیکھا جاوے تو جارجیا والی سے میری کھلم کھلا لڑائی ہو کیونکہ کچھ زمانہ کا عرصہ گذرا کہ اسکے ہاتھ قسمت کھلنے کا ایک فقیر سے ایک تعویذ لگا تھا - یہ تعویذ اُسنے لیا ہی تھا کہ دوسرے ہی دن خانم نے اُسے ایک جاکٹ دی تو اب میرے حسد کا کیا ٹھکانا ہی میرا بھی ارادہ ہوا کہ مین بھی اُس فقیر سے ایک تعویذ لون کہ میرے ہاتھ ایک نوجوان خاوند ملے - اُسی شام کو مین نے تمھین بالاخانہ پہ دیکھا - تو پھر میری خوشی کا اندازہ کرلو - اِسوقت مجھ مین اور نورجہان مین رقابت پھیلی ہوئی ہو اور ہم دونون ایک دوسرے کے جانی دشمن ہین - شاید ہم پھر یکایک دوست بنجائین - ہان نورجہان سے میری بہت ہی موافقت ہو کیونکہ ہر موقع پر وہ میری رقیب کی اپنی خانم سے لگاتی بجھاتی رہتی ہو - کچھ عجیب وغریب مٹھائی مع بکلاوہ کے شاہی حرم مین سے ہماری خانم کو بطور تحفہ بھیجی گئی تھین - اسمین بہت سا حصہ گھونسین اُڑا گئین جارجیا ہی تقصیروار ٹھہری بس اسکی نامون پر خوب ہی نورجہان نے کوٹے بازی کی - مین نے اپنی بیگم یا خانم کا پینے کا کٹورا توڑ ڈالا - یہ جھگڑا بھی اُسی پر رکھا گیا اور خانم نے اُسے مجبور کیا کہ تجھے دوسرا کٹورا لانا پڑے گا - مین جانتی ہون کہ وہ میرے خلاف منصوبہ گانٹھ رہی ہو کیونکہ جارجیا والی ہمیشہ سے لیلی سے گٹھی ہوئی ہو اور وہ ہماری خانم کے بہت ہی معتبرون مین سے ہو - مین وہ چیز کبھی نہین کھاتی جو اُسکے ہاتھون مین ہوکے میرے پاس آتی ہو اسلیے مجھے یہ ڈر رہتا ہو کہ کہین وہ زہر نہ ملادے اور یہی اُسکی حالت ہو اور وہ مجھ سے خائف اور ترسان رہتی ہو - یہ بات تو نہین ہو کہ ہمارا عناد اس درجہ کا بڑھا ہوا ہو کہ جس سے زہر دینے کی نوبت پہونچ جاوے مگر صرف دوراندیشی سے ذرا احتیاط کیا جاتا ہو اور کچھ نہین - یہ امر تو سب حرم سراؤن مین ہوتا ہو

ایک دفعہ ہم دونون مین لڑائی ہوئی تھی۔ کیونکہ اسنے میری طرف تھوک کر ادیہ کہا کہ
لعنت بہ شیطان مجھے سخت طیش مین کر دیا جسکو تم جانتے ہو کہ یہودیون کے لیے بہت ہی
بڑی گالی ہی۔ یہ سنتے ہی مین اُسپر آپڑی اور جہان تک مجھ سے بُرا بھلا کہا گیا خوب سُنایا
اور فارسی مین جتنے مین نے بُرے الفاظ سیکھے تھے دِل کھول کر کہے۔ اُسکے جھونٹے
دوڑکر پکڑ لیے اور اُسکو مین نے جڑ سے اُکھیڑ لیا۔ لیلی نے ہمین آکے علیحدہ علیحدہ کیا اور ہم
باہم خوب گالی گلوج لڑتے رہے یہانتک کہ ہمارے حلق غصہ اور طیش سے خشک
ہوگئے۔ تو اس جھگڑے سے ہم مین بہت دشمنی ہوگئی ہی اب اُسکا یہ حال ہی کہ جہان تک
اُس سے ممکن ہوتا ہی وہ میری طرف سے لگائی بجھائی کرتی رہتی ہی۔

زینب مجھ سے یون ہی بات چیت کرتی رہی یہانتک کہ صبح صادق نے
اپنا جلوہ کیا اور۔

موذن بانگ بے ہنگام برداشت

کا مضمون ہوا۔ اور اُسنے مسجدون مین نمازیون کو یہ کہکے بُلایا۔ "الصلوٰۃ خیر
مِن النوم"۔ "الصلوٰۃ خیر من النوم" یعنی نماز بہتر ہی سونے سے۔ جو صبح کی اذان مین
کہا کرتے ہین۔ ہمنے باہم وعدے وعید کیے کہ جب کبھی ممکن ہو اور موقع ملے ہم دونون
ایک دوسرے کے دیدار سے مشرف ہون۔ مین نے اُس سے یہ کہا کہ جب تو مجھ سے
ملنا چاہے اور تجھے شب کو آنے کا موقع ملے تو تو اپنی نقاب فلان درخت کی شاخ مین
لٹکا دے جو میرے بسترے کے مقام سے دکھائی دیتا تھا اور اگر مین اُسے لٹکا ہوا نہ دیکھونگا
تو سمجھ جاؤنگا کہ موقع نہین ہی۔ یہ اُسنے بھی پسند کیا اور ہم دونون رخصت ہوے۔

چھبیسوان باب

عاشق اور معشوق کا باہم ملنا

دوسری شب کو مین نے بالاخانہ کی چھت سے دیکھا کہ شاید نقاب لٹکی ہوئی معلوم ہو

لیکن افسوس نہ معلوم ہوئی کس ناامیدی اور مایوسی سے مین شکستہ دل ہوگیا۔ تمام تماکو دغیرہ کا
پتہ ہی نہ تھا سب نیچے چلا گیا تھا مطلع صاف تھا۔ مین نے طبیب کی جورو کی طرف
خیال کیا اور اسکی طرف ایسا متوجہ ہوا جیسے کوئی دل لبھانے والی آواز کو سنتا ہو مگر بالکل
پتہ ہی نہ تھا۔ جوتیون کی کھٹر کھٹر کی آواز بھی نہ سنائی دیتی تھی جسکو مین نے خیال کیا
کہ یہ بڑھیا لیلی کی رفتار کی آواز ہو مگر سناٹا تھا۔ مین نے اسی سلسلہ مین شاہی بینڈ کی
جھن جھناہٹ کی آواز سنی۔ طبل کی دھون دھون۔ اور قرنا کی تیز صدا جو سب آفتاب کے
غروب ہونے کی خبر دیتی تھین۔ مین نے موذنون کی مختلف اذانین سنین جو عشا کی نماز کیلیے
نمازیون کو بلا رہے تھے۔ پولیس کا طبل بھی بج رہا تھا جو دکاندارون سے گویا تھا کہ اپنی
دکانین بند کر کے گھرون مین جا کے آرام کرو۔ شاہی محل پر سے سنتریون کی آوازین بہت
دور سے سنائی دیتی تھین جو محل کے برج مین پہرا دے رہے تھے۔ رات کی گھٹاٹوپ چادر
اب پورے طور سے تمام عالم پر چھا گئی۔ آفتاب سیاہی کا برقع اپنے روشن چہرے پر کبھی کا
اوڑھ چکا اور ڈاکٹر کی حرم سرا مین سناٹا اور چپ چاپ معلوم ہوئی۔

مین نے اپنے دل مین کہا کہ اسکا سبب کیا ہو اگر یہ لوگ سب حمام جاتے جب بھی
وہان اتنی دیر تک قیام نہ رکھ سکتے تھے کیونکہ علاوہ برین حمام شگون کے باعث سے
فجر ہی کو کھولے جاتے ہین۔ کیا تو کوئی بیمار ہوگا۔ یا انمین شادی ہوگی یا کہین بچہ پیدا ہوا ہوگا
یا کوئی مرگیا ہوگا۔ یا ڈاکٹر پر خود کوئی آفت آئی ہوگی غرض مین اسی قسم کے خیالون کا
خیال کر رہا تھا اور اپنے کو ہلاک کرتا تھا کہ یکایک مجھے یہ سنائی دیا کہ کوئی دروازے کو
بہت زور سے دستک دے رہا ہو۔ جون ہی کھلا مچا مچ جوتیون کی آوازین سنائی دین
اور اب بہت سی ملوان عورتون کی آوازین آنے لگین ان آوازون مین خانم کی آواز
الگ معلوم ہوتی تھی اس آواز کا لہجہ صاف کہے دیتا تھا کہ یہ آواز خانم ہی کی ہو کتنی ہی
لالٹینین آگے پیچھے آتی جاتی تھین افسوس مین نے بہت سی عورات کی صورتین

دیکھین

دیکھ لی تھین انمین میری پیاری زینب بھی تھی جسنے اپنا برقعہ مُنھ پر سے اُٹھا دیا تھا۔ اب مین انتظار کرنے لگا کہ شاید اسکی ملاقات کی رحمت مجھپر نازل ہو غرض کہ کچھ دیر نہ ہوئی کہ پیاری جلوہ فرما ہوئی۔

زینب نے بڑی ہوشیاری سے مجھ سے کہاکہ یہ حالتین ایسی اکثر واقع ہوئی ہین کہ جنسے ہم اس موقع پر نہین مل سکینگے۔ گو مین اُس سے بیخبر نہین ہونگی اگر موقع ملا تو ضرور بالضرور مین اس امر کی کوشش کرونگی کہ ہم دونون باہم شربت وصل سے مسرور ہون۔ چند الفاظ مین زینب نے مجھے اس امر سے بھی اطلاع دی کہ ہماری خانم کی بہن کا انتقال ہوگیا تو اب انھین بھی وہان بُلایا گیا تھا۔ یہ بیان کیا جاتا ہو کہ اسے رقیب نے زہر دے دیا تھا۔ تو ہماری خانم سب عورتون کو اپنے ہمراہ لے گئی تھین کہ وہان جاکر سب بہت زور و شور سے نالہ وزاری کرین جیسا کہ ایسے مواقع پر ہوا کرتا ہو۔ سب نے جب تک کہ اُنکی آوا ند ین نہ بیٹھ لین برابر نالہ وزاری کی ہماری بیگم نے اپنے کپڑے حالت غم مین کمال ہوشیاری اورذہ یرکی سے پھاڑ ڈالے کیونکہ انھین یہ خیال تھاکہ مین ایک پیاری اور قیمتی جاکٹ پہنے ہون صرف ایک دو وہی کپڑے پھاڑے جو محض بے قیمت تھے اور جنکی اتنی پروا نہین کیجاتی تھی۔ کل گویا تجہیز و تکفین ہوگی۔ یہ ضرور تھا کہ سب لوگ آہ وزاری کرنے کے لیے وہان جمع ہون اور سب ایک ایک سیاہ رومال لین اور مٹھائی کھائین۔ میرے دلبر نے یہ وعدہ کرکے کہ مجھ سے جہان تک ممکن ہوگا مین کل شام کو آنے کی کوشش کرونگی پھر مجکو تنہا چھوڑا اور چلتے وقت مجھ سے یہ کہ گئی کہ نشان کا خیال یاد رکھنا۔

جب صبح کو مین اُٹھا تو اس امر سے بہت ہی متعجب ہوا کہ زینب مجھے اشارہ کرکے نیچے بلاتی ہی مین دیکھتے ہی چھلانگ مار کر اور بہت پھرتی سے اُسکے اشارے کے ساتھ پہونچا اور اُسی راستہ سے اُترکر وہان گیا جہان سے کہ وہ اُترتی تھی اب مین نے اسوقت اپنے کو حرم کے مرکز مین پایا۔ میرے جسم پر ایک رعشہ سا چھا گیا اور مین مارے ڈر کے

کانپ گیا کیونکہ جب مین نے یہ خیال کیا کہ مین اُس مقام مین ہون کہ جہان کسی کے آنے کی اجازت نہین ہو اور کوئی پرندہ پر تک نہین مار سکتا۔ لیکن اپنی حسینہ کے بے تکلف برتاؤ اور مسکرانے سے مین آگے بڑھا۔

زینب۔ آؤ حاجی آؤ۔ ڈر کو اپنے دل سے نکال ڈالو۔ یہان سوا میرے کوئی بھی نہین ہو اگر ہماری قسمت اچھی ہو تو ہم تمام دن باہم مزے اُڑائینگے۔

مین۔ تمنے کس کرامت سے یہ سناٹا کیا۔ خانم کہان ہو۔ اور عورتین کہان چلی گئین۔ اگر وہ یہان نہین ہین تو پھر ڈاکٹر سے کیونکر جان بچے گی۔

زینب۔ ڈرتے کیون ہو۔ مین نے تمام دروازون کو بند کر دیا ہو اور اگر کوئی آبھی جاے تو میرے کھولنے تک تم بچ سکتے ہو۔ لیکن اب اسکا بھی کچھ ڈر نہین ہو سب عورتین اسکی تجہیز تکفین کرنے گئی ہین۔ اور اگر مرزا احمق کی کہو تو خانم اسکے پہلے ہی انتظام کر گئی ہو کہ اگر مین صرف اکیلی ہون تو اُسکی مجال نہین ہو کہ وہ گھر مین قدم بھی رکھ سکے۔ اے حاجی تم خوب سمجھ لو کہ اسوقت ہمارے نصیب بلند ہین اور بڑھ رہے ہین اور وہ بہت ہی خوش قسمت ساعت تھی کہ ہم دونون نے باہم ایک دوسرے کو دیکھا۔ خدا کی قدرت ہو ہر شے ہم دونون کے موافق ہی ہوتی رہی میری رقیب جارجین نے خانم کے دماغ مین یہ بات تہ نشین کر دی کہ لیلی کو ایسے موقع کا بہت ہی علم ہو اور وہ اُسنے بچپن سے حاصل کیا ہو اور اُسے خوب واویلہ و بکا کرنا آتا ہو۔ تو اُسے وہ اپنے ساتھ لے گئی کیونکہ ایسے موقع پر اسکا ہونا ضرور تھا۔ مین جو ایک کردی قوم مین سے ہون۔ اول تو مین فارسیون کے رسم و رواج سے بہت ہی کم واقف ہون۔ دوسرے قوم کردیش اس صورت نے مجھے سیاہ رومال اور اور شفعات سے باز رکھا اسی لیے مین گھر مین چھوڑ دی گئی۔ ایک گھنٹہ گذرا کہ سب کے سب متوفی کے مکان پر چلے گئے جب لیلی میری جگہ پر مقرر ہوئی تو مین ظاہرا بہت ہی خفا ہوئی۔ لیکن خدا کا شکر ہو کہ ہم دونون اسوقت یہان موجود ہین اور اپنا وقت یہان یون ہی خوشی اور خرمی مین گذارینگے۔

پھر میری پیاری مطبخ مین میرے لیے کھانا تیار کرنے چلی گئی۔ اور مجھے ادھر اُدھر دیکھنے
بھالنے کے لیے چھوڑ گئی کہ مین تمام حرم سرا کی پوشیدہ چیزون کی خوب سیر کرون۔
مین پہلے خود خانم کے کمرے مین گیا۔ اس کمرے کی تمام کھڑکیان جنمین آئینے جڑے
ہوے تھے باغ کی طرف کھلی ہوئی تھین۔ ایک کونے مین خانم کی خاص جاے نشست تھی
کہ جہان ڈبل غالیچہ بچھا ہوا تھا۔ اس غالیچہ پر ایک لنبی مسند بچھی ہوئی تھی جسپر ایک
سونے کے تارون کا غلاف پڑا ہوا تھا۔ اسکے آنچلون مین ایک فیتہ لگا ہوا تھا جسپر
بہت ہی مہین ململ کی ایک چادر خاک وغیرہ سے محفوظ کرنے کے لیے نقاب نما پڑی
ہوئی تھی۔ اِس بیٹھک کی جگہ ایک آئینہ لگا ہوا تھا جسپر نہایت ہی خوبصورتی سے نقش ونگار
ہو رہے تھے۔ اور وہین ایک صندوقچہ رکھا ہوا تھا جسمین عجیب وغریب چیزین تھین۔
تِلے دانی جسمین سرمہ کی سلائی اور سرمہ وغیرہ تھا۔ کچھ چینی سرخ رنگ۔ ایک جوڑا
بازوبندون کا جنمین تعویذ بھی شامل تھے یہ سب سامان اسی صندوقچہ مین موجود تھا
ایک طرف جڑاؤ جھومر۔ چاقو۔ قینچی۔ سروتا۔ یہ بھی چیزین وہان موجود تھین اور ایک
ستار ایک عود۔ یہ بھی دونون چیزین وہین قریب ہی زینت دی گئی تھین۔ خانم کا
بستر الٹا ہوا اور ایک سفید اور نیلے بقچہ مین بندھا ہوا ایک طرف الگ رکھا ہوا تھا
چند تصاویر بے چوکھٹے کی دیوارون مین لٹک رہی تھین۔ الماری پر جو بہت اونچی
تھی تمام بلوری اور قسم قسم کے ظروف چنے ہوے تھے ایک گوشہ مین نئے گلرنگ
شیرازی کے شیشے زیب دے رہے تھے جنمین شراب ارغوانی جھلکتی ہوئی کیا ہی بہار
دے رہی تھی۔ بہت ہی نور کے تڑکے خانم اُٹھکر دو ایک گلاس نوشجان فرماتی تھین تاکہ
اُس الم ومصیبت کی تخفیف ہو جاے جو اُسکی بہن کے انتقال سے ہوا تھا۔
مین نے اپنے دل مین کہا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گھر چھپا ہوا ہے کیا
تقدس وپاکی اور کسر نفسی کا جلوہ مین دیکھ رہا ہون ہمارا طبیب جو اپنے کو

بہت ہی پکا مسلمان کہتا ہو اور پھر یہ ارغوانی شربت ٹھنڈے پانی مین ملاکر اُڑاتا ہو۔ اور جو وہ باہر صرف شربت کا نام کرکے پیتا ہو اُسکا خسانہ تو یہ جمع ہی۔

اُسوقت مین نے اپنی تعجبانہ طبیعت کو مطمئن کیا اور دوسرے کمرون کو ملاحظہ کرنے لگا یہ کمرے ملازمین کے تھے۔ زینب نے کھانا پکا کر تیار کر لیا۔ اور ہمارے آگے خانم ہی کے کمرے مین قابون مین کھانا لا کے چن دیا۔ مین اُسی جواہر نگار اور زرین مسند پر بیٹھا جسکا مین نے پہلے ذکر کیا ہو۔ زینب نے جو جو خوشگوار کھانا تیار کیا تھا اُسکی لذت کو مین نہین بیان کرسکتا۔ ایک قاب مین چانول رکھے ہوے تھے جو برف کی طرح سفید تھے۔ اسی قاب کے پاس دوسری قاب مین کباب شامی مزا دے رہے تھے۔ اور یہ شامی کباب پراٹھون مین پکاے گئے تھے۔ جنکی پرت پرت علیحدہ تھی۔ بالکل اصفہانی سردے کے موافق جسکی خوشنما قاشین اور اُنکے علیحدہ علیحدہ پرت کیے ہوسے کیا ہی بھلے معلوم ہوتے ہین۔ ایک بلوری طشتری مین چند ناشپاتیان اور خوبانی بھی رکھی ہوئی تھین۔ ایک رکابی مین کچھ انڈونکا خاگینہ۔ پیاز۔ اور ہرا پودینہ۔ ایک مین ترش دہی بنا ہوا اور چند پیالون مین قسم قسم کے شربت یہ سب دسترخوان پر چنے ہوے تھے ان چیزون کے ضمن مین کچھ طشتریون مین لذیذ مٹھائی اور ایک ظرف تازہ شہد کا بھی موجود تھا۔

مین۔ ذرا مونچھون پر تاؤ دے کر۔ تمنے تو بہت ہی جلد یہ کھانا جو شاہون کے شایان ہی تیار کر لیا۔

زینب۔ بھلا آپ یہ کیا فرماتے ہین یہ ہو ہی کیا۔ میری خانم نے حکم دیا تھا کہ یہ کھانا فجر ہی کو تیار ہو جاے لیکن اور اور خیالون سے اُنھون نے یہ ارادہ کیا کہ متوفی کے گھر ہی کھانا زیبا ہو۔ اسلیے وہ بے کھاے چلی گیئن اور جیسے کہ تم دیکھتے ہو مجھے گھر مین چھوڑ گیئن۔ تو آؤ جلدی کھانا کھالین اور پھر خوشی منائین۔

غرض ہم دونون نے بیٹھ کر خوب ہتھے مارے اور کچھ دستر خوان پر

اپنے بعد ازان آنے والون کے لیے چھوڑ دیا - جب ہم اپنے ہاتھ دھو چکے ہمنے اپنے آگے شراب ارغوانی رکھی - اور اب دور چلنے شروع ہوے - اب یہان نہ نجات کا خیال تھا نہ عذاب حشر کا - ہمنے باہم ایک دوسرے کو مل کر مبارکباد دی کہ اسوقت کیسے دو خوش اور بہت ہی شاد شخصون کا باہم جلسہ ہوا ہے -

اُسوقت میری خوشی کا کچھ عالم نہ پوچھو آیندہ و حال کے تمام خیالات کو بالاے طاق رکھ کر مین نے ستار اُٹھالیا اور حافظ جی کی یہ غزل الاپنے لگا - جو مین نے بچپن مین یاد کی تھی اور جسکو اکثر حمام مین سامعین کے سننے کی چاہ سے گایا کرتا تھا -

غزل حافظ

کنار آب و پاے باد و طبع شعر یاری خوش	معاشر دلبر شیرین و ساقی گلعذاری خوش
الا اے دولت طالع کہ قدر وقت میدانی	گوارا بادت این عشرت کہ داری روزگاری خوش
ہر آنکس را کہ در خاطر ز عشق دلبری باریست	سپندی گو بر آتش نہ کہ داری کار باری خوش
شب صحبت غنیمت دان و داد خوشدلی بستان	کہ مہتاب دل افروز است طرف جویباری خوش
عروس طبع را زیور ز فکر بکر می بندم	بود کز نقش ایامم بدست افتد نگاری خوش
مے در کاسۂ چشم ست ساقی را بیا بیزد	کہ مستی میکند با عقل و می آرد خماری خوش

بغفلت عمر شد حافظ بیا با ما بہ میخانہ
کہ شنگولان سرمستت بیاموزند کاری خوش

زینب اسوقت بالکل حالت وجد مین ہوگئی تھی - کیونکہ اس بیچاری نے آج تک اپنی زندگی مین یہ دل لبھانے والا اور مسرور کرنے والا گانا سنا ہی نہین تھا اُسوقت یہ خیال اسکے مسرور اور وجد آمیز قلب سے بالکل نسیاً منسیا ہوگیا تھا کہ ہم دونون ایک کمبخت شخص ہین کیونکہ وہ ایک لونڈی تھی اور مین ایک تہیدست اور بیچارہ تھا -
اُسوقت ہمارا باہم یہ خیال تھا کہ جو کچھ ہمارے گرد رکھا ہوا ہے یہ سب ہمارا ہی ہے اور

یہ شراب ارغوانی اور ہمارا عشق ہمیشہ تک قائم رہیگا ۔
مین نے اسی قسم کے اور بھی کئی گیت گائے لیکن جب مین نے دیکھا کہ جیسے ہماری شراب ارغوانی کی بوتلین خالی ہوگئی ہین اُسی طرح سے مختلف غزلون سے دماغ بھی خالی ہوگیا ہو۔ابھی وقت بھی بہت کچھ صرف نہ ہوا تھا۔زیادہ عرصہ باقی تھا جسمین ہم دونون خوب خوشی منائین ۔
مین ۔پیاری زینب تمنے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنی زندگی کی کچھ رام کہانی دُہراؤنگی تو اب یہ بہت ہی موزون وقت ہو۔بہت دیر تک کوئی چیز ہماری اس خوش صحبت مین حارج نہوگی اور چونکہ ہماری یہ صحبت شب کو ایک بے تحقیق امر ہو خبر نہین ہو یا نہین تو بہتر ہو کہ ان خوش ساعتون مین اپنی سرگذشت بیان کرین ۔یہ سُنکر زینب نے میری تجویز کو بدل و جان قبول کرلیا اور اسطرح سے اپنی سرگذشت بیان کرنے لگی ۔

چھبیسوان باب

زینب کی رام کہانی

مین ایک سردار کی لڑکی ہون جو کردستان مین بہت ہی نامی گرامی ہو اور جو اوکس آقا کے نام سے مشہور ہو۔میری مان کون تھی اُسکو مین ٹھیک ٹھیک نہین جانتی مین نے سنا ہو کہ مین کرند (کردستان مین ایک ضلع کا نام ہو) کے پوشیدہ جلسون مین پیدا ہوئی تھی ۔چونکہ اس قسم کے راز قوم کرد ہمیشہ چھپاے جاتے ہین اسیلیے مین اس امر کی دلیری نہین کرسکتی کہ کسی سے اپنا تعلق ظاہر کردن ۔اور اسیلیے مین تحقیق بیان نہین کرسکتی کہ آیا وہ رپورٹ جو میری پیدایش کی بابت ہو سچ ہو یا نہین ۔یہ بہت ہی سچ ہو کہ مین نے کبھی اپنی مان کو ان آنکھون سے نہین دیکھا۔ایک مخاطرہ مین مین غورات مین لائی گئی تھی اور میرا ساتھی ایک گھوڑی کا بچھرا تھا جسنے میرے ساتھ پرورش پائی تھی یہ بچھرا بھی اُسی ڈیرے مین پیدا ہوا تھا جسمین کہ مین تولد ہوئی تھی اس بچھرے کی

مان کا اصلی عرب کا خون تھا کہ جسکی آؤ بھگت اور چوپاے جانوروں سے زیادہ ہوتی تھی غرض کہ اس گھوڑی پر بہت ہی توجہ کی جاتی تھی اور یہ اور بیویون سے زیادہ عزیز سمجھی جاتی تھی اور اسکی نگہداشت آدمیون کے موافق ہوتی تھی۔ یہ ڈیرے مین ایک گرم مقام پر رہتی تھی اسکا بہت ہی خوبصورت ساز وسامان زین وغیرہ تھا اور ہمارے کل سفرون مین بہ نسبت اور جانورون کے اسکی نگہبانی بہت ہی اچھی طرح کیجاتی تھی۔

جب وہ گھوڑی مرگئی تو تمام کیمپ مین نالہ و بکا کی آوازین بلند ہوئین۔ اور سب نے سخت ماتم کیا۔ بچھرا گویا میرے باپ کا جنگی گھوڑا بنا۔ اور وہ اسوقت تک تمام کردستان کا فخر و افتخار رہا۔

آپ اس بات کو خیال فرمائین کہ گو کرد اپنے کو کسی سلطنت کا مطیع نہین خیال کرتے تاہم ہمارے باپ دادا اور خصوصًا میرا باپ اپنے گلہ کو کردستان کے پہاڑون مین جو ترکی سلطنت مین ہین اور جو پاشا ربغداد کی حکومت مین واقع ہین چراتا ہو اور اپنے ڈیرے خیمے وہان قائم کرتا ہو۔ جب کبھی کہ اسے جنگ کا موقع آتا ہو تو وہ اپنی اور قومون کو بلا لیتا ہو کہ جو جنگ کے لیے کافی تعداد گھوڑون کی مہیا کرین جو ایشیا مین بہت ہی مشہور ہین کہ جنگ مین سب سے بالاتر رہتے ہین اور بہت ہی خوب کام دیتے ہین۔ میرا باپ صرف اپنی قوت۔ اپنی جرأت۔ اپنی شہسواری کے سبب سے پاشا کا بہت ہی پیارا تھا۔ اسکی صورت پرشکوہ تھی اور جسوقت وہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور جب اسکا خود فولادی کا لوہا دونون طرف اسکے کاندھون پر پڑتا تھا تو اسکی بہت ہی وحشتناک صورت دکھائی دیتی تھی اُسنے بہت سے جوانان تیز آہنگ کو تہ تیغ کیا تھا اور وہ اپنے بھالے کی نوک پر بالون کا طرہ لیجانے مین سب سے ممتاز گنا جاتا تھا۔ اور جب جنگی لباس پہن پہنا کر تیار ہوتا تھا تو لوگ بہت ہی تعریف کرتے تھے۔ مین اسکی اسوقت کی شان و شوکت کبھی نہ بھولونگی جب اسکی رانون کے نیچے گھوڑا ہوتا تھا۔

رستم و غا حاتم کرم جان جہان فرخ ستیم
درزور و طاقت گشتہم در معرکہ ثابت قدم

مین نے اُسے ہزارون سوارون مین دیکھا ہو - جو تمام چار آئینہ لگائے ہوئے خود فولادی پر مور کے پر لہرے مارتے ہوئے اور اُنکے نیزے آفتاب کی روشنی سے چمکتے ہوئے جو انتظاری کر رہے تھے اور پاشا سے ملنے کے لیے تیار تھے - اِس مہم کا نتیجہ یہ ہوا کہ گویا یہان سے ہماری بدقسمتی کی تاریخ شروع ہوئی -

وہابی عدو و بغداد مین حملہ آور ہوئے تھے اور تمام اطراف مین ایک تہلکہ مچایا تھا اُسوقت پاشا نے گرد سے مدد لینے کا وقت خیال کیا - وہ کثرت سے فوج لے کر میدان جنگ مین آیا اور فوراً دشمن کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوا -

ایک ہی شبخون مین میرے باپ کا شیخ کے بیٹے سے مقابلہ ہوگیا جو فوج وہابیہ کی کمان کر رہا تھا اُسنے اس عرب کو قتل کر ڈالا اُسکے تمام ہتھیار مع اُس گھوڑی کے جسپر دشمن سوار تھا لے کر واپس پھرا - میرے باپ نے اس گھوڑی کو بہت ہی بیش قیمت تصور کیا اور چاہا کہ اسکو پاشا سے پوشیدہ کرے - اِس خیال سے اُسنے وہ گھوڑی اپنی جگہ قیام مین بھجوادی اور حکم دیدیا کہ اسکو بہت ہی نگہبانی اور ہوشیاری سے چھپایا جائے اور اسکو حرم سرا کے ڈیرون مین باندھا جائے - لیکن اِسکے یہ دور اندیشانہ خیالات محض غیر مفید تھے کیونکہ جس مطلب کے چھپانے کی اُسنے کوشش کی تھی اور جسکو یہ چاہتا تھا کہ کسی کو خبر نہو وہ سب مین پھیل گئی تھی - چونکہ پاشا کو اس سے ایک الفت تھی اور بہت ہی اسکی توقیر کرتا تھا اور اسکو یہ بھی خیال تھا کہ یہ ایک معمولی گھوڑی ہوگی اسلیے اسنے کچھ نہ کہا - مگر جنگ کے کچھ ہی دن فرو ہونے کے بعد وہابی جنگلون مین نکال دیے گئے تھے اور سب کرد اپنی اپنی قیام گاہون مین واپس چلے گئے تھے - ایک دن ہمین صبح کو تعجب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ چند پاشا کے افسر یعنی سوارون کا کپتان دس آدمیون کی ہمراہی مین ہمارے خیمون مین آیا -

سب جری سوار اور ہتھیار بند تھے ۔ ہر شخص ہم مین سے اُنکی تعظیم و تکریم کے لیے چوکس ہوا اُنکے گھوڑون کو قریب ہی کی سبز چراگاہ مین لے گئے اور اُنکے آگے ہری ہری گھاس ڈال دی ۔ بہت دھوم دھام اور تکریم سے سوارون کو ڈیرون مین بٹھایا وہان اُنکو کافی اور حقے پلائے اور پلاؤ پکانے کے لیے چانولون کی بڑی دیگ چولھے پر چڑھائی گئی ۔ دو بھیڑین فوراً ذبح کی گئین ۔ اور عورتون نے انھین فوراً پکا کر تیار کیا اور کچھ روٹیان بھی اُسی کے ساتھ پکائین ۔ غرض جو کچھ ہم سے ہو سکا اور جہانتک کہ ہم تکلف کرنا جانتے تھے اور جسقدر کہ ہم خاطر کر سکتے تھے اپنے مہمانون کی خاطر داری مین کوئی بھی دقیقہ باقی نہ رکھا

جون ہی میرے باپ نے دیکھا کہ پاشا کے آدمی چلے آتے ہین اور ابھی وہ اِنکے خیمون سے دور ہی تھے تو وہ اُسی وقت سمجھ گیا کہ ضرور کچھ دال مین کالا کالا ہے اُسنے فوراً اپنے بڑے بیٹے کو حکم دیا کہ اس گھوڑی کو کھول کر تو پڑوس کے خندق مین لے جا کہ کسی کو خبر نہو ہمارے ڈیرے خیمے ایک پہاڑی سیلاب کے کنارے پر ایستادہ تھے تو ایسی حالت مین یہ بہت ہی آسان تھا کہ ہم کوئی چیز وہان سے ہو کر چوری کر کے لیجائین اور کسی کو کانون کان خبر نہو ۔ وہ بلند اور پیچدار پہاڑ جو ہمارے پڑوس مین واقع تھے ایسے پیچدار تھے اور انمین اِس قسم کا اُلجھاؤ تھا کہ اگر ہم پر کوئی آفت آسکے واقع ہو تو وہ ہماری خاصی پناہ ہو سکتے تھے ۔

اِسوقت مجھے وہ ساری باتین اسطرح سے معلوم ہوتی ہین گو یا کل ہی گذری ہین ہم عورات جہان مرد جمع تھے اُس مقام کو پورے طور سے جہان تک تاک کر سکتی تھین ہمارے تعجب نے خود ہماری اِس امر کی طرف رہنمائی کی کہ ہم سنین کہ یہ لوگ باہم کیا باتین چیتین کرتے ہین ۔ افسر اور دو ترک تو ڈیرے مین بیٹھے ہوے تھے اور باقیماندہ ہتھیار بند ڈیرون کے باہر کھڑے تھے ۔ میرا باپ نہایت ہی ادب سے ۔ کچھ ہی دور اور ممتاز جاورے علیحدہ دونون اپنے ہاتھ آگے کیے ہوے گردن جھکائے بیٹھا ہوا تھا ۔

اور اسکی نشست وضع انوکھی اور جو بہت ہی عاجزی ظاہر کر رہی تھی۔ مگر چاروں طرف اسی حالت میں اپنے کو نظر کر رہا تھا اور ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا۔

میرا باپ۔ "ای آمدنت باعثِ آبادی ما"

آپ نے ہمیں سرفراز فرمایا اور جو کچھ ہمیں آپ کے آنے پر خوشی ہوئی ہی ہم بیان نہیں کر سکتے۔

افسر۔ خوشا وقتیکہ ہمیں ایک دوسرے کے دیدار سے شادمانی حاصل ہو۔ آج مدت کے بعد ہم باہم ملے ہیں۔

غرض اسی قسم کی تکلف آمیز باتیں کر کے وہ خاموش ہو رہے اور اپنے حقے پینے لگے جب انکے حقوں سے بقے کے بقے دھوئیں کے نکلنے لگے اور وہ کافی طور سے انھیں پی چکے تو افسر نے میرے باپ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا۔

ہمارے آقا پاشا نے تمہاری صحت اور امن کی خبر مانگی ہو وہ تمسے زیادہ محبت رکھتا ہو اور کہتا ہو کہ تم میرے گاڑھے دوستوں میں سے ہو۔ ماشاءاللہ آپ کیا ہی اچھے شخص ہیں تمام فرقہ کرد کے کیا کہنے۔ کیا خوب لوگ انہیں ہیں۔ تمہارے دوست ہمارے دوست ہیں اور تمہارے دشمن ہمارے دشمن ہیں۔

یہ سنکر ایک بوڑھے ترک نے جو وہیں کھڑا ہوا تھا اسکی زور سے تائید کی اور اپنے افسر کا ہمزبان ہوا۔ اسپر میرے باپ نے ذرا اپنے کاندھے سکیڑ کر اور اپنے دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھ کے نیچی نگاہوں سے یہ گذارش کیا۔

میں پاشا کا ادنیٰ غلام ہوں اور میں آپکا بھی غلام ہوں۔ آپ میری یہ عزت افزائی کرتے ہیں اور آپ نے یہ قدر افزائی فرمائی جو میرے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا۔

	وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں	

الحمد للہ کہ ہم پاشا کے سایۂ عاطفت مین امن سے گذارا کرتے ہین اور اپنی ٹوپیون کو نڈر ہو کے ایک طرف اُتار کے رکھ دیتے ہین - خدا اُسے سرسبزی عطا کرے گو پا اب معاملہ کی گفتگو شروع ہوئی —

افسر - اوگس آغا ہمارے سردار کے پاس وہابیون نے ایک وکیل بھیجا ہو اور اُسنے وہ گھوڑی مانگی ہو کہ جسپر اُنکا کمانیر سوار تھا اور عین معرکۂ جنگ مین مارا گیا اگرچہ اُنکا یہ مقولہ ہو کہ اُسکا خون ہم سب کی گردن پر ہو اور اُسکے خون کی دیت گیا تو خود پاشا کی جان اور بار اُسکے بیٹے کی جان کے ساتھ ہو گی تاہم اسوقت یہ خیال وہ چھوڑ دینگے اگر وہ گھوڑی انھین دیجائیگی جسپر کہ وہ پیچ کر رہے ہین - وہ کہتے ہین کہ وہ گھوڑی عرب کی عمدہ نسلون مین سے ہو - اور اگر دیکھا جاے تو اس گھوڑی کا سلسلہ اُس گھوڑی سے ملتا ہو کہ جس گھوڑی پر بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف سے مدینۂ منورہ کو ہجرت فرمائی تھی - اسکے علاوہ وہ اس گھوڑی کے لینے کے لیے روپیہ دینے کو موجود ہین یہان تک کہ پاشا آخر ساکت ہو گا - اسوقت تمام عالم جانتا ہو کہ تم بہادر ہو اور صرف تمھارے نیزۂ جانستان نے شیخ کے بیٹے یعنی عرب کے کمانیر کی جان جسم سے نکالی ہو ہمارے مالک نے تمام وزرا اور امراے شہر بغداد سے صلاح لے لی اُنکی اِس درخواست پر توجہ مائل کی اور چونکہ اب یہ ایک گورنمنٹ کا کام ہو اِسلیے اُسنے خاص مجھے تمھاری خدمت مین اسی لیے بھیجا ہو کہ تم وہ گھوڑی مجھے پکڑا دو بس یہی میری درخواست تھی جو مین نے گوش گذار کی -

سیراب - واللہ باللہ پاشا کے نمک کی قسم جسکو مین کھاتا ہون - تمھاری روح کی اور تمھاری اُس مان کی قسم جسنے تمکو جنا ہو - تمام تارون اور آسمانون کی سوگند وہابی محض جھوٹے ہین - وہ گھوڑی کہان ہو جسکو اُنھون نے گم کر دی اور وہ مشیت نژاد جانور کہان ہو جو میری تقدیر مین آکے پڑا - یہ صحیح ہو کہ میرے ہاتھ ایک گھوڑی لگی تھی

لیکن وہ گھوڑی ایسی عیبی اور بدبخت تھی کہ مین نے میدان جنگ کے ایک ہی دن بعد اُسکو ایک عرب کے ہاتھ فروخت کر ڈالا - ہان اسکا ساز و سامان زین و لجام تو آپ لے سکتے ہین اور جو گھوڑی مانگیے تو بندہ پرور اُسکا تو پتہ بھی نہین -

افسر - اللہ اللہ - یہ ایک بہت ہی اہم اور بانتیجہ کام ہو اوکس آغا تم میری طرح سے ایک متدین شخص ہو - ہماری داڑھیون پر خندہ زنی نہ کرواؤ اور ہمین برہنہ سر یہان سے نہ بھیجو اگر ہم گھوڑی کو اپنے ہمراہ نہ لے گئے تو ہمیشہ کے لیے ہمارے منھ سیاہ ہو جاینگے اور تم مین اور پاشا مین دوستی کے دروازے بند ہو جاینگے تمھین میری جان کی قسم ذرا مجھے بتا دو کہ وہ گھوڑی کہان ہی -

میرا باپ - اب مین کیا کہون اور کیا کرون او میرے دوست گھوڑی یہان نہین یہ نرے ہی جھوٹے ہین - مین سچ کہتا ہون - یہ کہہ کے میرا باپ افسر کے قریب آیا اور بڑی دیر تک پھسر پھسر کچھ باتین کان مین کرتا رہا - جب باتین ہو چکین تو دونون کچھ رضامند سے معلوم ہوے -

اسکے بعد افسر نے بہت زور سے بآواز بلند یہ کہا - اگر واقعی یہ امر ہو کہ وہ جانور تمھارے قبضہ مین نہین ہو تو پھر قسمت سے تو کوئی جنگ و جدل نہین ہو - اب ہمین بغداد واپس جانا چاہیے

میرا باپ پھر اپنی جگہ سے اٹھکر عورتون کے کمرے مین آیا - اور اپنے مہمانون کو کافی اور حقہ پیتے ہوے چھوڑ آیا تاکہ اُنکی کھانے کو تیار کرائے جو اُنکے لیے پک رہا تھا اسنے اپنی بیوی سے کہا کہ جو اسکی خزانچی تھی کہ اشرفیون کی تھیلی لائے - یہ اشرفیون کی تھیلی بڑا اُسنے کپڑون مین لپٹی ہوئی رکھی تھی اور جو اُسکے پاس امانتاً رکھدائی تھی - اُس گھوڑی کا زرین زین و لجام بھی اپنے پاس منگایا - اُسنے بیس ڈیوکیٹ لیے اور انکو رومال کے ایک کونہ مین باندھکر اپنی کمر سے کس لیا اور یہ حکم دیا کہ سب کھانا تیار کر کے

مہمانون کے ڈیرون مین بھیجا جاے پھر آپ اپنے معزز مہمانون کے پاس واپس چلا گیا جب تک کہ کھانا کھانے کا گھنٹہ آیا بہت ہی کم باتین ہوئی تھین اور جو چند باتین بھی ہوئین تو وہ صرف گھوڑون کتون اور ہتھیارون پر ہوئی تھین -

افسر نے اپنی خرجی سے ایک لمبا پستول نکالا - اِس پستول کا دستہ چاندی کا تھا تمام آدمیون مین یہ پھرا اور ہر ایک نے اسے انگریزی پستول کہا -

دوسرے شخص نے اپنا تیغہ نکالا یہ پہلے ہی پانی کا خراسانی تیغہ تھا - اِسکے بعد میرے باپ نے ایک لمبی سدھی دو دھاری تلوار نکالی اور یہ کہا کہ یہ وہ شمشیر ہے جو مین نے عرب کو قتل کر کے اُسکی میدان جنگ مین لی تھی -

کھانا تیار ہو گیا - افسر کے آگے دستر خوان بچھایا گیا - اسپر روٹیان لا کے رکھی گئین اور سب کا دایان ہاتھ پانی سے دھلایا گیا - دستر خوان کے بیچون بیچ ایک لکڑی کی بڑی رکابی مین شوربہ بھر کر رکھا - میرے باپ نے پھر باآواز بلند کہا - بسم اللہ یہ سنتے ہی سب نے کھانا شروع کیا - ایک افسر دس اُسکے ساتھی ایک میرا باپ اور تین اسکے بیٹے وغیرہ دایان بازو آگے کی طرف کر کے لکڑی کے چمچون سے شوربہ پینے بیٹھ گئے - ایک بھیڑ پوری بھنی ہوئی آگے لائی گئی سب نے اِسکو پارہ پارہ کر دیا اور جسقدر جس سے کھایا گیا اور اُسکا ٹکڑا لیا گیا خوب ہی اُڑایا - اُسکے بعد پلاؤ کی رکابی پر ہاتھ پڑنے لگے جب سب کا پیٹ بھر گیا اور اُنھون نے کھانون سے ہاتھ کھینچے تو سب اُٹھ بیٹھے اور ہاتھ دھونے شروع کیے ہاتھ دھونے مین یہ کہتے جاتے تھے شکراً للہ - شکراً للہ - اللہ برکت ورسن یعنی خدا تیرے ہان برکت پیدا کرے - لوگون نے دستر خوان کو سمیٹ لیا اور ڈیرے سے باہر لے گئے اور میرے باپ کے گوالیون نے جو کچھ اُنکے آگے کا بچا کھچا تھا سب کو صاف کر دیا -

جب سب فراغت ہو گئے تو افسر یہان سے روانہ ہونے کے لیے مترود ہوا اور

اپنی خواہش بھی ظاہر کی اسکا دوسرا ساتھی گھوڑے تیار کرنے کے لیے چلا گیا۔ اور اب میرا باپ اور صرف افسر ڈیرے مین رہ گئے۔ مین ایک تنگ مقام سے اس ساری کارروائی کو دیکھ رہی تھی اب مین نے چاہا کہ یہ بھی دیکھ لون کہ ان دونون مین کیا ہوتا ہے مین نے اُنکی گفتگو پر کان لگائے۔

میرا باپ۔ "افسر اعظم" دس ہی ڈیوکیٹ ہین جنکو مین دے سکتا ہون ہم غریب ہین بھلا ہمارے پاس زیادہ کہان سے آئے۔

افسر۔ یہ محض ناممکن ہے تم جانتے ہو۔ اور تمھین اسکا بخوبی علم ہے کہ اگر مین اس زرِ نقد کو گناہ لونگا تو کیا اگر وا قع ہوگا۔ جب پاشا کو یہ معلوم ہوگا کہ ہم گھوڑی لے کر نہین آئے تو پھر وہ مجھے فوراً حکم دیگا کہ اوکس آغا کو گرفتار کر لاؤ اور اسکا تمام مال واسباب ضبط کر لاؤ۔ اور اِسکے علاوہ مجھے اب بھی اُس حالت مین گرفتار کرنے کا حکم ہے کہ جب تم ہماری درخواست قبول نہ کرو لیکن مین تمسے کچھ بھی نہ کہونگا اگر تم میرا کہنا سنوگے اور وہ صرف بیس ڈیوکیٹ یعنی اشرفیان ہین۔ اسپر میرے باپ نے اپنی کمر مین سے وہ رومال کھولا اور اُسمین سے اشرفیان نکال کر ایک ایک کر کے گن دین۔ جب افسر نے اُنکو ہاتھ مین لے کر خوب پرکھ لیا تو اپنی پگڑی کا ایک آنچل کھول کر اُسکے کونے مین اُسے باندھا اور خوب لپیٹ لپٹا کے اُسے ایک کونے مین رکھ لیا جب وہ اپنی پگڑی مین باندھ چکا اور پوری طرح سے مطمئن ہو گیا تو اُسنے میرے باپ سے یہ الفاظ کہے۔

اب ہم دونون نے مل کر با ہم نمک کھایا ہے اور ہم دونون بھائی ہین اگر پاشا کی طبیعت کسی اور خلاف بات کی طرف رجوع ہوئی تو مین اُسمین مخل ہونگا لیکن تمھین بھی چاہیے کہ تم بھی اُسکے لیے کچھ نذرانہ بھیجو تاکہ وہ تمھاری تکلیف دہی کے خیال سے پھر جائے۔

میرا باپ۔ "بچشم" "ہستن" یعنی مجھے اپنے سر کی قسم میرے پاس ایک بھوک اعتکاری کا ایک

اور وہ تمام کردستان مین مشہور ہو اور وہ ہرن کو دوڑ کر پکڑ لیتا ہو۔ آہو کی رفتار اُسیلئے آگے ہرن ھوتی ہو۔ یہ وہ کتا ہو کہ شاہ فارس کے باپ نے بھی خواب مین نہ دیکھا ہوگا وہ کتا مین بطور نذر کے پیش کرتا ہون۔

افسر۔ بہت خوب لیکن یہ کافی نہوگا۔ تم خود خیال کرلو کہ یہ کسقدر مفید اور بانتیجہ ہو کہ جب ہمارا آقا تمسے خوش ہوگا۔

میرا باپ۔ دیکھنا اسوقت ایک خیال میرے دل مین پیدا ہوا ہو کہ میری ایک لڑکی نہایت ہی خوبصورت ہو چاند کا سا مکھڑا رکھتی ہو۔ اور بہت بڑی جسیم اور تن آور ہو بہت بڑا گھیر رکھتی ہو۔ تم اس سے یہ ضرور ہی کہدینا کہ اگرچہ یزیدی کافر ہین۔ (لیکن صرف اسکی ہی آنکھون مین) پھر بھی اُسکے ہاتھ وہ خوبصلات نازنین لگتی ہو جو حورون کو بھی پرے بٹھائیگی۔ اب مین اُسکے بھیجنے کے لیے تیار ہون۔

افسر۔ تالیان بجاکے۔ آفرین آفرین یہ بہت عمدہ بات ہو۔

آفرین باد برین ہمتِ مردانۂ تو

مین اُس سے یہ درخواست کرونگا اور عجب نہین کہ وہ اسے قبول کرلیگا اور پھر اس طور سے حرم مین تمھارا ایک قوی دوست ہوگا۔ جِس سے تمھین اس کشمکش سے نجات ملے گی اور آیندہ تم اِن سب باتون سے محفوظ ہوگے۔ اِس بات پر وہ دونون رضامند معلوم ہوے۔

مین جو کہ ایک قربانی کی شے بنائی گئی تھی مین نے اُس مقام کو چھوڑ دیا جہان سے مین یہ تاک جھانک کر رہی تھی اور مین اپنی آیندہ قسمت پر فکر کرنے لگی پہلے تو مین اپنی قسمت پر رونے لگی اور مین نے خوب واویلا کیا اور یہ دل مین کہا۔

ہون وہ تقدیر کی پوری کہ جہان کی کلفت
میری غمخوار وانیس اور مری یار خلوت

بس معیبت کو وہ الفت ہو خدا کی ہو پناہ	اک گھڑی بھر بھی وہ دیتی نہین مجکو فرصت
وہ زبان لاؤن کہان سے کہ معیبت رو ئے	اسکو ہوتی ہو بہت اپنے بیان سے رقت

لیکن پھر دوبارہ خدا کا شکر کرکے اور سر بگریبان ہو کے مین نے یہ کہا۔ "ای میری روح کیا اب مین پاشا کی بیوی ہونگی۔ کیا مین ہی اچھے اچھے کپڑے زیب تن کرونگی۔ کیا مین ہی گھانس پر پیدا ہوئی تھی۔ اور اب اُس مقام تولید کو کسقدر خوشی ہوگی تمام پہاڑی لڑکیان میری یہ شان و شوکت دیکھکر حسد تو ضرور ہی کرینگی۔

جب کچھ وقت گذر گیا تو مین نے جنگل مین کھلے ہوئے میدانون کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ مین نے دیکھا کہ افسر اور اُسکے ساتھیون نے کتے کوچ کرکے اپنا سارا اسباب و سامان درست کرلیا ہو اور سب کے سب پہاڑی سلسلہ مین ہو کے ہمارے ڈیرون کے کنارے کنارے جارہے ہین۔ مین نے سنا کہ میرا باپ بہت شکر ادا کر رہا تھا کہ خدا نے ان نابکار مہمانون کو آسانی سے ٹالا۔

جون ہی وہ نظر سے غائب ہو گئے اُسنے یعنی میرے باپ نے فوراً ایک گوالے کے لڑکے کو اپنے بیٹے کے پاس پہاڑون مین جہان وہ گھوڑی لیے بیٹھا تھا بھیجا کہ گھوڑی یہان لے آئے۔ جب گھوڑی اُسکی بیوی کے ڈیرے مین بحفاظت پہونچ گئی اُسنے اپنی قوم کے بزرگتر اشخاص کو بلایا جنمین اُسکے اور اُسکی بیوی کے رشتہ دار بھی شریک تھے جو ہماری ہمسائگی ہی مین رہتے تھے۔

میرے باپ نے اُنسے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ ہماری پاشا سے مخالفت ہوگئی ہے وہ ضرور جب تک کہ ہم اُسکی حدود مین ہین ہماری بربادی اور ہم سے بالجبر مال و متاع لینے کے لیے موقع ڈھونڈیگا اور واقعی ہمسے سب کچھ مقبوضہ شے لیوا کے ہمین بھیک مانگنے کے موافق کردیگا۔

یہ سب لوگ مردانہ ڈیرے مین جمع ہوئے تھے کل تعداد دس شخص تھے مسند پر

بطور میر مجلس میرے باپ کا چچا جو ساری قوم مین بزرگ تھا بٹھایا گیا تھا یہ بہت بوڑھا تھا اور اسکی داڑھی بالکل برف کی طرح سفید ہو رہی تھی۔

میرے باپ نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم یزیدی ہین اور یہ بھی تمھین معلوم ہے کہ سب مسلمان ہمین کس درجہ کا برا اور ناپاک خیال کرتے ہین۔ پاشا کی میری صرف شخصی دوستی تھی اور اُسنے میرے ساتھ بنا بے دوستی ڈالی۔ اسلیے کہ مین اُسکے ہمراہ جنگلون مین سڑا۔ اسلیے کہ مین میدان جنگ مین ایک شیر ہون اور اُسکے دشمن کا خون پی جاتا ہون۔ لیکن اسکو طمع زر نے ایسا آکے گھیرا ہے کہ میری یہ کوشش اور مدد بھی اُسکا اطمینان نہین کرتی اگر ہم بموقع ہاتھ سے کھو دینگے تو وہ مجھے میرے باپ کو میرے دادا کو میرے پردادا کو ہمیشہ کی آگ مین کباب ہوتا ہوا دیکھے گا ہم اسکے مقابلہ کرنے کے لیے تھوڑے ہین مگر قسم ہے اُس بڑی قوت کی جسکی ہم پرستش کرتے ہین کہ اگر میرے بال بچے نہ ہوتے اور مجھے اُنکی حفاظت کا بار نہوتا مین صرف ایک برچھا ہاتھ مین لے کے اور پہلو مین شمشیر آبدار لٹکا کر اور اپنی گھوڑی پر سوار ہو کے جسوقت کہ آراستہ ہوتا تو بزدل یا جیبون کے لشکر بے تعداد کا ذرا بھی ہراس میری طبیعت مین نہ آتا اور یہ تو مجھے ارمان ہے کہ مین تیغ بران سے منھ بہ منھ دشمن کا مقابلہ کرون۔ آپ جانتے ہین۔

بہر جا کہ شمشیر من کار کرد
یکے را دو کرد و دو را چار کرد

اِسلیے مین یہ تجویز کرتا ہون کہ ہم بلا توقف یک ساعت و یک لمحہ ترکی حدود کو چھوڑ دین اور فارس کی حدود مین اپنا مسکن جہان ضرور ہماری آؤبھگت ہو گی اور ہم وہان محفوظ ہونگے اختیار کرین۔

اوکس آغا کا چچا۔ اوکس آغا (اسوقت ہر شخص بہت غور سے اس بوڑھے کی بات سننے کے لیے ہمہ تن گوش ہو رہا تھا) تم میرے بھائی کے بیٹے ہو اور تم میرے بھی

بچے ہو۔تم قوم کرد کے افسر ہو۔اور تم ہماری حفاظت اور اچھے مویدہو۔اگر مین تمھین یہ نصیحت کرونگا کہ تم پاشا کو گھوڑی واپس دیدو تو تم مجھے نالائق یزیدی اور کرد خیال کروگے اگر فرض کرین کہ یہ گھوڑی آسنے لے بھی لی تو ہمارے ہان کمی ہی کیا ہو جائے گی مجھے ترکی گورنرونکا تجربہ ہوا ہو کہ انکو صرف بہانہ چاہیے اور جہان اُنکے ہاتھ کوئی بہانہ لگ گیا بس پھر وہ اُسکی دو رسے تائید کرتے ہین اور اسپر اُنکا عمل ہوتا ہو۔اسیلیے مین تمھاری راے سے موافق ہون۔اب ہم یہان نہین رہ سکتے۔مجھے ایک زمانہ یہان گذر گیا۔ان ہی پہاڑون پر مین نے اپنے گلے اور مویشی چراے ہین اور بچپن سے مین یہ کرتا رہا ہون۔مین نے آفتاب کو سامنے کے پہاڑون پر چڑھتا ہوا دیکھا ہو۔اور دور کے میدانون مین غروب ہوتے وقت بھی اُسکی الوداعی خونی کرنون کو ملاحظہ کیا ہو۔مین اس جگہ سے محبت رکھتا ہون۔اور زیادہ محبت کا یہ باعث ہو کہ ہمارے باپ دادا بھی یہین پیدا ہوے اور اُنھون نے یہین پرورش پائی۔تاہم اب یہ کہا جائیگا کہ قوم کی بربادی کا سبب مین گنا جاؤنگا۔اسیلیے مین فوراً روانگی کے لیے تیار ہون۔روانگی مین توقف کرنا بیشک ایک خوفناک امر ہو۔دو ہی دن نہ گذرنے پائینگے کہ ہم پاشائی فوج کو سامنے سے نمودار دیکھینگے جو ہماری بربادی کے لیے آمادہ ہوگا اور ہمارا ستیاناس کر دیگا۔چلو اور جلدی چلو اے میرے بچو خدا ہر جگہ مہربان ہو۔وہ وقت آتا ہو کہ تم اپنی پرانی قیامگاہون کو چھوڑوگے اور جب تم صف بستہ ہو کر گرمیون کی چراگاہون سے جاڑون کی قیامگاہون تک اور جاڑون کی قیامگاہون سے گرمیون کی چراگاہون تک روانہ ہوگے اُسوقت ہمین کچھ خوف و خطر آکے نہ واقع ہوگا

اسکے بعد ایک بوڑھا گوالیا کہ جسکو اس ملک کے حصص سے اور فارس کے اُس بڑے حصہ سے جو ہمارے ملک اور فارس مین آکے واقع ہوا ہی بخوبی آگاہی تھی ادب سے یہ گذارش کرنے لگا —

اگر ہمین چلنا چاہیے تو ابھی روانہ ہوجانا چاہیے کیونکہ اگر ایک دن توقف کرینگے

توہمین پھر نہین ٹھہرنا پڑیگا- پہاڑون پر برف گلنی شروع ہوگئی ہے- مگر ایک ہفتہ کے بعد سخت سیلاب آئیگا کہ ہم ہرگز اپنی بھیڑون وغیرہ کو لے کے عبور نہ کر سکینگے- اسکے علاوہ تین ہفتہ مین وہ دِن آجائیگا کہ آفتاب برج حمل مین جا کے قیام کریگا اُسوقت انشاءاللہ ہماری بھیڑون کی بہتات زیادہ ہوگی- توہمین چاہیے کہ ابھی ان ہی دنون مین اپنا سفر طے کر لین اور اُسوقت جا کے آرام کرین کہ جب بھیڑون کی بہتات ہوئی شروع ہوجائیگی اب ہمین اس بات کو بھی طے کر لینا چاہیے کہ ملک کے کون سے قطعہ مین ہم اپنا مسکن کرینگے اِسلیے کہ فارسی پھرنے والی قومین اپنی چراگاہ کے استحقاق کے لیے ایسی جھگڑالو ہین کہ توبہ اور پھر بغیر کسی واجبی حکم گورنمنٹ کے ہم اُنکی چراگاہون مین دست اندازی کرینگے اور بیجا دخل دینگے اُسوقت ضرور ہمارے گوالیون اور اُنکے گوالیون سے باہم لڑائی ہوگی اور پھر اِس جھگڑے کا کیا نتیجہ ہوگا اسکا علم خدا کو ہے-

میرا باپ- بیشک یہ گوالیا سچ کہتا ہے- (اسکی طرف مخاطب ہوکے) بہت خوب کارابیگ کیا کہنے واقعی تمنے بہت ہی اچھی نصیحت کی بات کہی ہے تم واقعی ایسے ملازم ہو- شاباش- پہلے اس سے کہ ہم فارس کے ملک مین جا کر قیام کرین یہ بہتر ہوگا کہ ہم مین سے ایک شخص کرمان شاہ چلا جائے اور وہان جا کے شہزادے سے ملک مین رہنے کی رخصت طلب کرے اور جب ایک فصل باشا تک ہماری پہونچ ہوجائیگی مین خود اس خدمت کو انجام دونگا- اور جو کچھ مناقشہ یا تنازع دوسری گردش کنان اور خانہ بدوش اقوام سے آگے واقع ہوگا سب کا پورے طور سے انسداد ہوجائیگا اور مین یہ سب بخت وپزہی کرکے تمھارے پاس واپس پھرونگا-

تمام آدمی فوراً ہی روانہ ہونے کے لیے یکزبان ہوئے میرے باپ نے حکم دیا کہ بھیڑین اور سارا گلہ اکھٹا کیا جائے- ڈیرے سب اُکھیڑ لیے گئے اور بیل اسباب لیجانے کے لیے تیار ہوئے- اونٹون پر بھی کجاوے رکھے گئے غرض ہم نے آدھی رات کی

روانگی کے لیے تیار ہوگئی۔ اس سبب سے کہ آفتاب نکلنے سے پہلے ہم ایک منزل طے کرلین وہ گھوڑی جسکے سبب سے یہ سارے کرتوت ہوے تھے اسپر میرا باپ خود سوار ہوا۔ اور اسکی خاص بیوی اور بچے کجاوے مین بیٹھے جس اونٹ پر یہ سوار ہوئی تھی وہ قسم قسم کی زیبائشی چیزون سے مزین تھا۔ ایک پاکھر اسپر پڑی ہوئی تھی جسپر زرتین بوٹون کا کام ہوا تھا ایک کپڑا کجاوے پر پڑا ہوا تھا جسمین کثرت سے فیتے ٹکے ہوے تھے غرض پوری شوکت کا سامان تھا۔

جون ہی عورتون کو یہ خبر ہوئی کہ اب یہان سے کوچ ہوتا ہے ایک واویلا اور شور وغوغا مچنا شروع ہوا۔ کیونکہ انکی نگاہ مین یہان سے کوچ کرنے کی برائی اسکی اصلیت سے بھی زیادہ معلوم ہونے لگی۔ انکو یہ خیال ہوگیا تھا کہ شاید باشائی فوج پہونچی ہو کہ تمام قوم کرد کو گرفتار کرلین اور انکے بال بچون کو غلام بنا کر لیجائین۔ اور اگر میرا خیال کیا جاے تو میری (یعنی زینب کی) مصیبت اور نئے نئے خیالات سے بڑھی کیونکہ مین نے اپنے باپ اور ترکی افسر کی باتین سنی تھین مین سوا اسکے اور کیا خیال کرسکتی تھی کہ مین پاشا کی بیوی بنائی جاؤن گی۔ میرا وہ خواب وخیال جاتا رہا۔ بجاے اسکے کہ امیرانہ پوشاکین شاہانہ محلات سنہری محافون کی نشست عیش وعشرت مین زندگی بسر کرنے کے خیالات کہ جنپر پہلے مین پھولی ہوئی تھی اور مجھے ایک خوشی ہوئی تھی سب خیرباد ہوگئے انکو صرف سواے شدید اور سخت محنتون کے میرے آگے کچھ نہ معلوم ہوتا تھا۔ مثلاً جانورون کا لادنا۔ اسباب کا باندھنا۔ دودھ کا دوہنا مکھن کا بلونا۔ یہ سب چیزین مجھے برابر معلوم ہونے لگین۔

اسوقت ہمارا تمام کیمپ جا رہا تھا۔ اور جہان تک آنکھ کام کرتی تھی تمام پہاڑ بھیڑون اونٹون بیلون سے پر معلوم ہوتا تھا۔ جنکو گوالے اپنی اپنی قیامگاہون سے برابر لیے چلے جاتے تھے۔ ڈیرے خیمون کے ٹکڑے ہوگئے تھے اور سب لاد دیے گئے تھے۔ عورات جنھون نے کہ اس سفر کی محنت کا بہت بڑا حصہ لیا تھا اپنے

باورچیخانہ کے برتن وغیرہ لادنے مین زیادہ چالاک دکھائی دیتی تھین تمام چادرین اور دریان سمیٹ لی گئی تھین اور ساونٹ اُنسے لدے پھندے موجود تھے تمام آلے مکھن وغیرہ بنانے کے اکٹھے کرلیے اور خچرون بیلون - اونٹون پر کاٹھیان لاددی گئین - مویشی سب آہو سے بچے اونٹون کو گھٹنون کے بل بٹھایا - انپر کجاوے رکھے - ہر ایک خچر پانچ یا سات ڈوریون سے خوب کسا گیا - اور اُنکی گردنون مین گھنٹیان ڈالین - بھیڑون اور بکرون نے لمحہ کے لمحہ اپنا کوچ کردیا تھا اور روانہ ہوگئے تھے - چارون طرف اُنکے محافظ کتے اُنکے ساتھ تھے جنکے ہمراہ گوالے بھی راستہ طے کر رہے تھے - ایک شخص ہم مین سے سب سے آگے چلتا تھا اور پھر سب اُسی کی پیروی کرتے تھے -

آدھی ہی رات کو تمام کیمپ نے زمین کو صاف کردیا اور جب دن نکلا تو ہم بہت دور پہونچ چکے تھے اور ہماری قطار پہاڑون مین بہت دور کے فاصلے پر چلتی ہوئی نظر آتی تھی - ہمین اسکا خیال تھا اور ہم سب اسکا کھوج رکھتے تھے کہ ہمین کوئی ایسا شخص نہ ملے کہ جو ہماری نقل وحرکت کی خبر پاشا تک پہونچا دے - چند روز کے سفر کے بعد ہم حدود فارس مین پہونچے بہت ہی کم ہمین واقعات اور سانحات پیش آئے اور جسقدر کہ ہمین امید تھی اتنا یاوری بخت سے ہمنے کسی کو سدراہ نہ پایا - سفر مین میرا باپ مع چند افسران قوم کے اپنے عقب کا زیادہ خیال رکھتا تھا کہ مبادا پاشا کے آدمی ہمارے آکے سدراہ ہون تو جہان تک ہمسے ممکن ہو ہم اسکا انصرام کرین - لیکن خوش قسمتی کی ہمپر عنایت تھی ہمنے سوائے اپنے گردش گوالیون کے کسی کو بھی سفر کی راہ مین نہ دیکھا -

جب ہم ایک محفوظ مقام پر پہونچ گئے تو میرا باپ سوار ہوکے کرمان شاہ کی طرف روانہ ہوا - جہان شاہ کجکلاہ کا بیٹا گورنری کرتا تھا کہ اُس سے جاکے اِس امر کی اجازت لے کہ فارس کی حدود مین ہم مقیم ہون اور ایک چراگاہ اپنے گلہ کے لیے تجویز کرین - ہم متفکر ہوکے اُسکی انتظاری مین رہے کہ اُسی وقت ہمپر دونون ترکون اور فارسیون کا

حملہ ہوا - لیکن چونکہ دونون ملکون کی یہ پالسی ہو کہ خانہ بدوش اقوام کو اپنی حدود مین آنے کی تحریص و ترغیب دین اسلیے ہمین کسی قسم کی ایذا یا مضرت نہین پہونچی - کیونکہ جب فارس کا سردار ہمارے قریب پہونچا وہ ہمسے کچھ مزاحم نہ ہوا -

آخرکار میرا باپ واپس پھر کے آیا اُسکے ساتھ شہزادے کی طرف سے ایک افسر بھی آیا تھا کہ جو ہمین چراگاہ ہمارے لیے بتاے کہ وہان ہم اپنے مویشی چرائین - ہمارے جاڑے کی قیام کے لیے تو پہاڑون کا سایہ دار گوشہ تجویز ہوا جسکے قریب کثرت سے پانی کا چشمہ موجود تھا - اور ہمارے گرمی کے قیامی قطعات پاس ہی کے ملے ہوے پہاڑون مین جو وہان سے تین دن کے راستہ پر تھے قرار دیے گئے - یہ مقام ٹھنڈے تھے جنکی چارون طرف کثرت سے پانی اور گھانس اُگی ہوئی تھی اور مقام بھی ترکی حدود سے دور فاصلے پر آگے واقع ہوے تھے اسلیے بھی کسی قسم کی زحمت ہونے کی امید نہ تھی - کرمان شاہ مین میرے باپ کی بہت ہی شہرت تھی - جب اسکے آنے کی خبر یہان پہونچی ہو تو شہزادہ خوش ہوا - اور بڑی توجہ اور توقیر سے اُسکے ساتھ پیش آیا اور اُسے خلعت فاخرہ سے ممتاز کر کے رخصت کیا -

اسکے وہان قیام گاہین قائم کرنے اور بسنے پر کچھ قول و قرار نہ ہوے بلکہ اس بات کے بہت بہت اقرار کیے گئے کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے - میرے باپ سے شہزادے نے یہانتک کہا کہ اگر پاشا تیر اور تمہاری قوم پر یہ دعوی کرے کہ وہ ہماری گورنمنٹ کی ملک ہو اور میرے پاس اس امر کی درخواست بھیجے کہ مین تمہین اپنے ہان دخل نہ دون اور اپنی حفاظت مین نہ لون تو مین اُسکے باپ کو بھی جلا کر خاکستر کر دونگا - اور اُسکی ڈاڑھی پر خندہ زنی کرونگا - خدا کی دنیا کا منھ ہر شخص کے لیے کھلا ہوا ہو اگر ایک شخص کو ایک جگہ کچھ تکلیف ہو اور اُس سے وہان بُرے طور سے برتاو کیا جاے تو وہ اُس جگہ رہ سکتا ہو جہان اُسے کوئی مضرت نہ پہونچے اور کسی طرح کے چشم زخم حاصل ہونے کی اُمید نہ ہو"

غرض ہم یہان بسے اور اپنے پہلے طریقے اور حرفے کرنے لگے -

شہزادہ کو جو امید تھی وہی ہوا کہ تھوڑی مدت کے بعد پاشا بغداد کا ایک افسر کرمان شاہ پہونچا - اِسکے پاس پاشا کی ایک چٹھی تھی جِسکا یہ مضمون تھا کہ اُوس آغا مع اپنی تمام بہیر و بنگاہ ہماری حدود مین پہونچایا جاے اور اسمین ہمارے فرار ہونے کی کل حالتین ترقوم تھین میرے باپ کو چور گردانا گیا تھا اور اسپر یہ الزام قائم کیا تھا کہ اُسنے ایک بیش قیمت گھوڑی چرائی ہو اور اُس گھوڑی کو پاشا کی ملک بتایا گیا تھا - وہ گھوڑی فوراً واپس ہونی چاہیے اور اگر یہ امر نہ ہوگا تو حدود فارس کو تہ و بالا کر دیا جائیگا اور اُسکے معاوضہ مین فارسی ملک پر قبضہ ہو جاے گا -

یہ تمام باتین اور صورتین میرے باپ کو معلوم تھین شہزادے کے پاس سے ایک طلبی آ کر پہونچی کہ وہ فوراً حاضر دربار ہو -

جون ہی یہ خبر ہمین پہونچی ہم مین ایک گھبراہٹ پیدا ہو گئی اور ایک کھلبلی مچ گئی یہ ایک صریحی امر تھا کہ پاشا گھوڑی لیے بغیر ہرگز باز نہ آئیگا - اور کوئی دقیقہ اُسکے قبضہ کرنے مین نہ اُٹھا رکھے گا - اِسوقت نہ یہ خیال مین آسکتا تھا کہ ہم جیسی کمزور اور بیچاری قوم کچھ جوڑ توڑ کرے اور فریب کرکرا کے کچھ رشوت کی صورت نکالے بھلا اتنے بڑے سردار کو ہم رشوت ہی کیا دے سکتے تھے اور علاوہ اِسکے یہ بھی تو ہی کہ ایسے خزانہ پر قبضہ رکھنا یہ بھی تو فارسیون کی نگاہ مین بہت بڑا جرم ہو وہ قطعی گھوڑی کو اپنے قبضہ مین کر لینگے اور اس امر کی بالضرور کوشش کرینگے کہ اُسکو ہمسے بالجبر لے لین - اگر یہ بھی فرض کرین کہ اسوقت نہ سہی اور اوقات مین غرض چھوڑنے کے ہین نہین - یہ بات بھی جلد مشہور ہو گئی کہ ہم مین کچھ یزیدی بھی ہین اور یزیدیون سے خصوصاً حضرت علیؑ کے مذہب والے سخت نفرت کرتے ہین - اب یہ خیال پھیلا کہ جون جون وقت قریب آتا جاتا ہی وہ واقعہ آنکھون کے آگے پھر رہا ہی کہ ہم اب شکار ہونگے - اب اسکی کیا تدبیر کرین اور اُسکے لیے

گیا بات سوچیں ۔

جب میرا باپ شہزادے کی طلبی پر روانہ ہونے لگا تو اُسنے پوشیدہ حکم دے دیا کہ گھوڑی کو ذرا محفوظ مقام پر رکھنا کیونکہ میں وہاں جا کے محض انکاری ہونگا۔ مگر جب وہ شہزادے کے پاس سے واپس ہو کے آیا تو یہ سارا خیال اور اُس گھوڑی کو چھپانا بے ضرورت ثابت ہوا۔ جب میرا باپ وہاں پہونچا ہی تو شہزادے نے بڑی عنایت اور نوازش سے باتیں کیں اور میرے باپ کو یقین دلایا کہ کسی حالت میں بھی پاشا کی درخواست کی تعمیل نہ ہوگی کہ میرا باپ گھوڑی پر قبضہ رکھے اور جب تک وہ یہاں رہے امن اور آرام سے زندگی بسر کرے۔ شہزادے کے یہ لفظ تھے جو خاص اُسکی زبان سے نکلے تھے

تم اب آرام کرو۔

او کس آغا جب تک کہ تم ہمارے سایۂ عاطفت میں ہو تم بیخوف تکیہ پر آرام سے سر رکھ کے خواب راحت میں سرشار ہو پاشا نے تمپر اور تمھاری قوم پر جو دعوی کیا ہو اُسکا مطلب یہ ہو کہ یہ ہماری گورنمنٹ کی ملک ہیں۔ اچھا پھر کیا ہو۔ میرے باپ کے محلات کے دروازے جو مرکز مخلوق اور شاہ شاہان ہی ہر شخص کے لیے کھلے ہوے ہیں اور جونہی کوئی پردیسی یہاں داخل ہوا اُسے یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ حفاظت میں آگیا۔ تم ہماری پناہ اور حفاظت کے خواستگار ہوے کیا مسلمان نہیں ہیں کہ تمھاری حفاظت کو، ہم اپنے اوپر فرض نہ جانیں اور اس سے انکار کریں۔ جاؤ اپنے ڈیروں میں جاؤ خوش ہو ہم پاشا سے سمجھ لینگے ۔

جب یہ بات ہمنے سنی تو ہمیں بہت ہی خوشی حاصل ہوئی اور میرے باپ نے صرف اس عظیم الشان فتح کے حاصل ہونے پر تمام بزرگان قوم کی دعوت کی جہاں ہمارا حال کی جاے قیام پورے طور سے متفرق ہو گئی تھی اور آیندہ کی تدابیر پر توجہ مائل کی گئی تھی۔ ہر شخص اس بات سے خوش تھا کہ وہاں سے بھی اللہ نے ساتھ خیر کے

بھگایا اور پھر یہان بھی امن ملگیا مگر سب مین بوڑھا شخص یعنی میرے باپ کا چچا وہ متفکر اور متردد ہی معلوم ہوا اور اسکو اس امر سے اصلا خوشی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ اُسنے ایرانیون کا زمانہ بہت کچھ دیکھا تھا بچپن سے نادر شاہ کی نوکری کی تھی اُسے شہزادے کی اِن مہربان اور شفقت بھری لفظون پر ذرا بھروسہ نہین تھا اور وہ اُسکے وعدہ وعید کو ذرا بھی سچا نہین جانتا تھا۔ اُسنے اپنی تمام جماعت سے یہ مخاطب ہوکے کہا۔ تم خارسیون سے اصلا واقف نہین ہو۔ تمھارا اُنسے کبھی کوئی معاملہ آکے نہین پڑا۔ اسلیے تمکو چاہیے کہ انکی چکنی چپڑی باتون پر نہ جاؤ اور انکی اس تھپکی دینے پر ہرگز بخوف و خطر اور امن کے ساتھ زندگی بسر نہ کرو۔ مین انمین مدتون رہا ہون اور مجھے اِنکے قول و قرار کی قدر و قیمت بخوبی معلوم ہی۔ انکے ہتھیار ایسے نہین ہین کہ جیسے تمھین میدان جنگ مین دیکھنے کا موقع ہوا ہی بجاے شمشیر اور نیزے کے وہ دغابازی۔ فریب دہی۔ بدمعاشی اور کذب استعمال کرتے ہین اگر تم کچھ بھی سرانجام کرنے کے لیے مستعد ہو تو اپنے کو پھندے مین پھنسا ہوا تصور کرلو۔ جب تم یہ خیال کرو کہ ہم پھولون کے بچھونون پر بیٹھے ہوے ہین بس اپنے سر پر بربادی اور ویرانی تصور کرلو۔ دروغ گوئی یہ انکا بہت بڑا قومی عیب ہو۔

کیا تمنے اس بات پر خیال نہین کیا کہ وہ کوئی لفظ بغیر قسم کے زبان سے نکالتے ہی نہین۔ بھلا تم ہی خیال کرلو کہ جو شخص سچ بولے گا وہ قسم کیون کھانے لگا۔

اعتبار وعدہ ہاے مردم ایران غلط
ہان غلط آرے غلط امشب غلط فردا غلط

ایک شخص تو قسم کھاتا ہی تمھاری روح کی اپنے سر کی۔ تمھارے بچون کی۔ پیغمبر کی اپنے رشتہ دارون کی اپنے باپ داداؤن کی۔ دوسرا شخص قبلہ کی۔ پادشاہ کی اسکی داڑھی کی قسم کھاتا ہو۔ تیسرا تمھاری جان کی۔ تمھارے نمک کی اور امام حسینؑ

شہید کربلا کی شہادت کی سوگند کھاتا ہو - کیا انہین سے کسی بزرگ شے کا بھی انھین پاس و لحاظ رہتا ہو - نہین بلکہ وہ ہر وقت جانتے ہین کہ جھوٹ بولتے ہین اور پھر اسپر بھی وہ قسمین کھاے چلے جاتے ہین -

اب ہماری ہی حالت اور ہمارے اس مقدمہ مین خیال کیا جاے کیا یہ تصور ہو سکتا ہو کہ ہم بے ایذا دیے ہوے رہا کر دیے گئے - کہ ہم اسپر یعنی اس گھوڑی پر قبضہ رکھین جو ہنوز ہمارے سرون پر آفتون پر آفت لا رہی ہو - یہ فارس والے گھوڑون کے معاملہ مین ترکون سے بھی زیادہ وحشی ہین - اُنکی نظرون مین ایک عربی گھوڑی ہیرے اور جواہرات سے بھی زیادہ قیمت رکھتی ہو - اگر اسوقت شاہ کو یہ خبر ہو جاے کہ ہم عربی گھوڑی رکھتے ہین فوراً وہ اُسکے لینے کے لیے آدمی روانہ کریگا تو پھر بتاؤ کہ کیا صورت پیش آئیگی - کیا ہم تمام دنیا کے مقابلے کے لیے دست بشمشیر ہو جاینگے نہین نہین اے میرے دوستو - تم جو کچھ چاہو اپنا اچھا برا خوب سمجھ لو - اور جو تم میری کہو تو مجھے تو تمھارا ایمان رہنا غیر معین معلوم ہوتا ہو - مین تمھین ایک عام طور سے نصیحت کرتا ہون کہ تم ایرانیون کے قول و قرار پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور دیکھو کہ وہ کون ہین اور کیا کرتے ہین -

غرض وہی دہشتناک موقع دیکھنا پڑا - اور جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اب تم مجھے یہان دیکھتے ہو -

ایک صبح کو آفتاب کے نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے ہمنے کچھ غپڑ شپڑ دیکھی اور سگتے کچھ سٹپٹائے سے معلوم ہوے اور انھون نے بھونکنا اور دہشت سے غل مچانا شروع کیا چونکہ ہم اس بات کے عادی تھے اور ہمین یہ معلوم تھا کہ بھیڑیے اکثر ہمارے گلہ پر حملہ آور ہوتے ہین اسی باعث سے کتے غل مچاتے ہونگے تو ہمنے چندان خیال نہ کیا مگر آخر کار میرا باپ اور اُسکے بیٹے جاگے بندوقین ہاتھ مین لین اور باہر نکلے کہ دیکھین کیا آفت آئی ہو - وہ بیس قدم بھی نہ چلے ہونگے کہ اُنھون نے ایک سوار دیکھا اور پھر دوسرا

اور پھر میرا اور اسکے بعد بہت سے۔ آخرکار یہ معلوم ہوا کہ انکے تمام ڈیرے خیمے گھر گئے میرے باپ نے اُسی وقت اپنا خوف سب مین ظاہر کر دیا فوراً تمام کیمپ مین ایک تحریک پیدا ہو گئی۔ سوار میرے باپ پر لپکے اور انھون نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کر لین۔ لیکن اُسنے ایک کو گولی مارکر اپنے پیرون مین گرایا اور دوسرے کو تلوار سے زخمی کیا۔ بندوق کی آواز اور غل غپاڑہ گویا کہ پورے حملہ کرنے کا نشان تھا انکا اصلی مدعا صرف گھوڑی کا لینا تھا چنانچہ پہلے انھون نے عورتون کے ڈیرون پر حملہ کیا اور اپنی متلاشی شئے کو قبضہ مین کر لیا۔

جب دن نکل آیا تو ہمنے دیکھا کہ ہمارے حملہ آور ایرانی تھے اور ہمین یہ بھی فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ شہزادے کے حکم سے حملہ آور ہوے تھے۔ میرے باپ نے بدقسمتی سے انکے سردار کو قتل کر ڈالا بس یہی ہمارے قیدی بننے کا کافی سبب تھا۔ اب تم خود ہماری اسوقت کی حالت کا خیال کر سکتے ہو وہ آفت اور مصیبت ہمپر آکے واقع ہوئی تھی جسکو مین کبھی نہ بھولونگی اور جسکا خوفناک نظارہ ابتک میری آنکھون کے آگے گردش کر رہا ہے۔ ہمارے باپ کی ہماری آنکھون کے آگے توہین و فضیحت ہو رہی تھی اور ہمارا مال و اسباب سب لوٹ لیا گیا تھا۔

زینب مجھسے اب یہ کہنے کو تھی کہ مین مرزا احمق کی ملک کیونکر بنائی گئی کہ اتنے مین دروازے کے کھڑکھڑانے کی آواز سنائی دی۔ ہم دونون ایک بڑی وحشت مین اُٹھے میری معشوقہ نے مجھے تو بالاخانہ کی چھت پر روانہ کیا اور آپ یہ دیکھنے گئی کہ کون آیا ہے۔ اُس آواز سے جو کواڑ کھلواتی تھی زینب نے پہچان لیا کہ یہ ڈاکٹر کی آواز تھی اور اُسنے اپنی عقل و دانش مین اس امر کا خیال کر کے کہ کھانا پکانے وغیرہ کی خاصی وجہ ہو جائے گی اور یہ کہنے کو جگہ ہو گی کہ ڈاکٹر کے لیے تیار ہوا تھا وہ دروازے پر گئی اور دروازے کو کھول کر طبیب کو اندر آنے دیا۔ بالا خانہ کی چھت پر سے مین ہر واقعہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا طبیب زینب کو تنہا دیکھتے ہی کھل گئے۔ اُسنے چند باتین اُس سے الفت آمیز کین اور اسمین اصلاً غلطی نہین ہو سکتی کہ کس طرح وہ دل سے فریفتہ معلوم ہوتا تھا۔

جب اسنے اپنی بیوی کی کھڑکی کی طرف دیکھا کہ کھانا تیار رکھا ہوا اور ہرطرح سے سب چیزین موجود ہین۔ چند ہی باتین طبیب زینب سے پوچھنے پایا تھا کہ اتنے مین خانم مع چند عورات کے اچانک نمودار ہوگئی مین اسکی نگاہ اور اسوقت کے دیکھنے کو ہرگز نہ بھولونگا۔

خانم۔ سلام علیکم۔ (عزت سے) مین تمھاری عاجزہ ملازمہ ہون۔ مجھے امید ہے کہ دونون حضور عالیجاہ اور بیگم صاحبہ صحیح وسالم ہونگے۔ اور آپ دونون نے اپنا وقت خوب ہی پسندیدگی سے گذارا ہوگا۔ مجھے اس بات کا خوف ہو کہ مین بہت ہی جلدی پہونچی۔ پھر اسکے چہرے پر خون چڑھ گیا۔ اسنے فوراً اپنا تمسخر تو ترک کردیا اور اس ناخوش مجرم پر ڈانٹ پھٹنے لگی۔ اور یہ کہا۔ میرے کمرے مین کھانا ماشاءاللہ۔ ماشاءاللہ معلوم ہوگیا کہ مین ایک کتے سے بھی کمتر ہون۔ میرے ہی مکان مین۔ میرے ہی غالیچہ پر اور میرے ہی چھپرکھٹ پر میری ہی لونڈی سے مزے اُڑائے جائین۔ لاالہ الا اللہ۔ مین سراسر حیرت زدہ ہون میری تو عزت خاک مین ملگئی کہ مجھے آسمان پر سے زمین پر گرادیا گیا پھر خانم نے اپنے خاوند کی طرف مخاطب ہوکے یہ کہا۔

ای میرزا احمق میری طرف دیکھ اور میری روح کی قسم کھا کے مجھسے کہ کہ کیا تو بھی اس قابل ہے کہ تیرا شمار آدمیون مین کیا جائے۔ تم طبیب بھی ہو۔ لقمان زمان بھی ہو۔ داناے دوران بھی ہو بندر کا سا چہرہ بھی رکھتے ہو۔

بندر کی یہ صورت ہو تو لنگور کی گردن

اس لنبی نیچی داڑھی سے۔ اس جھکی ہوئی کمر سے آپ کو عشقبازی سوجھی ہو توبہ تجھے یہ خبر نہین۔

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
رندی و خرابا تی در عہد شباب اولیٰ

لعنت ہو تیری اس لنبی داڑھی پر۔ پھر خانم نے اپنی پانچون انگلیان اسکے چہرے کے

آگے کر کے یہ کہا کہ مین اس صورت پر تھوکتی ہون بھلا میری جب کیا حقیقت رہی کہ جب تمنے میرے آگے ایک غیر مصفا لونڈی پسند کی ۔ اب مین تمھارا کیا کرون کہ تمنے میرے ساتھ کیسا ناجائز برتاؤ کیا ہی جب تمھارے پاس کچھ بھی نہین تھا اور ایک کوڑی تمھارے پلے مین نہ تھی اور تم سوا دوائیون اور نسخون کے کچھ بھی نہین رکھتے تھے تو مین اسوقت تمھارے پالے پڑی تھی اور مین نے تمھین ایک آدمی بنایا تھا اب تم بادشاہ کے دربار مین کھڑے ہوتے ہو آدمی تمھارے آگے اپنا سر جھکاتے ہین ۔ تم کشمیری شال زیب تن کرتے ہو اب تم ایک معزز شخص ہو گئے ہو مگر پھر کیا کچھ بھی نہین ۔ اب بتاؤ اسکے کیا معنی ہین کچھ تو منھ سے پھوٹو ۔

طبیب پر جون جون اسکی بیوی یہ سخت حملے کرتی جاتی تھی وہ ہزارون قسمون اور طرح طرح کی باتون سے اسکو یقین دلوا رہا تھا کہ نہین خانم مین نے یہ جرم نہین کیا جسکا تمھین خیال ہی مین بے گناہ ہون ۔

ہر چند مرزا احمق نے قسمین کھائین اور خدا کو گواہ دیا لیکن پھر بھی اسکی بیوی کے غصہ کی وہی حالت تھی بلکہ اور اسکی قسمین آگ مین تیل کا کام کرتی جاتی تھین ۔ اور وہ لمحہ بلمحہ اور بھی زیادہ مشتعل ہوتی تھی ۔ جب خوب اپنے خاوند کو برا بھلا کہہ چکی اور جہان تک اسکے غصہ نے گواہی دی کوئی دقیقہ ذلت وخواری کا نہ اٹھا رکھا تو پھر یکایک وہ زینب پر پلٹ پڑی اور پھر زینب پر خوب ہی دل کے پھپھولے پھوڑے چونکہ غصہ مین دیوانی بن رہی تھی پھر مرزا احمق پر گری یہان تک کہ اسکے منھ سے کف جاری ہو گیا ۔ مگر غضب تو یہ ہوا کہ وہ صرف ان سخت اور مغضوب لفظون ہی پر قانع نہ ہوئی بلکہ اسنے آگے بڑھ کے کمبخت زینب کی زلف کو جو اس حسین لڑکی کے کاندھون پر بل کھا رہی تھی آگے کھینچ کے جھٹکا مارا اور اسقدر زور اور بیرحمی سے گھسیٹا کہ وہ نہایت ہی دردناک آواز سے غل مچانے لگی پھر اس ظالمہ عورت نے اپنی اور لونڈیون کی مدد سے اسے ایک تالاب مین ڈالدیا اور وہان اسپر وہ کوڑے ماری کہ وہ ادھموئی ہو گئی ۔ آہ اسوقت میری کیا حالت ہوئی جسوقت کہ مین نے اپنی بیگناہ حسینہ کو اسطرح سے کوفت ہوتے ہوئے دیکھا ۔ بس یہ

جی چاہا کہ اُڑ کر جاؤن اور اُسے خلاصی دلواؤن۔ میرے تمام جسم مین ایک ایک رونگٹے سے شعلے مشتعل ہو رہے تھے اور تن بدن مین میرے آگ لگ رہی تھی۔ مین ان ظالمہ اور ناترس عورتون کا خون پی سکتا تھا لیکن اسوقت مین کر ہی کیا سکتا تھا۔ اگر مین حرم مین پیٹھتا تو موت گویا میری قسمت کی ہو چکی تھی کیونکہ وہ عورتین غالباً مجھے کٹہرہ سے اس حرم مین گھیر لیتین مگر اسوقت زینب کے لیے مین بہتر کام کیا کر سکتا تھا۔ بیچاری زینب پر وہ آفت برپا تھی کہ الامان جسطرح سے کہ اسپر آفت اسوقت ٹوٹ رہی تھی وہ پہلے سے بھی زیادہ تھی کیونکہ خانم کو اس سے کچھ کم حسد نہ تھا مین کیا خاک جاتا اور کیا اُسے رہائی دلواتا اور دونون کی جان کے لینے کے دینے پڑ جاتے

	آہ از ان دم کہ بعد رفتنِ من خون زینب بود بہ گردنِ من	

غرض وہ مار کھمی اور اسکو ادھ موا کرنے کے بعد وہ طوفان بے تمیزی دفع ہوا مین بھی اپنی چھپی ہوئی اور پوشیدہ جگہ سے اپنے بالاخانہ کی چھت پر آیا اور مین وہان سے اُتر کر شہر سے جنگل مین چلا گیا تاکہ جو کچھ مجھے کرنا ہے اور میرے لیے آیندہ زیبا ہے اُسکی پیروی کرون۔ ڈاکٹر کی خدمت مین رہنا یہ تو محض بے سود تھا اور یہ امید کرنی کہ پھر زینب کی صحبت سے لطف اُٹھاؤنگا اور بھی حماقت تھی۔ جب مجھے اُس بدقسمت لڑکی کا خیال آتا تھا تو میرا دل لہولہان ہو جاتا تھا کہ حیف کس بیرحمی اور سفاکی سے اسپر ظلم شدید روا رکھا گیا۔ کیونکہ جو کچھ بے اعتدالیان اور مظالم حرم مین ہوا کرتے ہین اُنکی کہانیان مین نے پورے طور سے گوش گزار کی تھین تو پھر یہ امر ظاہری تھا کہ اس عفریت ناخداترس یعنی خانم کے دست قدرت مین جو کچھ ہوتا وہ بھلا اس سے کیون باز رہتی اور وہ اسپر کیون نہ عمل درآمد کرتی۔

	حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	

جلد اول تمام ہوگئی

دوسری جلد

پہلا باب

مرزا احمق کا شاہ کو مہمان کرنا

مین چلتے چلتے یہ ارادہ کرتا جاتا تھا کہ اب طبیب کے گھر سے تو آزاد ہون اور طہران کو چھوڑ دون۔ صرف یہ مایوسانہ خیالات تھے کہ جو میرے دلبر اپنی قیام کی جگہ سے گذر رہے تھے لیکن زینب کی محبت نے میرے اس ارادے کو مغلوب کر دیا اور اس تجویز کو کچھ عرصہ کے لیے سرسبز نہ ہونے دیا۔ اور صرف اسکے دوبارہ دیکھنے کی امید پر مین نے اپنی وہی مصیبتناک اور سختی کی حالت گوارا کی اور مرزا احمق ہی پر اپنی زندگی منحصر رکھی مرزا احمق کو یہ شبہہ تو تھا ہی نہین کہ مین ہی اسکا رقیب ہون اور جو کچھ حرم مین کرتوت ہوے اور طوفان بے تمیزی مچا اسکا سبب مین ہون لیکن ہان اس امر سے تو وہ خبردار تھا کہ کسی نہ کسی کی حرم مین ضرور رسائی ہوگئی ہے۔ اور اسلیے آیندہ کے لیے وہ دوراندیشانہ منصوبے باندھتا تھا۔ مجھے اسکا بہت ہی خیال تھا کہ خانم کے غصہ سے کیا کیا نتائج ہوے۔

مین روزانہ حرم سرا کے دروازے پر ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کرتا تھا کہ شاید زینب نکلتی ہوئی معلوم ہو اور اپنی بیگم کی ہمراہی مین کہین جاتی ہو کیونکہ وہ اسکی مصاحبت مین جایا کرتی تھی مگر محض بے فائدہ تھا۔ اس بیچاری کا وہان سان و گمان بھی نہ تھا۔ اب مجھے یہ خیال گذرا کہ شاید خانم نے اُسے قید کر کے رکھا ہو یا وہ حرم مین اپنے اُن دشمنون کی قربانی بنگئی جو پہلے ہی سے اُس سے جلتی تھین۔

صبر و شکیبائی کو تو مین اس خیال مین رخصت ہی کر چکا تھا اور بیتابی قلب وہ حد کے درجہ پر پہونچ گئی تھی۔ مین نے ایک دن دیکھا کہ نور جہان یعنی حبشن لونڈی حرم سرا سے نکلی ہو اور باہر بازار کی طرف جاتی ہے۔ مین اُسکے پیچھے پیچھے چلا اور صرف اس بھروسے پر

اسکا تعاقب کیا کیونکہ مین یہ جانتا تھا اور زیب سے مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ یہ میری حسینہ کے دوستون مین ہو - تو مین اُسکے پاس پہونچا اور یون گفتگو کرنی شروع کی -

مین - سلام علیکم نور جہان - اسوقت صرف تنہا تم اتنی جلدی کہان جارہی ہو -

نور جہان - خدا کرے تمہاری نوازشات یون ہی ہمیشہ بنی رہین اور کبھی کم نہون ای آغا حاجی - مین اسوقت عطار کے پاس اپنی کردش لونڈی کے لیے نسخہ بندھوانے جاتی ہُون -

مین - کیا زیب کے لیے اسکو کیا ہوا - کیا وہ بیمار ہو -

حبشن لونڈی - آہ وہ غریب اور مظلوم لڑکی بیمار بھی ہو اور سخت مغموم بھی ہو - تم پارس کے لوگ بہت ہی خراب قوم ہو - ہم لوگ باوجودیکہ حبشی ہین اور غلام ہین لیکن پھر بھی تم لوگون سے رحیم ہین تم لوگ ہمیشہ اپنی مہمان پروری اور غیر ملک والون کے ساتھ عنایت و نوازش کی تو بہت ڈُون کی لیتے ہو کہ ہم ایسے مہمان نواز ہین اور ایسے مسافر دوست ہین لیکن دیکھو لو کہ ایک غریب مظلومہ پردیسن کے ساتھ کیا کیا خدا کا غضب اُنکی جانون پر ٹوٹ جائے جانورسے بھی تو یہ غیر رحیمانہ برتاؤ نہین کرتے -

مین - اے نور جہان خدا کے لیے مجھے یہ تو بتاؤ کہ اُنھون نے اُسکے ساتھ کیا برتاؤ کیا تمھین میری روح کی قسم سچ کہنا -

نور جہان - صرف ہماری خانم کے حسد اور جلاپے نے اس بیچاری مظلومہ کو ایک تنگ و تاریک کوٹھری مین قید کردیا - جہان اُسے یہ مقدور نہین تھا کہ وہ کچھ واویلا کرتی - اس بیچاری پر اس چارچوب کی مار سے جو اسپر پڑی تھی اُسے سخت بخار چڑھ آیا - اور بخار کی بھی وہ شدت ہوئی کہ وہ لب گور ہوگئی - لیکن صرف اُٹھتی ہوئی جوانی اور قوت نے خود بخود اُس بخار کو مغلوب کردیا اور جب وہ اچھی طرح سے تندرست ہوگئی تو ذرا اُسکی خانم نے اُسپر رحم کیا ہو اور اسے اجازت دیدی کہ وہ سُرمہ وغیرہ کا استعمال کرے

جواب مین عطار سے اُسے لا کے دونگی لیکن یہ ایک امر یقینی ہی کہ اگر یہ خبر نہ مشہور ہوتی کہ شاہ مرزا احمق کے مکان پر آئینگے تو اسپر ہرگز رحم نہ کھایا جاتا کیونکہ شاہ اس امر کا استحقاق رکھتا ہی کہ چاہے جس شخص کی حرم سرا مین چلا جاے اور اُسکی بیوی کو بے نقاب ملاحظہ کرے - خانم جو کہ اپنی نمائش کثرت غلامان اور لونڈیون سے جانتی ہی تو اس موقع کے لیے زینب کو قید خانہ سے باہر نکالا ہی تاکہ وہ اسکی خدمت مین حاضر باشی کرے مگر پھر بھی وہ چار دیواری سے کبھی اُکس نہین سکتی -

اِس خبر کے سُننے سے کہ وہ اچھی ہو گئی ہی مجھے گونہ تسکین ہوئی اَب مین اس امر کی اُدھیڑ بُن کرنے لگا کہ کونسا سِلسِلہ ایسا نکلے کہ جِس سے پھر ایکبار زینب سے ملاقات نصیب ہو لیکن ایسی لاانحل روک جو مین نے پہلے ہی خیال کی تھی کہ یہ سخت تکالیف اور مصیبتون کا اِس مظلومہ کو صرف میرے ہی سبب سے سامنا کرنا پڑا تو مین نے مصلحت یہی جانی کہ مین اُسوقت تو چُپکا ہی ہو رہوں اور شاعر کے اِس قول پر عمل کرون "خواہشات نفسانی کی دری کو لپیٹ لو اور اسکو اِدھر اُدھر اپنی رغبت کے لیے نہ بچھاؤ"

اِسی عرصہ مین شاہ کی روانگی کا وہ دِن آگیا کہ جسمین ہمیشہ وہ موسِم گرما مین سفر کیا کرتا ہی اور اپنے رواج و رسم کے موافق وہ بیچ کا وقت اُمرا سے ملنے مِلانے مین صرف کرتا ہی - اور اِسوقت وہ اپنے اور اپنی بیوی کے لیے اُمرا سے نذرانہ لیتا ہی -

نور جہان نے جو مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ شاہ مرزا احمق کے گھر پر آئیگا یہ بات صحیح نکلی - واقعی شاہ نے اُمرا مین سے مرزا احمق ہی کو اپنے ورود مسعود کا شرف بخشا - کیونکہ یہ مشہور تھا کہ یہ طبیب بہت دولتمند ہی اور شاہی شکاری جنگل کا مدت سے اسپر دانت تھا غرض طبیب کو اِس امر کی اطلاع مِلی کہ فلان روز ہمایون مین شاہ کجکلاہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے تمھارا کاشانہ منور کرینگے - اور ایک بہت بڑا ممتاز نشان طبیب کے ساتھ یہ بھی برتا گیا تھا کہ اسکو اس امر کی بھی اطلاع دیدی تھی کہ شاہ کا یہ صرف ایک معمولی

وررود ہوگا لیکن طبیب کو فرض ہو کہ شاہ عالیجاہ کے ورود مسعود پر بہت کچھ فخر حاصل کرنے کا موقع لے۔ غرضکہ شاہ اپنا شام کا خاصہ وہین تناول فرمائینگے۔

طبیب کی کچھ تو اس سے باچھین کھلین کہ شاہ نے مجھے اور امراسے صرف اپنے قدوم میمنت لزوم سے فخر حاصل کرنے کا موقع بخشا۔ اور نصف وہ اس غم مین گھلا چلا جاتا تھا کہ اسکی دعوت وغیرہ مین جو خرچ ہوگا اسکا کیا علاج۔ اس امر کا مرزا احمق کو خیال تھا۔ غرض اِسی پیچ وتاب مین وہ دعوت کی تیاری کرنے لگا۔ اول چیز جو مرزا احمق کے خیال مین آئی وہ پا انداز تھی اِسنے سوچا کہ یہ کچھ قیمتی ہونی لازم ہو۔ کیونکہ اسی سے ملک مین اسکی شہرت ہوگی اور اسی پا انداز پر وہ شاہ سے کھڑے ہوکر باتین کریگا۔ ایک طرف سے تو اسکی خودپسندی اور خودبینی کی آگ بھڑک رہی تھی اور دوسری جانب سے حرص اور طمع کے شعلے مشتعل ہورہے تھے۔ اب آپ یعنی مرزا احمق اس خیال مین تھے کہ اگر مین نے شاہ کے آنے پر بہت کچھ دولت صرف کردی تو پھر آیندہ کے لیے بھی مین ہی نشانہ بنونگا۔ اور جو مین نے ذرا تنگی سے اُٹھایا اور کم خرچ کیا تو مصیبت یہ ہوگی کہ میرے رقیب میری حقارت کرینگے اور اُنکی تحقیر آمیز نظرین یون مجھے کھائے جائینگی۔

مرزا احمق نے مدت سے مجھ سے کسی کام مین مشورہ لینا چھوڑ دیا تھا اور مین صرف اسوقت نرا مفت خور تھا لیکن وہ بات پھر یاد کرکے کہ صرف میرے ہی سبب سے اُسکو ڈاکٹر میورپ پر فتحمندی حاصل ہوئی تھی اُسنے مجھے پھر اپنے پاس بُلایا۔ تاکہ مجھ سے اِن پیچیدگیون مین مشورہ لے جو اُسکو تہ وبالا کررہی ہین۔

مرزا احمق۔ حاجی اِس سخت مشکل بات مین کیا کرنا زیبا ہو مجھے اِس امر کا ایما ہوا ہو کہ شاہ مجھسے قیمتی پا انداز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہو۔ اور یہی معاملہ وزیر خزانہ سے پیش آیا ہو جسکا ایسے مواقع پر شوکت وعظمت دکھانا گویا اصلی مدعا یہ ہو کہ تمام فارس مین اسکی شہرت ہو اور لوگ اُسے تعجب انگیز نظرون سے دیکھین اب یہ محض ناممکن ہو کہ مین اُسکا

رقیب بن سکون - وہ اِس بات پر زور دیتا ہو کہ مین بانات شاہراہ مین داخل ہونے کے موقع پر بچھاؤن کہ جہان شاہ گھوڑے پر سے اُتریگا - لیکن اُسپر بالکل سونے کے تارون کا کام ہو - اور پھر اُسکی یہ راے ہو کہ جتنی جگہ پر دربار ہو وہان کشمیری شال کا فرش ہو - اور شال معمولی نہ ہون بلکہ بہت قیمتی ہون اور انپر جو مسند بچھائی جاے اُسکا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین وہ تو بہت ہی زیادہ قیمت رکھتی ہو -

یہ تو تم جانتے ہو کہ مین نمود یا شخص تو ہون نہین کہ خواہمخواہ اپنی نمود دکھاؤن مین صرف ایک حکیم ہون - اور ایک عالم ہون - مین کچھ امیرانہ اظہار یا امیرانہ طریقہ نہین رکھتا اور علاوہ برین یہ بھی صاف ہو کہ یہ وزیر خزانہ صرف یہ کہتا ہو کیونکہ اُسکے پاس اِس قسم کے کپڑے ہین - زربفت - اور کمخواب کے تھان ہین - شال ہین - جنکا وہ انصرام کرسکتا ہو تو اب وہ یہ چاہتا ہو کہ میرے ہاتھون سے اِن چیزون کو لے نہین یہ محض ناممکن ہو کہ مین اس فضول مصرف کی تجویز کو سُنون بھی - تو یہ بتاؤ کہ پھر کیا کیا جاے -

مین نے یہ سُنکر جواب دیا - یہ صحیح ہو کہ آپ حکیم ہین لیکن پھر بھی آپ شاہی طبیب ہین آپ اسوقت ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین - آپ کا فرض ہو کہ اپنی بیوی کی عزت اور خود اپنی توقیر کے لیے وہ کچھ کرین جو آپ کے شایان شان ہو شاہ اس بات سے ناراض ہوگا اگر آپ اُسکی خاطرداری مین کچھ کوتاہی کرینگے اور جس سے اسکی وہ ایسا اور اعتماد جاتا رہیگا جو وہ تمپر رکھتا ہو -

مرزا احمق - یہ درست ہو اے میرے دوست حاجی اسمین شک نہین جو تو کہتا ہو وہی حق ہو - تاہم مین صرف ایک طبیب ہون اور یہ بھی مجھے خیال نہین ہوسکتا کہ جسوقت مجھے ضرورت ہوگی شال - زربفت - و کمخواب کے تھان اور اور سامان مل سکین گے -

مین - اچھا پھر آپ اور کیا کرسکتے ہین - آپ گُل عباس سے تو طرک باٹ دینگے - اور آپ

شاہ عالیجاہ کی مسند کی جگہ گچ کاری کا کام کروائینگے -

مرزا احمق - ہان یہ تو ہو سکتا ہو کہ ہم پھول راستہ مین بچھوا سکتے ہین اسلیے کہ وہ بہت ہی سستے ہین اور شاید ہم ایک بیل شاہ کے گھوڑے کے پیرون مین نثار کر سکتے ہین کیا یہ درست ہوگا

مین - اگر آپ اسطرح سے کام کرینگے تو خود شاہ بدگمان ہوگا اور تمھارے دشمن تمھاری طرف سے شاہ کو لگائے بجھائینگے اور یہ راے دینگے کہ اسکو ایسا ننگا کر دیا جاے کہ جیسا میرا ہاتھ ہی -

شاید جسقدر کہ وزیر خزانہ کی راے ہو اتنا سرانجام کرنا تو کچھ ضرور ہوگا آپ چھینٹین تو شاہراہون مین بچھا سکتے ہین - مخمل کا فرش اس جگہ بچھیے جہان شاہ گھوڑے پر سے اترین کمخواب کا فرش دربار کے احاطہ مین ہو اور کمرے مین شال بچھا دیے جائین - یہ کچھ زیادہ خرچ بھی نہین ہوگا -

مرزا احمق - یہ تو تم برا نہین کہتے - مین اسکا تو انتظام بخوبی کر سکتا ہون ہمارے ہان چھینٹ تو موجود ہو اور وہ صرف عورتون کے پائجامے بنوانے کے لیے خیال کی گئی تھی کل ہی مجھے میرے مریض نے ایک مخمل کا ٹکڑا دیا ہی - اور مین اپنی خلعت کمخواب خریدنے کے لیے بیچ سکتا ہون - اور میری بیوی کی دو یا تین شال کمرے مین بچھنے کے لیے کافی ہونگی - غرض حضرت علی کی عنایت سے یہ امر طے پا گیا -

مین - افسوس - حرم مین بھی تو شاہ تشریف لیجائینگے آپ جانتے ہین کہ اس سے زیادہ خوش قسمتی کیا ہوگی کہ پادشاہ کا نظارہ ہو - اور آپکی عورات کو زیبا ہو کہ وہ اچھے اچھے کپڑے پہنکے بادشاہ کی حضور مین حاضر ہون -

مرزا احمق - او ہو اسکے لیے وہ دوسرے سے بھی مستعار مانگ سکتی ہین اور انھین جس شی کی ضرورت ہو وہ اپنی سہیلیون ملانیون سے لے سکتی ہین - مثلاً - جواہرات - پائجامے جاگیٹین - شال - غرض جسقدر انھین حاجت ہو وہ یہ حاصل کر سکتی ہین -

لیکن یہ امر کوئی بھی نہیں ہو سکتا جب اس انتظام کی بابت اُس سے مشورہ لیا گیا اور کہا گیا کہ ہماری یہ رائے ہے اُسنے اس سے سخت مخالفت ظاہر کی۔ اُسنے اپنے خاوند کو بدبخت کمینہ کہا۔ ممسک بنایا۔ نالائق۔ ناقابل کہا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تو اس قابل ہی کہاں تھا اور تیری یہ عزت ہی کہاں تھی کہ تیرے نکاح مین مجھ ایسی بیوی آئی۔ غرض اُسنے زور ڈالا کہ ایسے موقع پر وہ عزت اور توقیر کا کام کیا جاے اور وہ شوکت و نمود دکھائی جاسے جس سے ہم تمام لوگون مین ممتاز ہیں۔ یہ تو محض ہی بیکار تھا کہ اِسکے خلاف راے زنی کی جاتی غرض تیاریان اسی طرح سے ہوتی رہین کہ جو اس تجویز اور خیال سے بہت ہی دور تھین جو ڈاکٹر نے سوچا تھا۔ ہر شخص اس خرچ اور اخراجات سے بہت ہی خوش تھا اور اسکی خوشی صرف اِس سبب سے تھی کہ اِس ظالم طبیب نے دوسرون سے غیر رحیمانہ برتاؤ سے یہ روپیہ جمع کیا تھا۔ اچھا ہوا کہ اس طرح سے کھلے بھاؤ لٹتا ہو۔ اِسکا یہی عِلاج ہو۔

دوسرا باب

شاہ کے استقبال۔ نذر۔ اور گفتگو کا بیان

اس دن کی فجر کو جب یہ عظیم الشان واقعہ ظہور پذیر ہوگا اور یہ وہ دن ہو جسکو نجومیون نے میمون اور مسعود بتایا تھا۔ مرزا احمق کے مکان مین تیاری کی آوازین اور دوراچل بکار گوش گذار ہونے لگین۔ شاہی ڈیرے خیمے استادہ کرنے والے اس دالان مین جہان شاہ آکے رونق افروز ہوگا نئے نئے غالیچے بچھا رہے تھے اور مسند کے بچھانے اور اُسپر شال ڈالنے کی تدبیر مین مصروف تھے۔ تمام احاطہ مین بہشتیون نے چھڑکاؤ کر دیا تھا۔ فوارے چلنے لگے تھے اور عمارت کے سامنے ایک مسہری کھڑی کر دی تھی۔ شاہی باغبان بھی حاضر ہو گئے تھے اُنھون نے تمام احاطہ کو پھولون سے پاٹ دیا تھا۔ پانی کی پوکھر کی سطح پر خصوصًا اس مقام پر جہان شاہ کجکلاہ

نشست فرمائینگے۔ غلاف وغیرہ چڑھا دیے گئے تھے۔ اور وہان اُنھون نے گلاب کے پھولون کی پتیان بڑی حکمت اور عقلمندی سے بچھائی تھین۔ سنگ مرمر کے حوض کے گرد نارنگی کی قطار لگائی گئی تھی جنکی تروتازگی اور شادابی کیا ہی بھلی معلوم ہوتی تھی اور ایک عام شکل مین ہیئت لطف پیدا کر رہی تھی۔

پھر باورچی بھی ایک گروہ کا گروہ اپنے پتیلے والون۔ کڑاہیان لیے ہوون چانول ابالنے والون۔ غرض تمام آدمیون کی ہمراہی مین آدھمکے۔

یہ بھیڑ بھاڑ دیکھ کے مرزا احمق کے اوسان باختہ ہوگئے آپ گھبرا کے باورچیون کے افسر سے بولے۔ کیون بھئی اسکے کیا معنی۔ کیا تم یہ جانتے ہو کہ مین نے پادشاہ کی طرح سارے شہر کی دعوت کی ہے۔

اُسنے جواب دیا کہ نہین تو۔ مگر شاید آپ کو سعدی کے یہ اشعار یاد نہین ہین جو آپ ایسا فرماتے ہین۔

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے	بر آورند غلامان او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد	زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

اُنھون نے فوراً ہی باورچیخانہ مین اپنا دخل کرلیا۔ باورچیخانے کا چوتھائی حصہ تو اُنکے کامون سے گھر گیا۔ اور لاجرم یہ بھی ایک ضروری امر تھا کہ کورٹ کے ضمن ہی مین چولھے بنائے جائین۔ جنپر دیگون مین چانول اُبالے جائین کیونکہ اس قسم کی تقریبون کے موقعون پر چانولون کا ہونا ایک لابد امر خیال کیا گیا ہے۔ علاوہ باورچیون کے حلوائی بھی ایک دالان مین اپنے کڑھاؤ مین مٹھائی تیار کر رہے تھے۔ جہان مٹھائی۔ شربت۔ برف۔ میوے وغیرہ بن رہے تھے۔ وہ اس سامان کے لیے اسقدر کثرت سے مصالحہ مانگتے تھے کہ جب مطلوبہ اشیا کی فہرست طبیب کے سامنے آتی تھی تو وہ مر مر جاتا تھا۔ یہ تو تھی ہی لیکن طبیب کی

جان پر ایک اور آفت یہ نازل ہوئی کہ شاہ کا ایک بینڈ بجانے والون کا بھی گروہ آموجود ہوا- اِس گروہ کے افسر لوتی باشی کے ساتھ بیس شخص تھے- انمین سے ہر شخص اپنے اپنے کاندھون پر طبل ڈالے ہوے تھا-

شاہ کے نزول اجلال کا وقت مغرب کے بعد مقرر ہوا- اسوقت جب دن کی کچھ گرمی کم ہوئی اور طہرانیون کو شام کی خنکی سے کچھ فرحت حاصل ہونے لگی تو شاہ کجکلاہ محل سے سوار ہوکر طبیب کے مکان کی طرف روانہ ہوے-

شاہراہین تمام صاف ہوگئی تھین اور اُنپر چھڑکاؤ کردیا گیا تھا جب شاہی جلوس نزدیک پہونچا تو راستہ مین پھول بکھیرے گئے- مرزا احمق نے دوڑ کے اپنے کو شاہی حضوری مین اِس اطلاع کے لیے حاضر کیا کہ سب سامان تیار ہے- مرزا احمق اس جلو مین شاہ کی رکاب کے پاس پاس چل رہا تھا نقیبون سے جلوس بھی معلوم ہوتا تھا- یہ نقابت کی ممتاز لکڑیان ہاتھ مین لیے ہوے اور اپنے سرون پر کلغی وغیرہ لگاے ہوے شاہ کے پہونچنے کی خبر دیتے تھے- اور سڑکون پر سے ہر شخص کو علحدہ کرتے جاتے تھے- مکانون کی چھتون پر عورتین سفید نقابین ڈالے ہوے بیٹھی ہوئی تھین اور امیرون کے گھرون مین سے عورتین قناتون اور چقون کی آڑ مین ہو کے یہ تمام جلوس شاہی دیکھ رہی تھین- یہ قناتین اُنکے بالاخانے کے صحنون مین ایستادہ تھین- نقیبون کے بعد ایک گروہ ڈیرے کھڑے کرنے والون اور فراشون کا بڑی بڑی لکڑیان ہاتھ مین لیے ہوے راہ مین مُخل ہونے والون کو ہٹاتا جاتا تھا- اِسکے بعد عمدہ عمدہ پوشاکین پہنے ہوے اصطبل کے افسر آئے- اِنکے کاندھون پر کارچوبی زین اور پاکھرین پڑی ہوئی تھین- اِنکے پیچھے شاہ کے سونے کے حقے لیے ہوے زرق برق ملازم نکلے- پھر شاہ کی قبا- اور شاہ کی افیون کا بکس ہاتھون مین لیے ہوے اور ملازم خاصہ ظاہر ہوے- اور اُنکے بعد گھریلو خاص ملازمین کا ایک دستہ آیا- یہ گویا ایک صرف رنج کے طور پر جلوس تھا- شاہ کجکلاہ کے ساتھ

اُسوقت کوتل گھوڑے نہین تھے جو ہمیشہ اُنکی عظیم الشان عظمت اور نمائش کا باعث ہوتے ہین

اِس جاہ وحشم کے بعد ایک غول دوڑتے ہوے پیدلون کا نکلا جو من موجی پوشاکین زیب تن کیے ہوے تھا۔ بعض پیدلون کے سیاہ مخملی کوٹون پر سونے کے سکّے ہار نما بنے ہوے تھے۔ اور بعض پیدلون کی کمخواب اور زربفت کی پوشاکین تھین بعض ریشم کے کپڑون سے آراستہ تھے۔ اِنکے بعد خود شاہ بڑی شوکت سے اسپ تیزگام پر روان تھے جنکے اِردگرد بڑے بڑے افسر پیدل دوڑ رہے تھے اور ایک شخص معزز عہدے کا ہاتھ مین کوڑا لیے ہوے زین پکڑے ہوے جارہا تھا۔ شاہ ایک نزاکت رفتار گھوڑے پر سوار تھے اُس گھوڑے پر ساز وسامان سب بہت ہی بیش قیمت تھا۔ مگر شاہ کی خود پوشاک صاف تھی۔ صرف اسکی قیمتی شالون اور جواہرات سے جو اُسمین ٹکے ہوے تھے اور لوگون کے کپڑون سے ممتاز تھی بادشاہ کے بعد پچاس قدم کے فاصلے پر تین آپ کے صاحبزادے تھے۔ اِنکے بعد اُمرا۔ وزرا۔ ایچ وزیر تقریبات۔ اِنکے پیچھے افسر سواران۔ پھر درباری شاعر۔ یون ہی اور بہت سے شاہی خاص ملازم مع اپنے ملازمین کے ہمراہ رکاب تھے۔ جب یہ سب لوگ جمع ہوگئے تو صرف پانچسو آدمی شمار ہوے تھے جو مرزا احمق کے ہان بھوت کھانے آے تھے دروازہ پر شاہ عالیجاہ گھوڑے پر سے اُترے اسلیے کہ وہ راہ ایسی تنگ تھی کہ وہان سے وہ سوار ہوکے نکل نہین سکتے تھے۔ یہان سے شاہ مع اپنے تمام امرا وزرا کے جو اُنکو چارون طرف سے گھیرے ہوے تھے اُس مقام پر پہونچے جو اُنکی نشست کے لیے بہت شان وشوکت سے آراستہ کیا گیا تھا سواے شاہزادون کے سب دست بستہ بادشاہ کے آگے کھڑے ہوے تھے اور مرزا احمق بھی اپنا خدمتگاری کا فرض ادا کر رہا تھا۔

جب شاہ اپنی نشست کی جگہ رونق افروز ہوے تو تھوڑی دیر کے بعد افسر یا وزیر تقریبات ہمراہی خواجہ سرا برہنہ پا حوض کے قریب نمودار ہوا۔ موخرالذکر یعنی خواجہ سرا کے ہاتھ مین سینے سے لگا ہوا ایک چاندی کا طباق جسمین سونے سکے کے مثل پھیلے ہوے تھے

مثل

موجود تھا - اِسکے بعد وزیر تقریبات نے باواز بلند یہ کہا -

مریع خلائق ظل اللہ شاہ عالیجاہ کا نہایت ہی کمینہ خادم حضور لامع النور کی خدمت مین کچھ نذر گذرانتا ہو - یعنی مرزا احمق افسر الاطبا نے اس امر کی جرأت کی ہو کہ شاہ عالیجاہ کے قدمون کی خاک پر سو اشرفیان نثار کرے - شاہ نے اِسکا یہ جواب دیا -

مبارک ہو اے مرزا احمق - الحمد للہ تم ایک اچھے اور لائق خادم ہو - شاہ اپنی خاص التفات خسروانہ مین سے تمھین حصہ دیتا ہو - جاؤ اور خدا کی حمد کرو کہ شاہ تمھارے مکان پر جلوہ فرما ہوا ہو اور تمھاری نذر کو قبول کرتا ہو -

یہ سُنکر ڈاکٹر یعنی طبیب نے گھٹنون کے بل کھڑے ہو کے زمین خدمت چومی - پھر شاہ نے اپنے اُمرائے عظام کی طرف مخاطب ہو کے یہ فرمایا -

شاہ کے سر کی قسم مرزا احمق بہت ہی اچھا شخص ہو فارس مین اسکا مثل کوئی نہین

در صفحہ تصویر جلال است مثالش	در پردہ ایران محال است نظیرش

لقمان کی بھی بھلا اِسکے آگے کیا ہستی ہو لقمان اِسکے آگے کا طفل دبستان ہی - گیلن سے بھی فاضل اجل ہو - یہ سُنکر سب اُمرا ایک زبان ہو کر بولے جو کچھ حضور نے فرمایا وہ درست ہو لقمان یا گیلن کی مرزا احمق کے آگے کیا حقیقت ہو وہ چیز ہی کیا ہو - یہ بھی شاہ شاہان کی نیک اختری کا سبب ہو - آج تک نہ تو ایسا کوئی شاہ فارس نظر آیا اور نہ ایسا طبیب ایسے کسی شاہ کا دیکھنے مین آیا - لوگ یورپ اور ہند کے اطبا کی مدح سرائی کرتے ہین بھلا ہمین کوئی بتائے تو سہی کہ جو اطبائے فارس کو علم ہو وہ کسی نے خواب مین بھی دیکھا ہو - جب تک کہ شاہ کے جاہ و جلال سے فارس منور ہو کون دعویٰ کر سکتا ہو کہ یہان کی بزرگی اور عظمت - شان و شوکت کہین اور بھی ہو گی -

شاہ - یہ درست ہو فارس ملک ہی ایسا ہو کہ ابتدائے پیدائش عالم سے

اسدن تک اُسکے باشندے فہم وفراست اور اپنی عقل وکیاست مین سب سے سبقت رکھتے ہین
اور مشہور عالم ہین - اور فارس کے حکمرانون کا جلال اور اُنکی مدبری نے ایک عالم کی نگاہون مین
چکاچوند کی ہو - کیومرس سے لے کر جو دنیا کا اول بادشاہ ہوا ہو مجھ تک جو حال کا شہنشاہ ہون
فہرست شاہان فارس کیسی مکمل اور کیسی باجاہ وجلال ہو - ہندوستان کے بھی شہنشاہ تھے
عرب مین بھی خلیفہ ہوے ہین - ترکی مین بھی سلطان ہوے ہین - تاتار مین خان - چین
مین خاقان - اور اسی طرح سے فرانسیسی - خدا تعالی بخوبی جانتا ہو کہ میری سلطنت مین آتے
ہین - اور خرید وفروخت کرتے ہین - اور میرے لیے تحفے تحائف لاتے ہین - یہ غریب کافر
جنکے ہان شاہون کی گویا پارسل ہو اور جنکے ممالک ابتک ہمنے سُنے بھی نہین -

ایک درباری - درست حضور درست سوائے انگریز اور قوم فرانس کے جو سب پہلوون
سے خیر تاہم غنیمت ہین مگر اور اقوام تو کچھ بھی نہین ہین - سکوڈس کو ملاحظہ کیجیے جو یورپ مین نہین ہین
یورپ کے کتون سے بھی تو کم ہین -

شاہ - ہاہاہا - تم سچ کہتے ہو - (ذرا مسکراکے) وہ خورشید کلاہ بھی تو رکھتے تھے - جو
انھین کا مقولہ ہو - یہ خورشید کلاہ ایک عورت کے زیب سر ہوا کرتی تھی اور وہ عورت ایک
عجیب شخصیت رکھتی تھی - یہ بہت سچ ہو اور اسکو ہم بخوبی جانتے ہین - پناہ بخدا کہ جب عورت
کسی کام مین دخل دیتی ہو تو پھر اسوقت اللہ یاد آتا ہو لیکن اس عورت کے بعد مسکوڈس کا
پال حکمران ہوا جو بالکل ایک دیوانہ شخص تھا - جسکے دیوانہ پن کی مثال مین تمھین دیتا ہون
اسنے ہند پر قزلباشون کے عہد حکومت مین فوج کشی کی تھی - روسیون کو دیکھو سر پر چھجے دار
ٹوپی - (ہیٹ) رکھ کے اور ایک ڈبل مضبوط کوٹ پہنکر اور سخت کرخت پاجامہ زیب پاکرکے اور
اپنی داڑھی کا صفایا بول کر اپنے کو یورپین کہتے ہین - اگر یہ بات ہو تو تم بھی اپنے بازوون پر بط
باندھ لو اور اپنے کو فرشتہ کہنے لگو -

امیر عظام - کیا خوب کیا خوب - شہنشاہ اسوقت تو بالکل فرشتون کی سی باتین فرمارہے ہین

یہ معلوم ہوتا ہو کہ جیسے یورپ کا شاہ زبان سے کچھ الفاظ کہتا ہو۔ یہ سنکر جسقدر لوگ کھڑے ہوئے تھے سب نے ہان ہان بلے بلے کہا۔

ایک بولا۔ خدا عالیجاہ کو ہزارون برس زندہ وسلامت رکھے۔

شاہ شاہان جیے ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

دوسرا بولا۔ خدا حضور پر نور کا کبھی سایہ کم نہ کرے۔۔۔

شاہ۔ ہان یورپ کی عورتون کی تو عجیب وغریب سرگذشت سنی ہو۔ اول ہی تو یہ بات ہی کہ انکے گھرون مین اندرون ہی نہین ہوتا۔ مرد وعورتین سب ساتھ ساتھ رہتی ہین عورتین اپنے منھ پر کبھی نقاب نہین ڈالتین انکے چہرے بالکل کھلے ہوے ہوتے ہین جسکا جی چاہے وہ نظارہ بازی کرلے۔ وہ بالکل ہماری خانہ بدوش عورات کی مثال ہین۔ اے مرزا احمق تم مجھے بتاؤ کہ خدا کی اسمین کیا حکمت ہو۔ کیونکہ تم ایک طبیب بھی ہو اور ایک فلسفی بھی ہو یہ معاملہ ہی کیا ہو۔ کیا دنیا کے پردے پر صرف مسلمان ہی ہین جو صرف اپنی بیویون پر منحصر ہین اور انھین اپنا مطیع رکھتے ہین۔ پھر شاہ نے ذرا طنزیہ مسکرا کے کہا کہ تم ہی لوگ ہو کہ خداوند تعالی نے تمھین یہ نعمت غیر مترقبہ عنایت کی ہو کہ تمھاری بیویان تمھاری فرمانبردار اور جان نثار ہوتی ہین۔

مرزا احمق۔ حضور سے جان کی امان پاکر عرض کرتا ہون۔ خداوند تعالیٰ نے مجھے ہر چیز عنایت فرمائی ہو جس سے میری زندگی خوشی کی حالت مین گذرتی ہو۔ مین میری بیوی اور میرا تمام کنبہ سب حضور کے لونڈی غلام ہین اور جو کچھ میرے پاس ہو وہ سب حضور ہی کا ہو۔ اگر آپ کے غلام مین کچھ جوہر قابلیت ہو وہ بھی آپ ہی کے صدقہ سے ہو۔ یہ پناہ عالم صادر ہوتا ہو۔ اور جو کچھ کہ مجھ عاجز مین کمی اور قصور تھا وہ سب نیکیون سے بدل گیا اور یہ امر صرف اسوجہ سے ہو کہ حضور کے سایۂ عاطفت مین پرورش ہوتی ہو۔ لیکن

بھلا یہ چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا کہ یا۔

	ظرف نظارۂ خورشید ندارد احمق شبنم تشنہ کجا چشمۂ خورشید کجا	

اور کہین یہ بھی ہو سکتا ہو کہ ایک مینار کوہ الوند کے آگے بڑا کہلایا جا سکے۔ حضور عالیجاہ شاہ شاہان نے عورتون کی نسبت جو کچھ ارشاد فرمایا ہو اس کمینہ اور غلام کی فہم ناقص مین یہ آتا ہو ---

کہ یوروپین اور جانورون مین کچھ اتحاد و محبت معلوم ہوتی ہو اور جنکا درجہ مسلمانون سے بہت ہی کم ہو۔ جانورون مین نر اور مادہ سب گڈ مڈ ہو کے غول کے ساتھ ساتھ پھرتے ہین یون ہی یوروپین پھرتے ہین۔ جانورون مین مادہ اپنے چہرون کو نہین چھپاتین یون ہی یورپ کی عورات بھی اپنے چہرون پر نقاب نہین ڈالتین۔ یہ جانور نہ تو غسل کرتے ہین اور نہ پنج وقتہ نماز پڑھتے ہین اسی طرح سے یوروپین بھی انھین کی مدین ہین۔ جانورون کی مادین اپنے نرون کے ساتھ مل جل کر رہتی ہین یہی یورپ کا حال ہو۔ بجاے اسکے کہ غیر مصفا جانورون کا استیصال کیا جاے جیساکہ ہم کرتے ہین۔ لیکن مین نے یہ سُنا ہو کہ یورپ کے ہر گھر مین کتا پلا ہوا ہوتا ہو۔ اگر یورپ کی عورتون کو خیال کیا جاے تو وہ کتیون کی مثال ہین جس کتے نے اپنی مادہ کو سڑکون شاہراہون پر پھرتے دیکھا اور اپنا کام کیا۔ یو یان ان غیر مصفا ملکون مین اس لفظ کے مانند ہین جو بے معنی ہو۔ اسلیے ہر شخص کی جورو ہر شخص کی ملک ہو۔

شاہ۔ تمنے کیا خوب کہا ہی۔ بیشک ہمارے سوا سب جانور ہین۔ ہمارے پاک اور مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہو کہ کافر ہمیشہ دوزخ مین کباب ہون گے اور ہو وقت ہم مومن روز قیامت پر ایمان رکھنے والے جنت کی سیر کرتے ہوے ہونگے۔ اور حورون سے لطف اڑائینگے لیکن ای طبیب ہمنے یہ سنا ہو کہ تمھاری بہشت زمین ہی سے شروع ہو جاتی ہو اور تمھارے پاس تمھاری حورین اب بھی موجود ہین۔ آہ۔ یہ بات کیونکر ہو۔

مرزا احمق - فراشی سلام کرکے بہت کچھ حضور کے جاہ و جلال اور نوازش سے عنایت ہوا ہو وہ ایک بہت ہی خوش نصیب ساعت ہوگی اور مین اپنا سر آسمان پر پہونچا ہوا سمجھونگا اگر حضور اپنے قدوم میمنت لزوم سے میری حرم سرا مین چلکر مجھے شرف بخشینگے -

شاہ - ہان ہم اپنی آنکھون سے ملاحظہ فرمائینگے کیونکہ شاہ کا ایک نظارہ بھی بہت بڑی خوش قسمتی کا باعث ہو - جاؤ اور اپنی حرم مین اس امر کی اطلاع کردو کہ شاہ تشریف لاتے ہین - اور دیکھو اگر تمھاری حرم سرا مین کوئی عورت مریض ہو - یا کوئی عورت ایسی ہو جسکی خواہشات نفسانی پوری نہ ہوئی ہون یا کوئی دوشیزہ لڑکی ہو جسکو عاشق کی تلاش ہو - یا کوئی ایسی عورت ہو جو اپنے خاوند سے آزاد ہونا چاہتی ہو وہ ہمارے آگے آئے اور ہم پر نظر ڈالے کیونکہ ہمکو دیکھنا بس نصیبہ کا کھلنا ہو -

اسپر شاعر نے جو ابتک چپکا کھڑا ہوا تھا شاہ کی شان مین یہ فی البدیہ اشعار کہے -

" جو کچھ شاہ نے حکم دیا ہو یہ ایک اور ثبوت شاہ کی فیاضی اور التفات خسروانہ کا ہو " اسکے بعد نہایت عمدہ اور نفیس اشعار مین یہ کہا -

جیسا کہ آسمان کو ایک ہی آفتاب حاصل ہوا ہو اسی طرح سے زمین عراق بھی ایک ہی شاہ سے مشرف ہوئی ہو -

زندگی - روشنی - شادمانی - اور خوشحالی ہر وقت حاضر خدمت رہتی ہین طبیب گو گو اپنی دوائیون پر فخر ہو لیکن بھلا کونسی دوائی شاہ کی نظرون کی ایک گردش اور نظارے کے قریب ہو -

بھلا موبیائی سنبل الطیب کی کیا اصل ہو جو ہمارے شاہ کی ایک گردش نگاہ کی برابری کر سکے -

او مرزا احمق سب سے زیادہ خوش اور نیک نصیب طبیب اسوقت واقعی تمھارے ہی ان محدود دیوارون مین ہر مرض کا تریاق موجود ہو اور ہر بیماری کی ایک حکمی دوا جلوہ فرما ہو -

گیلن کو لپیٹ رکھیے - بقراط کو جلادو - ابو علی ابن سینا کو بالاے طاق رکھو - سب کا قبلۂ عالم تو یہین موجود ہے -

بھلا جب صرف ایک نگاہ سے ازالۂ مرض ہوتا ہو تو پھر کوئی دوا درمن کوے کے کیا کرے گا -

اے مرزا احمق سب سے زیادہ خوش اور سب سے زیادہ اور بہتر طبیب -

جس وقت کہ شاعر یہ پڑھ رہا تھا ہر شخص ایک عالم سکوت مین بہت توجہ سے گوش بر آواز تھا - جب شاعر صاحب اپنا راگنی گا چکے تو شاہ نے یہ فرمایا -

"آفرین تم بیشک ایک شاعر ہو اور اپنے زمانے کے بہت ہی لائق ہو - بھلا جب تمھارے مقابلہ کر کے دیکھا جاتا ہے تو فردوسی بھی کوئی چیز نہین تھا - محمود غزنوی کیا خاک بر یعنی خاک تھا (امراے عظام کی طرف مخاطب ہو کے) جاؤ اور اسکے منھ پر بوسے دو اور اسکے منھ کو نبات و قند سے بھر دو - ایسے منھ مین تو ہر شے خوشی کی زیادہ ہونی چاہیے بھلا وہ منھ حسین سے یہ اشعار نکلے ہین -

یہ سنتے ہی امرا لمبی لمبی اور گھنی داڑھیان لے کے شاعر پر پل پڑے اور لطف یہ کہ شاعر صاحب کیا رستمانہ طفیلیون سے کم تھے اسکے پاس پہونچتے ہی بوسے بازیان شروع کین اور بڑی دیر تک داڑھیان ملتی رہین پھر اسکا منھ سب نے مصری کی ڈلیون سے بھرا - دونون کلے پھول گئے تھے - اب بیچارے کا دم بھی رک گیا - یہ اظہار خوشی اور شادمانی کیا ہوا کہ شاعر کے لیے موت کا سامنا ہو گیا -

جب چارون طرف سے بندر کی طرح سے کلے بھر گئے تو اب اسنے جلدی جلدی اور زور سے چبانا شروع کیا - جلدی مین کہین کچر سے دانتون مین اسکا ہونٹ بھی آگیا اس صدمہ سے بیچارے کی آنکھون سے آنسو نکل آئے پھر شاہ نے حضار مجلس اور امرا کو رخصت کیا اور اب شاہی کھانے کی تیاری ہونے لگی -

تیسرا باب

بیان ضیافت

جس شہ نشین یا دالان مین شاہ نے بیٹھ کے کھانا تناول کیا تھا وہان صرف وہی متعدد شخص تھے جو ایسے موقع پر حاضر ہو سکتے ہین - تین شہزادے یعنی شاہ کے صاحبزادے جو اُنکے ہمراہ سے تھے اور جو کونے پر اپنی پیٹھین دیوارون کی طرف پھیرے ہوئے کھڑے تھے اُنکے لباس تقریبی تھے ایک پہلو مین تلوارین لٹکی ہوئی تھین - ایک کشمیری شال جسپر سنہری کام ہو رہا تھا خدمتگارون نے غالیچہ پر بچھا دیا تھا یہ گویا دسترخوان تھا - پھر سونے کی سلفچیان اور آفتابے شاہ کے ہاتھ دُھلانے کے لیے آئے اِسکے بعد خوانچون مین کھانا آنا شروع ہوا - مگر اس امر کا بہت خیال تھا کہ کہین زہر وغیرہ نہ ملا ہو - کھانے پر شاہی بکاول کی مُہر لگی ہوئی تھی جو اُسنے باورچیخانہ سے لگا کر بھیجی تھی اور پھر شاہ ہی کے آگے وہ مہر کھولی گئی - اب یہان تمام قسمون کے کھانون کے عقدے کھلے - کئی قسمون کے چانول پکے ہوئے تھے - اول تو چلاؤ جسکی صورت بالکل سفید برف کی سی تھی - دوم پلاؤ جسمین بھیڑ کا بھی بریان تھی ایک اور دوسری قسم کا پلاؤ تھا جو ایک پرند کا پکا ہوا تھا چوتھی قسم کے پلاؤ مین زعفرانی رنگ دیا ہوا تھا - اور جسمین خشک مٹر کے دانے بھی ملے ہوئے تھے - پانچوین قسم کا نارنجی پلاؤ تھا جو شاہ فارس کی رکابیون مین رکھا ہوا تھا اور جسکا رنگ بالکل نارنگی کے رنگ سے مشابہ تھا - جسمین بادام کشمش پستہ شکر - غرض اسی طرح سے قسم قسم کے میوے پڑے ہوئے تھے - یلمونہ (ایک قسم کی مچھلی) ہیرنگ (مچھلی) جو کاسپین مین ہوتی ہین رکابیون مین رکھی ہوئی تھین یہ اور ٹراوٹ (مچھلی کی قسم) دریاے زنگی کے بھی کباب شدہ مزے دے رہی تھی چینی کے پیالون اور رکابیون مین یہ چیزین رکھی ہوئی تھین - قورما - کوفتے - جو ایک پرند کے پکے ہوئے تھے - نیم پخت گوشت جیسے میٹھے چاول - دو پیازہ - دم پخت پلاؤ جسمین بھیڑ کی ہڈیون کا گودا دیا گیا تھا - اور اسمین کچھ کچھ گوشت بھی پڑا ہوا تھا اور یہ چاول

اسی کے عرق مین اُبلے تھے۔

پیٹھا جسمین گوشت بھر کر مکھن مین پکایا گیا تھا۔ ایک پرند اُبلا ہوا تھا۔ خشک بیر کی چٹنی ہسکو کے ساتھ۔ خاگینہ جسکی مٹھائی دو انچہ کی ہوگی۔ گوشت کا شوربا جسمین گوشت۔ بادام وغیرہ وغیرہ ملے ہوے تھے اور اسکو چلاؤ کے اوپر ڈال کے کھاتے ہین ایک رکابی مین نیم جوش انڈے جنمین مکھن اور قند ملا ہوا تھا۔ ایک رکابی مین بادنجان شکاری جانور کے گوشت کا قورما اور اسی قسم کے بے تعداد کھانے جنکا بیان نہین ہوسکتا برابر قابون مین چنے ہوے تھے۔

اِن کھانون کے بعد کباب آئے۔ ایک بھیڑ پوری بھنی ہوئی آئی جسکی دم اسکی پشت کے اوپر تک چڑھی ہوئی تھی۔ تیتر اور کبک دری جسکو فارس والے معشوق سے تشبیہ دیتے ہین مثلاً کبک خرام۔ انکے کباب موجود تھے۔ مازندرانی تدرو بھی رکھے ہوے تھے۔ اور چند قابون مین جنگلی گدھے اور ہرن کے بھی بھنے ہوے پارچے موجود تھے۔ کھانون کا اِس قسم کا تکلف اور اُنکی کثرت ہر شخص کو متعجب کرتی تھی۔ یہ سب کھانے بادشاہ کے گرد اِس طرح سے چنے ہوے تھے گویا خود شاہ بھی ایک ڈھیر معلوم ہوتے تھے۔ مین چھوٹی چھوٹی بے تعداد چیزون کو بیان نہین کرتا کہ جنکا شمار بھی دشوار تھا مثلاً اچار۔ مربے۔ مکھن۔ پیاز۔ پنیر۔ نمک۔ مرچ۔ مٹھائی۔ جو مختلف خوانون پر چنی ہوئی تھین۔ کیونکہ اُنکا پورا پورا بیان دشوار ہوگا۔ ہان بیشک شربت لکھنے کے قابل تھے۔ یہ شربت قیمتی قیمتی چینی کے پیالون مین بھرے ہوے تھے۔ اور جو مزے لے لے کر اُنکو چمچون سے پیا جاتا تھا یہ شربت بڑی کاریگری اور استادی سے عرق لیمون سے بناے گئے تھے۔

سکنجبین اپنی کیفیت اور چٹخارے جدا دے رہی تھی۔ شربتون مین عرق گلاب مہک رہا تھا یہ تمام شربت تھتے کی برف سے خنک کیے گئے تھے۔

شاہ ذرا سر جھکا کے کھانون کی طرف مائل ہوے۔ پلاؤ پر ہاتھ ڈالا اور اُسکو چٹ کیا اسی طرح جتنی رکابیان آگے رکھی ہوئی تھین سب مین سے شاہ نے لے کر کھایا کھانے بین

بالکل چپ چاپ تھے۔ اور شہزادے اور تمام ملازمین بے حس وحرکت ادب سے کھڑے ہوے راستہ دیکھ رہے تھے۔ جب شاہ تناول کر چکے تو اُٹھ بیٹھے اور شمول کے کمرے مین چلے گئے وہان ہاتھ مُنھ دھویا۔ کافی پی اور اپنا قلیان پینے بیٹھ گئے۔

کھاتے وقت جن پلاؤن مین سے کہ شاہ نے کھایا تھا ایک خادم کو جو وہان حاضر تھا حکم دیا کہ یہ پلاؤ مرزا احمق کے لیے لیجاؤ۔ یہ گویا ایک بہت بڑی خاص عزت سمجھی گئی ہو کہ شاہ اپنا الش اپنے کسی خاص خادم کو بھیجے۔ مرزا احمق نے اِس لانے والے کو انعام عطا کیا اسی طرح سے شاعر کو بھی شاہ نے ارسال کیا اِسنے بھی لیجانے والے کو دامن ہاتھ سے بھینٹ چڑھایا۔ ہر مجبٹی نے کچھ کھانا طبیب کی جورو کو بھی بھیجا جسنے لے جانے والے کو سب سے زیادہ انعام عنایت کیا۔

بادشاہ کے اُٹھنے کے بعد شہزادے بیٹھ گئے جب وہ تناول کر چکے تو کھانے کی کُل رکابیان دوسرے کمرے مین بھیجی گئین۔ جہان تمام امرا وزرا شاعر وغیرہ جو شاہ کے ہمرکاب تھے بیٹھے ہوے راستہ دیکھ رہے تھے انھون نے بھی وہ کھانا کھایا جسمین سے شاہ اور شہزادون نے نوش کیا تھا۔ اِسکے بعد کھانے کی رکابیان ملازمین کے ہتھے چڑھین جنھون نے انکو آئینہ کی طرح سے صاف کر دیا۔ بھلا جب فراش اور ڈیرہ کھڑا کرنے والے گرین اور پھر کہین کھانے کا پتہ رہ جاے لاحول ولاقوۃ۔

اسی عرصہ مین شاہ صرف طبیب ہی کی ہمراہی مین اِسکی حرم سرا مین تشریف لیگئے لیکن مجھے یہ معلوم تھا کہ اگر کوئی شخص ایسے موقع پر تاک جھانک کرے اور پھر کہین کسی کی نگاہ اسپر پڑجاے تو وہ لقمہ اجل ہوتا ہے اِسلیے مین سٹ پٹا رہا تھا کہ کیا کرون اور کیونکر دیکھون مین اسی پس وپیش مین تھا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ طبیب نے کردستان کی لونڈی یعنی زینب کو بطور نذر کے شاہ کے آگے گذرانا۔ یہ سُنتے ہی میری تمام رگ وپے مین ایک سناٹا آگیا۔ اور مین مریض ہو گیا۔ گو اگر خیال کیا جاے تو یہ بڑی خوشی کا مقام تھا کہ خدا نے اُسے

اس حالت ظلم سے رہائی دی لیکن اور اور بہت سی باتین تھین جنسے مین غمگین ہوا تھا اور ایک الم کا بھالا میرے جگر مین آکے بھکا تھا۔ انکا خیال کرتے ہی مین ٹھنڈا پڑ گیا۔ یہان تو عشق مین یہ حال تھا کہ بس یہ جی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے کوئی صورت ایسی نکلے کہ پورا پورا پتہ معلوم ہو کہ وہان کیا کارروائی ہورہی ہے۔

مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ مین کوشش تو ضرور کرونگا تاکہ مجھے صحیح صحیح خبر ملجائے اور شاید اسمین مجھے ایسا موقع بھی ملے کہ مین لمحہ کے لمحہ زینب سے بھی مل سکون۔ مین آخر اپنے بالاخانہ کے صحن کی چھت پر پہونچا اور وہان سے نظارہ کرنا شروع کیا۔ عورتون مین غل غپاڑا اسنائی دیتا تھا۔ بہت سی عورتین یہ جلسہ ملاحظہ کرنے آئی تھین۔ ان سب عورتون مین جو اسوقت جمع تھین خانم کے بھی متعلق عورتین تھین۔ لیکن ان سب عورتون مین مین نے ایک عورت بھی ایسی نہین دیکھی جسکی میری پیاری کی سی صورت ہو۔ ہر چند نگاہ دوڑاتا تھا لیکن زینب کا پتہ بھی نہ تھا۔ بیشک شب کی سیاہی نے سب کو چھپا لیا تھا اب مجھے ناامیدی ہوگئی کہ اسکا نظارہ تو نہ کرسکے گا۔ کیونکہ مین کوئی ایسا نشان نہین پاتا تھا جس سے کہ اسکی شناخت ہوجائے۔

صرف اپنی دلی الفت اور جذبۂ محبت پر بھروسہ کرکے مین نے اپنی طبیعت کو اس سے اطمینان دیا کہ زینب ضرور وہی نشان جو مین نے اُسے بتادیا تھا عمل مین لائے گی جس سے مجھے معلوم ہوجائیگا کہ وہ آج میرے پاس آئیگی اور مجھے اپنے شربت دیدار سے سیراب کریگی۔

بالاخانہ کی چھت کا وہ حصہ کہ جہان اول دن ہماری ملاقات ہوئی تھی شاہراہ کی طرف واقع تھا۔ اور جب کبھی کوئی تقریب یا کچھ مجمع وغیرہ کہین ہوتا تھا تو عورتین سیر دیکھنے کیلیے وہان بیٹھ جایا کرتی تھین۔ تو مین نے امید کی تھی کہ زینب بھی ضرور ہی تماشہ دیکھنے کے لیے آئیگی۔ گھوڑون کی ٹاپون کی آواز۔ لوگون کا غل و شور۔ لالٹینون کے آگے پیچھے گذرنے نے میری مشکل کو آسان کیا۔ اب مین نے کچھ عورتون کی جوتیون کی شپر شپر کی آواز سُنی جو اُسی مقام پر

دیکھنے کے لیے آرہی تھین مجھے بہت شادمانی حاصل ہوئی۔ مین نے اپنے کو دیوار کے پیچھے چھپایا۔ ان عورتون مین جب مین نے نظارہ کیا تو زینب کو بھی جلوہ فرما دیکھا قدرتی جذبۂ دل نے اُسکی آنکھون کو میری طرف پھیرا۔ بھلا مین کیون ایسے موقع پر خطا کھاتا۔ واقعی وہ اِن عورات مین جو بالاخانہ پر تماشہ دیکھنے چڑھی تھین موجود تھی۔ ہائے کسی نے کیا سچ کہا ہی۔

	محبت جادۂ دارد نہان در خلوت دلہا چو تارِ سبحہ گم گردید این رہ زیر منزلہا	

زینب نے بھی مجھے پہچان لیا۔ بس یہی میری آرزو تھی۔ اب مین نے اسی کی خاطر ایک طریقہ باہم گفتگو کرنے کا چھوڑا۔ یعنی اب اسی پر تکیہ کرنا چاہیے جب اُسی کا ہاتھ موقع لگے گا وہ آپ آئیگی۔

جب بادشاہ روانہ ہونے کے لیے اُٹھے تو "دور ہو چلا جا" کی تیز تیز آوازین میرے کان مین آنے لگین۔ اور ہر شخص نے جلوس مین اپنے کو تیار کیا۔ سوائے چند مستثنیٰ لالٹینون کے جنسے اِن لوگون کے درجے اور عہدے معلوم ہوتے تھے کہ جنکے قدمون کو یہ روشن کر رہی تھین۔ سارا شاہی جلوس جسطرح سے آیا تھا اُسی طور سے محل کی طرف چلا گیا۔

عورتون کو اِس امر کا اطمینان ہوا کہ یہان سے بہت کچھ نہین دکھائی دیگا وہ تو نیچے جانے لگین۔ جب تک کہ وہ بالاخانہ کی چھت پر ٹھہری رہین یہی گفتگو ہوتی رہی کہ شاہ نے کس کی تعریف کی اور کسکو پسند کیا۔ اور جب وہ وہان سے اُترنے لگین تو مین نے بہت سی باتین ایسی سُنین جنسے حسد اور کینہ ٹپکتا تھا اور وہ صرف پیاری زینب کی خوش قسمتی پر جلے پھپھولے پھوڑتی تھین۔۔۔

ایک بولی۔ مین نہین خیال کرسکتی کہ شاہ کو اسکی کونسی ادا بھاگئی اور اسکی کونسی بات نے اُسکا دل اپنے اوپر لبھالیا۔ زینب مین کچھ بھی حسن نہین ہے۔ کیا تمنے

کہین بھی اتنا لمبا دامن دیکھا ہے۔ نہ اسمین نمک ہے نہ اسکی صورت مین کچھ تراوٹ ہے۔

دوسری بولی۔ زینب خدار بھی تو ہے۔

تیسری بولی۔ اسکی کمر کود دیکھو وہ ہاتھی کے موافق ہے اور اسکے پیرون سے اونٹ کے پیر بھی تو چھوٹے ہونگے۔

چوتھی بولی۔ یہ پیری بھی تو ہے اور شیطان سے اسکو ایک الفت ہے اور صرف اسی سے یہ پہچانی جاتی ہے۔

یہ سنکر سب ہمزبان ہو کے بولین۔ یہ سب درست ہے۔ ہان یون ہی ہے یہ اور شیطان دونون شریک ہو کے شاہ کو نجاست کھانے پہ آمادہ کرینگے۔ یہ سنکر سب خاموش ہوگئین اور پھر مین نے انکی کوئی آواز نہین سنی۔

لیکن ایک عورت کہ جو بالاخانہ کی چھت پر اسکے پیچھے بیٹھی ہوئی رہگئی تھی ظاہرا اس ہنگامہ کو ملاحظہ کر رہی تھی کہ جو سڑک پر ہو رہا تھا جب وہ سب عورتین چلی گئین تو وہ اٹھی اور میری طرف آئی۔

یہ مہ جبین زینب تھی۔

چوتھا باب

حاجی بابا کا زینب سے ملنا اور خود شاہ کا رقیب بنا

وہ دیوار جسکے پیچھے مین چھپا ہوا بیٹھا تھا کوئی بڑی حد فاصل ہم مین نہ تھی۔ اور مین نے بہت مشکل سے اپنے دل کی ناخوش حالت کو اسپر ظاہر کیا تھا۔ پہلے اس سے کہ اسنے مجھے اس خطرے سے مطلع کیا کہ جو ہماری اس ملاقات سے پیدا ہوتا ہے۔ نازنین زینب نے مجھے یہ بھی سمجھا دیا کہ بس یہ ہماری آخری ملاقات ہے اسلیے کہ جب میرا تعلق شاہی حرم سے ہو گیا تو پھر ایسے وقت مین اگر اسطرح سے ہمین کوئی باہم باتین کرتے ہوے دیکھ لے تو پھر سوا اسے موت کے اور کوئی چارہ نہو۔ مین اس بات کے

سننے کے لیے متردد تھا کہ شاہ نے اسکو کیونکر اور کس طریقہ سے اپنا حرم بنایا۔ اور آیندہ اسکی قسمت کیا ہوگی۔ لیکن مین اس سے یہ ہر ایک بات سانس روک روک کر اور گلا دبا دبا کر اور سسکی لے لیکر کہتا تھا۔ مگر اسکے خلاف جب مین زینب پر نظر ڈالتا تھا تو جسقدر مفارقت کا صدمہ مجھے تھا اُسکے دل پر اُسکا اثر نہین معلوم ہوتا تھا اسکا کیا تو یہ سبب ہوگا کہ آیندہ قسمتون کی عزت کا چمکارا اُسکی آنکھون مین چکا چوند کر رہا تھا اور یا یہ بات تھی کہ اُسنے اِن مصیبتون اور شدید تکالیف سے رہائی پائی تھی کہ جو صرف زیادہ تر میرے باعث سے اُسے سہنی پڑی تھین۔ جس سرگرمی اور پر جوشی سے مین نے اپنی دلی الفت و محبت کو دکھایا تھا اور پیشدستی کی تھی مجھے تو اسکا واپسی کا جواب اسی قدر نہین ملا۔

زینب نے مجھسے یہ بیان کیا کہ جب شاہ اندرون مین آئے تو اِنکا استقبال گانے والی لڑکیون نے کیا جو پہلے ہی سے اُنکی تعریف کا گانا گانے لگی تھین۔ اور یہ سب گانا طنبورون پر گایا جاتا تھا۔ جب شاہ کھلی ہوئی شہ نشین مین آکے بیٹھے تو بانو یعنی خانم کو اجازت ہوئی تھی کہ وہ شاہ کے قدمون کے بوسے دینے کا شرف حاصل کرے۔ ایک پا انداز جو ایک نہایت ہی قیمتی ریشمی کپڑے کا تھا شاہ کے قدمون کے نیچے بچھایا گیا تھا جونہی شاہ نے اسپر قدم رکھ کے اٹھائے وہ سب خواجہ سراؤن نے جو خاص شاہی تھے سمیٹ لیا کیونکہ خوجے یہ حق اپنے باپ دادا کا سمجھتے ہین۔ شاہ کے خواجہ سراؤن کا افسر حاضر خدمت تھا اُسنے دست بستہ ہو کر خانم کے نذرانہ کی درخواست کی۔ یہ نذرانہ ایک چاندی کی کشتی مین پھیلا ہوا تھا۔ جسکے ساتھ چھ عرق گیر بھی رکھے ہوئے تھے جنپر خانم نے اپنے ہاتھ سے بیل بوٹے اور گلکاری کا کام کیا تھا۔ چھ سینہ گیر تھے کہ جو شال کے بنے ہوئے تھے۔ جاڑے مین کرتے پر اسے پہنتے ہین (سینہ گیر کو ہند مین سینہ بند کہتے ہین) دو جوڑے شال کے پائجامون کے۔ تین ریشم کی قمیص اور چھ جوڑے جرابون کے اِن سب چیزون کو طبیب کے گھر کے خادمون نے بنایا تھا۔ ہز مجسٹی یعنی شاہ عالیجاہ نے خانم کے ہنر کی

بہت ہی کچھ مدح سرائی کر کے اُسے قبول کر لیا عورتین شاہ کجکلاہ کے دونون طرف قطارین باندھے ہوے دست بستہ حاضر تھین اِسکے بعد زینب نے یہ کہا کہ مجھ نگوڑی مصیبت کی ماری افسردہ طبیعت کی بابت پوچھو تو عجیب صورت پیش آئی ۔ ایک تو ظاہر تھا کہ افسردگی اور پژمردہ دلی یہ اُس وقت میرا حصہ ہو رہی تھی ۔ اسپر بھی خانم نے مجھے سب سے اخیر کھڑا کیا تھا یعنی نورجہان حبشی لونڈی کے بھی پیچھے ۔ اُس وقت ایک عجیب کیفیت ہو رہی تھی ۔ اور تو اور بوڑھی لیلیٰ بھی تو اِس تگ و دو مین تھی اور یہ کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح سے شاہ کا دِل مجھپر ریجھے اور شاہ مجھے پسند کر لین بعض شرمگین نگاہون سے جھجکی ہوئی کھڑی تھین بعض نے نظرین چرا لی تھین ۔ بعض ایسی دلیر تھین کہ اُنھون نے جو شاہ کے چہرے پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا شروع کیا تو آنکھ نیچی نہین کی ۔ شاہ نے سب کو باری باری سے ملاحظہ کیا ۔ کوئی بھی اُسکے دِل مین نہ جچی پھر اُسنے میری طرف نگاہ بھر کر دیکھا اور پھر طبیب سے یہ کہا ۔

یہ کتنی اچھی چیز ہو ۔ اسمین کسی طرح کی خرابی نہین ہو ۔ شاہ کے جیغہ کی قسم چیز اچھی ہو ۔ طبیب ماشاءاللہ تھین بھی بہت ہی اچھا مذاق ہو ۔ چاند کا سا چہرہ آہو چشم شمشاد قد غرض ہر صفت اسمین موجود ہو ۔

اسپر طبیب نے ایک فرشی سلام بجا لا کے یہ عرض کی ۔ خدا کرے مین ہمیشہ حضور پر قربان ہوتا رہون ۔ باوجودیکہ یہ لونڈی اس قابل نہین ہو کہ اسکو مین حضور کے پیش کر سکون تاہم اِسلیے مین خود اور جو چیز کہ مجھسے علاقہ رکھتی ہو وہ سب بندگان عالی کی ہو تو مین حضور کے قدمون مین اسے نثار کرتا ہون ۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔

شاہ ۔ قبول ۔ (اپنے خواجہ سراؤن کے افسر کو بلا کے) دیکھو اس لڑکی کو ناچنے گانے کی پوری پوری تعلیم دیجاے اور اِسکے تمام کپڑے وغیرہ اُسی شان و شوکت سے ابھی تیار ہو جائین کہ جیسے اور حرمون کے ہین ۔ تو بس اب مین آراستہ او

پیراستہ ہو کر اسکی حضور مین پیش ہو نگی ۔

لیکن ای حاجی یہ موقع بھی مین کبھی نہ بھولونگی جسوقت یہ گفتگو ہو رہی تھی اُسوقت طبیب کی جورو کی آنکھین کس غضب کی ادھر اُدھر گردش کر رہی تھین مگر شاہی چہرے کی طرف جب اُسکی نظرین اُٹھتی تھین تو بہت ہی حلیمی سے ۔

سب باتین جو شاہ نے میری نسبت کہی تھین انکو کس عالم سکوت مین اور چپ چاپ یہ گوش گزار کر رہی تھی ۔ اِسکی دیکھین کہے دیتی تھی کہ اسوقت اسکے سینہ مین غصّہ کی آگ بھڑک رہی ہو اور یہ مارے طیش کے پھکی جاتی ہو ۔ پھر جار جیا والی کو دیکھو تو وہ خون کے سے گھونٹ پی رہی تھی اور اسکی طبیعت مین برابر کٹار ۔ اور پھاۓ پھک رہے تھے ۔ مگر نور جہان ہان یہ بیچاری بہت ہی خوش تھی اور میری تقدیر کھلنے پر پھولی نہین سماتی تھی کھلی چلی جاتی تھی اِسکی صورت سے بشاشی ہو یدا تھی ۔

مین اُسوقت مین شاہ کے آگے زمین پر بچھی چلی جاتی تھی اُسکی اَب بھی شفقت و محبت آمیز نظرین برابر مجھپر پڑ رہی تھین ۔

جون ہی شاہ تشریف لے گئے تو خانم کی طبیعت یکایک میری طرف سے بدل گئی ابھی کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ مجھے ہی شیطان کی بچی بنایا تھا صدہا گالیان دی تھین ۔ لیکن اَب یہ ہو گیا میری پیاری ۔ میری روح ۔ میری آنکھون کی روشنی ۔ میری بچہ ۔ مین نے آج تک اُوبا کبھی اُسکے آگے حقہ نہین پیا تھا اَب اسنے مجھے اپنا قلیان خود پینے کو دیا ۔ چاہے مین کھاؤن یا نہ کھاؤن خانم میرے مُنہ مین مٹھائی کے ٹکڑے برابر دیے جاتی تھی ۔ جار جیا کی لونڈی اسقدر حسد مین پھکی ہوئی تھی کہ اسوقت سامنے کھڑے ہو کر یہ نہ دیکھ سکی ۔ آخر ایک طرف الگ چلی گئی تاکہ پوری انگارون پر لوٹے ۔ دوسری اور عورات نے بھی مجھے بہت دھوم دھام سے مبارکباد دی اور اُنھون نے خوب خوب خوشی کے اظہار کیے اور اِس خوشی کی فہرست کو مجھکو پڑھ کر سنایا جو اُنھون نے پہلے ہی تیار کر لی تھی ۔ وہ یہ تھی ۔ کہ محبت ۔ مےُ خوشرنگ ۔ موسیقی ۔

جواہرات نفیس اور عمدہ عمدہ کپڑے - حمام کرنا - شاہ کے آگے کھڑا ہونا - یہ تمہاری آیندہ تقدیر ہوگی - چند عورتون نے مجھے یہ نصیحت کی کہ ہمیشہ الفت و محبت کو حاصل کرنا اور ہر ایک کا دل اپنے قابو مین کرلینا تاکہ تمہاری جسقدر کہ سوکنین ہین سب کی طبیعت مین تمہاری طرف سے محبت پڑ جاوے اور کوئی تمسے بیر نہ کرے - چند عورتون نے مجھے بننے سنورنے پر نصیحت کی اور چند عورتون نے مجھسے یہ کہا کہ جسوقت شاہ کچھ تعریف کرے تو اسکا جواب اِن لفظون مین دینا چاہیے اور شاہ کے اس طرح سے ادب آداب کرتے ہین - یہ قاعدہ نشست اور برخاست کا ہے -

غرض چشم زدن مین زینب جو ایک مصیبت و آفت مین مبتلا تھی اور جسپر کوئی نگاہ بھر کے بھی نہین دیکھتا تھا آخرکار مرجع تعریف و توصیف ہوگئی اور سب اِسے آنکھون پر بٹھانے لگے -

یہان سے زینب نے اپنی رام کہانی ختم کی - زینب قدرتی اپنی اس حالت بدل جانے پر اسقدر خوش تھی کہ مین اُس خوشی کو اس آیندہ مصیبت و آفت کی خبر دے کر بھی تو دور نہ کرسکا جو شاہی حرمون پر آکے واقع ہوتی ہین - کیونکہ اِن مصیبتون اور سختیون سے یہ بہت ہی کم واقف تھی - اگر یہ شاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسکی پسند خاطر نہووے اور وہ قابل صحبت نہ خیال کرے - تو پھر سواے موت - جانکنی - بیرحمی کی مرگ - سخت مصیبت و تکلیف کے اور کیا ہوتا ہے اور پھر اپنی اِس حالت کی کسی کے آگے اپیل بھی نہین ہوسکتی - جب مین نے دیکھا کہ یہ خوش ہے اور تم اسوقت ماتمیون کی سی صورت بناؤ گے تو یہ درست نہوگا مین بھی بہت خوش ہوا اور گو اسوقت ہم دونون کی مفارقت ہوتی تھی لیکن پھر بھی اِس امید سے اپنی طبیعت کو ڈھارس دیتے تھے کہ شاید ایسے مواقع پڑجائین کہ ایک دوسرے کا دیدار پھر نصیب ہوجاے -

زینب نے مجھسے یہ بھی بیان کیا کہ کل شاہی محل کا خواجہ سرا آئیگا کہ مجھے حرم سرا مین داخل کرے اور جب مین حمام کرلونگی اور نفیس پوشاکین پہن لونگی تو مجھے ناچ

اور گانے والیون کی جماعت مین بھرتی کیا جائیگا - اور یہ تعلیم میری بہت ہی جلد شروع ہو جائیگی -

جب اُسنے اپنا نام بار بار سُنا جیسے کوئی بلاتا ہو تو وہ ڈری اور کھڑی ہو گئی - اور ہم دونون نے بعد ہزارون اور لاکھون اقرار الفت و محبت دلی کے ایک دوسرے سے مفارقت اختیار کی - اسوقت ہماری یہ مایوسانہ طبیعت تھی کہ گویا اب کبھی ملاقات نصیب ہی نہوگی

پانچوان باب

حاجی بابا کو زینب کی مفارقت کا صدمہ اور یکایک طبیب بننا

جب میری مہ جبین میرے پاس سے چلی گئی مین اُسی جگہ پر بیٹھا رہ گیا جہان وہ کھڑی ہوئی تھی اور اپنے دل مین یہ باتین کرنے لگا - کہ یہ گویا ایک بادام مین دوگری کا مضمون ہوا - اگر دنیا کا طریقہ یون ہی ہو تو مین نے دو مہینے خواب و خیال مین صرف کر دیے - مین نے اُسی خیال مین اپنے کو مجنون اور زینب کو لیلی بنایا اور مین نے دل مین کہا کہ جب تک آسمان پہ چاند سورج قائم ہین ہماری محبت کے اُٹھتے ہوے ولولے کبھی ٹھنڈے نہین پڑ سکتے ہم یون ہی باہم جلتے رہینگے - دبلے ہونگے اور مفارقت مین اپنے دلون کو کباب کرینگے لیکن یہ صاف ہو کہ میری داڑھی جائے مضحکہ بنے گی - بھلا کیا خدا کی شان ہو شاہ آیا نظارہ بازی کی اور دو نقطے کہے اور اُلٹا کرنے گیا - حاجی کو اُسوقت نہ یاد کیا زینب ایسی شاہی ہوا پر چڑھی چند شبین مین نے یون ہی گزارین سویرے اُٹھ بیٹھا اور ادھر اُدھر کے منصوبے گانٹھا کرتا اسی دھن مین مین فصیل شہر سے بھی باہر چلا جاتا اور ہر وقت صدہا قسم کے توہمات میرے ساتھ لگے ہوے تھے - جون ہی مین گھر سے اُترا مین نے زینب کو ایک گھوڑے پر سوار دیکھا کہ خواجہ سرا ساتھ ہین اور خادم چلو بچو کرتے ہوے چلے جاتے ہین - مین نے یہ امید کی کہ شاید بہ مجھے دیکھنے کے لیے زینب ضرور نقاب سرکائیگی - مگر نہین اُسنے تو زین پر سے بھی کچھ جنبش نہین کی - مین اور بھی دور تک ساتھ ساتھ گیا کہ شاید میرا دھیان اُسے آجاے

لیکن سب خیال خام ثابت ہوا۔ بچہ چین خیر کچھ ہو۔ بجائے اسکے کہ مین شہر کے دروازے تک جاتا مین اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیا اور اسکو شاہی محلات تک پہونچادیا۔

جب وہ ایک بڑے چوکور مقام مین داخل ہوئی جو خاص دروازۂ محل کے قریب ہی واقع تھا۔ مین نے دیکھا کہ جائزے کے لیے فوج جمع ہو۔ شاہ خود بھی اوپر کی صحنچی مین رونق افروز تھے۔

اب پیاری زینب میری آنکھون کے آگے سے غائب ہو گئی جب اُسکا گھوڑا پہونچا تو اسکو جگہ دیدی گئی۔ مین جو اندر جانے لگا تو گارڈ نے مجھے روکا۔

اَب مین یکایک اُس فوج کی طرف رجوع ہوا جو میرے سامنے قواعد دکھارہی تھی یہ لشکر اسوقت قواعد کر رہا تھا اور اِس فوج کی کمان نامرد خان افسر جلا دال کر رہا تھا۔ یہ نامرد خان سنہری کپڑے پہنے ہوے۔ اسکی ٹوپی پر کثرت سے زر و جواہر ٹکے ہوے تھے جو آفتاب کی کرنون سے جھم جھم کر رہے تھے ایک نایاب اور فاخرہ جنگ کے گھوڑے پر سوار تھا۔"

ریولو میرے قریب ہی ہو رہا تھا جب مین نے اِنکے گھوڑون۔ سوارون۔ اُن نیزون کو جو آفتاب کی روشنی مین جھلک مار رہے تھے دیکھا تو مجھے بھی اپنے وہ دن یاد آگئے جو مین نے ترکمانون کے ساتھ گذارے تھے اور بہت مدت تک اِس فوجی کام مین مشغول رہا تھا۔

مربع میدانون کے ایک طرف قواعد کرنے والا تیر پ۔ جما ہوا تھا اور سکرٹری جنگ مع اپنے چھ کاتبون کے بیچ مین کھڑا ہوا تھا۔ اور انکے پاس انکے مختلف رجسٹر بھی بغل مین تھے دو پکارنے والے بھی وہان حاضر تھے۔ اِنمین سے ایک شخص زور کی آواز مین سپاہی کا نام لے کر پکارتا تھا اور سپاہی اِسکا جواب دیتا تھا۔ حاضر۔ جب ایک شخص کو پکارا جاتا تھا تو ایک شہسوار ساز و سامان سے درست اپنی گنجان جماعت مین سے نکلتا اور شاہ کے سامنے آکر جھک کر آداب عرض بجالاتا۔ اور اِس مربع زمین کی وسعت مین اپنا گھوڑا دوڑا کے

علیحدہ جا کھڑا ہوا بس اِس طریقے سے شاہ تمام فوج کا نظارہ کر لیتے سواروں کی مختلف شکلین تھین اور سب نئے نئے کینڈے کے تھے بعض تو نہایت ہی خوبصورت سجے سجائے گرانڈیل جوان تھے کہ بالکل رستم معلوم ہوتے تھے لیکن اور شہسوار اس قماش کے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انھون نے صرف اِس موقع کے لیے کسی سے گھوڑے مستعار لے لیے ہین اور وہ اسطرح سے اٹک اٹک کر اور کچھ تامل سے قدم آگے بڑھاتے تھے گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ میدان جنگ ہو رہا ہے اور انھین دشمن قوی کا مقابلہ کرنا ہو۔ جب وہ گھوڑا کداتے ہوئے آگے سے نکلے تو مین نے اپنے بہت سے شناساؤن کو پہچانا۔ اور مین نے ایک نوجوان کی زندہ دلی اور دلاورانہ صورت اور شہسواری کی تعریف کی۔ یہ نوجوان اپنا گھوڑا آگے بڑھائے ہوئے تھا۔ اسوقت اسکا گھوڑا چند تقدیری واقعات سے گر پڑا۔ اور یہ گھوڑا اسوقت گرا جب وہ اس لکڑی سے جو راہ کے وسط مین کھڑی تھی گذرنا چاہتا تھا۔ جون ہی یہ جانور گرا اسکا سوار بھی بہت ہی زور سے گھوڑے کے پیرون پر آ پڑا۔ یہ ہاتھون ہاتھ فورًا اسی مجمع مین پہونچایا گیا بعض اشخاص نے مجھے پہچانا کہ یہ طبیب شاہی سے متعلق ہو۔ مجھے انھون نے بلایا کہ اسکا معالجہ کرون۔ گو مین محض جاہل اور کندۂ ناتراش تھا لیکن مین نے ڈاکٹر بننے کے لیے ایک لمحہ کا بھی تامل نہین کیا۔ اور طبیب ہونے کی ہوا مجھ مین سما گئی۔ مین نے اُس بدقسمت شخص کو زمین پر بیجان لیٹے ہوے دیکھا۔ وہ لوگ جو اِسکو گھیرے ہوے بیٹھے تھے ہنوز معالجہ سے بند نہین ہوے تھے ایک شخص اِسکے حلق مین امام حسینؑ شہید کربلا کا نام لے کر پانی ٹپکا رہا تھا۔ ایک شخص اُسکی ناک پر رکھ کے حقہ پی رہا تھا کہ کسی طرح سے یہ ہوشیار ہو جائے۔ ایک شخص اسکے ہاتھ پیر دبا رہا تھا کہ کسی طرح سے اِسکے ہاتھ پیر گرما جائین۔ جون ہی مین وہان پہونچا مین نے اِن مختلف علاجون کو جو اُسکے ہو رہے تھے اچھا نہ کہا۔ فورًا لوگون کو ہٹا کر مین نے ایک خلاصہ مقام کیا بہت غور سے نبض دیکھی۔ جسقدر لوگ وہان کھڑے ہوے تھے اُنھون نے التجا کی کچھ جلدی تجویز کیجیے۔ مین نے ذرا خوب زور دے کر کہا کہ اسکو یہ ضرب صرف تقدیر کی وجہ سے

آئی ہو اور زندگی موت دونون کشتیان لڑ رہی ہین جو غالب آگئی بس اُسی کا پاسا پڑ گیا کچھ اسپر مقرر نہین جو لوگ موجود ہین سب کی موت و زندگی پکڑ لڑا کرتی ہو۔ غرض اسی طرح سے اپنے آقاے نامدار مرزا احمق کی طرح مین نے بھی ہر شخص کو زبونی اور بُرے سانحہ کے لیے تیار کیا۔ مین نے یہ راے زنی کی اور یہی میرا تمہیدی علاج تھا کہ اگر اِسکی تقدیر مین اچھا ہونا ہی تو یہ ابھی اچھا ہو جائیگا اور نہین جو روز ازل مین اسکی سرنوشت مین لکھا جا چکا اسکا تو کچھ علاج ہی نہین ہو۔ کوئی نسخہ کارگر نہوا اور نہ کسی نے اپنا کچھ اثر کیا۔ مین دوسرا نسخہ لکھنے کو تھا کہ اتنے مین یہ غل سنائی دیا کہ راہ بدہ۔ فرانسیسی ڈاکٹر جسکے علم و ہنر کا حال مین نے پہلے بیان کیا ہو معلوم ہوا۔ اِس ڈاکٹر کو فرانسیسی ایلچی نے بھیجا تھا کیونکہ اِسنے یہ آفت خود ملاحظہ کی تھی۔ مریض کو دیکھتے ہی وہ پکارا کہ فوراً اِسکا خون لو خبردار ایک لمحے کا بھی تامل اور عرصہ نہ کرو۔

مین اُسوقت جو گویا ایک بڑا قابل اور لائق گنا گیا تھا مین نے دل مین کہا کہ تم بھی اپنی کچھ علمیت بگھارو۔ پھر مین ذرا للکار کر بولا۔ خون لو۔ یہ بھی کیا اچھی طبابت ہو۔ کیا تم نہین جانتے کہ موت ٹھنڈی ہو اور خون گرم ہو۔ اول اصول حکمت یہ ہو کہ ٹھنڈے امراض مین گرم دوائی کہجاے اور یہ ابر گرم گرم علاج ہون۔ بقراط جو کہ تمام اطبا کا قبلۂ عالم ہو یون ہی اپنی حکمت مین لکھتا ہو اور یقیناً تم یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ اپنی روح آپ کھاتا ہو۔ اگر اِسکے جسم سے جتنے خون لیا تو یہ فوراً جان دیدیگا جاو جو کچھ مین کہتا ہون تمام عالم سے کہدو۔

اسپر فرانسیسی ڈاکٹر نے کہا کہ اسکا امتحان کسنے کیا ہو اور اِسکی نبض کسنے دیکھی ہی چلو خیر ہماری ورد مہری تو بچی یہ تو مر گیا اب گرم و خنک اسکے لیے ایک حکم رکھتے ہین۔ یہ کہہ کے وہ رخصت ہوا اور سبھے اور میرے بقراط کو ہماری تاکین ہوا کی طرف کیے ہوے چھوڑا مین بولا کہ موت اسکے لیے بہتر ہوئی۔ خدا کے حکم اور فرمان کے آگے آدمی کی عقل کیا حقیقت رکھتی ہو۔ ہم طبیب قضا کے آگے کچھ کر ہی نہین سکتے۔ جیساکہ بٹی ہوئی مہری کا پانی

دریاؤن کے پانی کو مغلوب نہین کرسکتا -

ایک ملا جو اسوقت موجود تھا اُسنے حکم دیا کہ اسکے دونون پیرون کو قبلہ کی طرف پھیردو دونون پیر کے انگوٹھے باہم مضبوط باندھے گئے - ایک رومال اُسکی ٹھوڑی کے نیچے لپیٹ کے رکھ دیا گیا - اور پھر اُسکے دونون پلون کو سے کر سر کے اوپر جکڑ دیا اور جسقدر پاس کھڑے ہوے تھے سب درود دعا جو اِنکے مذہب مین ہوتی ہو پڑھ رہے تھے -

اُسی وقت اس مظلوم اور متوفی کے رشتہ دار بھی آگئے - وہ وہ نالہ و بُکا ہوا ہو کہ الحفیظ والامان - پھر تابوت آیا اور اسکے رشتہ دار نعش کو اُسمین رکھ کے لے گئے -

جب مین نے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ جلّادون کا نائب افسر تھا اور اسکے ماتحت ایک سو پچاس جلّاد تھے - اِسکے یہ فرض تھے کہ جسوقت شاہ روانہ ہون تو اُنکے آگے آگے گھوڑا دوڑاتا ہوا بھیڑ کو صاف کرتا ہوا چلے - احکام کی سربراہی کرنا - دیسی قیدیون کا چارج لینا - غرضکہ پولیس افسر کی طرح سے شہر مین کام کرنا - یہ سنتے ہی فوراً یہ اسامی میرے دل مین کھٹکی مین نے خیال کیا کہ یہ ملازمت میرے لیے دوائیان حل کرنے اور نسخہ بنانے سے کسقدر موزون ہوگی اور مین اسکو کس خوبی سے انجام دونگا - یہ مجھے دھیان آتے ہی مین نے خیال کیا کہ یہ کیونکر حاصل ہوسکتی ہو اور اسکا امکان کیونکر ظہور پذیر ہوگا - مجھے خیال آیا کہ مرزا احمق کا دوست افسر جلّادان ہو کیونکہ اسنے اِس افسر پر بہت ہی احسان رکھا تھا - چند روز کا عرصہ ہوا کہ افسر نے مرزا احمق سے شاہ کی خدمت مین یہ سفارش کرائی تھی کہ شراب اسکی صحت کے لیے بہت ہی مفید ہو - اور دربار مین سخت ممانعت ہو تو مین چاہتا ہون کہ اُسے اجازت ملجاے اور اُس افسر نے اپنے ہان کے قبلہ و کعبہ سے اِسکے لیے فتویٰ بھی لے لیا تھا کہ انھین شراب پینا جائز ہو - تو مرزا احمق نے شاہ کے آگے اسکی یہ سفارش کردی تھی کہ افسر جلادان کو شراب پینے کا عام حکم دیدیا جاے اور وہ منظور بھی ہوگیا تھا - تو اب گویا مرزا احمق کا اِسپر بہت بڑا احسان تھا - مجھے اِس سے امید بندھی تھی کہ مرزا احمق اگر چاہے گا تو اِسکا

سے انجام ہو سکتا ہی ۔

چھٹا باب

حاجی بابا کا گورنمنٹ کی ملازمت مین بھرتی ہونا اور جلاد بننا

پیشتر اسکے کہ ڈاکٹر دیر کہنہ (محل کا وہ دروازہ جہان رعایا کے متعلق امورات انجام پاتے ہین) کو روانہ ہوا مین اپنا موقع دیکھنے لگا۔ کہ مین اس سے اپنی آیندہ تقدیر کی بابت ذکر کرون اور اسکو اس بات پر آمادہ کرون کہ وہ افسر جلادان سے سفارش کر کے مجھے متوفی کی جگہ دلوانے مین ایک لمحہ کا توقف نہ کرے۔ اور مجھے اسکی جلدی یون ہوئی کہ شاہ دار الخلافہ سے سلطانیہ روانہ ہونے کو تھے اور پھر طبیب انکے ساتھ جاتا تو پھر یہ ایک بدیہی امر تھا کہ جب طبیب بھی چلا جاتا تو ضرور مین اسکی جگہ پر رہتا۔

طبیب جو کہ اس خرچ سے جو شاہ کی مہمانداری مین اٹھا تھا متفکر تھا اور اسکا یہ ارادہ ہو رہا تھا کہ گھر مین اس سختی سے کفایت شعاری کا برتاؤ کیا جاے کہ سب خرچ برابر ہو جاے باوجودیکہ اس غم سے بیٹھا جاتا تھا لیکن اسنے میری خواہش سنتے ہی مجھسے اقرار کیا کہ جہان تک ہو سکے گا مین تمھاری مدد کرونگا۔

طبیب نے مجھسے کہا کہ جب صبح کا دربار ہو چکے گا تو مین تمھین عین دربار ہی مین افسر جلادان سے ملوادونگا تم مستعد رہنا۔ جون ہی مین نے ظہر کی اذان سنی فوراً شاہی محلات کی طرف روانہ ہوا۔ اور مین افسر جلادان کے کمرے مین جسکے بڑے بڑے دروازے خاص پھاٹک کی طرف کھلے ہوے تھے جا دھمکا۔ چند اشخاص وہان مجتمع تھے ایک کونے مین یہ افسر خود نماز پڑھ رہا تھا۔ میرے دوست شاعر اور نائب افسر تقریبات سے کچھ باتین ہو رہی تھین۔

سو خیالذکر متوفی کے متعلق عجیب و غریب روایات بیان کر رہا تھا کہ اتنے مین افسر جلادان نے نماز پڑھتے مین کہا کہ ”این دروغ است“۔ آپ ذرا صبر کرین۔ مین

نماز پڑھ لون پھر آپ سے مفصل کیفیت بیان کرونگا کہ یہ امر کیونکر ہوا - یہ کہکر پھر وہ نماز پڑھنے لگا جب یہ نماز پڑھ پڑھا چکا تو اُسنے اپنی اصلی کیفیت بیان کرنی شروع کی - اور افسر کی یہ ساری باتین اور کیفیت کا دُہرانا نائب افسر تقریبات سے بالکل خلاف تھا - کہنے لگا کہ فرانسیسی ڈاکٹر نے تو اس مظلوم کا خون لے کے اسکو مار ڈالا - اور پھر ایک فارس کے طبیب نے اُسے صرف ہلا کے پھر زندہ کردیا -

افسر جلادان یہ باتین ہی کر رہا تھا کہ اتنے مین مرزا احمق بھی دروازے مین داخل ہوے افسر یہ ذکر کر رہا تھا کہ دو طبیبون مین یہ ہوا اور یہ ہوا - اُسنے اس امر کو ثابت کردیا کہ بڑے بڑے عجیب و غریب معاملے پیش آے - اسکے بعد اسنے میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہی وہ شخص ہے اگر روکا نہ جاتا تو ضرور ہی اسکی زندگی بچ جاتی - یہ اشارہ ہوتے ہی سبکی آنکھین میری طرف اٹھین اور سب نے مجھے بلایا کہ تم اگر مفصل کیفیت بیان کرو کہ یہ کارروائی کیونکر انجام پذیر ہوئی - یہ سنتے ہی مین نے فورًا اپنی وضع کو اور ہئیت مجموعی کو بالکل اُسی موقع کا سا بنا لیا اور مین نے تمام علمی اصول کو بیان کردیا جو اسوقت برتے گئے تھے اور جو مین نے طبیب اعظم کی تعلیم مین دیکھے تھے - یہ سنکے مرزا احمق میری تعریف کرنے لگا اور بہت جوش مین اُسنے مجھے افسر جلادان سے ملوایا اور کہا کہ مین اس متوفی کے عہدے کے لیے اس شخص کی سفارش کرتا ہون -

افسر جلادان - او ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ طبیب جلادی کا عہدہ لے -

شاعر - یہ کچھ نقصان کی بات نہین ہو - (ایک آنکھ کے کونے سے مرزا احمق کی طرف دیکھ کے) دونون ایک ہی قطار مین ہین - ایک دوسرے کی نسبت زیادہ تحقیق سے اپنا کام انجام دیتا ہو - یہ درست ہو مگر ان تمام باتون کے بعد یہ بہت کم ظاہر ہوتا ہو کہ آیا ایک شخص رفتہ رفتہ ایک گولی سے مرجاتا ہو یا شمشیر کے لگتے ہی اُسکی گردن اُڑ جاتی ہو - یعنی گولی اور تلوار کے اثر مین کتنا فرق ہو -

مرزا احمق - (تردید کر کے) اگر نظر انصاف سے ملاحظہ کیا جائے تو شاعر بھی اسی قطار میں ہین جسمین کہ طبیب اور جلاد ہین - اسلیے کہ وہ آدمیون کی ناموری کا خون کر دیتے ہین اور اس امر مین ہر شخص میرا متفق ہو گا کہ بہ نسبت طبیب کے قتل کے یہ خون سخت ہی اور اِسطرح سے قتل کرنا جسطرح شاعر قتل کرتے ہین سب سے بڑھا ہوا ہی -

افسر جلادان - یہ سب صحیح ہی - تم جس طریقے سے چاہو قتل کرو - بشرطیکہ مجھے بھی سپاہیانہ روش پر چلنے دو - میرے مقابل مین ایک بہت اچھا جنگ آور چھوڑ دو - میرا نیزہ مجھے پھر بھونکنے دو - اور جب مجھے تیغ بران کے کاٹ کرنے دو - مین اور کچھ نہین چاہتا اور مسٹر شاعر صرف مین تو بارود کی بو سونگھون اور گلاب کے پھول کی خوشنمائی تمھارے لیے رکھون - آپ مجھے توپ کے گولے کی گڑگڑاہٹ دیں مین ہرگز بلبل ہزار دستان کی طرح تمھارے گانے پر حاسد نہونگا -

نائب افسر تقریبات - سب لوگون کی طرف مخاطب ہو کے - ہان ہر شخص آپ کے جوہرون اور قابلیتون سے آگاہ ہو - اور خاص کر کے شاہ (جو ہمسے زیادہ تمھارے اِس قتل کرنے کے ہنر سے آگاہ ہو) کیونکہ اسنے اکثر اپنی مسرت ظاہر کی ہو اور کہا ہو کہ ابتک جسقدر فارس مین حکمران ہوے ہین سب مین مین ممتاز ہون - اور صرف اِن ہی خیالات و تصورات سے وہ جارجیا کے جگر مین اپنے ہتھیارون سے گھس جانے کی گفتگو کرتا ہو - (افسر جلادان کی طرف مخاطب ہو کے) اگر روسیون کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ ایٔہین ہین تو اسوقت وہ تمام اپنے معاملات کو اس دنیا مین صاف سمجھنے لگین اور پھر آیندہ کے لیے تیار ہون -

افسر جلادان - روسی چیز ہی کیا مین - کیا خاک ہین - جارجیا پر قبضہ کر لینا اور روسیون کو وہان سے نکال دینا ایران کے لیے ایسا ہو کہ جیسے مین اُس پسو کے لیے ہون جو میرے کپڑے مین گھس کر مجھے کاٹتا ہو اور اس سے ذرا کی ذرا مجھے تکلیف ہوتی ہو اور پھر دم بھر مین مین اُسے راہ فنا دکھا دیتا ہون - روسی اصل ہی کیا رکھتے ہین - اِسکے بعد

وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مین تمھین اس نوکری مین لینا پسند کرتا ہون - اِسلیے کہ تم میری طرح سے بارود کی بو سونگھنے کے مشتاق معلوم ہوتے ہو - کیونکہ جس عہدے پر تم معین ہو گے ایسے شخص کے لیے رستم کی سی طاقت - ببر کا سا دِل - اور بگھیرے کی سی چستی ضرور ہونی چاہیے - مجھے نئے سپہر تک دیکھ کے وہ بہت خوش ہوا اور مجھے حکم دیا کہ تم میرے نائب کے پاس چلے جاؤ تاکہ وہ تمھین ساز و سامان آفس سے درست کرے اور تمھین تمھارے عہدے کے لیے سب ہدایات کردے کہ کسطرح سے کام کرنا ہوگا -

مین نے دیکھا کہ نائب صاحب شاہ کے سفر کی تیاری مین پھنسے ہوے ہین اور سفر کی انتظام کے لیے احکام جاری کر رہے ہین -

جون ہی اُسے معلوم ہوا کہ مین متوفی جلاد کے عہدے پر متعین ہوا اُسنے فوراً متوفی کا گھوڑا اور سب جنگی وردی مجھے دیدی اور مجھے سخت تاکید کی کہ انکی بہت ہوشیاری سے نگہبانی رکھنا اور یہ بھی اطلاع دیدی کہ اگر اینمین سے کوئی شی زائل ہو جائیگی تو پھر دوسری تمھین نہین ملنے کی - تیس تمن ماہانہ میری تنخواہ مقرر ہوئی اور ہٹیا اور میرے گھوڑے کی خوراک جدا معین ہوئی - اب مین نے اپنے کو پوشاک اور ہتھیارون سے مزین پایا - پہلے اس سے کہ مین آگے کچھ بیان کرون مناسب سمجھتا ہون کہ اپنے نئے آقا نامردخان کے چال چلن اور اُسکے طریقے سے ناظر اور میری سرگذشت کے پڑھنے والے کو آگاہ کرون یہ شخص لمبا تھا - چوکور کاندھے تھے اور بہت ڈبل اور جسیم بھی تھا اور اسکی عمر کوئی پینتالیس برس کی ہوگی - پورا جوان تھا اور اب بھی اِسکو خوب جوان کہتے تھے اسکی ہیئت اس مادہ کی تھی - لمبی لمبی سیاہ گھندار بھوین - بڑے بڑے ڈبل بالون کی داڑھی اور ایسی ہی مونچھین - اِسکے ہاتھ خصوصاً بڑے اور زور آور تھے اور سیاہ بالون سے جو اسکی قمیص کے شگاف سے باہر نکلے ہوے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکی اون ڈبل اور موٹی کوالٹی کی ہو - اسکی مجموعی صورت سے سرداری برستی تھی لیکن ساتھ ہی اِسکے اِسکی

صورت سے بدمعاش اور ناتراشیدہ گی بھی ٹپکتی تھی طہران مین یہ بہت خوش گذران مشہور تھا وہ بغیر کسی جھجک یا خدشہ کے خوب خوب مے گلرنگ اڑاتا تھا اور طاؤن کو خوب ہی برا بھلا کہتا تھا - اسکا گھر گویا مخزن عیش و عشرت بن رہا تھا - گانے اور طنبور بجانے کا شور شام سے صبح تک اسکے مکان سے سنائی دیتا تھا - اسکے ہان مرد اور عورتین ناچنے والیان تھین - اور یہ گویا بذات خود ہر ایک لوتی کا محافظ تھا - لیکن با این ہمہ وہ اپنے محکمہ کے سخت اور شدید کامون مین سست نہین تھا - کیونکہ گانے اور بجانے کی آوازون مین ہر شخص ان کمبخت اور بدبخت لوگون کی واویلا اور بکا کی آوازین بھی سنتا تھا کہ جنپر کوڑے بازی ہوتی تھی اور جو سخت اسکے آگے زجر و توبیخ کیے جاتے تھے - یہ نہایت ہی عمدہ سوار تھا - اور بھالا لگانے مین یدطولی رکھتا تھا اور گو اسکے چہرے مہرے سے یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ سپاہی ہے اور اسکی ہر شے یہ یقین دلاتی تھی کہ یہ ضرور مرد میدان ہے اور بڑا قوی ہے لیکن اصل مین یہ حد سے زیادہ ہیز اور نامرد تھا - یہ ہمیشہ بڑے بڑے فخریہ اور شیخی کے الفاظ کہہ کے اپنی اس نامردی کی اصلی حالت کو چھپانے کی کوشش کرتا تھا اور ان لوگون مین جو اسکی اصلیت سے واقف نہین تھے کامیاب ہو جاتا تھا - اور یہ صرف اپنی شیخی سے حال کے فارسیون مین ایسا ہی سمجھا جاتا تھا کہ جیسے پرانے فارسیون مین سام اور فراسیاب خیال کیے جاتے تھے -

اسکا نائب یعنی نقطہ اپنی کرخت اور درشت صورت سے ایک چالاک اور عقلمند شخص تھا - وہ اپنے افسر کے انتظام کو کامل طور سے سمجھتا تھا جسکی وہ ایسی تعریف کرتا تھا کہ سوا شاہ کے اور اسکے کوئی شخص فارس مین اس قابل نہین ہے کہ اسکو آدمی کہا جائے

مجھے جلدی سے اس بات کا علم ہو گیا کہ میری طمع کے جوش نے میرا ایک حاسد پیدا کر دیا جب اسنے دیکھا کہ مین نے اس عہدے کے حاصل کرنے پر اسے کچھ نذرانہ نہین بھرا یا

تو اُسنے اُس جلن سے میرے اوپر سخت سخت مشکلات ڈالنی شروع کردین اور میری راہ مین کانٹے بونے لگا لیکن مین نے اپنی اُس زبان کی چوٹ سے جو میری نطرت مین پڑی ہوئی تھی اسکو سیدھا کیا یعنی آپ لفٹنٹون کے لب کباب ہین اور آپ ایسے لائق اور کارگزار ہین کہ آیندہ اپنے افسر کا عہدہ سوا آپ کے کوئی پا ہی نہین سکتا جب اُسنے یہ یہ مدح سرائی کی باتین اپنی نسبت گوش گزار کین تو بہت ہی خوش ہوا اور میری ایسی تعریف کرنے لگا جو حد سے باہر ہو - اللہ کریم کی عنایت سے اسوقت تم گویا یہان اس محکمہ مین ایک جواہر ہو اور تمھارے ہی دم کی زیب و زینت ہو -

ابتک مین طبیب ہی کے ہان رہتا تھا یہان تک کہ شاہ کی روانگی کا زمانہ قریب آیا اور مین نے سامان سفر کی تیاری کرنی شروع کی - چونکہ مین عہدہ دار بنگیا تھا اور عہدہ دار بھی جلادون کا افسر تو مجھے جس چیز کی حاجت ہوتی تھی صرف اپنے بھرم پر بازار سے بلا تکلف لیتا تھا جس زمانہ مین کہ مین طبیب کے ہان رہتا تھا مین نے مریضون سے لے لیکر کچھ ضروریات کا سامان جمع کرلیا تھا اور یہ مجھے اُنھون نے بطور نذرانہ دیا تھا - مثلاً ایک بستر ایک رضائی - ایک پلنگ - مجھے ہاتھ لگا تھا - اور وہ یون لگا تھا کہ ایک غریب شخص اتفاقیہ ہمارے چارج مین مرگیا - مین نے اُسکے رشتہ دارون کو یقین دلایا جنکو مین جانتا تھا کہ یہ بڑے وسواسی مسلمان ہین کہ صاحب ہمارا اصلا قصور نہین ہی ہمنے تو جہانتک ہمسے ہو سکا کوئی بات اُسکی نگہداشت مین نہین اُٹھا رکھی اور جو مین نے اُسکے ساتھ کیا تھا اور جسطرح سے پیش آیا تھا اسمین کسی طرح کا شبہہ نہین ہو - لیکن اسکا علاج کیا ہو کہ جس بستر پر یہ لیٹا ہوا تھا وہ بستر ہی کمبخت ہو - اور اصل بات یہ تھی کہ رضائی ریشمی تھی - اور دوسری بات یہ ہوئی کہ بستر کے پائینتی قبلہ کی طرف نہین پھری ہوئی تھی - جب اُسکے رشتہ دارون نے بستر کے یہ گن سُنے تو اُنھون نے کانون پر ہاتھ رکھے اور وہ بستر چھوڑ چھاڑ کر چلتے بنے تو پھر یہ بستر میرے ہاتھ لگ گیا -

ایک ائینہ کی کبھی مجھے ضرورت ہوئی تو وہ مجھے یون ہاتھ لگا کہ ایک دن ایک مرزا اپنا آئینہ دیکھ رہے تھے کہ منھ دیکھتے دیکھتے اُنھین اپنا چہرہ کچھ اُترا ہوا اور پژمردہ معلوم ہوا اُنھین یہ صورت کھٹکی مین نے اُنھین یقین دلایا کہ مرزا صاحب خدا کے لیے آپ پھر یہ آئینہ ملاحظہ نہ کیجیے گا۔ آپکا چہرہ تو سرخ و سفید ہو رہا تھا ابھی تو گلاب کی پتی کے موافق تھا یہ سنتے ہی اُنھون نے آئینہ کو پھینک دیا مین آسے اُٹھا کے لیے گھر چلا آیا۔

مرزا احمق سے زیادہ ظاہر اندہب مین کوئی سخت نہین تھا۔ اور جو چیزین کہ غیر معتقا ہوتی تھین اُنکے لیے حد سے زیادہ شکی تھا۔ مجھے ایک تو پخدان کے جوڑے کی ضرورت تھی اور ایک اُس جوڑے کی ضرورت تھی جو خود طبیب کا تھا جو ایک کمرے مین یون ہی بیکار پڑا ہوا تھا۔ وہان یہ چیزین اکثر میرے ملاحظہ مین گذرتین۔ اب مین نے دل مین خیال کیا کہ یہ چیزین میرے قبضہ مین کیونکر آجائین۔ مجھے یکایک یہ خیال آیا کہ چند کُتیا کے بچے جو تمام طہران مین کثرت سے پاے جاتے ہین اور جو ہماری دیوار کے نیچے ہی ایک کُتیا نے دیے تھے مع اُنکی مان کے اُٹھا لاؤن اور ایک پخدان مین اُنکو بھر دون چنانچہ مین نے یہی کیا ایک پخدان مین تو وہ بچے اور کتیا بٹھائی اور دوسرے مین خشک ہڈیان اِدھر اُدھر سے لاکے رکھ دین اور پھر کچھ خبر نہ ہوا جب کتیا اور بچے باہر چلنے پھرنے لگے اور اُنھون نے غل دل مچایا تو طبیب کے آدمیون کو خبر ہوئی اُنھون نے طبیب کو اِس واقعہ سے مطلع کیا وہ مع اپنے داروغہ مکان اور اور آدمیون کے جنمین مین بھی شریک تھا موقع واردات پر آیا۔ جب سب نے یہ ملاحظہ کیا تو انھین بہت ہی خدشہ معلوم ہوا اور اُنھون نے گویا گھر کے لیے خاص بدشگون سمجھا۔

ایک شخص بولا۔ کہ یہ صرف خانم سے شادی کرنے کا نتیجہ ہوا اور اسی سے ہوا ہے۔ دوسرا بولا۔ کتیا کے بچے ابتک اندھے ہین اللہ کرے ہم اور طبیب کہین اندھے نہو جائین۔

طبیب کو تو اُس مین یخدان کھونے کا بہت رنج تھا اُسنے اُسین بس کہا اور بولا مین اُسکے بچے اور سب چیزین ابھی یہان سے علٰحدہ کردی جایئن - مین نے فوراً ہی انپر قبضہ جمایا اور بہت جلدی اِن سب کو ان نتایج سے آگاہ کیا جو اُس شخص کے لیے ہونگے جو اِن اشیا پر قبضہ کریگا - غرض رفتہ رفتہ مین نے خوب سامان جمع کرلیا اور جب ہمارے سفر کے لیے تیاری ہوگئی مین نے اِس یخدان کو شاہی خچر ہانکنے والے کو ذرا خصوصیت کا حق جتا کر دیدیا کہ وہ اُسے لے چلے -

ساتوان باب

حاجی بابا کا شاہ کے ہمراہ جانا

آخر کار سلطنہ کو روانہ ہونے کا دن نجومیون نے قرار دیا - آفتاب نکلنے سے نصف گھنٹہ کے بعد شاہ محل سے روانہ ہوے - ۲۱ - ربیع الاول تھی منھ اُٹھا کر جو چلے تو کہین ذرا لجام کو سہارا دے کر نہ ٹھٹکے جب تک سلطنہ کے محل مین نہ پہونچ گئے - یہ شہر کنارہ کرج پر واقع ہوا اور طہران سے نو فرسنگ کے فاصلے پر ہو - مختلف حصص فوج مع ان پلٹنون کے جو سلطنہ مین جمع ہوئی تھین اُنکو حکم ہوا تھا کہ وقت مقررہ سب وہان تیار رہین شاہ کے ساتھ باڈی گارڈ - اونٹون کا توپخانہ - اور ایک بڑا مضبوط دستہ سوارون کا تھا - دربار کے اعلیٰ اعلیٰ عہدہ دار مع وزراء سلطنت اور وہ افسر جو پبلک دفاتر مین ملازم تھے شاہی کے ساتھ سب نے سفر اختیار کرلیا تھا - اِسطرح سے شہر بالکل سنسان ہوگیا تھا - کیونکہ ایک ہی دن مین اُسکی پہلی آبادی کم ہوگئی - ہر چیز اور ہر ایک شخص چلتا ہی ہوا معلوم ہوتا تھا - پردیسی اگر کوئی ایسے وقت مین دیکھے گا تو اُسے یہی خیال آئیگا کہ باشندے شہر چھوڑکر سب چلدیے جیسے کہ شہد کی مکھیان ایک جگہ سے چھتا اُٹھا کے دوسری جگہ چلی جاتی ہین اور وہان اپنا قیام کرتی ہین اسی طرح سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ طہرانیون نے شہر کو اُدیٹو کہا اور اب وہ کہین اور جا کے بس گئے ہین - خچرون اور اونٹون کا تانتا دھنپر بستر سے - غالیچے -

باورچیخانے کے برتن - ڈیرے گھوڑون کا سامان اور ہر قسم کی چیز بسط لدی ہوئی تھین - او
جو لدے پھندے راستہ پر چلتے ہوے معلوم ہو رہے تھے - خاک کثرت سے اڑ رہی تھی
اور اسوقت اُنکے رہنما برابر اپنی آوازون کو اپنے جانورون کی گھنٹیون کی آوازون سے
ملاتے جاتے تھے جو انکی گردنون مین پڑی ہوئی بجتی جاتی تھین -

روانگی کی فجر کو مین لبین پھاٹک مین مقیم تھا تاکہ اسکا انتظام کرون کہ کوئی چیز شہ کی
راہ مین مانع نہ آے - تمام شہر کے سقون نے سڑکون پر چھڑکاؤ کر دیا اور جہانتک ممکن ہوا تھا
وہ تدبیر اور دور اندیشانہ کام عمل مین آے تھے جن سے شاہ کی رحم مزاجی اور شفقت رعیت کے
حال پر ٹپکتی تھی خصوصاً بڑھیا عورت کو بھی اجازت نہین تھی کہ وہ شاہ کے آگے سڑک پر دکھائی دے
شاہ شاہ کی اُسپر نظر پڑ جاے اور پھر وہ نظر بد ہو - یعنی شاہ کے دل کو بیا جاے پھر
وقت اُسکے واقع ہو -

اسوقت مجھ مین دلیری اور جرأت ایسی ہو گئی تھی کہ مین آدمیون کو اِدھر اُدھر ہٹاتا تھا اور اپنی
عادت اور مزاج کا ذرا خیال نہ رہا تھا - مجھے اچھی طرح سے اپنی وہ حالت یاد تھی کہ جب مین عوام الناس
مین سے تھا اور مین سخت نفرت کی نگاہ سے وفتر کے ہر ایک شخص کو دیکھتا تھا - لیکن اب مین نے
اپنی لکڑی اِس آزادی اور دلیری سے استعمال کرنی شروع کی کہ نہ لوگون کا سر دیکھتا تھا
اور نہ پیٹھ دیکھتا تھا سڑا سڑ جو لڑائی شروع کی تو ایک تہلکہ مچ گیا اور میرے بھائی جلاد بھی چکے
اور متعجب ہوے کہ حاجی انہین ایک عفریت مست کے مانند ہو - مجھے یہ تردد تھا کہ کسی طرح سے
میری جرات اور دلیری کی دھاک بندھ جاے اور اِس سے مجھے یہ امید تھی کہ جب میری دھاک
بندھ جائیگی تو مین اِس سے اور اعلیٰ عہدے پر ترقی کر جاؤنگا -

غرض جلوس اب آگے بڑھنا شروع ہو گیا - توپخانہ شہر پہلے سے آگے چلا گیا تھا
کہ شاہ کے پہونچنے سے پہلے وہ سلطنہ پہونچ جاے اور جب شاہ سلطنہ پہونچین تو وہ دنادن
سلامی اُتارے - اب معلوم ہوا کہ شاہ طہران سے روانہ ہوے کیونکہ توپون کی گڑگڑاہٹ سنے

تمام شہر مین یہ روشن کر دیا تھا۔جلادون کا سوار ایک خیلی رخش صورت گھوڑے پر سوار تھا اور شاہراہون مین اسنے گھوڑے کو ڈپٹایا۔اور بہت سے سوار آگے پیچھے دوڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے یہ سارا جھگڑا اسلیے تھا کہ سڑکون کو شاہی جلوس کے لیے صاف کرین۔اول لفٹنٹ آئے۔اِنکے بعد سوار جو جواہرات اور شال اور سونے وغیرہ سے لدے پھندے تھے اِنکے بعد دوڑتے ہوئے پیادے۔پھر شاہ۔شاہ عالیجاہ کے بعد شہزادے۔اِنکے پیچھے وزرا۔اور ان سب کے بعد کثرت سے سوارون کا رسالہ جاتا تھا۔

جب یہ بیان کیا گیا کہ اسوقت شاہ کے ہمرکاب تمام مدارج کے لوگ تھے اور جب اِنکا ٹوٹل دیکھو کہ جنمین۔مرزا۔ملازمین۔قلیان بردار۔باورچی۔اِنکے خدمتگار جو ظروف وغیرہ صاف کرتے ہین۔فراش۔دوڑتے ہوئے پیدل۔چوبدار۔سوار۔اونٹ اور خچر ہکانے والے۔اور دس ہزار اور لوگ جو کیمپ کی ہمراہی مین قدمزن تھے جسوقت کہ مین کبین دروازے پر کھڑا ہوا تھا اور یہ غل و شور کرتا ہوا مجمع میرے آگے سے نکلتا تھا تو ہر شخص اِسکا اندازہ کرسکتا ہے کہ وہ کتنا ہوگا۔جب شاہ عالیجاہ قریب آئے جنکی لمبی داڑھی چھاتی پر قلابازیان کھاتی ہوئی اِدھر اُدھر اُڑتی تھی اور اُنکی صورت سے دہشت اور خودسری اور جلال شاہی جلوہ دے رہا تھا مین نے بھی نہایت ہی ادب سے اور جھک کے سلام کیا اور اپنی گردن کو بغیر جھکائے نہ رہ سکا اگر مین ذرا بھی گردن جھکانے اور قاعدے کے موافق آداب بجالانے مین کوتاہی کرتا تو کاندھون کے بیچ مین سے میرا سر ندارد ہو جاتا۔

اِس تمام جلوس نے شہر کے دروازے کو صاف کردیا۔مین نے گارد کے ساتھ جو وہین قیام کیے ہوئے تھا حقہ پینے پلانے مین دیر لگادی اسوقت وزیرون کی عورات جنکو کیمپ کے ساتھ چلنے کی اجازت ملی تھی نمودار ہوئین اُنھون نے پھر زینب کی یاد کو تازہ کردیا۔مین نے بہت دلسوزی اور افسوس سے اُسکی مصیبتناک حالت پر رنج کیا اور اُسکی آیندہ قسمت پر خون کے آنسو بہائے کہ دیکھیے اب اسکی کیا حالت ہوگی۔پیاری زینب

(جیسا کہ مجھے اپنے روانہ ہونے سے ایک دن پہلے نور جہان سے معلوم ہوا تھا) اُس گھر مین بھیجی گئی جو ایک چھوٹا موسم گرما کا مکان ہو اور جسکا تعلق شاہ کجکلاہ سے ہو اور یہ چھوٹے مکان ان پہاڑون پر ہو جو طہران کے ارد گرد آکے واقع ہوے ہین جہان یہ مظلوم لڑکی گانے اور ناچنے کی تعلیم پائیگی۔ شاہ نے حکم دیدیا تھا کہ جب ہم فصل خریف مین واپس آئین اُسوقت تک زینب فن موسیقی مین کمال پیدا کرے اُسوقت گویا زینب کے شاہ کی خدمت مین حاضر ہونے کے بھاگ کھلینگے جب مین سوار ہوا چاہتا تھا تو اُس مقام کو نہین دیکھ سکا جہان بیاری مقید کی گئی تھی، اور مین نے چاہا تھا کہ اسکا کچھ نشان مین دامن پہاڑ مین سے امتیاز کر سکون۔ شاید کوئی موقع ایسا آکے واقع ہو کہ مین اپنا فرض اور کام چھوڑ چھڑا کر اُسکے ہان جاکے صرف جھلک ہی دیکھ سکون۔ مگر مجکو پھر حکم ہوا کہ شاہ کے سلطنہ اُترنے سے پہلے مین وہان کا انتظام جاکے کرون۔

دن کا سفر اور میرا ملازمت کا وقت ختم ہو گیا۔ مین جلادون کے بڑے سردار کی قیامگاہ کی طرف گیا جہان مین نے اپنے لیے ایک چھوٹا سا ڈیرہ استادہ دیکھا۔ انہین پانچ اور میرے ہی محکمہ کے لوگ تھے جو زمانہ سفر مین میرے ہی ہمراہ رہینگے مین انسے شہر ہی مین واقف ہو گیا تھا اور وہین میرے انکے بخوبی شناسائی ہو گئی تھی۔ اب ہم باہم ایسے تنگ مقام مین جمع ہوے جو چھ گز طول سے زائد ہرگز نہ ہوگا۔ اور چار گز عرض سے بڑھتی نہ ہوگا۔ غرض اسطرح سے ہم ایکدوسرے پر پڑے۔

چونکہ مین نوجوان اور بچہ تھا تو اِس تنگی اور ایسی سختی پر کچھ بھڑکنا چاہتا تھا لیکن مین نے اپنے کو سنبھالا اور دل مین خیال کیا کہ اسوقت چاہے جیسی بے آرامی ہو جب بھی ہنس مکھ ہونا چاہیے۔۔ اگر اسوقت تکلیف ہوتی ہی ہو آیندہ بڑے بڑے منافع حاصل ہونگے۔ اور مین بہت کچھ ترقی حاصل کرجاؤنگا۔

افسر جلادان کے نائب کے ضمن مین یہان نائب لفٹنٹ بھی موجود تھا۔ یہ ایک شخص

میرا دلی رفیق تھا اور آخر الامر صرف اِسکے ذریعہ سے مین نے بڑی بڑی قوتون مین شہرت
پائی اِسکا نام شیر علی تھا - اور اِسکو درجہٗ بیگ عطا ہوا تھا - خاص باشندہٗ شیراز تھا
وہین اسکی پیدائش ہوئی تھی - اگرچہ فارس کے دور قیب شہرون کے باشندون مین کسی طرح
بھی بنائے دوستی قائم نہین ہوتی لیکن میرا تو وہ گاڑھا دوست بنگیا اور ہم دونون شیر و شکر
ہو گئے - ایک دن گرمی مین جب مین بہت پیاسا تھا اِسنے مجھے تربوز کا شربت پلایا - مین نے
دوسرے موقع پر اسکا حقہ اِسکے لیے بھر دیا -

ایک دن مین چاول زیادہ کھا گیا اِسنے اپنے قلمتراش سے میری فصد کھولی - اور
مین نے اِسکے عوض مین اِسکے گھوڑے کا درد قولنج تماکو کا پانی پلاکر کھو دیا - غرض یون ہی
ردو بدل ہوتی رہی مین اسکا ایک کام کردون تو وہ یہ چاہتا تھا کہ میرے دو کام کردے -
اسی طرح سے ہم دونون مین خوب ہی گاڑھی دوستی ہوگئی - یہ مجھسے عمر مین تین برس بڑا تھا
لانبا قد - خوبصورت - چوڑے بازو - تنگ کمر - مناسب داڑھی جو صرف اِسکی ٹھوڑی کو
چھپائے ہوے تھی - نہایت ہی خوبصورتی سے بل کھائی ہوئی زلفین اِسکے دونون کانون پر
پڑی ہوی ہین - جیسے کہ انگور کی بیلین باغ کی دیوارون پر پڑی ہوئی ہوتی ہین - غرض یہ
بہمہ صفت موصوف تھا کوئی بات اعتدال سے زیادہ تجاوز نہ کیے ہوئے تھی -

چونکہ اسے اِس عہدے پر ایک زمانہ مدید گذر گیا تھا اِسلیے یہ اِس عہدے کے تمام فن
فریب وغیرہ سے بخوبی آشنا تھا - کیونکہ جب ہمارے اس معاملے مین گفتگو ہونے لگی یہ ایک
بہت ہی تعجب انگیز امر تھا کہ اسنے کسقدر تجربہ اور کتنی وسیع اپنی مشق میرے ذہن مین نشین کی -
اور مجکو کتنی دور از خیال باتون سے آگاہ کیا -

وہ کہنے لگا - تم اِسکو ہرگز خیال نہ کرنا جو تنخواہ شاہ اپنے ملازمین کو دیتا ہو اسی کو اپنے
مُدام دیکھین اور اسپر قناعت رکھین - نہین کبھی نہین - صرف اُنکے عہدون کی حیثیت ہی پر
بالجبر اور تعدی سے دست درازی کرنا منحصر ہی یعنی جس قدر و منزلت کا عہدہ ہو اسی قدر وہ

بالجبر رعایا سے لے سکتے ہین اِسکے علاوہ اور زیادہ منافع اُٹھانا یہ اُنکی دانائی اور عقل پر منحصر ہو - اچھا امتحاناً آپ ہمارے سردار ہی کو لیجیے - اِسکو شاہ کے ہان سے ایک ہزار تمن ماہانہ ملتے ہین اور جو باقاعدہ یا بیقاعدگی سے اُسکو ادا ہوتے رہتے ہین لیکن یہ کچھ بھی نہین ہین - یہ اُسکے پانچ اور چھ درجہ زیادہ خرچ کر ڈالتا ہو اچھا وہ اسے کیونکر حاصل ہوتا ہو اور اِسقدر زر نقد اُسے کیونکر ہاتھ لگتا ہو بس انھین لوگون سے اینٹھتا ہو جو اُسکے ہتھے پر چڑھ جاتے ہین - ایک خان معتوب ہوا - اور قہر شاہی اسپر نازل ہوا اُسپر مار بھی پڑتی ہو اور اُسپر جرمانہ بھی ہوتا ہو - تو یہی ہمارا سردار اُسپر ڈنڈا اور تاوان ڈالتا ہو اور مارتا بھی ہو بس جہان دائین ہاتھ سے کچھ بھینٹ چڑھادیا اور سب تکلیفین اُسپر کم ہوگئین - فرض کیجیے کہ ایک سرکش کی آنکھین نکلوانی ہین اَب یہ صرف اسکی سزا کی زیادتی کمی اُس رقم پر ہو جو مجرم سے ملتی ہو - کہ آیا یہ سزا یعنی اُسکی آنکھین کٹار اور چھری سے وحشیانہ طریقے پر نکالی جائین یا قلمتراش سے بہت آسانی سے نکال لی جائین - جب یہ شخص فوج کا افسر بنکے کسی مہم پر بھیجا جاتا ہو تو جہان جہان یہ جاتا ہو شہرون اور گاؤن سے اُسے نذرانے بھیجے جاتے ہین اور یہ صرف اِسلیے ہوتے ہین کہ تم اپنی فوج کو روکنا کہ ہمین نہ ستائے اور ہمارے مال و متاع پر دست درازی نہ کرے - جسقدر اِسکے پاس روپیہ پہونچتا ہو یہ اُسی قدر رعایت کرتا ہو - اور علاوہ اُن نذرانون کے جو غربا سے لیتا ہو سالانہ وزرا بھی اسے بخشش دیا کرتے ہین کہ شاہ کبھی نامہربان ہو تو اُسوقت ہمارے ساتھ رعایت ہو گی اور ہمپر ویسا جور و تعدی روا نہ رکھا جائیگا - غرض جہان لکڑی کی جنبش دیکھائی ہو اور جہان سزا دینے کا موقع آتا ہو تو یہ ہمارا سردار خوب خوب دولت سمیٹتا ہو - اور پھر درجہ بدرجہ ہماری باری آتی ہو - اور پھر ہم اینٹھتے ہین جہان تک ہمارا بس چلتا ہو -

جس زمانہ مین کہ مین نائب تھا اور مجھے ایک مجرم کے مارنے کے لیے بلایا جاتا تھا اور میری پہلے ہی سے ہتھیلی گرم ہو جاتی تھی تو مین بجائے اسکے کہ اُسکے پیرون پر لکڑیان مارون

اسکے اِس لکڑی کے تختہ پر مارتا تھا کہ جسپر وہ لٹایا جاتا تھا۔ یہ سال گزشتہ کا ذکر ہو کہ اسٹیٹ کے پرنسپل سکرٹری کے اوپر شاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اور حکم دیا گیا کہ اسپر لکڑی کی مار پڑے بغیر کسی فرق درجہ کے اسکے لیے ایک چھوٹی سی دری بچھائی گئی اور اسکو اسپر لٹایا گیا۔ مین اور ایک دوسرا شخص مارنے والا قرار دیا گیا دو آدمیون نے فلک کو پکڑا۔ جب ہمنے اِسکا شال اور اُسکے سر کی ٹوپی آتاری اور اُسکی پیٹی اور اُورکوٹ کو علیحدہ کیا جو تا نوٹا ہمارا ہو چکا تھا۔ تو اُسنے ہمارے کان مین کہا جو شاہ نہ سُن سکین اِسلیے کہ یہ تمام باتین شاہ ہی کے حضور مین ہوتی ہین۔ اُن ماؤن کی قسم جنھون نے تمھین جنا ہو۔ مجکو زیادہ نہ مارنا۔ اسکے پیر باندھے گئے تھے۔ اور اسکو چادر پر چت لٹا دیا گیا تھا۔ جب یہ سامان ہو چکا تو ہمنے کام شروع کیا ہمنے صِرف اپنی جانون کے خطرون سے اُسکو بھرپور مارا یہان تک کہ وہ واویلا مچانے لگا۔ اسنے اب اُسنے ہمسے کچھ دینے کی درخواست کی کہ اگر مار تھامو گے تو یہ پیش کرونگا۔ جب ہمنے رفتہ رفتہ مار تھامی اور ہم بجاے اِسکے پیرون کے فلک پر مارنے لگے۔ دونون جانب سے عقلمندانہ برتاؤ کیا جاتا تھا کیونکہ یہ بھی تو خوف تھا کہ کہین شاہ ہماری اِس گٹ پٹ کو نہ تاڑ جاے اِس طریقے سے یہ زور زور سے رو رہا تھا۔ آہ امان آہ امان۔ خدا کے لیے مار کم کرو پیغمبر کی روح قسم بارہ تمن دونگا۔

تمھین تمھارے باپ اور ماؤن کا واسطہ پندرہ تمن دونگا۔ مجھے شاہ کے سر کی قسم بیس تمن دونگا۔ بھئی تمام اماموں کی سوگند اور تمام پیغمبرون کی قسم تیس چالیس پچاس ساٹھ سو ہزار تک دونگا۔ میری مار تھامو۔ جب مار تمام ہو چکتی ہو یہ علم ہمین فوراً ہی ہو جاتا ہو کہ جسقدر پہلے مار کھانے کی حالت مین اسکی فیاضی اور دریا دلی کو ترقی ہوئی تھی اُسی قدر اب گھٹنے لگی ہو لیکن پھر بھی جو کچھ اسنے ہمسے پہلے دینے کے لیے کہا تھا اُسقدر تو ضرور ہی دیتا ہو اور اگر نہ دے تو وہ یہ بھی تو جانتا ہو کہ ابکی اگر باری آئیگی تو یہ اُدھیڑ ہی ڈالینگے اور سخت مار دینگے۔ اِس ڈر کے مارے دیتا ہو۔

شیر علی نے مجھے اس قسم کی باتیں کرکے تمام اونچ نیچ سے آگاہ کیا اب مجھے یہ دھن لگی کہ کسی طرح سے کوڑے بازی کردن اور مال اینٹھون - اب تو مجھے خواب بھی اسی کا دکھائی دینے لگا -

مین نے اپنا یہ معمول باندھ لیا کہ ہاتھ مین لکڑی لی اور اُس چیز پر جو پاؤن کی شکل ہوتی مشق کرنے لگا اور اسمین مین ایسا مشاق ہو گیا کہ اگر مجھے کبھی حکم ہو اور کسی کے مارنے کا موقع پڑے تو وہ پاؤن کی انگلی کو علیحدہ علیحدہ لکڑی سے مارسکون میری سرشت مین بیرحمی ہرگز نہ تھی جسکو مین بخوبی جانتا تھا نہ مین ایسا تندا ور دلیر تھا جسکا بھی مجھے بخوبی علم تھا اِسلیے مین خود متعجب تھا کہ مین یکایک ایسا شیر بے پیر کیونکر ہو گیا - اصل یہ ہو کہ یہ امر صحبت سے بہت تعلق رکھتا ہو وہان کے بیرحمانہ کامون اور سختیون نے مجھے بھی سخت دِل بنا دیا - اور اب جو میری بود و باش تھی وہ ایسی سخت اور بیرحمی کی جگہ تھی کہ لعنت ہے - سوا اِسکے اور کچھ سُننے مین نہین آتا تھا - ناکون کا کٹنا - کانون کا کترنا - آنکھون کا نکلنا - اوکھلی مین سر کا کچلا کرنا - دو آدمیون کو اوپر نیچے لٹا کے عیماکرنا - تنور مین جلانا - غرض اسی قسم کی باتون مین مین ایسا مشاق ہو گیا کہ اگر موقع ہو تو اپنے باپ کو سولی دیدون اور اُف نہ کرون -

آٹھوان باب

حاجی بابا کا اپنے کام مین مشغول ہو کے ایرانیون کی بے آئین سلطنت کا نمونہ بتلانا

شاہ آہستہ آہستہ سلطانیہ کی طرف روانہ ہوے - آخر چودہ دِن کے بعد جب ایک نیک ساعت آپ کے وہان پہونچنے کی قرار دی گئی تھی تو وہ اپنی ٹھیک اسی ساعت کو موسم گرما کے محلات مین پہونچے جو کچھ دِن پہلے سے اُنکے لیے آراستہ ہو گئے تھے - یہ محل پہاڑیون پر قائم ہین اور اُنکی دوری پُرانے شہر سے کچھ زیادہ نہین ہو - یہان سے پورا پورا نظارہ میدانون کا دکھائی دیتا ہو - جو میدان اسوقت سفید سفید ڈیرے خیمون سے پٹے پڑے ہوے تھے - جسوقت کہ اپنے

عہدے سے کے خیال کا دھوان میری چھاتی مین اُٹھتا تھا تو یہ ایک نمایان نظارہ تھا کہ مین اپنے اس حال کی حالت کو اور اس کمبخت اور مصیبتناک حالت کو جب مین ترکمانون کی قید مین تھا مقابلہ کرتا تھا تو صرف مجھے یہ فرق معلوم ہوتا تھا کہ جب مین خود پٹنے والا تھا اور اب مین مارنے والا ہون - صرف اِس تعلیم سے جو کچھ تھوڑی بہت اصفہان مین میرے پرانے استاد ملا جی نے کی تھی مجھے یاد تھی اور اس سے اللہ کی عنایت سے ابتک شہریون کی یعنی اپنے ہموطنون کی رعایت بہت کرتا تھا اور اُنسے مجھے ہمدردی بھی تھی -

جب شیر علی میرے پاس آیا اور اُسنے مفصلۂ ذیل کیفیت مجھ سے کہی تو بہت دشواری سے مین نے یہ فکر و خوض کیا وہ مجھسے بولا - ہماری قسمت اِسوقت بلندی پر ہو لو آؤ تم میرے ساتھ آؤ - انشاءاللہ ہم دیکھو کیا کارگزاری کرتے ہین تمھین اِس بات کا دھیان چاہیے کہ شاہ کے کیمپ کے لیے اِرد گِرد کے گانؤن سے پوری پوری خوراک مہیا ہو گئی ہو مگر یہ معلوم ہوا ہو کہ کدج سوار کے گانؤن نے اپنا حصہ نہین ادا کیا ہو - اور اسکا گانؤن اس جگہ اور ہمدان کے بیچ مین واقع ہو اور اسنے بہانہ یہ کیا ہو کہ ایک شہزادہ مع اپنی بلوس کے شکار کے بہانہ سے چندروز سے یہان ٹھہرا ہوا ہو اور وہ لوگون کو اندر باہر سے صاف کیے دیتا ہو - تو اب مجھے حکم ہوا ہو کہ مین وہان جاؤن اور اسکا بخوبی سرانجام کرون - اور مین مع اور گانؤن کے بزرگوارون کے کدخدا (سردار گانؤن) کو اپنے سردار کے آگے لے آؤن - چونکہ تم میرے دوست ہو اسلیے مین نے اجازت لے لی ہو کہ مین تمھین اپنے ساتھ وہان لیجاؤن گو اور ہمارے محکمہ کے عہدہ دار شکایت کرتے ہین کہ ہماری باری ٹوٹ گئی اور ہمین ساتھ نہ لیا - اب تم مغرب کی نماز پڑھتے ہی جلدی تیار ہو جاؤ تاکہ ہم بہت جلدی روانہ ہو جائین اور وہان فجر ہوتے ہوتے جا پہونچین -

مین یہ سُنکے پھولا نہ سمایا کہ اتنی جلدی مین ایک کام کے سر ہوا - گو مین شیر علی کی طرح سے کام کرنا اور موقع سے عمل کرنا نہین جانتا تھا لیکن پھر عقل آزمائی کے لیے اور

خنک تیز گام فراست کے دوڑانے کے لیے بہت بڑا کھلا ہوا میدان پڑا ہوا تھا۔ مین نے کہا
کہ ہمارا ستارہ بُرا ہوگا اگر اس مہلک شہزادے نے ہمارے بلے خوشہ چینی کرنے کو کچھ
نہ چھوڑا۔ میرے دل مین ایک شاعر کا یہ شعر آیا۔ کہ

"اگر ایک ظالم نے داڑھی جڑ سے پکڑ کر اکھیڑ لی ہو تو کچھ خوف کی بات نہین ہو کیونکہ وہ
ٹھوڑی سلامت ہو جہان سے وہ اکھڑی ہو پھر بھی اُگ سکتی ہو۔ مگر واے اس خربزے پر
جو جڑ سے اکھیڑ لیا گیا"

یہ خیال کرتا ہوا مین اپنے گھوڑے کو کسنے کے لیے گیا جو اور افسرون کے گھوڑون
کے ساتھ ڈیرے کے پاس چر رہا تھا۔ اور مین نے اسے سفر کے لیے تیار کیا۔ اِسکے گلے
اور پیرون کی رسی کھولی۔ اور اُسکی طرف مخاطب ہو کے یہ کہا۔ جانور۔ تم شوق سے چاہے
لات مارو اور چاہے مجھے اُٹھا کر پھینکدو اِسلیے کہ تم اِن کامون کے کرنے کے لیے آزاد ہو
اور اِسکے علاوہ جو کچھ تمسے نقصان پہونچایا جاے پہونچاؤ۔

شیر علی اور مین نے آفتاب کے غروب ہونے پر اپنا کیمپ چھوڑا۔ ہمارے ساتھ ایک
لونڈا ہوا جو لدے ہوے خچر کی چوٹی پر بیٹھا ہوا اُسکو ہنکا رہا تھا۔ اِس خچر پر ہمارے
بستر۔ چادرے گھوڑون کی اگاڑی پچھاڑی وغیرہ لدی ہوئی تھین۔ جب سے کہ مین
سپاہی ہو گیا تھا مین نے اپنے نام کے ساتھ بیگ کا خطاب اور بھی ملا لیا تھا۔ تاکہ میری
اِس نام کے ساتھ پوری پوری شہرت ہو جاے مین نے اپنے گھوڑے کے واسطے
ایک چاندی کی زنجیر اُسکی پیشانی پر لٹکانے کے لیے اپنے کسی دوست سے مستعار لی
اور ایک خوبصورت چاندی کے دستہ کا پستول اپنی کمر مین رکھنے کے لیے اُسی سے اینٹھا
جس رفیق سے مین نے یہ دونون چیزین لین اُس سے مین نے اقرار کر لیا کہ اُسکے لیے
کچھ سوغات گرمی کی فصل کی وہان سے ضرور لاؤنگا۔

ساری رات ہمنے سفر کیا۔ کل دو گھنٹے ایک گاؤن مین جو سڑک ہی پر واقع تھا آرام کیا۔

ر ٹھیک صبح ہوتے ہی ہم کدج سوار مین اسوقت پہونچے کہ جب عورتین اپنے اپنے مویشی اصطبل سے نکال رہی تھین - اور آدمی اپنے حقے بیٹھے ہوے پی رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب کھیت پر کام کرنے کے لیے جاینگے - جون ہی ہم گانوءن مین گھسنے لگے تو یہ ایک بدیہی امر تھا کہ وہان غل غپاڑا مچے - ایک دند مچ گیا - عورتین تو غائب ہوئین اور اُنھون نے فوراً اپنے چہرے آنچلون سے ڈھانک لیے - اور آدمی اپنی جگہون سے بیٹھے بیٹھے کھڑے ہو گئے - اب مین چاہتا ہون کہ میری سرگذشت کا ناظر اس ہئیت اور شکل کو دیکھے جو شیر علی نے وہان پہونچ کے بنائی - اور اپنی کیسی ہوا باندھی ہے - اُسنے اپنے کو محکمہ جلادان کا سب سے اعلیٰ افسر قرار دیا اور ذرا ایک حکومت اور درشتی کی آواز مین لوگون سے گانوءن کے سردار کا پتہ پوچھا کہ وہ کون بشر ہے اور کہان رہتا ہے - ایک سیدھا سادہ آدمی جسکی بھوری داڑھی - عاجزانہ صورت تھی - اور بہت ہی ذرد کپڑے پہنے ہوے تھا آگے آگے ہوا اور کہا آغا سلام علیکم - مین ہون تمھارا نوکر جسکو تم تلاش کرتے ہو - خدا کرے تمھارے قدم یہان آنے مبارک ہون اور تمھارا سایۂ عاطفت کبھی کم نہو - اور پھر بسم اللہ کہکے اُسنے ہمارے گھوڑون کو تھام لیا ہم نیچے اُتر آئے - اور ہمارا اُترنا بھی نوابی اور امیرانہ ہوا ایک شخص نے گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھا ایک نے رکاب پکڑی ایک نے بغلون مین سہارا دیا یون ہم گھوڑون کی پیٹھون پر سے اُترے - ایک چھوٹی سی چادر کدخدا کے دروازے پر بچھی - اِسپر گانوءن کے تمام مرد بیٹھے اور ہمنے اندر کے رخ ایک کمرے مین نشست کی - کدخدا نے خود اپنے ہاتھون سے ہمارے بوٹ اُتارے اور اسی طرح کی ہماری اُسنے خدمت کی جو وہ ہر مہمان کی جو اُنکے ہان جاتا ہے کرتے ہین جب شیر علی کی یہ عزت ہوئی اور انکی نگاہون مین اِسکی سردارانہ توقیر جمی تو شیر علی نے دو چار بقے اپنے حقہ مین سے اُڑا کر بڑی ہی تاکید لفظی سے زور دے دے کر یہ کہا - تم جو کہ کدخدا کدج سوار کے ہو جانتے ہو کہ مین یہان شاہ کی طرف سے آیا ہون - پھر کہا

شاہ کی طرف سے اور مین صرف یہ سبب دریافت کرنے آیا ہون تاکہ مجھے معلوم ہو کہ کدخ سوار
شاہ کے کیمپ کے لیے کیون نہین سامان رسد پہونچا۔ اور یہ رسد تمھین اُس حکم کے مطابق
بھیجنی تھی کہ جسکو دو مہینے کا عرصہ ہوا گورنر ہمدان کے ہان سے تمھارے نام جاری ہوا تھا۔
اسکا مجھے جواب دو۔ اگر تمسے ہو سکے تو اپنا چہرہ سفید رکھو

کدخدا۔ ہان اپنی آنکھون کی قسم جو کچھ مین نے پہلے کہا ہو وہی اب کہونگا۔ جسقدر لوگ
کہیان موجود ہین (اپنے گانؤن والون کی طرف اشارہ کرکے) جانتے ہین کہ جو کچھ مین کہتا
ہون سب سچ ہو۔ اگر مین جھوٹ بولون تو میری آنکھین نکلوا لین حضور والا آپ اللہ کی عنایت سے
انسان ہین عقلمند ہین۔ روشن دماغ اور نظر باز ہین۔ آپ مسلمان بھی ہین۔ اور آپ خدا سے
ڈرتے بھی ہین مین سوا سے سچ کے اور کچھ بھی نہین کہونگا۔ جو کچھ واقع ہوا وہی ظاہر کرونگا
نہ اس سے کم ہوگا نہ زیادہ۔ اور پھر آپ ہی پر اِسکا فیصلہ کرنے کے لیے چھوڑ دونگا۔

شیر علی۔ بہت اچھا بہت اچھا کہو۔ مین شاہی ملازم ہون جو کچھ شاہ فیصلہ کریگا وہی ہوگا
مین کیا کر سکتا ہون۔

کدخدا۔ آپ ہی حضور مالک ہین لیکن بصد لجاجت یہ عرض کرتا ہون کہ آپ میری التماس کو
بغور ملاحظہ فرمائین۔

تین مہینے کا عرصہ گذرا کہ جب قریب ایک گز کے گیہون اُگ آئے تھے اور بھیڑون کے
بچے تمام ملک مین میاتے پھرتے تھے کہ اتنے مین شہزادہ خراب قلی مرزا کے ملازم نے
مجھے آکے یہ اطلاع دی۔ کہ کل میرا آقا اِس گانؤن مین آکے مقیم ہوگا تاکہ محیط اضلاع مین
شکار کھیلے۔ اور وہ ہرنون۔ جنگلی گدھون۔ تیترون۔ بھیڑون۔ جنگلی مرغون کا شکار کھیلے گا
تو اُسنے حکم دیا ہو کہ میرے اور میرے جلوے کے لوگون کے لیے عمدہ اور نفیس قیامگاہین تیار رہین
اور ہر قسم کا رسد کا سامان بھی مہیا ہو۔ جون ہی یہ خبر لگی تمام گانؤن مین ایک خوف چھا گیا
ہمنے یہ دیکھ کے کہ ہم شہزادے کے ملازمین کے ساتھ کچھ نہ کر سکینگے یہ ارادہ کیا کہ اپنے گھر بار

چھوڑ چھوڑ کر ہم پہاڑون پر مقیم ہون اور جب یہ روز بلا خیر منقضی ہو جاے پھر اپنی اپنی جگھون پر چلے آئین - کیونکہ جب وہ آئیگا اور کچھ سامان نہ دیکھے گا تو ہمین تباہ کر دیگا - کاش اگر اسوقت آپ اِن غریب زمیندارون کی حالت دیکھتے کہ جسوقت یہ اپنی سب چیزین مجبوراً چھوڑ چھوڑ کر بھاگے تھے تو آپکا پتا پانی ہو کر بہ جاتا اور آپکا دل رحم سے پگھل جاتا -

شیر علی - اِسکا مطلب کیا ہو - شاہ کا تو تمام گانون ویران کر ڈالا - اگر شاہ یہ سُنلے تو سب کو کولھو مین ڈلوا کر پلوا دیگا - اور اب مجھسے رحم کے خواہان ہو -

بوڑھا گانون والا بولا - برائے خدا رحم بھی کوئی چیز ہو آپ میری رام کہانی کی آخر کیفیت سُنیے اور مجھپر ترس کھائیے - رات ہوتے ہی ہمنے اپنے مویشیون کو لادا اور جتنی چیزین ہم سے لیجائی گئیین ہمنے اُنسے جانورون کو بھر دیا - اور ہم اُنھین پہاڑون کی طرف ہکا کر لے گئے جہان ہم ایک گڑھے اور نشیبی گھاٹی مین ٹھہرے اُسکے پاس ندی بھی بہتی تھی گانون مین صرف چھ بڑھیا عورتین اور بلیان رہگئین -

یہ سُنکے شیر علی نے میری طرف خطاب کرکے کہا - سُنتے ہو حاجی یہ ہر قیمتی چیز اپنے ساتھ لے گئے اور برہنہ دیوارون کو اور بڑھیا مریض عورتون کو شہزادے کے لیے چھوڑ دیا - اچھا (کدخدا کی طرف خطاب کرکے) چلو اور آگے چلو کیا ہوا پھر -

ہم وقتاً فوقتاً عورتون کے پاس جاسوس خبر لینے کے لیے بھیجتے رہے تاکہ ہمین کیفیت معلوم ہوتی رہے کہ شہزادے کے آنے پر کیا بپتا پڑی - اور ہم اپنا کل سامان چٹانون اور پہاڑون کی گھاٹیون مین لے گئے - دوپہر کو یہ لوگ گانون مین پہونچے جب اُنھین معلوم ہوا کہ ہم بھاگ گئے تو اُنکے غصہ کی آگ بھڑکی - شہزادے کے نوکر گھر گھر پھرے اور ہر مکان کے دروازے کو زور زور سے کھڑکھڑایا - جب اُنھون نے بہت کھڑکھڑایا تو ایک بڑھیا عورت نے بڑی مشکل سے اپنے بستر سے اُٹھکر ان سپاہیون کو ایسا سختی سے دھتکارا کہ کوئی شخص اس سے مقابل نہوا - شہزادے نے اپنی خوراک اور رسد کا سامان پاس کے گانون سے منگالیا اور سیر

مکان مین اُسنے آکے قیام کیا۔ جہان وہ غلہ دیکھتے فوراً اُسے لے لیتے۔ انھون نے پہلے تو میرا سارا گھرداری کا سامان لکڑیون کی جگہ چولھے مین جلادیا اور جب وہ بھی کافی نہ ہوسکا تو انھون نے کواڑ اور کھڑکیان غرض سب پھونک دین کواڑ تو کواڑ تمام شہتیر اور مکان کی کڑیان بھی جلادین ۔

نئے لہلہاتے ہوے گیہون مین انھون نے اپنے گھوڑون کو چرنے چھوڑ دیا۔ اور وہ خود بھی کاٹ کوٹ کر بہت کچھ اپنے ہمراہ لے گئے۔ غرض ہم بالکل تباہ اور برباد ہوگئے۔ نہ تو ہمارے پاس روپیہ ہو نہ مویشی ہین نہ کپڑے ہین۔ نہ رہنے کو گھر۔ نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر۔"

نہ کھانے کو کچھ خوراک رہی ۔ اور سواے اللہ کے اور آپ دونون صاحبون کے ہمارا اب کوئی پناہ دینے والا نہین ہی۔

ترحمے بکن آخر کہ عاجزم عاجز
نگاہ کن کہ چہ خون میچکانم از گفتار

یہ سنتے ہی شیر علی بیگ نے اپنی جگہ سے اُچھل کر سخت وحشیانہ اور سختی کے طور پر اس بوڑھے آفت رسیدہ کی داڑھی کو پکڑ کے کہا۔ کیا اے بوڑھے شخص تجھے ان سفید بالون پر بھی شرم نہین آتی ۔ کہ تو یون جھوٹ بول رہا ہو۔ ابھی تو نے ایک لمحہ گذرا یہ کہا تھا کہ جو کچھ قیمتی اسباب تھا وہ سب ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے اور اب تو یہ کہتا ہو کہ ہم برباد ہوگئے یہ کبھی بھی نہین ہوسکتا۔ ہمنے اتنا بڑا سفر کوئی تمھارے نجس کھانے کو نہین کیا ہو۔ اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم مارکیٹ مین اپنی داڑھیون پر ہنسوانے کے لیے آئے ہین۔ تو یہ تمھاری غلطی ہو۔ تمنے شیر علی بیگ کو ابتک نہین جانا ہو ہم وہ لوگ ہین کہ جب سوتے ہین تو ایک آنکھ ہماری کھلی رہتی ہو۔ اور ایک بند۔ کوئی لومڑی اپنے بلے مین سے بغیر ہمارے علم کے نہین سٹک جاسکتی اگر تم اپنے کو گربہ سمجھتے ہو تو ہم بلیون کے باپ ہین تمھاری

داڑھی بہت ہی بڑی ہونی چاہیے تم اپنے بڑے بڑے لکٹ یکھو بہت کچھ تجربہ حاصل کرو
اُسکے بعد ہمین فریب دو۔

کدخدا۔ نہین نہین اللہ گواہ ہی پناہ بخدا کہ اگر مین نے ذرا بھی آپ کو دھوکا دینے کا خیال بھی دل مین کیا ہو۔ مین چیز ہی کیا ہون جو آپکو دھوکا دہی کی دلیری کرون۔ ہم تو شاہ کی رعیت ہین جو کچھ ہمارے پاس ہو سب اُسی کا ہو۔ لیکن ہم بالکل عریان کر دیے گئے۔ ہماری کھال تک اُتار لی گئی۔ آپ اپنی آنکھون سے ملاحظہ فرمالین۔ ہمارے کھیتون کی طرف نگاہ اُٹھاکے دیکھیے۔ ہمارے گدامون کو معائنہ فرمائیے نہ تو غلہ باہر ہی ہو۔ اور نہ ہماری کوٹھریون مین ہو۔

شیر علی۔ بہت اچھا اس سے ہمین مطلب نہین کہ غلہ ہو یا نہین ہو تمھاری کھال تک اُتار لی گئی یا نہین اُتار لی گئی اِس سے تو کچھ غرض ہی نہین ہم ایک بات کہتے ہین اسی کو تم سن لو زیادہ جھک جھک سے کچھ سروکار نہین ہو۔ شاہ کا حکم تو بجالانا پڑیگا خواہ رسد کا سامان کرو اور خواہ زر نقد عطا کرو اور جو تم نہین کرو گے تو تم اور سب یہان کے مُنڈ ہمارے ہمراہ سلطانیہ چلو وہان تم حکام کے آگے خود جوابدہی کر لینا۔

اِسکے بعد کدخدا اور بڑے بڑے گانٔون والون مین کانا پھوسی اور مشورہ ہونے لگا یہ سب لوگ ایک کونہ مین چلے گئے اور ہمین ہمارے حقے پیتے ہوے تنہا چھوڑ گئے اور اِن بیچارون مین ایک اضطرابی پھیل گئی۔

انکی کانفرنس اور مشورے کا یہ نتیجہ کھُلا کہ اُنھون نے اپنی وہ رام کہانی گانی تو چھوڑ دی اور ایک بوڑھا شخص آیا اور مجھے ایک طرف اُٹھاکے لے گیا۔ اور دوسرا ضعیف شخص آیا وہ شیر علی کو ایک کونہ مین لے گیا۔ سابق الذکر بوڑھے نے مجھ سے ملایمت اور دوستی کی باتین کرنی شروع کین اور وہی معمولی طریقے سے میری مدح سرائی کرنے لگا اُسنے مجھ سے کہا کہ آپ خدا کی مخلوق مین مکمل ہین پھر اُسنے قسمیہ کہا کہ مین نے بہت کچھ اپنی چھاتی اور

تمام گانوٗن والون کے دل مین آپ کی طرف سے محبت و الفت کے شعلے بھڑکا ے ہین اور مین ہی ایک وہ شخص ہون کہ انکی تکالیف اُنسے رفع کرنا چاہتا ہون ۔جب تک وہ یہ باتین کرتا رہا مین مردِ مردانہ اور ذرا بے پروائی کی صورت بناکر کھڑا رہا اور اپنا پائپ پیتا رہا لیکن جب وہ کچھ معاملے کی گفتگو مین آیا اور اُسنے یہ گفتگو کی کہ ہم سب کی یہ صلاح ہوئی ہو کہ اِسقدر آپکو نذرانہ دین ۔میری پوچھیے تو مین تو راضی ہو گیا اور مجھے اُس لینے سے دلچسپی بھی ہوئی ۔اُسنے کہ جو کچھ ہمین کرنا ہو اُسکا ہمنے مشورہ کرلیا اور سب اسپر متفق رہا ہے بھی ہین کہ شاہ کی خدمت مین رسد وغیرہ کا سامان بھیجنا یہ تو محض ناممکن ہو اور ہم کبھی اِسکو مہیا نہین کر سکتے لیکن ہان کچھ آپ سے درخواست کرتے ہین اور آپ کی خدمت مین پیش کرتے ہین جس سے ہماری جان بچے

یہ سُنکے مین نے جواب دیا کہ یہ سب صحیح ہو لیکن مین ہی تو صرف ایک شخص نہین ہون جیسا آپ لوگون نے خیال کیا ۔ہم یہان صرف دو ہی ہین لیکن یہ بھی تو یاد کرنا چاہیے کہ ہم اپنے سردار کو بھی تو کچھ منھ بھرائی دینگے جب وہ راضی ہوگا ۔اور جو وہ راضی نہوا تو تمھاری اتنی محنت و مشقت سب محض بیکار جائیگی ۔اور مین تمسے یہ کہ سکتا ہون کہ اگر تم اُسکی ہتھیلی چکنی کرتے ہو یعنی اسکی منھ بھرائی کرتے ہو تو روغن کو من سے تولو نہ کہ مثقال سے وزن کرو۔

کدخدا نے جواب دیا ۔کہ جو کچھ ہمارے پاس ہو سب حاضر کر دینگے لیکن یہ جو آپنے اپنے افسر کے لیے فرمایا ہو تو یہ ایسا بھاری ہو کہ ہم سوا اپنے بال بچون کے اور کچھ بھی پیش نہین کر سکتے یہی ہماری ملک اور رہگئے ہین ۔

مین ۔دیکھو اے میرے دوست مین تمسے کہتا ہون ۔اگر تمھارے پاس روپیہ نقد ہو تو پھر اور شے پیش کرنی محض بے فائدہ ہو ۔روپیہ ہاتھ مین لے کے تو تم شاہ کا اُسکے سر پر سے تاج خرید کر سکتے ہو لیکن اُسکے بغیر مین یقین دلاتا ہون کہ تمھین فصل زد و کوب دیکھنی پڑیگی ۔

کہ خدا - افسوس - روپیہ - روپیہ حضور ہم کہان سے لائین - ہماری عورتون کو جب ایک ٹکڑا چاندی کا ملجاتا ہو تو وہ اُسمین چھید کرلیتی ہین اور اسکو اپنے گلے مین ڈال لیتی ہین اور یہی اُنکا زیور ہو - اور اگر ہم بڑی شدید اور سخت محنت کے بعد اور اپنا خون پسینا ایک کرکے پچاس تمن بھی جمع کرلیتے ہین تو ہم اُنھین زمین مین دفن کردیتے ہین - اور پھر ہمین وہ اسقدر خوشی اور شادمانی دیتے ہین گویا ہمارے پاس کوہ نور ہو - اسکے بعد وہ بوڑھا میرے قریب آیا اور میرے کان مین اُسنے یہ کہا -

آپ بہت اچھے اور خوبصورت عمدہ مسلمان ہین کوئی گدھے نہین ہین - آپ نہین خیال کرسکتے کہ ہم شیر کے مُنھ مین چلے جائینگے - آخر رحم بھی کوئی چیز ہو -

(میرے دوست شیر علی کی طرف اشارہ کرکے) یہ کتنے پر راضی ہوجائینگے - کیا مین اِنسے پانچ تمن کی درخواست کرون اور ایک جوڑا شلوارون کا دون -

مین - مین اسکو کیا جانون کہ اُسکا اطمینان کتنی رقم سے ہوگا - جو کچھ ہو وہ یہ ہو تم خوب سمجھ لو کہ رحم اور شفقت تو اِسمین ذرہ برابر بھی نہین ہو - اچھا پانچ کے دس تمن کردو - اور ایک جوڑے شلوار کے ساتھ ایک کوٹ بھی دو تو اِس حالت مین مین اُسے راضی کرلونگا -

بوڑھا - اوہو یہ تو بہت ہی زیادہ ہو اگر ہم اپنے تمام گاؤن کو دیکھین تو وہ بھی اتنی قیمت نہین رکھتا - آپ انکو پانچ تمن اور ایک جوڑے شلوار ہی پر راضی کرین اور آپکی خدمت مین مین جو نذرانہ پیش کرونگا وہ بھی کافی ہوگا - اور وہ آپکو متحیر کریگا -

اِسپر ہمارا مشورہ ٹوٹ گیا اب مجھے یہ فکر ہوئی کہ مین اپنے دوست کی باتون کو سنون کہ اس سے بوڑھے نے کیا کہا اور میرا دوست بھی بے صبر تھا کہ وہ میری گفتگو کا علم حاصل کرے -

جب ہمنے ایک دوسرے سے ساری باتین کہین تو معلوم ہوا کہ دونون بوڑھون نے

ایک ہی رقم دینے کا مشورہ کر لیا تھا۔ غرض یہ ہو کہ شیر علی نے بار بار ایسا انکار کیا کہ بغیر دس تمن لیے ہوے مانا ہی نہین ۔

شیر علی ۔ بہت اچھا اب تو تم یہ کر رہے ہو جب تبیر مار پڑیگی اُسوقت تمھین کیفیت آئیگی اور پھر تم پورا پورا ادا کر دوگے اور بہت دل کھول کے دوگے ۔ اب تو تم چپ چاپی سے بیٹھے ہوے اِدھر اُدھر دیکھ لو۔

قصہ مختصر یہ کہ پھر وہ لوگ مع کد خدا کے کچھ سیب ۔ آرو ۔ ایک ظرف شہد ۔ کچھ تازہ پنیر لے کر آئے اور بہت ہی لجاجت سے کہا کہ آپ اسے قبول کر لیجیے ۔ یہ ایک معمولی اور مدامی دعوت ہو جو مسلمانون کو دیجاتی ہو ۔ جب ہمارے آگے سب چیزین پھیلائی گئین تو کد خدا نے نرم اور آہستہ آواز مین بعد منت پھر وہی درخواست پانچ تمن اور ایک جوڑے شلوار کی کی ۔ اور اُسنے اپنی مصیبت اور سختی کو اور اپنے گانؤن کی ویرانی کو اِن لفظون مین بیان کیا کہ ممکن نہین تھا کہ کوئی سنتا اور نرم دل نہ ہو جاتا ۔ مگر شیر علی ہی کا دل ملائم نہ ہوا ۔ اور وہی ۔ بر سر رحم نہ آیا ۔

ہمنے تمام میوہ جات اور کھانون کے قبول کرنے سے انکار کیا اور ہم نے متفق ہو کے کہا کہ ابھی ہمارے آگے سے سب اٹھا لیے جائین ۔

اِس سے مظلوم اور آفت رسیدہ آدمیون کی شکستہ دلی ہوئی آخر وہ اپنے خوانون کو اپنے سرون پر اُٹھا کے نہایت ہی سست اور غمگین قدمون سے واپس لے گئے " وائے بر ماؤ بر مظالم ما "

نصف گھنٹہ کے بعد وہ پھر وہی خوان لے کے آئے اور کد خدا نے عرض کیا کہ دس تمن اور کوٹ دیتا ہون ۔ اب تو حضور اسے قبول کر لین اِسپر ہم دونون نے اسے خوب کھایا جب کھا چکے تو دس تمن شیر علی نے تو اپنی گرہ مین گھرڑسے اور اپنا کوٹ اُٹھا کے باندھ لیا ۔ اب مین مُنھ تکنے لگا کہ یہ میرے لیے کیا لاتے ہین جس سے مین متعجب ہونگا ۔ کچھ بھی نہین

باوجودیکہ اسقدر شور و شغب دکھایا گیا تھا لیکن پھر بھی کہ خدا نے مجھے یون ہی ہاتھون پر رکھا

مین - ذرا بیصبرا پن دکھلا کے - کہان ہو - یہ کیا معاملہ ہو - کیسا ہو -

بوڑھا - آرہا ہو - ذرا صبر کیجیے - ابھی وہ تیار نہین ہوا -

آخرش کچھ دیر انتظاری کرنے کے بعد بڑے طمطراق سے وہ شلوار کا جوڑہ جسکو شیر علی نے لینے سے انکار کیا تھا میرے پاس آیا - اور وہ ایک خوان مین رکھ کے میرے آگے پیش کیا گیا - اور اس بوڑھے نے اچھے اچھے اور چکنے چپڑے الفاظ مین مجھ سے اسکے قبول کرنے کی درخواست کی -

مین - یہ کیا بلا ہو - (سب آدمیون کو مخاطب بنا کے) کیا اے لوگو تمھین ذرا بھی شرم نہین کہ کیا تمھین اسکا علم نہین ہو کہ مین جلاد ہون - وہ شخص ہون کہ جو تمھارے باپ کو جلا دونگا اور تمھین وہ وہ غم اور الم دونگا اور تمھارے سرون پر وہ وہ آفتین لاؤنگا جو تمنے خواب مین بھی نہ دیکھی ہونگی تمھارا اس سے مطلب کیا ہو یہ تو تم مجھے بتاؤ کہ تم میرے پاس شلوار کا جوڑا لائے ہو جو تمھاری کئی نسلون کا برتا ہوا ہو اور تمھارے باپ دادا کی اُترن ہو - نالائق بیوقوف اچھا اب تمھین کیفیت معلوم ہو گی جاتے کہان ہو - چچا ہی بنا کے چھوڑین تو کہنا -
تمھین اب پورا پورا کھل جائیگا کہ جلاد کیا ہوتا ہو اور کیا کر سکتا ہو - لیجاؤ اسے اُٹھا کے مین ہرگز اسے نہین چھونے کا -

یہ سنکے وہ میرے احکام کی تعمیل کرنے کو تھے کہ شیر علی نے انھین ٹھہرایا اور کہا اچھا مجھے شلوار کو دیکھ تو لینے دو - شیر علی نے اس شلوار کو اُٹھا کے اور اپنی آنکھون کے آگے لگا کے اور آفتاب کی طرف کر کے کہا افسوس یہ تو بہت ہی پُرانا اور زردہ ہو - یہ خیر کیسا ہی کیون نہ ہو یہ بھی میری ملک ہو گیا - اسکا بھی مین شکریہ ادا کرتا ہون - خدا اگر تمھارا کنبہ پھلے پھولے -

یہ دیکھ کے ہر شخص تحیر اور تعجب کی نظر سے اسکو دیکھنے لگا کہ اسنے یہ بھی ہتھیایا اور جیسے

اتنے بڑے فائدون کی یہ پشیدستی کی تھی شلوار کا جوڑا ابھی اخر کار رکھو بیٹھا اور یہان سے سواے کافی تجربہ کے اور کچھ نہ ہاتھ لگا۔ کہ دوسرے وقت مین اپنے ملکی دوست کی دوستی کو پورے طور سے پھر کہہ سکون۔ اور جو شخص کہ اپنے کو دوست کہے اُسپر کتنا بھروسہ کرون۔

نوان باب

حاجی بابا کا افسر جلادان کا نائب لفٹنٹ ہونا

وہ ڈبل اور موٹی تازی بھیڑین جو ہمارے اسباب کے خچرون سے بندھی ہوئی تھین یہی گویا ہمارے افسر کے نذرانہ کے لیے بھیجی گئی تھین۔

جون ہی ہم کیمپ مین پہونچے ہم سیدھے نائب کے پاس گئے وہ فوراً ہمین دیکھتے ہی افسر کے پاس لے گیا۔ افسر اپنے ڈیرے مین بیٹھا ہوا اپنے دو تین دوستون سے باتین کر رہا تھا۔

افسر۔ اچھا تم کیا کر آئے۔ کیا تم فلہ یا کدخدا کو اپنے ہمراہ لائے۔

شیر علی۔ حضور کچھ بھی نہین۔ صرف یہ دو بھیڑین آپ کے قدمون پر نثار کرنے کے لیے اُنھون نے بھیجی ہین۔ اور اُنھون نے ہمین اس امر کا اپنی آنکھون سے ثبوت کرا دیا کہ ہم نے اس گاؤن مین سوا اُنکے کسی چیز کو نہین چھوڑا انکو اس طرح سے تباہ کیا ہے اور لوٹا ہے کہ برخلاف اُسنے اور لینے کے اگر اُنکو خوراک نہ بھیجی گئی تو وہ ایک دوسرے کو کھا لینگے۔

افسر۔ تم اِسطرح سے کہتے ہو۔ بیشک۔ اگر اُنکے پاس بھیڑ کے بچے ہین تو پھر ضرور بھیڑین بھی ہونی چاہیین تمنے کس طرح وہان جاکے شمار کیا۔

شیر علی۔ یہ درست ہے جسطرح آپ فرماتے ہین اُسمین ذرہ برابر فرق نہین لیکن حضور وا لاہم تو غلہ اور اناج کی بابت گفتگو کرتے ہین بھیڑون کا کچھ ذکر نہین ہے۔

افسر۔ تمنے ہمارے احکام کی تعمیل کیون نہین کی اور کدخدا اور گاؤن کے بڈھون بڈھون کو

کیون نہین لائے۔ اگر مین وہان ہوتا تو مین قطعی اُنکے کباب کرڈالتا اور ان سب کو زندہ جلا دیتا مین اُسے اونٹون کی باندھنے کی رسّی سے باندھ دیتا اور جب تک کہ وہ اقرار نہ کرتے کہ ہمارے پاس کچھ ہی مین ہرگز نچھوڑتا۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ اُنھین کیون تم لے کر نہ آئے۔

شیر علی۔ ہمنے اُنھین لانا بہتیرا چاہا۔ (میری طرف دیکھ کے کہ یہ بھی میری تائید کرے) بیشک ہمنے اکٹھا باندھ دیا اور ہمنے اُنھین بہت کچھ چاہا کہ اُنسے وصول کرین یا اُنھین یہان لائین ہمنے اُنھین بہت کچھ بُرا بھلا کہا اور مارا بھی بہت۔

حاجی بابا بخوبی جانتا ہو اور حاجی بابا نے تو اُنسے کہدیا تھا کہ اگر وہ کچھہ دینگے تو ہم اُنپر رحم ہرگز نہین کرینگے۔ رحم ایک وہ چیز ہو جسکا ہمسے ذرا بھی تعلق نہین ہو اگر اُنھین معلوم ہو گا کہ ہمارا خان ہمارا آغا ہمارا افسر کیسا مزاج رکھتا ہو تو وہ دیکھینگے کہ مارتا ہو اور فریاد نہین سُنتا کبھی کسی حالت مین اُسکا دل بر سر رحم نہین آتا۔ ہمنے یہ ساری باتین کہدین کہ اگر تم نہین دوگے تو تمھین دفن کر دیا جائیگا۔

خان۔ حاجی یہ کیا کہتا ہو۔ مین ابتک اِس امر کو بالکل نہین سمجھا کہ یہ کیون نہین اُنھین میرے پاس لے آیا۔

مین۔ مگر بہت ہی عاجزی سے۔ بیشک ای خان اسکو تو مین بھی نہین سمجھا شیر علی بیگ جو آپ کا ڈپٹی لفٹنٹ ہو اور کُل کام اسی کے اختیار مین ہو مین تو اُسکی خدمت مین گیا تھا مین کوئی بھی چیز نہین۔

یہ سُنتے ہی خان کے آگ لگ گئی اور غضبناکی کی حالت مین جو کچھ اُس سے کہا گیا بطور دھمکانے کے ہمسے کہا۔ (اپنے دوستون کی طرف مخاطب ہو کے) یہ صاف ہو کہ یہ شرارت پیشہ مجھ سے فن فریب کرنا چاہتے ہین۔ ای شیر علی تو مجھ سے کہہ بتجھے میری روح کی قسم شاہ کے نمک کی قسم جو کچھ تو نے اُنسے لیا ہو سب صاف صاف کہدے۔ اور تم ای آغا حاجی تمھین شاید اس ملازمت مین ایک مہینے سے بھی زیادہ نہین ہوا تمنے کتنا اُڑایا۔

ہمنے اپنے کو بیگناہ بھی ثابت کیا - مگر بیفائدہ تھا - ہمنے یہ بھی کہا کہ ہم کچھ نہین
مگر غیر مفید - کسی نے بھی تو یقین نہین کیا - غرض یہ کہ ہم دونون ڈیرے کے باہر نکالدیے
اسنے اپنے نائب کی حراست مین ہمین دیدیا کہ وہ ہمین مقید رکھے جب تک کہ وہ کدخد
نہ آجائے ہمین نہ چھوڑے - جب شیر علی اور مین تنہا ہوے تو شیر علی نے کوش
مجھے بھی اپنی غنیمت کا حصہ دار بنائے - مجھسے نصف کی درخواست کی کہ نصف آپ بھی -
مین - ای میرے دوست اب یہ نہین ہوگا - اسکو عرصہ گذر گیا - اگر تمنے ممنوع شر
پی لیا اور اس سے تمنے سرور حاصل کیا اور اب اس سے تمہارے دردسر ہوگیا - تو اب
سبب نہین ہو کہ آپ کوشش کرین کہ مجھے بھی اپنے ساتھ مریض بنائین - اسوقت مجھکو
سبق حاصل ہوا ہو - آپ نے بحیثیت مالک ہونے کے کام کیا اور یہی امر اسوقت
مجھے مطمئن بنائے گا -

پھر شیر علی نے یہ کوشش کی کہ مجکو اپنے ساتھ کرے اور جب کدخدا کا مقابلہ ہوا اسوقت
یہ قسمین کھائے اور یہی کہے کہ ہم دونون بے گناہ ہین اور ہمنے اسنے کچھ بھی نہین لیا ہو لیکن
مین ان نتائج کو دیکھ دیکھ کے ایسا ہوشیار ہوگیا تھا کہ مین کچھ اقرار نہ کرسکا - شیر علی -
مجھسے بیان کیا کہ اگر مین اسی طرح سے لاٹے کے پٹیا گیا تو اب میرا بچنا مشکل ہو کیونکہ بالعموم جب مین
دوسرے شخص کو مارا ہو تو اس سختی اور شدت سے پٹیا ہو کہ جسکی کوئی بھی انتہا نہین - مجھے بھی
یہی معلوم ہوتا ہو کہ میرے اوپر بھی کوئی رحم نہ کھائیگا اور میری خبر بھی اسی سختی سے لیجائیگی -
اور اسنے قرآن کی قسم کھاکے کہا کہ مجھپر نہ صرف یہی مصیبت آکے واقع ہوگی کہ مین لکڑی سے
پٹیا جاؤن بلکہ مین اور اور آفتون مین بھی پھنسونگا -

جب وہ وقت آیا کہ ہم پھر اپنے سردار کے آگے حاضر ہون تو شیر علی کی تلاش ہوئی
شیر علی پہلے ہی روپوش ہوگیا تھا - لیکن جب مجھسے واقعہ کا استفسار ہوا تو مین نے
جو کچھ کہا وہ یہ تھا - مجھے معلوم ہو کہ اسکو پٹنے نے دہلا دیا اور اسی وجہ سے وہ بچ کر بھاگ گیا ہو

جون ہی مین اپنے نج کے پاس گیا دیکھا کہ گرج سوار گے لوگ بھی وہین طرٹے ہوے تھے سب نے یک زبان ہوکر یہی کہا کہ اِسنے ہمسے کوئی چیز بھی نہین لی ہی لیکن برخلاف اِسکے اسنے ہمین اِس بات پر آمادہ کیا کہ ہمارے خان کو تمھین بڑا بھاری نذرانہ بھیجنا چاہیے جہانتک اسنے ممکن ہوا اُنھون نے شیر علی کی شکایت کرنی شروع کی اور کہا کہ اُسنے ہمپر مصیبت نازل کی اور ہمارے کہنہ زخمون پر سے نئی کھال گھسیٹ لی ---

اِن سب باتون نے آہستہ آہستہ میری ترقی اور نفع کی طرف حرکت کی - اور میری ترقی کی سڑک کو صاف کردیا - یہ بات سب مین مشہور ہوگئی اور ہر ایک کی زبان زد ہوگئی اور مجکو سب گویا ایک نمونہ پرہیز اور اعتدال کا دیکھنے لگے -

ایک نے کہا - اجی حضرت طبیب ہونا اور یہ فعل علم سے اسنے کیا - سب سے اسکی عقل بدرجہا بہتر ہو -

دوسرے نے کہا - اجی جناب یہ نتائج کے اصول علمی سے بخوبی واقف ہو جہان اِسکا سر ہوگا وہان اِسکے پیر کبھی بھی نہ ہونگے -

مین ایک ذہین اور بیدار مغز عاقبت اندیش مشہور ہوگیا - صرف اُس موقع سے جو قسمت سے میرے ہاتھ اتفاقیہ لگ گیا - اور مین اُن اشخاص مین ہوا کہ جنکے طالع اچھے ہوتے ہین اور جنکا ستارہ گردش مین نہین ہوتا غرض اِس کہانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ مین اپنے دوست شیر علی کی جگہ ہوگیا یعنی مجکو عہدہ سب لفٹنٹ ملگیا - ایک عادت اور چال چلن جو میرے ناظرین خیال کرسکتے ہین کچھ کم نتیجہ کا نہوگا جسکو وہ بعد ازان ملاحظہ کرینگے -

دسوان باب

حاجی بابا کا جلاد پیشہ ہونے پر بھی ایک عورت و مرد کو مصیبت کی حالت مین دیکھ کے رحم کرنا

اسوقت شاہ مسکووٹس سے جنگ کر رہے تھے جنھون نے جارجیا مین اپنے کو قائم کیا تھا

اور حدود فارس کے اُن صوبون کو تہ و بالا کر دیا تھا کہ جو ارس اور کُر کے درمیان آکر واقع ہوے ہین - گورنر ایراوان جو سردار کے نام سے نامزد تھا اور شاہ کے پیارے افسرون مین سے تھا اُسنے انکی بڑھتی ہوئی لین ڈوری پر بیقاعدے حملے کرنے شروع کیے تھے اور اُنکے تمام گانؤن اور ملک کے قصبے برباد کر دیے تھے تو مجبور ہو کے وہ بھی فارس کی طرف بڑھے تھے اور اِسکی حدود پہ حملہ آور ہوے تھے - ایک فوج عظیم گورنر آذر بائجان اور وارث تاج و تخت کی کمان مین طبریز مین بھی جمع ہوئی تھی - اور یہ امید کیجاتی تھی کہ بہت جلد یہ موقع جنگ پر روانہ ہو گی - اسلیے کہ اگر ممکن ہو تو دشمن کو پھر طفلس کی طرف ہٹا دے اور دربار کے احکام کے مطابق ماسکو کی طرف بھی بڑھے -

سلطانیہ مین تمام شاہی چھاؤنی مین ہر روز اِسکی خبر سُننے کی امید کیجاتی تھی کہ سردار نے جو مشہور کیا ہی کہ مین نے روسی مقام گیومشلو پر حملہ کیا ہی اسکا کیا نتیجہ ہوا اور روز احکام جاری ہوتے تھے کہ افسران دشمن کا پوری پوری طرح سے استقبال کیا جاے -

آخر الامر دیکھا کہ ایک ہرکارہ گھوڑے سوار بہت تیزی سے چلا آ رہا ہی اور وہ سیدھا اندھا دھند شاہی ڈیرے کی طرف لپکا - یہ تو ایک بدیہی امر تھا کہ کچھ واقعہ آکر ہوا ہی اور یہ مدد لینے آیا ہی - دوسری صبح کو ہمارا سردار نامرد خان دس ہزار سوارون کا افسر کیا گیا جنکو شاہ کا حکم ہوا کہ فوراً دریاے ارس کے کنارون کی طرف بڑھین -

من باشی تو ہزارون کے افسر تھے - یوز باشی سیکڑون کے افسر - اون باشی دہائیون کے افسر - غرض تمام یہ افسر فوج کی کمان کرتے تھے - کیمپ مین یہ لوگ مختلف دوائر مین پریشان اور مضطرب معلوم ہوتے تھے - اپنے خان کے پاس حاضر ہو رہے تھے اور اجازت لے رہے تھے -

نامرد خان کا ڈیرہ سرداران مہم سے پُر ہو گیا تھا - یہ وہ سردار تھے جنکو اِسنے اپنے دوائر تقسیم کیے تھے اور انکو روانہ ہونے کے احکام دیدیے تھے -

ہر ایک حصہ فوج کو یہ الگ الگ بتا دیا تھا کہ راہ مین فلان فلان گاؤن مین مقیم ہونا میرا فرض یہ ہوا کہ مین اپنے اور محکمہ کے عہدہ دارون کے ہمراہ لشکر سے ایکدن پہلے روانہ ہون تاکہ گاؤن مین انسے پہلے پہونچ کر سارا انتظام کرون - یہ میرا وہ فرض تھا کہ جسمین چستی اور چابکی درکار تھی - لیکن اسی وقت میرے ساتھ زیادہ تر نفع ہمراہ ہی کہ جس سے مجھے امید تھی کہ میری تھیلی وزنی ہو جائیگی - مگر ابتک شیر علی کی مثال میری آنکھون کے آگے سے نہین گئی تھی اور جو میرے لیے اور دست اندازی کی خواہش کے شعلے کو بجھا دیتی تھی - آخر مین نے یہ ارادہ کیا کہ ابھی تو مین کچھ نہ لون اور اپنے ہاتھون کو بالکل اس سے صاف رکھون اور اپنی حرص اور طمع کے شعلون کو آب پرہیزگاری سے بجھاؤن -

مین اپنے اسٹاف کو ساتھ لے کر ایروان فوج کے پہونچنے سے کئی دن پہلے پہونچ گیا - ہمنے وہان سردار کو دیکھا یہ گومشلو پر حملہ کر کے بیٹھ رہا تھا اور طالب مدد تھا لشکر جو شاہزادے کی ماتحتی مین تھا حدود کے دوسرے حصہ کی طرف بڑھ رہا تھا - اور اسکا ارادہ تھا کہ گنجہ کے قلعہ پر حملہ آور ہو - جسپر ابھی دشمنون نے قبضہ کر لیا تھا - سردار اپنے لشکر کو بچا کر شاہ سے طالب امداد ہوا تھا -

جون ہی نامرد خان اور سردار باہم ملے تو دونون نے مشورہ کر کے فوراً مخبر روانہ کیے تاکہ اس مقام اور حرکت روس کی خبر لائین - اور مین بیس آدمیون پر افسر مقرر کیا گیا - پھر سردار نے اسی قدر تعداد روانہ کی - جو اس راہ مین ہماری رہنما تھی کہ جن ملک کے حصص سے ہم محض نابلد تھے -

ہم شام تک سب جمع ہو گئے اور جھٹپٹا ہوتے ہی جب موذنون نے اذان کہی روانہ ہو گئے - ہم ایک ہی دفعہ اشترک گاؤن مین بڑھے - ہمنے ایمزن کو عبور کیا - یہ شہر آرمینیا کے یہودیون کے مجتہد کا مقام ہماری بائین طرف واقع تھا - مشکل سے ترکا ہوا تھا کہ ہم اشترک کے کنارون پر پہونچ گئے - ابتک اُن چٹانون کا گہرا اندھیرا

سایہ دریا پر پڑا ہوا تھا جو کنارے ہی پر بلند تھین اور جنسے ناہموار دیوارین معلوم ہوتی تھین -

یہ گانون خود ان چٹانون کے بیچ مین آکر واقع ہوا تھا اور جہان یہ بنا ہوا تھا - ان اُٹھی ہوئی چٹانون سے الگ ممتاز معلوم ہوتا تھا - جبکہ پرانی پرانی عمارت کی بربادی کے نشان اور بھاری بھاری عماراتی صنعتین - اس اندھیاری اور گھٹا ٹوپ چادر مین صاف نمایان تھین اور جو برابر اس منظر کی سنجیدگی اور شوکت بتلا رہی تھین - میرے ساتھیون نے مجھسے کہا کہ جو کچھ آپ ملاحظہ کر رہے ہین بہت سے اُن آرمنیین گرجون کا بچا کھچا ہے جو اکثر فارس کے حصص مین دیکھے جاتے ہین - دریا اس زور شور سے برابر تہ مین جاتا تھا اور پھر اُٹھتا تھا - جب ہمنے اسکا عبور کیا ہے تو اسکے کفون کو پورا ملاحظہ کیا - جو پانی پر صاف نظر آتے تھے - ہمارے گھوڑون کی ٹاپون کی آوازون نے اس گانون کے کتون کو ڈرایا جنھون نے بھونکنا شروع کیا جو ہمین صاف معلوم ہوتے تھے کوتے کی کریہ اور ناموزون قاین قاین - مرغ کی اذان بھی صاف سنائی دینے لگی ہماری آنکھین زیادہ تر گھرون کی طرف پھری ہوئی تھین - ہم مین سے ایک شخص نے اپنے گھوڑے کو ٹھہرا کر کہا - دگرجا کی طرف اشارہ کرکے) یا علی یہ کیا چیز ہے کیا تم نہین دیکھتے کہ یہ سفید چیز کیا معلوم ہوتی ہے -

دوسرا بولا - ہان ہان - مین دیکھتا ہون یہ غول ہے - اسمین ہرگز شک نہین کہ یہ قطعی غول ہے - یہ ایک سچی ساعت ہے اور یہ کسی نعش کی فکر مین ہے - اور مین اسوقت صاف کہتا ہون اور کچھ لگی لپٹی نہین رکھتا کہ ہم مین سے یہ ایک نہ ایک کو کھالے گی -

یہ مین نے بھی اپنی آنکھون سے دیکھا کہ وہان واقعی کچھ چیز تھی لیکن اس امر کا فیصلہ کرنا کہ وہ کیا چیز تھی یہ نہین ہوسکتا تھا -

ہم سب پل پر ٹھہر گئے - اور اپنی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے اسطرف دیکھنے لگے اور سب نے یہ راے قائم کی اور اس سے اپنا اطمینان کیا کہ یہ کوئی اوپری چیز ہے -

اب کوئی حضرت علیؑ کو پکارتا ہو۔کوئی حضرت امام حسینؑ شہید کربلا کو آواز دیتا ہو۔کوئی پیغمبرؐ کو مدد کے لیے بلاتا ہو کوئی بارہ اماموں کے نام لے لیکے کہتا ہو کہ مدد کرو۔کسی شخص کا یہ جیہہ نہ پڑا کہ اُسکے پاس جاتا۔

بَس اَب جھاڑ پھونک شروع ہوگئی اور سپاہی کچھ پڑھ پڑھ کے اپنے اوپر دم کرنے لگے۔ایک عراقی بولا اپنی شلواروں کی ڈوریاں مضبوط کرلو یہ غول بیابانی ہو جو اصفہان کے جنگل کے قریب رہتا ہو اور ہمیشہ یہ مسافروں کی خبر لیتا ہو۔

دوسرا بولا۔دیکھیے یہ کیا کریگا مین تو اپنا جانور اس سے علیحدہ ہی رکھتا ہون۔

غرض اسی کشمکش مین صبح ہوگئی۔یہ صرف ہمارے خیالات تھے اور کچھ بھی نہین تھا ہمپر جو ڈر بیٹھ گیا تھا وہ ہماری آنکھون کے آگے جلوہ فزا تھا۔لیکن جب صبح نے گریبان اندھیاری کا پھاڑا تو کچھ بھی نہ تھا۔مگر دوسرے شخص نے جو بہت ہی خوف زدہ ہوا تھا پل اترکر اپنے گھوڑے کو مہمیز کیا اور برباد شدہ گرجہ کی طرف اپنے گھوڑے کو لپکایا اور یہ کہا کہ مین ضرور جاکر دیکھونگا کہ یہ چیز کیا تھی جو شب کو ہمین معلوم ہوئی تھی۔ہمنے اُسے دیکھا کہ وہ جاتے ہی بہت تیزی سے واپس پھر آیا اور یہ خبر لایا کہ ہمین جو سفید چیز بردھوکا ہوا تھا وہ ایک عورت تھی جو اپنے چہرے پر سفید نقاب ڈالے ہوے تھی۔اور وہ عورت ایک مرد کے ساتھ ٹوٹی ہوئی دیوارون کے بڑے سایہ مین چھپی ہوئی تھی۔

مین اِس امر سے بہت خوش ہوا کہ یہ موقع خاص اچھا ہاتھ لگا ہو جس سے اور بھی میرے فرائض مین جان پڑے گی۔مین دیکھون کہ اِس عورت نے اِس ویرانہ مین اس طرح سے کیون پناہ لی ہو۔پانچ آدمی مین اپنے ہمراہ لے کے اُسطرف بڑھا اور باقیماندہ کو پل کے قریب چھوڑا۔

جب تک کہ ہم دیوار کے زاویہ سے نہ پھرے ہمنے کچھ بھی نہ دیکھا جونہی اُسکو پھر کے ہمنے دیکھا تو ہماری متلاشی شے ایک محراب مین بیٹھی ہوئی پائی ایک عورت

ظاہر از مین پر مریض پڑی ہوئی تھی اور ایک شخص اِسکا سر زانو پر لیے ہوے دبا رہا تھا
آفتاب کی روشنی پوری پھیلی ہوئی تھی - اِسکا روشن تاج جھم جھمانے لگا تھا اِس سے
معلوم ہو گیا کہ یہ دونون نوجوان ہین - عورت کا چہرہ نقاب سے چھپا ہوا تھا - باوجودیکہ اسپر
مردنی کی زردی چھا رہی تھی لیکن پھر بھی وہ بدنما نہ معلوم ہوتی تھی اور کچھ نہ کچھ اپنا حسن دیتی تھی
اور اِس نوجوان کی صورت سے قوت - چالاکی - جودتِ طبع ٹپکتی تھی ایسا نوخیز اور پر بہار
بچپن ابتک میری نگاہون مین کم گذرا تھا - یہ نوجوان بچہ جار جیا والون کی سی پوشاک
پہنے ہوے تھا - پیش قبض اِسکی کمر مین کھڑا ہوا تھا - اور بندوق دیوار سے لگی ہوئی کھڑی
تھی - اِس عورت کی نقاب جو سفید اور شفاف تھی اِدھر اُدھر سے خون سے لتھڑی ہوئی
اور پھٹی ہوئی تھی - گو ابتک مین ایسے لوگون مین رہا تھا جہان سوا دوسرون کی تکلیف دہی
اور انکے سر پر مصیبت لانے کے کچھ بھی نہین تھا - رحم اور شفقت ہم جانتے ہی نہین تھے
کہ کس کھیت کی مولی ہو تاہم مین اور میرے ساتھیون نے جو کچھ اِس موقع پر دیکھا اُس سے
ایک گونہ دلچسپی لی اور اُن نا آشنا پردیسیون کے غم پر دل ہی دل مین خون کے آنسو بہا کے
اور زیادہ بیچین ہوے - مین سب کے آگے بڑھا اور یہ دریافت کیا -

تم یہان کیا کر رہے ہو اگر تم پردیسی اور مسافر ہو تو پھر تم گانوُن اور بستی مین جا کے
کیون نہین قیام کرتے -

نوجوان بچہ - اگر تم مین حمیت انسانی ہو - اگر کچھ بھی ہمدردی ہو خدا کے لیے تم
مجھے مدد دو اگر تمکو سردار نے بھی ہمین گرفتار کرنے کے لیے بھیجا ہو جب بھی تم اِس
مظلومہ کے بچانے کے لیے مجھے مدد دو - میرے پاس اسوقت کچھ چیز تو ہے نہین
کہ تمھاری نذر کرون - لیکن مین خدا کے واسطے اِسکی زندگی بچانے کے لیے تم سے
مدد چاہتا ہون -

مین - تم کون ہو - سردار نے ہمین حکم نہین دیا ہو نہ تمھارے معاملے مین کچھ کہا ہے

تم کہان سے آئے اور کہان جاتے ہو۔

نوجوان - ہماری کہانی بہت ہی طول طویل اور مصیبت انگیز ہو۔ اگر تم میری مدد کروگے اور ہمکو ایسے مقام پر لیجاؤ گے جہان اس مظلومہ لڑکی کی کچھ نگہداشت ہوسکے تو مین تمکو جو کچھ ہمپر آج تک بیتی ہی سب حرف بحرف سنادونگا۔ یہ ستم رسیدہ مجروح ہی اگر ذرا اسپر غور ہوئی اور شفقت سے اسکی نگہداشت ہوئی تو یہ اچھی ہوسکتی ہی ابتک اسمین کوئی بات ایسی نہین ہی جس سے یہ خیال ہو کہ یہ جانبر نہوسکے گی - خدا کا شکر ہی کہ تم سردار کے افسرون مین سے نہین ہو - مین آپ سے گھگھیا کر عرض کرتا ہون کہ آپ مجھ سے محبت والفت سے پیش آئین - مجھے یقین ہی کہ جب آپ میری آفتناک اور مصیبت خیز اور ماتمی کہانی سُنینگے تو ضرور اپنی حفاظت مین مجھے لے لینگے -

اس نوجوان کا ایک ایک لفظ میرے دل مین اثر کرتا چلا گیا - اور اسکی مظلومانہ و پژمردہ وافسردہ صورت نے میری چھاتی مین رحم کے شعلون کو خوب بھڑکایا۔ مین اسکی خواہشون کے پورا کرنے پر مستعد ہوا اور مین نے کہا ہم ابھی گانوُن مین اس مظلومہ مریض کو لیے چلتے ہین اور بعدازان کہانی سُنکے جو کچھ ہم مناسب سمجھینگے تمھارے ساتھ کرینگے -

اُسوقت اُس مجروحہ نے کچھ بھی نہ کہا لیکن ہان اُسنے بہت ہوشیاری سے اپنی نقاب کو چارون طرف سے سمیٹ کر اپنے چہرے پر کیا - اپنی درد کی آواز سے روتی تھی - جس سے کلیجہ شق ہوا جاتا تھا ممکن نہ تھا کہ اسکی آواز کوہ سندان مین مثل تیر سام و نریمان کے شگاف نہ کرتی ہو - اسکی دردناک آہ و بکا سے صاف ٹپکتا تھا کہ زخم کاری لگے ہین - مین نے اپنے ایک ساتھی کو حکم دیا کہ تو گھوڑے پر سے اُتر پڑ - خالی گھوڑے پر تو اُس عورت کو بٹھایا اور ہم جلدی گانوُن کی طرف چلے - وہان پہونچ کے ہمنے کئی مکان بنے ہوے دیکھے مین نے ایک مکان ایسا تجویز کیا جسمین ہر طرح کی آسائش مل سکے - اِس مکان کا مالک بامروت اور خلیق تھا -

ہمنے اِس مکان مین اس عورت کو ٹھہرایا اور مین سنے حکم دیدیا کہ اسکی ہوشیاری اور نگہبانی سے خبرگیری ہوئے - ایک بڑھیا عورت جو اس گانوں مین زخمون کے اچھا کرنے مین نامی تھی اِس مجروحہ کی خدمت کے لیئے بھیجی گئی - اور اُسنے اسکا علاج کرنا شروع کیا مجھے اِس نوجوان بچہ سے معلوم ہوا کہ مین اور یہ لڑکی آرمینیا کے رہنے والے ہین -

گیارھوان باب

یوسف آرمنیئن اور اسکی بی بی مریم کی رزم کہانی

یہ میرا خیال تھا کہ ایرِن کی بلندی کی طرف بڑھون جہان خنک موسم - سرسبز چراگاہ ہم اپنے گھوڑون کے لیے پائینگے - لیکن جب مین نے یہ سُنا کہ اِس مقام خاص مین خانہ بدوش اقوام کا زیادہ تر مسکن رہتا ہو اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اُنکے ڈیرے خیمے اُس جنگ کی دہشت سے جو ہو رہی ہو اِن پہاڑون مین چلے گئے ہین تو مین نے ارادہ کیا کہ ہم اشتراک اپنا قایم کرین اور جب تک کہ دن کی گرمی نہ کم ہو جاے وہین پڑے رہین - اسکے مطابق میرے آدمی گانوں کے مختلف حصص مین چلے گئے بعض نے تویل کی محرابون مین قیام کیا - بڑی بڑی اُگی ہوئی گھانس مین چرنے کے لیے اپنے گھوڑے چھوڑ دیے - ایک دو چکّی کے پاس جا کے بیٹھ گئے جو دریا کی ریت پر واقع ہو جسکا پہیہ صرف پانی کے زور سے چکر کھاتا ہو - مین نے اپنا غالیچہ ایک کھلے ہوے کمرے مین جو چٹان کے چپٹے طبقے پر بنا ہوا تھا جہان سے مجھے دور دور کا نظارہ صاف صاف معلوم ہوتا تھا اور جہان سے مین ہر چیز کو جو روسی سرحدات سے برآمد ہو بخوبی دیکھ سکتا تھا بچھایا اور اُسپر بیٹھا -

دو گھنٹے کامل منڈلے کے مین جاگا اور مین نے آرمینیا کے بچہ کو بلایا - جو کچھ ہمارے مہمان نواز میزبانون نے ہمارے لیے کھانے تیار کیے تھے ہم دونون نے بیٹھ کے خوب کھاے - اور پھر مین نے اُس سے کہا کہ اب تم اپنی بیتی سناؤ اور مجھ سے بیان کرو کہ تمھین کونسی شے یہان لائی - جب ہم کھا پی چکے. اور نیند سے خوب تازہ دم ہو گئے تو روشن آفتاب نے

اپنی روشنی سارے مین پھیلادی - جو کچھ اس نوجوان بچہ نے مجھ سے کہا میرے دلپر بہرا ایسا اثر کرتا چلا گیا کہ مجھے اسکی کوئی بات خلاف نہین معلوم ہوئی - اور اسکی بھولی بھولی اور پیاری صورت صاف کہ رہی تھی کہ اِسپر یہ واقعہ ضرور گذرا - وہ اسطرح سے بیان کرنے لگا -

مین پیدائشی آرمینین ہون اور مذہبًا مسیحی ہون - اور میرا نام یوسف ہو میرا باپ گانؤن گیدِمشلو کا سردار ہو جسمین بالکل آرمینین ہی آرمینین رہتے ہین - یہ خوبصورت دریاے یمبا کی سے بہت دور فاصلے پر واقع نہین ہو - اور یہان سے چھ فرسنگ دور ہو - ایک شاداب ملک کے بیچ مین ہونے کے سبب سے جو سرسبز سرسبز چراگاہون اور خنک و دلِ آویز و صحت بخش موسم سے پر فزا ہو ہم صحیح اور سخت قوم ہین - مرض کبھی ہمارے پاس آکر پھٹکتا ہی نہین - باوجودیکہ بے شمار گورنرون کی زیادہ ستانی اور محصول نے ہمین بالکل مفلس بنادیا ہو - ہم پہاڑون مین اتنی دور کے فاصلے پر رہتے ہین کہ ہم اُن مظالم سے جو اُن باشندون پر ہوتے ہین جو شہرون کے قریب رہتے ہین یا اُنکے مسکن گورنرون کی قیامگاہون کے قریب ہین بہت بچے ہوے ہین اور یہ صرف ہماری دوری ہونے کا باعث ہو کہ ہم پر دست ظلم انکا اِسقدر دراز نہین ہوتا -

دنیا سے علیحدگی جو ہمین حاصل ہو اس باعث سے ہماری عادتین سادی ہین اور ہمارے طریقۂ زندگانی مجتہدانہ ہین - میرا ایک چچا تھا جسکو درجۂ ڈیکن (پادریون کے نیچے کا درجہ) حاصل تھا - اور ایچمیزئن مین وہ بڑے گرجہ مین بطور مجتہد کے کام کرتا تھا - دوسرا چچا ہمارے گانؤن کا پادری تھا اِسلیے میرا سارا کُنبہ کا کُنبہ گرجہ مین اعلی عہدون پر ہی تو انکا یہ ارادہ تھا کہ مجھے بھی وہ اِس مبارک عہدے کی تعلیم کرین - میرا باپ خود جو زمین کھودنے مین اپنی اوقات بسر کرتا تھا اُسنے صرف اپنی محنت اور جانفشانی سے ہمارے گانؤن کے قریب ایک بہت بڑا قطعہ زمین کا صاف کر دیا - علاوہ میرے اُسنے اپنے دو بیٹے اور بھی اپنے ساتھ اس کھیت مین کام مین لگا لیے - اور چونکہ انسے اپنے کام مین مدد لینے کی کافی امید تھی اِسلیے اُسنے صرف مجھے گرجہ مین تنہا چھوڑا - میری جب دس برس کی عمر تھی

مین ایچمیزین مین تعلیم پانے چلا گیا - جہان مین نے لکھنا پڑھنا اور گرجہ کی خدمت کرنا سیکھا
مین نے تعلیم سے بہت خوشی حاصل کی اور جو کتابین کہ مجھے پڑھنی تھین اُنکو مین نے بہت شوق
سے پڑھ لیا - ایک پورا کتب خانہ آرمینین کتابون کا میرے پاس جمع ہو گیا جنکو مین نے اِدھر
اُدھر سے جمع کیا تھا گو بہت سی کتابین مذہبی تھین لیکن تاہم مجھے آرمینیا کی ایک تاریخ ہاتھ
لگی تھی جسنے میرے تمام ارادے کو توڑ دیا - کیونکہ مین نے اُسمین یہ پڑھا کہ ایک زمانہ مین ہم بھی
بادشاہت رکھتے تھے ہم وہ ہین جنھون نے عالم مین اپنے کو معزز بنایا تھا - اپنے اِس
حال کی مصیبتناک حالت پر افسوس کر کے اور یہ خیال دل مین جما کے کہ ہمارے گورنر کون ہے
مجھمین یکایک اِس خیال سے کچھ جرأت سی آ گئی اور میرے سارے خیالات اِس مقدس پیشہ کی
طرف سے پھر گئے جسکے لیے مین مقرر کیا گیا تھا - اُسوقت روس و ایران مین جنگ چھڑ گئی
اور ہماری یہ بستی گویا لشکرون کا گذر گاہ بنی - مین نے دل مین خیال کیا کہ اسوقت میرے کُنبے کو
ہر طرح سے اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہو گی بہتر ہو کہ مین اِس گوشہ نشینی سے ان ہی کی بھلائی
مدد کرون اور جسطرح سے مجھ سے ہو سکے اپنے ہنر سے اُنکا معاون بنون - کچھ ہی دیر کے بعد
مین نے پادری سے حکم لے کر اپنے دوستون کو تو ایچمیزین مین چھوڑا اور آپ اپنے باپ کے
گھر کی طرف واپس پھرا - یہان مجھے دیکھتے ہی سب نے میار کباد دی جنگ کے باعث سے
اُنپر خوف طاری تھا - کیونکہ روس اور ایران کے غارت کن اور لُوٹنے والے گروہ آتے تھے
اور بیگناہ اور پُر امن آس پاس کے گانؤن کے باشندون کو دق کرتے تھے اور اُنھین
ایذا پہونچاتے تھے - یہ سرحدی جنگ اگر خیال کیا جاے تو دونون سلطنتون مین سے ایک کو
بھی فائدہ بخش نہین ہو - ہان اُن لوگون کے لیے زیادہ خوفناک ہو جو اِدھر اُدھر آباد ہین اور اس
جنگی سرحد پر اُنکے مسکن بنے ہوے ہین - ہمارے بالکل دم فنا ہوے چلے جاتے تھے
ایک تو ہمین حملہ کنان فوج کا خوف دوسرے خود اپنی گورنمنٹ کے لشکر کا ڈر جو ہمین تباہ
کیے ڈالتا تھا اور ہمپر ظلم شدید کر رہا تھا - ہماری تمام فصلین تباہ ہو گئی تھین - ہمارے

مویشی برباد کردیے گئے تھے اور اب ہمین یہ خوف ہو رہا تھا کہ ہم نہین قیدی بنا کے نہ لے جائے جائین۔

اب ہمین یہ فکر ہوئی کہ ہم اپنا مال و اسباب محفوظ کرین اور اپنے کو لوٹ اور غارت سے بچائین۔ ناچار ہمنے یہ کیا کہ تلوارین اپنے پہلوؤن مین لٹکا لین اور بندوقین بھر بھر کے اپنے کاندھون پر رکھین اور جب کبھی ہمین کوئی پردیسی معلوم ہوتا چاہے یہ کوئی کیون نہو ہم سب جمع ہو کے اُسپر حملہ کرتے۔ اِس صورت سے کئی سال تک ہمنے انتظام کیا اور بڑی دقت اور ہوشیاری سے ہمنے اپنی فصلون کو محفوظ رکھا۔ اور خدا کی عنایت سے ہمنے بخوبی امن سے گذر کیا۔ لیکن یہان مین چند وہ خاص خاص مواقع بیان کرتا ہون جو میری خاص تاریخ سے تعلق رکھتے ہین۔

دو سال کا عرصہ گذرا جب ہم اپنی فصلون کی نگہداشت کر رہے تھے اور ہمنے انھین محفوظ کر رکھا تھا۔ مین اپنے دور کے گاؤن مین سے ایک گاؤن مین اناج جمع کرنے کے لیے چلا گیا تھا اسوقت مین اپنے ہمیشہ کے طریقے پر ہتھیار بند اور ہر طرح سے تیار تھا۔ مین نے دیکھا کہ ایک فارسی سوار ایک عورت کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے بہت تیزی سے اُس راستہ سے۔ جو پہاڑون مین ہو کر گذرا تھا اور جہان مین کھڑا ہوا تھا نکلا چلا جاتا تھا۔ ظاہر تھا کہ عورت خلاف اپنی مرضی کے اُسکے پیچھے جبرًا بٹھائی گئی تھی۔ اُس عورت نے مجھے دیکھتے ہی ایک چیخ ماری اور اپنے دونون بازو میری طرف پھیلائے۔ مین یہ دیکھتے ہی لپکا اور اُس تنگ راستہ مین ہو کے اس سوار کا سد راہ ہوا۔ مین نے اُسے آواز دی کہ کھڑا رہ۔ اور پھر مین نے اپنی تلوار کو نیام سے سڑ سے گھسیٹ لیا اور اب مین لپکا کہ کسی طرح سے جلدی اسکے گھوڑے کے زین کے پاس پہونچ جاؤن۔ چونکہ اسکے پیچھے عورت کا بوجھ بہت تھا تو وہ اس قابل نہ ہوا کہ اپنی تلوار کو استعمال مین لاتا۔ اور یا اپنی بندوق سے کچھ کام لیتا جو اُسکی پشت پر پڑی ہوئی تھی اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بھی تیز ہانکا کہ مجھسے بچ کے نکل جائے

جون ہی مین نے ایک جگہ ٹھہر کر اپنی تلوار کو جنبش دی اُسکا گھوڑا کچھ ایسا بھڑکا اور اُسنے ایک ایسا طرارہ بھرا کہ وہ عورت جو پیچھے بیٹھی ہوئی تھی زمین پر گر پڑی - جب فارسی سوار اُسکے بوجھ سے آزاد ہوا اب اُسنے اپنی بندوق سے کام لینا چاہا لیکن جب اُسنے دیکھا کہ یہ بھی نشانہ باندھ کر مارنے کو ہی تو اُسے خوف معلوم ہوا اور وہ سمجھا کہ یہان سے بچ کے نکلنا مشکل ہو پھر جو وہ بھاگا مین نے اُسکا نشان نہین دیکھا کہ وہ کہان چلا گیا -

مین اِس گری ہوئی عورت کی مدد کے لیے دوڑا جسکی پوشاک سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ آرمینین ہو - یہ عورت سر کی چوٹ سے بیہوش ہو گئی تھی - اور اِسے گھوڑے پر سے گر کے بہت صدمہ پہونچا تھا - اِسکی اوپر والی نقاب بیکار ہو گئی تھی - اور صرف اسکو ہوا دینے کے لیے مین نے اِسکی اندرونی نقاب کو گھسیٹ لیا جو چہرے کے نیچے کے حصے کو ڈھانکے ہوئی تھی - (جیسا عموماً آرمینیا کی عورتین استعمال کرتی ہین) مجھے اسکی صورت دیکھ کے بہت ہی حیرت ہوئی کیونکہ اِسکو خداداد حسن فطرت نے اُسی قدر بخشا تھا جو خیال مین آسکتا ہو -

یہ پیاری مخلوق جسکو مین نے اپنے زانوون پر رکھ لیا تھا تقریباً پندرہ برس کی تھی - آہ مین ہرگز اس سرور اور خوشی کو کبھی نہین بھولونگا جو اُسکے روشن چہرے کے ایک نظارے سے مجھے حاصل ہوئی تھی - اِسکے حُسن کا کلیۂ قلب کو منور کرنے والا چمکارا میرے دل پر اثر کر گیا - اور میرے دل مین اسکی طرف سے وہ جوش الفت پیدا ہوا جو آج تک نہین ہوا تھا - سوا اُسکے مین ہر شے کو بھول گیا - پہلا لفظ جو اِسکی زبان سے نکلا وہ میری روح مین میٹھا چلا گیا - لیکن جب اِسنے یہ ظاہر کیا کہ مین کہان تھی اور پھر اِسنے اپنے کو بالکل ایک پردیسی کے ہاتھون مین پایا تو وہ رونے پکارنے لگی - اور اِسطرح سے چیخین مار مار کے روئی گویا وہ خود مجھسے خوف زدہ ہو - مگر رفتہ رفتہ اسکو تسکین ہوئی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ مین اسکا ہمقوم اور ہم مذہب ہون تو وہ میری طرف مختلف فیلنگ سے دیکھنے لگی

مجھے میری خودنمائی اور خودفروشی نے یہ یقین دلایا کہ یہ نازنین مجھسے ناراض نہین ہی کیونکہ میری رعنائی اور نوجوانی سے اسے ضرور دلچسپی حاصل ہوئی ہی۔ وہ احتفاظ جو ایک خانہ مشکل سے اپنی بی بی سے پاتا ہی وہ ممتاز شبیہ عصمت دیا کدامنی اور عزت کی ایک آرمینین عورت کی نظرون مین اسقدر واجب التعظیم ہی۔ مجھسے اسپر بھی ہر طرح سے اسکے ساتھ ایسی بے احتیاطی ہوئی تھی اور مین نے کسی قسم کا اسکا قاعدے کے موافق لحاظ دپاس نہ کیا تھا تو مین اُسکے آگے اس صورت مین کھڑا ہوا تھا جیسے ایک مجرم جسنے اُسکے باعصمت چہرے کی طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھا ہو۔ آخر کار مین نے اُس سے کہا کہ یہ میرا قصور نہین ہی کہ مین نے اُنکی اوپر کی نقاب یا جسم کے کسی حصہ کو بے پردہ کیا ہو۔ اور یہ صرف تمھارے گھوڑے پر سے گرنے کے باعث سے ہوگیا واقعی یہ نیچے کا حصہ چہرے کا مین نے کھولا تھا کیونکہ اگر وہ نہ کھولا جاتا اور تازی ہوا اُسے نہ لگتی تو تم قطعی مرجاتین۔ میری اِن باتون کا اُسے اصلا یقین نہین آیا۔ مگر مفصلہ ذیل باتون نے اور باتون سے اُسکے دِل پر کچھ اثر کیا۔ مین نے اُس سے یہ کہا کہ اگر تمھارا یہی خیال ہو کہ سوا میرے تمھاری کسی نے بیعزتی نہین کی تو مین پاک صلیب کی اور سینٹ جرنگوریا کی قسم کھاتا ہون کہ مین تمھاری بے نقابی کا باعث نہین ہوا۔ جب مین نے یہ کہا تو اب اسے اطمینان ہوا۔ اور میری طرف سے جو کچھ گمان تھا وہ جاتا رہا۔ اب مین نے اُس سے یہ درخواست کی کہ تم اپنی کچھ سرگذشت بیان کرو اور مجھ سے کہو کہ میری قسمت کیونکر جاگ گئی کہ تم جیسی باحیا اور مرجع عصمت کی زیارت مجھے نصیب ہوئی۔

یہ سُنکے وہ مہ جبین بولی۔ اگر تم اُس شخص کی نسبت پوچھتے ہو جو مجھے گھوڑے پر لیے چلا جاتا تھا تو اُسکی نسبت مین اسقدر جانتی ہون کہ وہ ایرانی تھا مین نے پیشتر کبھی اُسے نہین دیکھا تھا۔ اور مجھے سوائے اسکے اور کوئی سبب اُسکے لیجانے کا نہین تھا کہ وہ مجھے لونڈی بنا کے فروخت کرتا۔ چند روز کا عرصہ ہوا کہ جارجین اور فارس کے

ایک دستہ سواروں مین باہم مٹ بھیڑ ہوکے سینہ بسینہ جنگ ہوئی۔ ما قبل الذکر کو شکست ہوگئی اور وہ ہٹا دیے گئے اور فارسیون نے انمین سے کچھ آدمی قید بھی کر لیے جنکو وہ ایراوان شادیانے بجاتے ہوے اور فخر کرتے ہوے لے گئے۔ ہمارے گانؤن پر اِس دار و گیر اور ہنگامہ سے کچھ دِن پہلے فارسیون نے حملہ کیا تھا۔ مجھے خیال ہو کہ مجھے ایک شخص نے چاہا کہ جار جین کا قیدی بنا کے یہان سے لے اڑے۔ مین صبح ہی اُٹھ کر گانؤن کے کنؤمین سے اپنی ٹھلیا پانی کی لے کے بھرنے گئی تھی۔ کہ وہ شخص ایک ٹوٹی ہوئی دیوار مین سے نکلا۔ اور مجھے چھرا دکھا کے کہا کہ اگر تو نے ذرا بھی غل مچایا تو مین تجھے مار ڈالونگا اور جھٹ اسنے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا۔ اور مجھے لے کے بھاگا۔ جون ہی وہ مجھے لے کے بھاگا تو میری بستی کی چند لڑکیان کنوئین کی طرف آرہی تھین اِس سے مجھے کچھ بچنے کی اُمید ہوئی تھی کہ یہ لڑکیان تمام گانؤن مین اِس خطرے کو پھیلا دینگی اور میرے باپ بھائی میرے بچانے کی کوشش کرینگے۔ چند منٹ مین ہم نگاہ سے غائب ہو گئے۔ ایرانی اپنے گھوڑے کو بہت تیزی سے پہاڑون اور کھڈون پر چلا رہا تھا۔ اور ملک کے ان حصص کو طے کر رہا تھا جنسے مسافر نا واقف ہوتے ہین۔ آخر الامر مین نے تمھین اِس پہاڑی کے نکڑ پر دیکھ کے باوجودیکہ مجھے اسکا خوف تھا لیکن مین نے غل ہی مچایا اور تمسے طالب امداد ہوئی پھر اِسکے بعد جو کچھ ہوا اُس سے تم بخوبی واقف ہو۔

اِس حسینہ لڑکی نے مشکل سے اپنی گفتگو پوری کی ہوگی کہ اتنے مین اسنے چند آدمیون کو دیکھا کہ سامنے سے آرہے ہین ایک گھوڑے پر سوار ہے اور چند اُسکے ساتھ پا پیادہ ہین اور ہماری طرف بہت جلدی مین بڑھے آتے ہین۔ جب وہ قریب آئے اور اُس نازنین نے انھین پہچانا تو وہ مارے خوشی کے کھل گئی۔ اور یہ کہنے لگی۔

اُو ہو یہ میرا باپ ہے۔ میرے بھائی بھی ہین۔ اوونس بھی ہے۔ اگوپ بھی آیا ہے۔ ایرمین بھی ساتھ ساتھ ہے اور میرا چچا بھی ہے۔

جون ہی وہ آکر ہوبچے پریرو کی خوشی کا عالم کیا پوچھتے ہو یا جھین کان تک جاتی تھین۔ پہلے اُنکو دیکھ کے مین بہت چکرایا تھا اور کچھ دیر میری جانکنی کی سی حالت رہی تھی کہ شاید چند نوجوان اسکے حسن خداداد کے شیفتہ و فریفتہ آئے ہین کہ اِسکو مجھسے چھڑا کے اپنے قبضہ مین کرلین۔ بعدازان معلوم ہوا کہ نہین یہ غیر نہین ہین بلکہ اسکے رشتہ دار ہین انھون نے اس سے بیان کیا کہ تیرے گرفتار ہونے کا خوف تیری نوجوان ساتھنون نے تمام گانون مین آکے پھیلا دیا تھا۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم گانون مین نہ چلے گئے تھے اور ہمارا گھوڑا امکان پر موجود تھا جسپر مین سوار ہوکے لپکا ہون۔ جہان تک کہ وہ سڑک سڑک چلا تھا اُسکے گھوڑے کے پیرون کے نشان پر روانہ ہوے۔ اور جہان سے کہ وہ مڑا تھا وہ نشان بھی ہمنے دیکھا۔ اور پھر ہم اسی کے قدمون کے کھوج پر کھیت مین چلے گئے۔ آخرکار اوونیس نے بلند چوٹی پر چڑھ کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اِس راستہ سے اُتر رہے ہین جسکی دونون طرف پہاڑ ہین جو اس مقام سے بہت ہی قریب ہو جہان ہمنے تجھے اب پایا ہو۔ یہ سُنکے لڑکی نے کہا کہ یہ سب صحیح ہو اور پھر اُسنے خدا کا اور سینٹ جرگوری کا اپنے بچنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور پھر کچھ دیر تک تامل کرکے بہت ہی دلسوزی اور جوش سے اُسنے میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ میرا بچانے والا ہو۔ اور صرف اسی کے صدقے مین میری اُس سے جان بچی ہو۔ یہ سُنتے ہی سب میری طرف متوجہ ہوے اور اُسکے بوڑھے باپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم کس کے بیٹے ہو۔

مین۔ مین کوجا پیٹروز کا بیٹا ہون جو گیومشلو کا سردار ہو۔

بوڑھا شخص۔ آہ وہ تو میرا دوست اور ہمسایہ ہو۔ لیکن مین تمھین نہین جانتا۔ شاید تم وہ بیٹے ہو جو تین گرجاؤن مین پادری بننے کے لیے تعلیم پارہا تھا۔ اور جو وہان سے اِس شور و شغب کے زمانہ مین اپنے کُنبہ کی مدد کے لیے آیا تھا۔

مین۔ جی ہان آپ درست فرماتے ہین۔

بوڑھا شخص - "ای آمدنت باعثِ آبادی ما" خدا تیرے گھر کو سرسبز کرے - تمنے ہماری لڑکی کو بچایا ہو - ہم تمھارے ہمیشہ ممنون رہینگے - تم ہمارے ساتھ ضرور چلو اور ہمارے مہمان بنو - وہ وقت اب ہمین حاصل ہو کہ ہم ایک بھیڑ کو ذبح کرین اور خوشی منائین - مین اور تمام میرا کنبہ تمھین اپنے سرون پر بٹھا کے لیچلے گا - ہم تمھارے قدمون کو بوسہ دینگے اور تمھارے ابرؤون کو صاف کرینگے - کیونکہ تمنے ہماری مریم کو بچایا ہو اور تمنے اسکو مسلمان کی لونڈی بننے سے محفوظ رکھا -

اُسکے بھائیون اور چچا نے بھی مجھے مبارکباد دی اور مشکوری ظاہر کی اور اُنھون نے مجھ سے بصد لجاجت کہا کہ آپ ضرور اپنے قدوم میمنت لزوم سے ہمارے غریب خانہ کو شرف بخشین ہم آپ کے ہمیشہ کے لیے خادم ہو چکے جب اُنھون نے بہت زور دیا اور مجھے چلنے پر مجبور کیا تو مین نے بھی اُنکی مہمانی قبول کر لی - اور دوسرے میرا دل گوارا نہین کرتا تھا کہ پیاری مریم سے جلدی علٰحدہ ہو جاؤن - ہم سب اُسکے گانؤن کی طرف روانہ ہوے -

جب ہم ایک پہاڑ پر سے اُتر رہے تھے اور مریم کے گانؤن کی طرف گرم رفتار تھے تو مجھے وہین سے بتایا گیا کہ وہ جو دکھائی دیتا ہو ہمارا گانؤن ہو - یہ گانؤن گو گرم گوشہ مین واقع تھا لیکن پھر بھی یہ سب جانب کی ہواؤن سے محفوظ تھا - صرف مشرقی ہوائین دریاے قلزم سے اسمین آتی تھین جو تمام گانؤن کو خنک کر دیتی تھین - اِسکے برابر دریاے ہمبا کی تھا - جو ایک خوبصورت پہاڑی مین چکر کھاتا ہوا بہتا تھا اور جسکے باعث سے بہت کچھ سرسبزی ہوتی تھی - بہت دور کے فاصلے پر ہمین کاراکسے گرجا نظر آتا تھا یہ گویا روسی حدود کا پہلا ہی مقام تھا - یہ ایک اندھیاری اور بیڈول پہاڑی پر واقع تھا اور اِسکے تمام اِرد گرد سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا تھا -

جب ہم گانؤن کے قریب پہونچے تو گانؤن کے لوگ اور خصوصًا عورتین وغیرہ

کھڑی ہوئی یہ راستہ دیکھ رہی تھین کہ دیکھیے مریم مل گئی یا نہین اور جب اُنھون نے دیکھا
کہ بی مریم صحیح وسالم چلی آتی ہین بس پھر اُنکی خوشی کی کوئی بھی انتہا نہ تھی ۔
اِسکے فرار ہونے اور بچنے کی تاریخ سب حرف بحرف کہہ دیگئی سننا تھا کہ ایک
کان مین پڑی اور دس کانون مین پہونچی ۔ اور اس تیزی سے وہ حاشیہ چڑھا کے
پھیلائی گئی کہ توبہ ۔ حاشیے چڑھتے چڑھتے یہانتک نوبت پہونچی کہ یہ مشہور ہوا کہ مریم کو ایک
ایسا دیو اُڑا کے لے گیا تھا جسکا سر لوہے کا تھا اور اسکے پنجے اور پیر فولاد کے بنے ہوے
تھے ۔ اور اُسکی پشت پر ماہی صورت چھلکے اور اُسکے گھوڑے کی ٹاپ قدم قدم پر زمین کو
شق کرتی ہوئی چلی جاتی تھی اور پہاڑون پر وہ ایسا شور وغوغا مچاتا تھا جو توپ کے
گرجنے کو بھی پرے بٹھاتا تھا ۔ یہ اِس صورت مین مریم کو لیے جاتا تھا کہ اتنے مین آسمان سے
ایک فرشتہ بصورت طفل کسان اُترا اُسکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ تھی جس سے آتشین
شعلہ ہاے جوالہ نکلتے تھے ۔ اِسنے گھوڑے کو جھکا کے مریم کو زمین پر گرا دیا ۔ اور اِس عفریت
مست کو مغلوب کرکے وہین اسکو جلا کر خاک بنا دیا ۔ جب مریم کو اپنی دہشت اور خوف سے
ہوش آیا تو کسی کو بھی وہان نہ دیکھا ۔ مجکو سب نے طفل کسان کہکے ایک دوسرے کو
آگاہ کیا اور تمام گانون والون کا خیال میری طرف رجوع ہوا ۔ جب عنقریب میری عارف باللہ
اور مرشد کامل کی سی عزت ہونے کو تھی تو بدقسمتی سے مجھے ایک لڑکے نے جو اکثر مجھ سے
ملا کرتا تھا پہچان لیا اور کہا کہ یہ فرشتہ نہین ہے یہ تو یوسف ہے اور کوجا پیٹروس کا بیٹا ہے جو
گیو مشلو کا سردار ہے ۔ غرض پھر اُسوقت مین نے جامۂ بشریت پہنا اور لوگ مجھے بشر سمجھنے لگے
مگر ہر شخص نے میری خاطرداری مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اور خصوصاً مریم کے
رشتہ دارون نے تو اِسقدر خاطر اور مدارات کی جسکا کوئی بھی بیان نہین ۔ میرے آگے
پیچھے چلے جاتے تھے اور پھر بھی کہتے تھے کہ آپ نے ہم پر جو کچھ احسان کیا ہے اُسکے
شمہ برابر بھی ہمسے خاطرداری نہین ہوسکتی ۔ لیکن اسوقت مریم کے عشق جہان سوز کے

شعلے جان و تن کو جھلسائے دیتے تھے اور عشق مریم برابر رگ اور پٹھے مین پیٹھا چلا جاتا تھا
پھر مین نے مریم کو بے نقاب کبھی نہین دیکھا گویا میری خوش قسمتی پر اب مُہر لگ گئی تھی۔
مین نے اپنے دل مین یہ کہا کہ کوئی چیز بھی اُس مہ جبین سے مجھے علیحدہ نہین کرسکتی۔ فی الحال
جو کچھ ہمارا مرکز خاطر ہو اور مدعا ہو وہ ایک ہو خداوند تعالیٰ نے اپنے رحمت رحیمانہ اور
کریمانہ سے ہمین ایک ہی جگہ جمع کیا ہو سوائے مشیت ایزدی کے ہمین کوئی چیز علیحدہ نہین
کرسکتی اور نہ میرے اُسکے مفارقت ممکن ہو۔ اگر اسوقت ایرانی کی طرح سے مین بھی اُسے
بابجبر لے بھاگون اور یہان سے چلتا بنون جب بھی تو کوئی شو فارق بیچ مین نہین آسکتی۔
ہم یہان اور وہان دونون باہم مل چکے ہین اور گو اسنے زبان سے بہت ہی کم کہا ہو لیکن
آنکھین تو برابر محبت والفت کی شاہد تھین۔ آہ اسکا بھلا مین کیونکر منتظر رہون کہ اب ایک بار پھر
ایک نہین بلکہ بیس ایرانیون سے میرا مقابلہ ہو تو پھر مین اپنی الفت و محبت کی بانگی دکھاؤن لیکن
مین نے پھر یہ دل مین خیال کیا کہ مین ہون کیا چیز صرف ایک غریب آرمینین بچہ ہون اور میرا
ایسی خستہ اور ذلیل مظلوم قوم سے تعلق ہو جس سے بدتر اور ذلیل تر اسوقت چشم فلک نے بھی
نہ دیکھی۔ بہت بڑی میری کارگزاری اور دلاوری یہی ہو کہ مین اپنے باپ کے گلّے سے
بھیڑیون کو ہنکاؤن اور کھیتون سے غارتگر پنڈارون کو نکالون اور اُنسے نگہداشت کرون۔
گیگلو مین مین تمام دن رہا۔ ایک بھیڑ ذبح کی گئی اور ایک بڑی دیگ مین اسکا پلاؤ
پکایا گیا۔ دوسرے دن مین وہان سے اپنے والدین کے پاس آیا جو میرے منتظر
تھے اور انھین بہت خوف تھا کہ یہ کہان چلا گیا۔ جب مین وہان پہونچا مین نے اپنی
پوری سرگذشت اُنسے بیان کی۔

مین مریم کی چشم میگون کے نشہ سے کچھ ایسا چور تھا کہ مجکو سوا اسکے اور کچھ دکھائی ہی
نہین دیا کہ مین اپنے باپ کو بھی اِس رازِ سربستہ سے آگاہ کرون۔ اور اپنی الفت اور
محبت کے موقع سے خبر دون۔ مین نے اُنسے یہ کہا کہ مین اسوقت بفضل رب العزت

ہرطرح سے جوان ہون - اور مین خود اپنی خبرگیری آپ کرسکتا ہون خدا کی اور آپکی عنایت سے اسوقت میرے بازو پُرزور ہین اور اُنسے مین اپنی روزی آپ پیدا کرسکتا ہون - مجھے شادی کرنے کی آرزو ہو اور اللہ نے پہلے ہی میرے لیے رستہ بھی نکال دیا ہو -

پھر مین نے اُنسے مریم کی درخواست کی کہ اُس سے میری شادی کردو -

اُنھون نے جواب دیا کہ ان ایام اوقات مین شادی کا ہونا مشکل ہو کیونکہ آج کل ہم ایسے غریب ہین کہ ہرگز شادی کے اخراجات کو نہین اُٹھا سکتے - جب شادی ہو تو کپڑے بھی خریدنے ہونگے - ایک انگوٹھی بھی لینی ہو گی - موم بتیون کی بھی ضرورت ہوگی مٹھائی کی بھی حاجت پڑے گی - ایک قرمزی نقاب بھی ہونا چاہیے بستر اور بستر پوش کا بھی ہونا لابد ہو گانے والون اور نچویون کو بھی دیا جائیگا - ایک دعوت بھی برادری کو دینی ہوگی - تو پھر ان سب باتون کے لیے روپیہ کہان سے آئیگا -

مین نے جواب دیا - یہ سچ ہو کہ روپیے کی ضرورت ہوگی اور بغیر روپیے کے شادی کا ہونا ممکن نہین کیونکہ اس سے ہمارے کُنبے کی بھی عزت ہوگی اور میری الفت و محبت کی بھی توقیر ہوگی لیکن مین اسکے لیے قرض لے سکتا ہون - ایراوان اور تین گرجاؤن مین میرے کئی دوست ہین اور مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین اُنسے خواہش ظاہر کرونگا تو مجھے شادی کے اخراجات بخوبی مِل سکتے ہین - اور پھر اِن قرضون کی ادائی کی یہ صورت ہوگی کہ مین اس سختی سے محنت کرونگا کہ رفتہ رفتہ سب قرضہ اُتار دونگا - علاوہ اسکے مین ایک تاجر کا نوکر بھی ہوسکتا ہون جو ایک حصہ اپنے منافع مین سے مجھے دیگا - اور صرف قسطنطنیہ کا یا استراچان کا ایک ہی سفر کافی ہو اسوقت مین اپنا قرضہ مع سود چُکا دونگا -

آخرالامر مین نے اسقدر کہا کہ میرے والدین راضی ہوگئے اور اُنھون نے مریم کے والدین سے درخواست کرنے کی دل مین ٹھان لی - یہ امر طے پایا کہ چند دن کا بیچ مین زمانہ ہوے کہ میرا باپ میرا چچا پادری - اور گاؤن کے بزرگ لوگ گیکلو جائین اور مریم کے باپ سے

شادی کا پیغام دین - اِس عرصہ مین مین کسی نہ کسی بہانے سے وہان پہونچتا اور مین چند مواقعون سے مریم کو اِس امر کی اطلاع کرتا کہ میرا یہ ارادہ ہے اور اب یہ معاملہ ہونے والا ہے کہ کہین وہ یا اُسکا کنبہ وقت پر انکار نہ کر جاے جب میرے والدین اور ہمارے گائون کے بزرگ مریم کے ہان پہونچے تو سب نے عزت سے اُنکا استقبال کیا - خوب خوب عرق پیا گیا اور یہ ذکر چھڑا تو اُنھون نے کہا کہ ہم راضی ہین ہان اول تو یہ مقرر ہو جانا چاہیے کہ یہ یہ دُلھن کو دیا جائیگا اور نامزد ہونے کی تقریبات اسطرح سے انجام پذیر ہونگی -

اِسکے تین دِن کے بعد میری مان دو گائون کی بڑھیا عورتون اور میرے چچا پادری اور ربّ مجھے لے کے نامزد ہونے کی رسم ادا کرنے کو وہان گئی - تاکہ وہان شادی کی بھی رسمون کا قرار کرے کہ ہم یہ یہ دینگے -

میری طرف سے میری مان نے یہ کہا کہ دولھا اپنی پیاری دُلھن کو یہ کپڑے دیگا - دو زنانہ کرتے - جسمین سے ایک تو قرمزی ریشم کا ہوگا اور دوسرا نیلی روئی کا - دو جوڑے شلوارون کے ہونگے - اِنمین ایک جوڑا ریشمی اور ایک سوتی - دو جبہ جو تنزیب کی پٹیون سے باندھے جائینگے - دو نقاب مین ایک سفید سوتی اور دوسری نیلی - دو جوڑے جوتیون کے ایک جوڑا تو کیمخت کا سبز - دوسرا بھورے چمڑے کا - اِسمین نعل بھی لگے ہوے ہونگے - ایک کرتھا اور نقش و نگار کیا ہوا رومال اور سر پر باندھنے کے لیے ایک پٹی یہ بھی دیجائیگی - اِسکے علاوہ میری مان نے میری طرف سے یہ کہا - پچاس اطالیہ کے چاندی کے سکے چھوٹے چھوٹے خرچ کے واسطے - گردن کے لیے ایک زنجیر جسمین سے فارس کی ایک اشرفی جو زنجیر مین لٹکائی جاتی ہو ملتوی رکھی گئی تھی -

دُلھن کے رفقا کے تھوڑی دیر کے مشورے کے بعد یہ امر طے پا گیا - لیکن اتنے مین ایک بڑھیا عورت جو مدتون ایرانی خاندان مین ملازم رہی تھی یہ بول اُٹھی اور اُسنے یہ تجویز پیش کی - کہ دولھا سے شیر بہا (دودھ کی قیمت) بھی تو لینی چاہیے - کیونکہ ایران مین یہ رسم ہے

کہ شیربہا دولھا سے لیا کرتے ہین -ہماری طرف کی عورتون نے جواب دیا کہ اُرمینیا والون مین یہ رسم نہین ہوتی -

دُلھن والے -نہین شیربہا تو دینا ہی پڑیگا-

غرض یہ بات بہت بڑھ گئی مین نے اپنی مان سے کہا کہ آپ ناحق ہوئی ہُوائی بات کو طول دے کے انجھیڑے مین ڈالتی ہین - دس روپیے شیربہا کے لیے بھی منظور کر لیجیے غرض جب یہ درخواست ہوئی ہی تو اُنھون نے منظور کرلیا -اَب ہر طرح سے طرفین مطمئن خاطر ہوگئے اور بات قرار پاگئی -

یہ بات تو عورتون مین طی پاگئی -پھر مین مع اپنے چچا کے اندر بُلایا گیا مجھ سے خوب تاکید کردیگئی کہ خبردار جو ہنسا یا مُسکرایا یا اور کوئی بیجا حرکت کی کیونکہ اگر شادی مین ایسی باتین ہو جاتی ہین تو ہمیشہ پھر بدقسمتی جدا نہین ہوتی -

مین نے دیکھا کہ میری مان زمین پر دو بڑھیا عورتون کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہی اور اُسکے سامنے دُلھن کی مان بھی موجود ہی - پھر اُسی وقت مریم بھی آئی میری مان نے میری طرف سے ایک انگوٹھی لے کے اُسکی اُنگلی مین پہنائی پھر پادری کو جو بطور قاضی کے ہوتا ہی شراب پلائی گئی -اِسنے ایک آدھ پیالہ چڑھا کر کہا کہ دونون جورو خاوند بنگئے -اَب چارون طرف سے مبارکباد پر مبارکباد ہمپر برسنے لگی -گو مجھے حد سے زیادہ منع کر دیا تھا کہ مین دُلھن سے اسوقت کوئی بات نہ کرون لیکن پھر بھی جب ہر شخص ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دے رہا تھا ہمنے کچھ نہ کچھ باتین کرلین -چارون طرف سے سب ہاتھ پھیلا پھیلا کے اِسقدر دعائین دے رہے تھے کہ مین تو یہی سمجھتا ہون کہ آج تک کسی جوڑے کو یہ نصیب نہ ہوا ہوگا کہ اسکو نیک خواہشات سے یون دعائین دیجاتین -

میری مان پھر اپنے گانؤن مین واپس چلی آئی - اَب مین اپنے گانؤن مین آ کے تیاری کرنے لگا کہ شادی کا سارا سامان جلدی سے ہو جاے تاکہ ایسا نہو کہ کوئی بات

ایسی نکل آئے کہ کی کرائی خاک مین مل جائے۔

جب ہم باہم یہ مشورہ کرنے لگے کہ اسقدر خرچ ہوگا اور یہ بھی اسوقت بحث ہوئی کہ یہ آئیگا کہان سے۔ یہ مشورہ ہو ہی رہا تھا کہ دیکھتا کیا ہون کہ میرا باپ کوٹھری مین سے ایک بیگ نکالے لیے چلا آتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کے سخت تعجب ہوا۔ اے لو یہ روپیہ موجود ہی گیومشلو کا سردار اپنے بیٹے کے لیے گانوؔن مین سب چیزین اسی طرح سے مہیا کریگا کہ جیسے شہر مین لوگ کرتے ہین پھر وہ میری طرف مخاطب ہو کے کہنے لگا۔ اے لو پیارے یوسف لو دس تمن لو اور اپنی بیوی کے کپڑے جاکر خرید لاؤ۔

اسپر مین نے دوزانو ہو کے اسکے ہاتھ چومے اور بہت کچھ اسکے احسانات کا شکر ادا کرکے اُسے دعائین دین۔

میرا چچا میرے باپ کی فیاضی دیکھ کر بہت خوش ہوا اور سرگرمی سے اُسنے یہ کہا۔ آؤ میرے پیارے بھتیجے آؤ اور دیکھو مین غریب ہون۔ گرچہ بھی مفلس ہی اور جسقدر اُسکے خدام ہین وہ بھی مفلس ہین لو یہ بیس روپیے ہین لو اور جاکر اپنی شادی کی چیز بسبط خرید لاؤ۔ یہ کہکے اور لوگون نے بھی مجھے اپنی حیثیت کے موافق کچھ کچھ دیا۔ اب میرے پاس اسقدر ہو گیا کہ مجھے قرض لینے کی بھی کوئی ضرورت نہین رہی اور مین نے اپنی تھیلی کو ایسا پر پایا کہ مین اس روپیہ سے اپنی شادی کا پورا پورا سامان کر سکون۔ اب مین متردد ہوا کہ مین ایروان جاؤن اور وہان سے جاکر کپڑا خرید کر لاؤن کیونکہ سوا ایروان کے اور کوئی شہر ہمارے گانوؔن کے قریب ایسا نہین تھا کہ جہان مطلوبہ اشیا دستیاب ہوسکتین۔ چونکہ مین خرید و فروخت اشیا سے محض نابلد تھا اور خصوصاً عورتون کے کپڑے خریدنے اور اُنکے اچھے برے کی پہچان کرنی تو مجھے آتی نہین تھی تو پھر یہ امر ٹھہرایا کہ میری مان میرے ہمراہ خچر پر سوار ہو کر چلے اور مین اُسکے ہمراہ پیدل جاؤن۔

ایروان مین میری مان کا ایک دوست بھی تھا جسکا ہمین خیال تھا کہ وہ ہم دونون کو

دو ایک شب اپنے ہان مہمان رکھے گا۔ اور راہ مین سونے وغیرہ کا بندوبست یہ ہو گیا تھا کہ ہم خانہ بدوش لوگون کے ڈیرون مین چلے جائینگے جنکے یہ فرائض مین داخل ہی کہ مسافر نوازی کرین ۔

غرض خچر پر میری مان سوار ہوئی اور مین پیدل ہوا تلوار آبدار میرے پہلو مین لٹکی ہوئی بھری ہوئی بندوق میرے کاندھے پر رکھی ہوئی۔ ہم غرض گانون سے روانہ ہوے ۔

جب ہم ایران کی بلندی پر پہونچے تو ہمنے ایک کیمپ دیکھا کہ سفید ڈیرے صدہا لگے ہوے ہین۔ اُنمین سے ایک ڈیرہ سردار کا الگ معلوم ہوتا تھا اور یہ ڈیرہ نہایت ہی خوبصورت بنا ہوا تھا۔ ایک سوار جس سے راستہ مین ہماری ملاقات ہوئی اُسنے ہمین اطلاع دی کہ یہان سردار نے قیام کیا ہو اُسکے ساتھ بہت کثرت سے سوارون کا لشکر ہو۔ ایر اب یہان روسی اور جارجیا والون کی نقل و حرکت کا بہت خیال پھیلا ہوا ہو۔ امید ہو کہ یہ دونون عنقریب فارس پر حملہ آور ہونگے ۔

اِس خبر سے میرے ہوش اُڑ گئے اور مجھپر بہت بڑا ڈر طاری ہوا۔ میری مان کا ارادہ ہوا کہ گھر واپس پھر جاے اور شادی کو بالاے طاق رکھے۔ یہان بھلا عشق کی آگ طبیعت مین لگی ہوئی تھی اور چھاتی مین شعلے بلند تھے مین نے اُس سے کہا کہ آپ اسقدر گھبرائی کیون جاتی ہین ذرا تیزی مین چلیے کچھ بھی نہوگا ابھی واپس پھر کہ چلے آئینگے۔ غرض پہلے ہی دن ہمنے اسقدر راستہ طی کیا کہ دور سے ہمین ایروان کا دھوان اُٹھتا ہوا معلوم ہوا۔ ہمنے شب تو ایک چٹان کے نیچے طی کی پہلے سے ہمین عظیم الشان پہاڑ ارارٹ پورا پورا دکھائی دیتا تھا ہمین معلوم ہوتا تھا کہ ہم بہت جلد سکا راستہ طی کر لینگے۔ خانہ بدوش لوگ بہت ہی آگے بڑھ گئے اور ہم اُنکی حفاظت مین رہنے اور اُنکے ڈیرون مین پناہ گزین ہونے سے محروم رہے ۔

چونکہ ہم رات کے آرام لینے سے تازہ دم ہو گئے تھے ہمنے علی الصباح اپنا سفر شروع کیا اور بحفاظت تمام ایراوان پہونچ گئے ۔

میری ماں کی بہنیلی نے ہماری بہت ہی آؤ بھگت کی اور نہایت ہی مہربانی سے پیش آئی وہ دونوں ملکر بازار مین شادی کے کپڑے خریدنے کے لیے گئین مین اسوقت اوِدھر اُدھر گشت لگاتا پھرا ۔ اور ہر شے کو بغور دیکھتا رہا اور جو لوگ کہ بازارون مین ایک جگہ جمع ہو کر اِدھر اُدھر کی گپین گپشپین اڑاتے ہین انکو بھی خوب سنا ۔

بہت سے لوگ تو سردار کے معاملے مین گفتگو کر رہے تھے کہ اسنے دشمن کے مقابل مین یہ یہ تیاریان کی ہین ۔ یہ ایک بدیہی امر تھا کہ بہت جلد کچھ نقل و حرکت ضرور ظہور پذیر ہوگی ۔ اور عجیب و غریب فطرت کا حملہ ہوگا ۔ اسلیے کہ انکی بارود گولے کا سامان بہت ہے اور انکی وہ وہ آلۂ حرب تیار ہوے ہین کہ پہلے فارس مین کبھی دکھائی بھی نہ دیے تھے ۔ مین تو خود اپنی شادی کی خوشی اور اسکے کامون مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ ان خبرون سے مجھے دلچسپی ہی نہ ہوتی تھی ۔ یہ تھا کہ اِس کان سنا اور اُس کان اُڑا دیا ۔ میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ مین گر جاؤن تو کیسے سردار کے ذریعہ سے ہم سردار کو اپنی پناہ بنائین اسلیے کہ معرکۂ جنگ مین ہمارے گاؤن اور اسکی حدود کو تکلیف نہ پہونچے ۔ مگر اسکو ایک زمانہ چاہیے تھا یہان ایک ایک لمحہ بھی دشواری سے کٹتا تھا مین نے یہ ارادہ کیا کہ ابتو اس خیال کو موقوف رکھو پھر کبھی دیکھا جائیگا صرف مین نے اپنی شمشیر آبدار اور بندوق پر بھروسہ کیا جو تمام حملہ آورون سے مجھے پناہ دے گی ۔

جس سڑک سے ہم آئے تھے مین اور میری ماں اسی راستہ سے واپس پھرے مگر زیادہ تیز خچر کو ابکی نہین ہنکایا کیونکہ کپڑون اور اسباب وغیرہ کا اسپر وزن بہت ہو گیا تھا دوسرے میرے ہتھیار بھی اسپر لدے ہوے تھے ۔ میرے پاس اسباب جدا تھا سردار کا کیمپ ابھی تک اسی مقام پر خیمہ زن تھا ۔ ہم بغیر کسی روک ٹوک اور مزاحمت کے بے خرخشہ

چلے آئے کوئی واقعہ یا سانحہ ہمپر نہین گذرا یہانتک کہ ہم اُس بلند زمین پر پہونچے جہانسے ہمارا پیارا وطن گیو شسلو معلوم ہونے لگا —

پہلے ایک ڈیرے کا نظارہ میری مان کو کھٹکا —

میری مان — یوسف دیکھو یہ کیا معاملہ ہے —

مین — (میرے دماغ مین سوا اِسکے اور کیا خیال تھا کہ میری شادی کا سامان ہو رہا ہے) ہان ہان مین دیکھ رہا ہون شاید وہ لوگ ہماری ضیافت کا سامان کر رہے ہین —

میری مان — میرا خاوند اور تیری مہمانداری وضیافت کا سامان کرے یہ تیری تیز فہمی اور زیرکی کا تقاضا ہے — آیا روسی یا ایرانی وہان آ دھمکے ہین — چونکہ ہم عیسائی ہین اسلیے ہمین بہت ہی خوف ہے اور ہمارے لیے یہ بہت ہی برا ہے —

ہم اپنے رہنے کی جگہ کی طرف بہت ہی تردد اور تشویش مین روانہ ہوے — اور جب ہم نزدیک پہونچے تو معلوم ہوا کہ میری مان ہی سچ کہتی تھی اور اسنے ٹھیک پہچانا تھا روسی چھوٹے سے دستہ نے گانون مین تصرف کر لیا تھا — اِس دستہ کی کمان جسمین پچاس آدمی تھے پنجاہ باشی (یا افسر پچاس سپاہیان) کے ہاتھ مین تھی معلوم ہوتا تھا کہ فوج نے اِس گانون کو گویا اپنے حملہ کرنے کا مقام بنایا تھا تاکہ یہان سے ایک دن راہ کی دوری حملہ آور ہون — ہمارے گانون کا ہر ایک مکان مجبوراً سپاہیون کے رہنے کو دیدیا گیا تھا اور ہر ایک مین کئی کئی آدمی بھرے ہوے تھے — اور خاص ہمارے مکان مین کپتان فوج کا ڈنڈا ڈیرہ موجود تھا —

اب آپ خیال فرما سکتے ہین کہ اِسوقت ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کا کیا عالم ہوگا جب ہمنے یہ نیا شگوفہ یہان کھلا ہوا دیکھا اور خصوصاً مین کیسا کمبخت تھا کہ میری شادی بھی ایسے موقع پر قرار پائی جب ہم پر بربادی چھا رہی تھی اور امن کی ناؤ ادھر ادھر ڈانوا ڈول گردش کر رہی تھی — اِس خیال نے مجھے کچھ ایسا مغلوب کیا اور اسطرح سے دہلا دیا کہ یقین نے

اِس امر مین جلدی کی کہ مین شتابی سے اپنے دوستون کو گیکلو مین چلکر اس امر کی خبر کردن تاکہ
وہ میری کچھ ڈھارس بندھا سکین - کیونکہ اُنکا گانوُن حملہ آورون کے نقش پا اور پگڈنڈی سے
اِسقدر دور تھا کہ اتبک فوج نے اُنکو اپنا نحس چہرہ نہ دکھایا تھا لیکن جب اُنھون نے یہ سُنا
کہ ہمپر کیا گذری انھون نے فوراً آکر ہمارے درد کا حصہ لیا -

مین نے مریم فطرت کے پیارے بچہ کو دیکھا - ہمارے ملک کی رسمین ہمین اجازت نہین
دیتین کہ ہم کچھ کھُلم کھُلا بیان کرین لیکن محبت ہمیشہ ہر موقع پر بار آور ہوتی ہو - ہمنے باہم دینی عہد و پیمان
کیا اور یہ سخت قسم کھائی کہ چاہے جو کچھ ہو ہم کبھی بھی جدا نہ ہونگے اور ہمیشہ ہم مین اتحادی اور وصالی
سلسلہ جاری رہے گا -

میری اسکی باہم اکثر ملاقاتین ہوئین - اور اب مین اپنے جوش مین صرف اس نا امیدی کی
کہ اب شادی نہین ہو سکے گی مجنون بنگیا - یہ تو ایک بدیہی امر تھا کہ ابھی بہت جلد کچھ بلا نازل
ہونے والی ہو لشکر دن بدن چلے آتے تھے پھر بھلا اِس صورت مین ہم کیا خاک اور کس دِن
اپنی شادی کی خوشی منا سکتے ہین یہ سب کچھ تھا لیکن میری طبیعت مین وصل کی آگ بھڑک رہی تھی
جِس سے صبر و شکیبائی پہلے ہی رخصت ہو چکی تھی ناچار مین نے پھر بھی صبر کیا لیکن اسکو مین
پوری طرح سے نہ روک سکا -

ہمارے اِیروان کے پاس ہونے کے بعد پندرہ روز بھی گذر گئے لیکن کچھ نہ ہوا -
ہمنے اپنے مہمان روسیون کی بہت ہی خاطرداری کی تھی کیونکہ روسی ایرانیون کی نسبت بہت ہی
بے شر تھے اور ہرگز کسی کو مضرت نہ پہونچاتے تھے اِسلیے ہم مین اور انمین باہم بہت ہی گاڑھی دوستی
ہو گئی - ہماری طرح سے وہ بھی عیسائی تھے - اِنکے ہان بھی صلیب کا نشان تھا - ہمارے
گرجہ مین وہ عبادت کرتے تھے - سور کھاتے تھے اور شراب پیتے تھے - اِن سب مساوی
اور یکسان حالتون نے باہم ہم مین اور روسیون مین بہت ہی اتحاد پیدا کر دیا اور وہ ہمسے
ہمدردی کرنے لگے - اُنکا کپتان بہت ہی زبردست اور نوجوان شخص تھا - اِسنے ہمارا ہر طرح سے

اطمینان کیا - وہ اپنی فوج کی پورے طور سے نگہبانی کرتا تھا ممکن ہو کہ بغیر اُسکی مرضی کے وہ کچھ کرسکتی اور وہ خود بھی خدا کی مخلوق مین بہت ہی متقی اور پرہیزگار تھا - اُسنے جب سُنا کہ یہان شادی ہونے کو تھی اور صرف ہمارے سبب سے رُک گئی تو اُسے بہت ہی فکر ہوئی اور اُسنے جہان تک اُس سے ہوسکا ہر طرح انھین اطمینان دلایا کہ جس چیز کی آپ کی خواہش ہو وہ شوق سے آپ ہمین کہین ہم اسکا بخوبی سرانجام کرینگے - اس سے بہت ہی اطمینان اور فرحت ہمارے ہان پھیل گئی اور خصوصاً میری شادی کے بارے مین لوگون کا اور بھی زیادہ خیال رجوع ہوا گویا اس ارادے مین جان پڑگئی - کپتان کو جب اسکا پورا پورا علم ہو گیا کہ میری شادی ہوگی تو مجھ سے اُسنے کہا کہ مین تیرا ہمیشہ کا دوست بنتا ہون اور نیز اُسنے کہا کہ اسوقت یہ تقریب کیون نہین ظہور پذیر ہو - کوئی بات ایسی نہین ہو جس سے اسکو معطل رکھا جاے - ہم یہان تمھاری محافظت کے لیے موجود ہین اور مین اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ جو کچھ مجھ سے ہوسکے گا اسکو ہم بہین مُہیا کر دینگے - ایرانی کبھی نہین بڑھ سکتے کیونکہ طفلس سے ہماری فوج کی مدد آجاے گی اور جب تک وہ بڑھین یہان مدد موجود ہو جائیگی - اسلیے تمھاری تقریب کے انجام ہونے کے لیے کافی وقت موجود ہو اور مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے ہونے سے اور بھی زیادہ شان و شوکت اور جلوس بڑھ جائیگا -

اِسکے علاوہ اُسنے یہ بھی اقرار کیا کہ مین دُلھن کو چار چین سُنہری لیس بھی چڑھاوے مین چڑھاؤنگا - اور اس موقع کے لیے دولھا کو سواری کے لیے اپنا گھوڑا بھی دیدونگا - اس کپتان نے اِسقدر کہا - کہ آخر مجھے دُلھن کے رشتہ دارون کو شادی کا دن ٹھہرانے کے لیے راضی کرنا پڑا -

مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ بھلا کوئی بھی شخص دوسرے کے معاملے مین اسقدر زور دیتا ہو - اور بھلا کسی کو بھی پرائی شادی سے اسقدر دلچسپی ہوتی ہو جو اس کپتان نے ظاہر کی ہو بس اِس سے میری طبیعت صاف کھٹک گئی کہ ضرور کچھ دال مین کالا کالا ہو -

اور صرف اسکو یہ رشک پیدا ہوا ہو - مگر کپتان اِسقدر بدصورت - اتنا بھونڈے پنے سے بدصورت تھا کہ گویا ہمارا خوبصورتی مین بالکل ضد تھا تو اِسلیے سے مجھے یہ خیال مطلق نہین رہا تھا کہ مریم اُسپر ریجھ جائیگی - کیونکہ اگر مریم اُسے دیکھے گی تو اُسے یہ معلوم ہو گا کہ آدمی کیا ہی بندر بیٹھا ہوا ہو -

اِسکا چہرہ تو بالکل چربی کی طرح سے سفید چمڑے کا تھا - اِسکے سر پر بال تھے اور وہ ایسے تھے کہ جیسے خارپشت کی پیٹھ پر کانٹے ہوتے ہین - اِن بالون مین ملائم اور کرخت بیچ بیچ مین لکیرین ہو رہی تھین - اور اُنکی ہیئت بالکل پھوس کی سی تھی - اِسکی گول گول آنکھین جنمین گڑھے پڑے ہوے تھے اور ڈھیلے اندر کو گھسے ہوے کیا ہی کریہ معلوم ہوتے تھے - یہ آنکھین رخسارون کی چھوٹی چھوٹی اُٹھی ہوئی بیڈول ہڈیون کے پیچھے واقع تھین - اِسکی ناک کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی نے ایک گوشت کا لوتھڑا رکھدیا ہو - اِسکے نیچے دو سوراخ تھے جو گھریان معلوم ہوتی تھین اِسکی ٹھوڑی شیشہ کی طرح صاف اور شفاف تھی جسنے بالون کی بہت ہی چھوٹی صورت نہین ظاہر کی تھی - دو ہونٹ تھے یا خدا کا قہر تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہالیہ کے دو ٹکڑے کرکے کسی نے اوپر نیچے چپکا دیے ہین - کل ہیئت ایسی چکنی اور چمکتی تھی کہ جیسے اسکے پیر کے بوٹ وارنش سے چمک رہے تھے -

مین نے اپنے دِل مین خیال کیا کہ اگر مریم عاشق ہوتی تو اس سے تو اُس ایرانی پر ہو جاتی اور جب اُسپر نہین ہوئی تو اس بدہیئت اور کریہ منظر پر کیا ہو گی - اور جب وہ میرے حسن اور میری جوانی اور رعنائی کا اُس سے مقابلہ کریگی تو بس ظاہر ہو کہ مین نے اپنے رقیب پر فتح حاصل کرلی - اور اُسکو ایک طرف بٹھا دیا -

اب یہ ٹھہر گیا کہ میرا نکاح ہوے - نکاح ہونے کے دن سے ایک شام پہلے سب کپڑے اور دوسری اشیا خوانون مین لگائی گئین اور ان خوانون کو آدمیون کے سرون پر رکھ کے گانے بجانے والون کی ہمراہی مین دُلھن کے مکان پر بھیجا - وہی باجا گاجا تھا جو گانوٗن مین

ل سکتا تھا۔ ہمارے بینڈ مین ایک تو شہنائی بجاتا تھا۔ اور ایک طنبور پر تھاپ مارتا تھا اور دو آدمی گانے والے تھے۔ یہ گویا ایک شان وشوکت کا نشان قرار دیا گیا ہو کہ برات کے ساتھ گاجا باجا بھی ہو۔ ہمارے روسی دوستون نے ہمین اپنا ڈھول بھی دیدیا تھا اسکے بجنے سے جسکو ہمارا ایک گوالے کا لونڈا بجاتا تھا تمام ملک مین اسکی آواز سے بہت ہی اثر پڑتا تھا۔ چونکہ یہ رسم ہوتی ہو کہ پہلے دلھن کے ہان سے دولھا کو جو کچھ ملنا ہوتا ہے اسلیے دولھا کو کچھ دیر کے بعد چڑھاوا چڑھانا ہوتا ہو۔ چنانچہ یہی کیا گیا۔ مجھے دلھن کے ہان سے ایک جوڑا پستول کا ملا جو کوہ قاف کی ساخت تھا۔ اور یہ جوڑا پستول کا دلھن کے چچا کا تھا جو اسنے اپنی پیاری بھتیجی کی طرف سے مجھے دیا تھا۔ دلھن کا چچا پہلے جارجیا کی فوج مین ملازم تھا اُسوقت تک روسیون نے جارجیا فتح نہین کیا تھا۔

دوسرے دن یعنی وہ دن جو میری دلی آرزوؤن کے برآنے کا تھا مین اور سب میرے کنبے والے صبح ہی سے اُٹھے۔ موسم گو ساکت تھا لیکن گرم تھا۔ پہلے کئی دن آگے یہان سخت طوفان برپا تھا اور ہروقت آسمان پر بادلون کا ہجوم ہی رہتا تھا۔ لیکن فطرت موسم شب کو ترشح ہونے سے بہت ہی تروتازہ اور سرسبز ہوگئی تھی۔ میرے دوست کپتان نے مجھے سواری کے لیے اپنا گھوڑا عنایت کیا۔ جسکو مین نے جہان تک ہوسکا خوب گہنا پاتا پہنایا جیسا کہ ایسے مواقع پر ہوتا ہو۔ مین نے خود بھی سر سے پانون تک نئے کپڑے پہنے اور پھر زرہلی کام کیے ہوے کمربند باندھے انہین سے سنگڑے اور توسدان والے پیش قبض کمر مین گھرسا۔ اسی طرح سے اور بہت سی چیزین مناسب موقع کی زیب کین اور یہ سب چیزین جتنے میری پوری زیب و زینت ہوگئی تھی میرے ایک دوست جارجین نے مجھے عاریتاً دی تھین جو ملازم روس تھا۔ مجھ سے لوگون نے بھی کہا اور مجھے خود بھی یقین تھا کہ مین نہایت ہی حسین جوان رعنا خوبصورت معلوم ہوتا ہون اب مین مع اپنے رشتہ دارون کپتان اور اسکے بہت سے سپاہیون کے جتنے خوب

بھیڑ ہو گئی تھی گیکلو روانہ ہوا -

جب ہم اُسکے قریب پہونچے تو ہمنے اپنے جلوس کو یون ترتیب دیا کہ آگے گانے والون قرنا پھونکنے والون اور ڈھول بجانے والون کو کیا - اور ہم سب اُنکے پیچھے پیچھے روانہ ہوے مین اپنی دُلھن کے مکان پر آترا - جہان ہر قسم کی آسائشین ہمارے لیے موجود تھین - اور چارون طرف سے سلامتی اور مبارکبادی کا مینہ برس رہا تھا - اور جب گیو مشلو واپس ہونے کے لیے ہر شے وہان تیار تھی اور جہان میرے چچا نے ساری تیاری کر رکھی تھی ہم پھر سوار ہوے میری دُلھن کے سر سے پانوٗن تک ایک قرمزی نقاب پڑی ہوئی تھی - سر پر ایک تاج نما ٹوپی رکھی ہوئی تھی جسپر یہ نقاب آویزان تھی - پیاری اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار تھی اور اپنے بھائیون کی جانب روان تھی - ہمارے ہان رواج ہو کہ ایک ٹپکا یا پیٹی دولھا داہنے ہاتھ سے پکڑتا ہو اور اُسی پٹکے کو دُلھن دوسری جانب سے پکڑتی ہو اور پھر اسطرح سے دولھا دُلھن گرجہ مین جاتے ہین چنانچہ ہمنے بھی اِس رسم کو ادا کیا - اِس جلوس مین سب ہمارے دوست سب ہمارے رشتہ دار گانوٗن کے سارے نوجوان بچے بعض پاپیادہ بعض گدھون پر اور بعض گھوڑون پر سوار شریک تھے - یہ سب لوگ سارے رستہ واہ واہ کرتے ہوے خوشی کی آوازین بلند کرتے ہوے مسخراپن - مذاق - چھیڑ چھاڑ غرض ہر طرح سے خوشی ظاہر کرتے ہوے چلے - جب ہم آخرکار گرجھ اُٹھی اور زدرا اونچی زمین پر پہونچے تو جلوس ٹھہر گیا - اب یہان ایک شخص کو موم بتی دی گئی جو فی الحال روشن کر لی گئی تھی - سب سے آگے میرا چچا تھا جسکے ساتھ میرا دوسرا چچا تین گرجاوٗن کا پادری بھی شریک تھا - یہ دونون ملکر بھجن یا سرود عارفانہ بہت ہی خوش آوازی سے اِس تمام جلوس مین بہ آواز بلند الاپ رہے تھے - کپتان نے پہلے ہی اپنی فوج کے آدمیون کو خوب زرق برق بنا دیا تھا - جو اِس جلوس مین شریک تھے اور ہمارے ساتھ گرجہ تک گئے تھے -

ہم آخر گرجہ کے دروازے کے پاس جاکے اُترے - مین اور دُلھن پٹکے کو پکڑے ہوے قربانگاہ یا مذبح کے نیچے پہونچے - یہ مقام ہماری عاجزانہ حیثیت کے موافق بلکہ اِس سے کہین اور بھی زیادہ پھولون - ریشمی فیتون اور آئینون سے سجا ہوا تھا - مجھے اور مریم کو آمنے سامنے بٹھایا - انجیل مقدس کھولی گئی اور ہم دونون کے سر پر رکھی گئی اسوقت ہم دونون ایک دوسرے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھے تھے - پھر پادری نے پہلے مجھ سے پوچھا - تمنے مریم کو اپنی زوجیت مین قبول کیا - مین نے گردن ہلادی کہ ہان قبول کیا - پھر مریم سے دریافت کیا - تمنے یوسف کو اپنا شوہر بنایا اُسنے بھی گردن ہلادی - کہ ہان بنایا - جب یہ بھی ختم ہوگیا تو پھر شیرون اور مقدس آیتین انجیل پاک کی پڑھی گیئن - اِسکے بعد یہ تقریب نکاح ختم ہو گئی - پھر جو گانا بجانا بھنورون پر دھپ پڑنی اور بانسری بجنی شروع ہوئی ہے بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سر پر اُٹھا لیا ہے ہر شخص خوشی کے گیت گاتا تھا -

در و دیوار سے ظاہر تھے خوشی کے سامان	ذرہ ذرہ تھا وہ سرمست شراب عشرت
ویڈنگ روم بنا جس سے تھا گوشہ گوشہ	دِل لبھاتی تھی ہر اک شوخ کے پائی حرکت
سُر سُرائی تھی خوشی مین وہ نسیم شادی	مسکرانے لگے غنچے بھی عجب ہو حیرت

بچے قلقاریان بھرتے تھے لگاتے تھے ہر سو
جسکو دیکھو لیے آتا تھا نوید بہجت

دِن کی روشنی اسوقت بالکل ناپید ہو گئی تھی - آسمان پر ایک طوفان عظیم برپا تھا چرخ ناہموار پر اندھیارے کی گھٹاٹوپ چادر چھاگئی تھی - بجلی کی کڑک اور بادلون کی گڑگڑاہٹ سے مینھ صاحب بھی تشریف لے آئے تھے - اِس نکاح کی تقریب اور گانے بجانے کے ختم ہونے کے بعد سب کی دعوت کی گئی اور بہت خاطر داری سے ساری مجلس کو کھانا کھلایا - اِسکے بعد ہمارے مہمان چلے گئے - اب وہ نیک ساعت

میرے لیے آئی جو بجھے آدمیون مین بہت ہی خرم وشادمان کرے گی۔اور مین گلہاے خرمی اپنے دامن مراد مین چنونگا۔

کیا اے صاحب مین بس یہین اپنی رام کہانی کو ختم کرون اور رات کو جو کچھ خوف اور ہیبت واقع ہوئی اُسکو بیان نہ کرون۔یا انکو چھوڑ کر اور جو کچھ بیتی ہو وہ بیان کرون۔ڈر ہی کہ زیادہ طول سے آپکی سمع خراشی نہ ہو۔

آپ میری پیاری دُلھن کو صبح کے ستارے کی طرح پیاری اور فرشتہ کے مانند بے گناہ اور ہر جرم سے پاک خیال کرین جسکا مجھے کس صدق دلی سے عشق تھا اور یہ امر تو آپ بخوبی خیال کر سکتے ہین کہ اسوقت مجھے کیا خوشی ہوگی اور میرا غنچہ دل حسین سوائے اسکی بو کے دوسرے کی محبت کی خوشبو نہین سمائی تھی کس شادابی اور تروتازگی سے کھلا ہوا تھا جسکی وصل کی امید کے سب رشتے منقطع ہوچکے تھے اور یہ ہرگز امید نہ تھی کہ مین پھر اسکے روشن چہرے سے اپنا کاشانہ دل منور کرونگا۔اور پھر مجھے وہ نصیب ہوگیا۔تو اب اس سے زیادہ میری زندگی کا روشن زمانہ کیا ہوسکتا ہو۔

لیکن چونکہ مجھے یہ منظور ہو کہ مین جو کچھ یہان اب بیان کرنے کو ہون اُسکی پوست کندہ حالت سے آپ کو اطلاع دون اسلیے آپ اس امر کو بخوبی سمجھ لین کہ جارجیا اور آرمینیا کے گانوٗن زیادہ تر زمین کے نیچے بنے ہوے ہین۔اگر کوئی مسافر یہان آئے تو گو وہ مکانون کی چھت پر کھڑا ہوا ہوگا لیکن اسے یہ معلوم ہوگا کہ مین کف دست میدان مین کھڑا ہوا ہون جسکے بہت سے چھوٹے سوراخ اور دراڑون سے روشن معلوم ہونگے حسین کہ میرا کنبہ رہتا تھا یہ بھی اسی قسم کا مکان بنا ہوا تھا۔اور جہان میرا نکاح ہوا تھا وہ بھی اسی صفت سے موصوف تھا میرے کمرے مین اس قسم کے سوراخ مین سے ایک سوراخ تھا جو اس موقع پر بند کردیا گیا تھا اور ایک دروازہ ہوا کے رخ کی طرف کھول دیا گیا تھا۔

آرمینیا والون مین یہ رسم ہو کہ پہلے دولھا جاکر گوشہ نشینی اختیار کرے اور اس کمرہ مین مجھے

اسوقت اُسکے جوے اور جرابین اسکی دُلھن اُٹھا کے لیجاےٴ اور پیشتر اِسکے کہ دُلھن اپنی نقاب
اپنے منور چہرے سے اُٹھاےٴ - پہلے وہ چراغ یا شمع کو گُل کر دیتی ہو - اب طوفان عظیم برپا
ہوا - گرج اور گڑگڑاہٹ ہمارے سرون پر قلابازیان کھا رہی تھی - بجلی ماہی بے آب کی طرح
کوند رہی تھی جسکی چمک لمحہ بلمحہ معلوم ہوتی تھی - اور نہایت ہی زور شور سے دہشتناک آوازون
کے ساتھ مینھ برس رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ عنصرون مین بہت ہی کھلبلی اور اضطرابی پھیل رہی

اسوقت میری پیاری مریم نے اپنے روشن چہرے سے نقاب اُٹھا کے چراغ کو گُل کر دیا
دُلھن نیچے لیٹی ہی تھی کہ ہمنے ایک غضبناک آواز سوراخ کی طرف سُنی جو بالکل غیر معمولی تھی
گڑگڑاہٹ کے ساتھ آدمیون کا شور غل بھی شامل ہو گیا تھا گھوڑون کا دہشتناکی سے
ہنہنانا بھی برابر سنائی دیتا تھا - یکایک اسی کشمکش مین ہمنے یہ آواز سنی کہ گویا کوئی نورانی شے
ہمارے بستر ہی کے قریب گری ہو - اور جسمین سے چمک اور کچھ گندھک کی بو آتی ہو -

مین گھبرا کے بولا کہ یہ گولا گرا ہو - اے خداوند تعالیٰ تو ہمین اِس سے محفوظ رکھیو - میری روح
یہ دیکھتے ہی پرواز کر گئی مگر شکراً للہ کہ میری بیوی بچ گئی - مریم اپنی نقاب اُٹھا کر چاہتی تھی کہ
دروازے کے باہر نکلے - اتنے مین اُسی کمرے مین ایک ایسی زور کی آواز آئی کہ جیسے
کوئی چیز پھٹتی ہو - مین نے خیال کیا کہ مین اِس رجیم اور درشت آفت کی نذر ہو چکا
مین اِن گرے ہوے پتھرون اور اسباب کے اوپر بیہوش گر پڑا "رہی اپنی سُدھ بدھ
نہ اصلا کسی کی"

روشنی کی بھڑک اور چمکارے گندھک کی بو کے ساتھ آنے لگے -

مین کچھ وقت تک یون ہی بیخبر پڑا رہا مجھے نہین معلوم کہ کیا ہوا اور پھر کیا گذری جب
مجھے ذرا ہوش آیا اور مین نے دیکھا کہ مین ابتک بالکل محفوظ ہون اور میرے کسی عضو پر
کچھ ضرب نہین آئی اور مین چل بھی سکتا ہون اب مین خیال کرنے لگا کہ مین کیونکر اِس
بلاے بے درمان سے نجات پاؤن - شادی اور نکاح تو اُسوقت خواب وخیال ہو گیا -

یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے مین نے خواب دیکھا ہو - جو کچھ اسوقت مجھے سُنائی دیتا تھا سوا اسے بادلون کی گڑگڑاہٹ. بجلی کی کڑک اور لوگون کے شور غل واویلا اور بکا کے کچھ نہ تھا - ہر طرف سے یہی صدائین زور زور سے کانون مین آرہی تھین - اور یہ نالہ و بکا کی آوازین اُن لوگون کی تھین جو اس آفت ناگہانی - قہر الٰہی بلاے بے درمان سے مجروح ہو گئے تھے - اپنے زخمون کی تکلیف مین شور مچاتے تھے - یا وہ لوگ تھے جو دوسرون کی تیغ بران کے شکار ہو گئے تھے گھوڑون کا زور زور سے ہنہنانا اور ہتھیارون کی چھناچھن کی آوازون نے کان کر کر دیے تھے مین کہتا تھا کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہو - مین ابھی وہین پڑا ہوا تھا کہ اتنے مین میرے کان مین ایک عورت کے چیخنے کی آواز آئی - مین نے آواز سنتے ہی یہ کہا کہ کیا یہ مریم ہو - کہان ہو - کہان ہو - مین اسے تو دیکھونگا - مین اُٹھا جسقدر وزن پتھرون وغیرہ کا پڑا ہوا تھا انکو بہت آہستگی سے مین نے اوپر سے سرکایا اور ایک ٹانگ سے لنگڑاتا ہوا مین آگے کی طرف پیاری دلہن کو تلاش کرنے کے لیے بڑھا - اسوقت مجھے جو کچھ خوفناک نظارہ معلوم ہوا وہ ایسا نہین ہو کہ معرض بیان مین آسکے یا زبان اُس مطلب کو صاف صاف ادا کر سکے مین نے اپنے پاس ایک ایرانی کو دیکھا کہ تلوار سونتے ہوئے ہو اور ایک سر کٹا ہوا اُسکے ہاتھ مین ہو اور اُس سر مین سے خون کی بوندین ٹپک رہی ہین -

رات کی اندھیاری اور سیاہی مین جب کبھی کہ یکایک چمکارا ہو جاتا تھا تو کچھ دکھائی دینے لگتا تھا - جون ہی ایک دفعہ چمکارا ہوا تو مین نے دیکھا کہ بہت ہی ہیبتناک غم کا واقعہ ہوا ہو بس اچھی طرح سے نہ دیکھنے پایا تھا کہ پھر وہی گھپ گھاپ اندھیرا ہو گیا - دوسرا چمکارا جو پھر ہوا تو مین نے دیکھا کہ ایرانیون نے جنکے ہاتھون مین شمشیر ہاے برہنہ آویزان تھین بے بس روسیون پر شبخون مارا ہو - انکو بسترون پر سے گھسیٹ لیا ہو اور انکو قتل کر ڈالا - گانوٗن والے بیچارے بے انتہا گھبراہٹ اور اضطرابی مین اپنے مکانون مین سے بھاگ بھاگ گئے تھے - اِسکے بعد بہت زور کی گڑگڑاہٹ ہوئی جسنے ہر شی کو پراگندہ کر دیا - حسین خان

سردار نے آرمینیون کے گانوٗن پر حملہ کیا تھا اور سوراخون اور موکھون مین سے بمب گولے برسائے تھے - گانوٗن کے مویشی اپنی پناہ کی جگہ مین سے گھبرا گھبرا کے باہر جنگل مین نکل گئے تھے اور انھین بھی اس ہیبت و خوف کا حصہ ملا تھا - غرض اب مین کہان تک بیان کرون کہ کیا نوبت تھی اور کیا آفت برپا تھی - مگر اللہ کا شکر ہے کہ میرا بال تک بیکا نہ ہوا اور مجھپر خداوند تعالیٰ کا ہاتھ پھیلا رہا جسنے مجھے اِس قہر آلود موقع سے بچایا -

اب مین سٹپٹایا کہ اپنی بیوی کو کہان جاؤن اور کہان ڈھونڈھون - اُسکے چیخنے کی آوازین تو میرے کان مین آتی تھین اور وہ دردناک چلّانا اور الم آلود واویلا تھا جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ مریم کو کوئی ضرب ایسی پہونچی ہے جس سے وہ جان بلب ہوا ور عنقریب مرجائے گی -

اب مین نے اپنا راستہ نعشون مین ہو کر کیا - دیوانہ وار مجنونانہ شدت غضب مین مین نے قدم اُٹھایا - یہان سے مین گانوٗن کے دامن مین پہونچا کہ اپنی دلربا کی آواز سنون کہ کہان سے چیختی ہے - جب مین وہان پہونچا اور ایک دفعہ پھر بجلی چمکی تو مین نے دیکھا کہ دو ایرانی سوار جا رہے ہین ایک کے پیچھے گھوڑے پر ایک عورت سفید نقاب پوش بیٹھی ہے مین نے جان لیا کہ ہو نہو یہ میری بیوی ہے مین نے بہت تیزی مین جیسے پہاڑی بکرا پہاڑ پر چڑھتا ہے اُنکا تعاقب کیا - جب طوفان ٹھہر جاتا تو پھر بجلی نہ چمکتی اور پھر اِس گھپ گھپ اندھیرے مین جہان ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ سجھائی دیتا تھا ٹپے ٹوئیان مارنے لگتا تھا پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوا ہون مگر یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کسطرف جاؤن اور کس رخ قدم اُٹھاؤن یا نہ اُٹھاؤن - قریب قریب مین برہنہ ہی تھا جو ضرب آئی تھی وہ جدا تھی - چونکہ میرے پیر پہاڑون پر برہنہ چلنے کے بالکل عادی نہ تھے تو وہ تمام پارہ پارہ ہو گئے تھے بھلا ایسی حالت مین مجھ سے تعاقب کیا خاک ہو سکتا تھا - اب میری طبیعت کا وہ حال ہوا کہ توبہ ہے - مایوسی نے چارون طرف سے آکے گھیر لیا تھا غم والم بہت دیر سے میرے

جلیس واپس بنگئے تھے شکستہ خاطری میری ہمرکاب تھی۔ ناامیدی نے جان و دل پر اپنا قبضہ پہلے ہی سے کرلیا تھا۔ غرض یہ چیزین اسطرح سے محیط ہوگئی تھین جس سے میرے اوسان اصلا بجا نہین رہے تھے۔ آخر مین نے اپنے کو جب تک کہ آفتاب اپنا جگمگاتا ہوا تاج پہنکر نہ نکلا اور اسکے روشن تاج کی کرنین میری آنکھون مین چکاچوند کرتی ہوئی اِدہر اُدہر نہ پڑنے لگین مین وہان سے نہ اُٹھا اور جب تک مجھہ مین یہ ہوش نہین آیا کہ مین کہان پڑا ہوا ہون "کہان تھا کہان آگیا اب کدھر ہون" اصلا خبر نہ ہوا۔

مین نے اپنے کو مخاطب بناکر آپ کہا کہ کیا واقعہ ہوا مین کہان پڑا ہوا ہون اور یہان کیونکر آگیا۔ آیا شب کو دوسرے عالم کے دیو و عفریت مست یا تیری جنون نے آکے ستم برپا کیا تھا یہ معاملہ ہی کیا ہوا۔

گئی یک بیک جو ہوا پلٹ نہین دل کو میرے قرار ہے
کرون غم ستم کا مین کیا بیان مرا غم سے سینہ فگار ہے

مین نے دیکھا کہ مبارک اور پرشوکت گروہ صفا اور بے بادل آسمان پر بلند ہو رہا ہے۔ جسنے فطرت کے مزاج کو ساکن اور معتدل بنادیا۔ جس سے صبح کی تازگی نمودار ہوئی۔ پرندون کا گیت سنائی دیا مویشیون کے باڑہ سے انکا میانا نکلنے لگا۔ میرے سامنے کے مربیانہ گانوون مین بالکل سناٹا معلوم ہوا۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ اسوقت سے مہیب اور وحشتناک صورتین جو میرے دماغ مین سرگردان ہین شاید یہ اس مردہ خیال کا اثر ہے۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہو کہ اس علیحدہ جگہ مین اس پیارے اور بہت پیارے آسمان کے نیچے۔ نیچر کی ان فیاضانہ بخششون کے سایۂ عاطفت مین مین آدمیون کو اپنے بھائی مخلوق کو قتل کرتا ہوا گانوون مین آگ لگاتا ہوا نعشون کو کچلتا ہوا اور پارہ پارہ کرتا ہوا۔ سرون کو اُتارتا ہوا۔ دیکھ سکتا۔ اور بیرحم قتل کرنے کے تصور مین کیا مین اپنی پیاری بیوی اپنی یگانہ وطن سے محروم کیا جاؤنگا اب ایک دفعہ پھر جو کچھ واقعہ ہوا تھا اسکی تصویر میری آنکھون کے آگے پھر گئی۔ گو پہلے

میری چشمان سیاہ سے آنسو نہین گرے تھے لیکن اس لمحہ ٹپ ٹپ ٹپکنے لگے - اسنے میرے
بڑھکتے ہوے دِل اور مشتعل چھاتی کی کچھ بھڑاس نکل گئی - مین اُٹھا اور آہستہ آہستہ گانوُن کی
طرف چلا - سب سکوت مین چُپ چاپ تھے کچھ کچھ دھوان اِدھر اُدھر اُٹھتا ہوا معلوم ہوتا تھا
کنارے پر آوارہ اور اپنے باڑے سے گم شدہ مویشی چر رہے تھے - پردیسی بیچارے گھوڑون پر
جارہے تھے - اور کمبخت گانوَن والے جنپر یہ قہر خدا نازل ہوا تھا حد سے زیادہ پراگندہ خاطر
تھے اور جو کچھ اِنپر اور اُنکے خانمان پر اچانک آفت اور مصیبت آپڑی تھی اس سے بہت ہی
مشکل سے ہوشیار ہوئے تھے - اور وہ ابتک ناواقف تھے کہ آخر اُس بلاے جانستان کا
نتیجہ کیا ہوا - میری آپ پوچھین تو مین نے اپنی آنکھون سے اِس وبال کو ملاحظہ کیا تھا مجھے تو
ہر ایک شخص بدقسمتی کا رفیق معلوم ہوتا تھا مین نے اپنے دِل مین خیال کیا کہ تو اپنے رشتہ دارون کو
جو سب راہ فنا مین گامزن ہوگئے ہونگے چل کے دیکھ اور اُن مکانون کا ٹوٹل ملاحظہ کر جو سب کے
منہدم ہوگئے ہین اور تو اس امر کا بھی معائنہ کر کہ تو اس دنیا مین تن تنہا رہگیا - نہ تیری غمگسار
بیوی رہی - نہ آرام کرنے کو گھر بچا - نہ شفقت کرنے والے والدین رہے اور نہ ڈھارس بندھوانے
والے دوست زندہ بچے لیکن نہین یہ بات تو نہین ہوئی گو خیال نے دماغ مین ایسی بلند پروازی
کرنی شروع کی تھی اور اپنے قدم ایسے جماے تھے کہ توبہ مگر اول جسکو مین نے گانوُن مین داخل
ہوتے دیکھا وہ میری پیاری اور مظلوم مان تھی مجھے دیکھتے ہی جسقدر کہ تکالیف اور مصائب
اُسپر پڑے تھے اُسے پھر از سر نو یاد آ گئے - اُسنے دوڑ کر مجھے گلے سے لگا لیا اور زار زار
رونے لگی - جب وہ بہت کچھ رو چکی اور اسکے دل کی بھڑاس نکل گئی تو اُسنے مجھ سے کہا
کہ تیرے باپ کو بہت ہی ضرب آئی ہے - اور اُسکے سر پہ ایک آفت ناگہانی ٹوٹ پڑی تھی
مگر شکر ہے کہ زندگی تھی - بچ گئے - اور باقیماندہ کنبہ سب اچھا ہے کسی کی جان کا بال بیکا بھی نہوا
ہمارا گھر سارا منہدم ہوگیا تھا - ہماری ساری خانہ داری کی اشیا غنیم لوٹ کرلے گیا تھا
اور خصوصًا وہ کمرہ جہان مین اور پیاری مریم بیٹھی تھی بالکل برباد ہوگیا تھا - اسکی تو

سوا انکے اور کون کر سکتا تھا۔ یہ کہہ کر وہ فقرہ گرد میں تمہاری بیوی کے رہنے سے گیو مشلو کو ایذا ہو گیا اور اپنے دل میں یہ قطعی ارادہ کر لیا کہ اب جو کچھ ہو بغیر پتہ لگائے میں ہرگز نہیں واپس پھرنے کا۔

میں بہت تیز قدم روانہ ہوا اور پہاڑوں پہاڑوں سیدھا چلا گیا اور ان کا راستہ لیا جب میں نے دو بلند پہاڑوں کی ایک شاخ کو طے کیا تو مجھے دو سوار ملے۔ یہ سوار بہت ہی خوبصورت اور ساز و سامان سے آراستہ تھے انہوں نے مجھے ٹھہرایا اور یہ پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اور کیلئے جاتے ہو۔

میں نے اپنی کمبخت اور بدقسمت رام کہانی کہنے میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہیں کیا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ شاید سوار میری بیوی کا کچھ پتہ نشان بتائیں اور اسکی سیاہ بختی میں روشنی کا چمکارا ڈالیں۔ یہ تو انہوں نے کیا کہ اسکا پتہ نہ بتایا لیکن ان بے رحم الفاظ میں کہ انکے ہر حرف سے غضب شبہات ٹپکتے تھے انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ تیری بیگناہ بی بی تیری گم گشتہ پیاری بیوی کسی صاحب ظالم اوباش عیاش کے قبضہ میں آئی ہو گی کہ اس سے بڑھ کر چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔

میں۔ کیا یہ ممکن ہو گا اگر میں وہاں جاؤں اور وہ میری یہ افسوسناک حالت سنے اُسکے دل میں رحم آجائے اور ہو جائے کہ اسوقت اسکے دل میں سنگدلی ہو وہ جاتی رہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ مسلمانوں کے ہاں عورتیں صرف عیش کے لیے ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی تمام عورتیں ایک ہی کے عیش کے لیے نہیں بنائی گئی ہیں کہ صرف سردار ہی سب کا مالک بن بیٹھے۔ تو مجھے کیا یہ امر خیال میں آ سکتا ہے کہ میری امید۔ میری جان کی تسلی اور میرا عمری ساتھی وہ دیدے گا۔

یہ سنکر وہ سوار جو سردار کے ملازم تھے مجھ سے خندہ زن ہو کر کہنے لگے کیا تمکو ایک یہ امر ہے کہ جو عورت حرم میں داخل ہو چکی اسکے لیے تو کوشش کر

اینٹ سے اینٹ بج لئی تھی - میری مان نے مجھ سے کہا کہ نیک روسی کپتان وہ پہلا ہی تھا جسنے اپنی پیاری جان اس بلوے کے عبث چڑھائی تھی جب یہ غل غپاڑا ہوا ہوا اور توپ کی گرج کی آواز آئی ہو تو وہ میرے کمرے مین سوتا تھا یکایک گھبرایا ہوا باہر نکلا کہ یہ قہر خدا کیا نازل ہوا - نکلتے ہی دو ایرانیون نے اسکو پکڑ لیا - انمین سے ایک نے فوراً اسکا گلا کاٹ ڈالا - یہ اسی کا سر تھا جب دل ہی مین چونکا تھا اور پہلے ہی چمکارے مین مجھے ایک ایرانی کے ہاتھ مین معلوم ہوا تھا جو تازہ تازہ تھا اور جس سے خون کی بوندین ٹپک رہی تھین -

میری مان پھر مجھے پناہ کی جگہ مین لے گئی اور مجھے کپڑے پہنائے جیسے کپڑے کہ وہان دستیاب ہوسئے -

ایرانی جب اپنا کام دہشتناکی سے کر چکے تو پھر اپنی قیامگاہون کو واپس چلے گئے تھے - اور ہمارے کمبخت گانون والون کو ان تیس روسیون کو گاڑنے دفن کرنے کے لیے چھوڑ گئے جو بیخبری مین انکی تیغہاے بران کے شکار ہوے تھے ان تیس کمبخت سپاہیون کے سر ایرانی بطور نشان فتح کے اپنے ہمراہ خرجیون مین لٹکا کے لیکر چلے گئے تھے -

والد بزرگوار کی زیارت کے بعد اب میرا یہ ارادہ ہوا کہ مین اپنی پیاری بیوی مریم کا تعاقب کرون - یہ تو ایک بدیہی امر تھا کہ مریم کو وہی لوگ لے گئے ہین جو گانون پر حملہ آور ہوئے تھے اور یہ بھی ضرور تھا کہ وہ ایروان پہونچی ہوگی کیونکہ یہ غلام اور لونڈی کے بیچنے خریدنے کے لیے یہان سے بہت ہی نزدیکی کا بازار ہے اور اسمین بھی اصلا شک نہین تھا کہ خاص لونڈی بناکے فروخت کرنے کی غرض سے اسکو ایرانی پکڑ کر لے گئے ہونگے -

میرا پستول - تلوار - بندوق - جو گویا میری عروسی کمرے کا زیور اور سجانے والا سامان تھا تمام پتھرون خاک کے نیچے دبا ہوا تھا - انکو مین نے نکالا کیونکہ میری حفاظت

تیری یہ ساری محنت محض بیکار ہو۔ بہتر ہو کہ تو خواہ مخواہ کی تکلیف راہ نہ اٹھا اور جہان سے آیا ہو پھر کر واپس چلا جا۔

مین نے اُنکے اِس ہنسنے اور کہنے پر کچھ زیادہ خیال نہین کیا اور جلدی مین قدم آگے بڑھادیا اور دل مین خیال کیا کہ جس خدا نے مجھ ایسے گناہگار پر یہ قہر نازل کیا۔ اور جسنے مجھ کمبخت پر یہ یہ آفتین برپا کین۔ کیا عجب ہو کہ وہ پھر مجھپر مہربان ہو اور میری اِس مصیبت کو ٹالے۔

اَب مین ایران کیمپ کے پاس پہونچا جہان مجھے معلوم ہوا کہ سردار بذات خود یہان مقیم ہے اور اِس امید مین ہو کہ کچھ عمدہ خبرین گوشگذار کرے۔ ایرانی دستہ کے پہونچنے سے جنہون نے کہ ہمپر حملہ کیا تھا وہان بہت ہی حیرت چھارہی تھی۔ وہ اپنے کارہاے عظیم کی کامیابی کے بہت بہت ثبوت دے رہے تھے۔ جو سر روسیون کے کاٹ کرلے گئے تھے یہی اُنکی فتحمندی کا بہت بڑا ثبوت تھا جنکے کئی ڈھیر سردار کے ڈیرے کے آگے لگے ہوے تھے۔ جو کچھ اِن لوگون کو فتحمندی حاصل ہوئی تھی اِس سے یہ بہت ہی نازان تھے اور بڑی بڑی خوشیان منارہے تھے۔

شاہ فارس کو بڑے طمطراق۔ شان وشوکت اور جاہ وجلال سے نمک مرچ لگا کے اِس فتح کی خبر کی اور وہ سر اُنکو بھیجے گئے کیونکہ شاہ جب تک ایسے ایسے بدیہی ثبوت نہ پاتے ہرگز یقین نہ کرتے کہ ہماری فتح ہوئی ہو لیکن خوشی مین ایک حرج اور یہ نیا کھلا کہ ایک قاصد یا مخبر روسی حدود سے دوڑا دوڑا آیا اور ایک ایسی خبر لایا جس سے ایک انتشار سا پھیل گیا اور سارا معاملہ صورت دگرگون مین جلوہ دینے لگا۔ اِسنے بیان کیا کہ روسی لشکر نے اپنے اِس دستہ کی خبر سُنی ہو جسپر گیومشلو پر شب گذشتہ حملہ ہوا ہو تو وہ بہت ہی غضبناک اور جوش مین سردار پر حملہ کرنے کے لیے آرہا ہو کیا عجب ہو جو شام ہونے سے پہلے پہلے وہ یہان آکے پہونچ جاے۔

اِس خبر نے بالکل صورت خوشی کو بدل دیا اور اب لینے کے دینے پڑ گئے۔ سردار نے تمام کیمپ کو حکم دیا کہ ابھی تیار ہو جاوے اور بہت پھرتی سے صف آرائی کر کے پیچھے ہٹے ڈیرے گرا دیے گئے۔ خچرون پر اسباب لدنے لگا۔ آدمیون نے غل مچانا شروع کیا۔ گھوڑے اونٹ۔ آدمی۔ تو پین ایک ہی دفعہ سب متحرک ہوئین۔ دو گھنٹے گذرنے نہ پائے تھے کہ وہان کسی کا پتہ بھی نہ رہا اور اچانک سب غائب ہو گئے اور سیدھے ایراوان کی طرف باگین اُٹھائے ہوے روانہ ہوے۔

مجھے اُسوقت اپنی گم شدہ مریم کی کوئی خبر نہ ملی۔ یہ ظاہر تھا کہ اگر وہ سردار کے قبضہ مین ہی تو ضرور ایراوان کی حرم سرا کی دیوارون مین جا کر مقید ہو گی۔ مین نے اور بھی زیادہ تیز قدم اُٹھائے کہ شاید اس گھبراہٹ مین میرے فائدے کی کوئی عمدہ صورت نکل آئے۔

جب مین وہان پہونچا تو زنگوئی کے پل پر مین نے اپنا قیام کیا۔ جہان سے مین اچھی طرح سے سردار کے اُن محلات کو دیکھ سکتا تھا جہان عورتین رہتی تھین۔ اُسوقت اِس پل پر سے سردار کی فوج اُتر رہی تھی لیکن مجھے اپنا فوجی ہمراہی سمجھ کے کسی نے کچھ نہ کہا اُنھون نے سمجھا کہ ہمارے لشکر کا یہ بھی کوئی شخص ہو گا۔

یہ عمارت اندھیاری چٹان کے کنارے پر واقع ہی جسکے دامن مین صاف اور شفاف ندی زنگوئی بہتی ہی اور اس زور سے بہتی ہی کہ اُسکی چٹانی سطح سے کف اُٹھتے ہوے معلوم ہوتے ہین اسکا پتھریلا اُبھار جس سے ایک سفید چکردار شکل بنتی ہی اور اسی کے باعث سے پانی بھی بہت ہی دھائین دھائین ہو کے گرتا ہی۔ محرابی پل اسپر بنایا گیا ہی جسمین وہ بلند سڑک بھی شامل ہی جو جارجیا اور ترکی مین جاتی ہی۔

اُس محل کے خاص دالان کے اُس گوشے کا دروازہ جہان خصوصًا سردار بیٹھا کرتا تھا دریا کی طرف کھُلا ہوا تھا اور وہان سے دور دور کا نظارہ ہوتا تھا۔

اس عمارت سے کچھ ہی دور فاصلے پر عورتون کے کمرون کی کھڑکیان ہین جنپین جالیان لگی ہوئی ہوتی ہین اور اسی سے وہ مردانہ دروازون یا کھڑکیون سے ممتاز ہوتی ہین دیکھنے ہی معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ زنانے کمرے ہین۔ مین نے اُنکی طرف جو نظارہ کیا تو وہ یہان سے بخوبی نہ معلوم ہوتی تھین مگر ہان ان کھڑکیون مین سے ہر شخص بخوبی پل پر سے گذرتے ہوے اور راستے ہوے شخص یا جانور کو دیکھ سکتا ہو۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ اگر مریم یہان مقید ہوئی ہو تو ضرور مین نیچے کھڑا ہوا ہون میری طرف دیکھے ہی گی۔ اور اگر یہ بھی مانا کہ اُسنے دیکھ لیا تو پھر اِسکا علاج کیا ہو گا۔ مین کر ہی کیا سکتا ہون۔ مین نے اپنے دل مین مایوسانہ یہ بات کہی۔ اُسکا میری طرف نظارہ بازی کرنا اُسکو وہان سخت اذیت دیگا اور مجھے تو بالکل نابید ہی کر دیگا۔ ایسی بلندی سے بچکر نکلنا یہ محض ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ اتنی بلندی سے گرنا فوراً ہلاک کر ڈالے گا۔ یہ دیکھ کر دل مین یہ کہتا تھا کہ اے مریم ـــ

ملنا ترا نہین اگر آسان تو سہل ہی
دشوار تو یہی ہی کہ دشوار بھی نہین

مگر مین نے خیال کیا کہ یہان ایک ہی جگہ کھڑا رہنا تو کچھ بات نہین ہی ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے اور اُسے شبہہ ہو تو کہین دقت آگر نہ واقع ہو تو اِسلیے مین نے یہی مناسب سمجھا کہ اسوقت تو یہان سے چلتے ہو شام کے بعد یہان آکر پھر کھڑے ہونا کہ جب کوئی دیکھنے والا نہو گا تاکہ مجھپر کسی کو شبہہ کرنے کا موقع نہ ملے ـــ

مین اسی طرح سے جھٹپٹے وقت آتا اور حرم سرا کی کھڑکیون کی طرف دیکھتا یونہی بسمجھے پورے پندرہ دن گذر گئے۔ کوئی دن ایسا نہین ہوا کہ تین تین بار پل پر چڑھا اُترا نہ ہون ـــ

آخر ایک دن جھٹپٹے کے وقت مین ٹکٹکی باندھے ہوے کھڑکیون کی طرف دیکھ رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایک کھڑکی کی درخت کی طرف جالی اُٹھی ہی اور اُسمین سے ایک عورت

اِدھر اُدھر بچے کی طرف نگران ہی مین اُسے نہایت ہی سکتہ کے عالم مین دیکھتا رہا - اُس عورت نے مجھے پہچان لیا مین نے اپنا ہاتھ پھیلایا - اُس عورت نے بھی یہ دیکھتے ہی اپنے دونون ہاتھ پھیلا دیے - مین نے اپنے دِل مین یہ کہا کہ ہان یہ عورت ہی - ہان ہان یہ ضرور میری بیوی ہی - بیشک یہ مریم ہی ہوا سپر تو مین نے ایک لمحے کا توقف کیا نہ مین نے کچھ سوچا -

"ہرچہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم" -

آنکھین بند کرکے مین تو دریا مین دھڑام سے کود پڑا - نہ یہ سوچا کہ آخر اسکے نتائج کیا ہونگے - اور مین دریا مین دو تین ہاتھ مار کر ڈھلوان زمین کی طرف اپنی پیاری بیوی کے محل کے نیچے جاکر کھڑا ہوا - کئی بار مریم نے اپنے بازو میری طرف پھیلائے گویا وہ اپنے کو وہان سے پھینکنا چاہتی ہی - مین نے خوف سے غل بھی مچایا مگر جب ذرا اسکو تامل ہوا تو مین نے یہ خیال کیا کہ شاید وہ ایسا نہ کریگی کہ نیچے آپڑے - ہم بہت توجہ سے کچھ وقت ایک دوسرے کی طرف نگران رہے گر دہشت کے مارے ایک دوسرے سے کچھ باتین نہ کین کہ ایسا نہو کسی کو خبر ہوجاے اور پھر دونون کو مختلف نامعلوم آفتون کا سامنا کرنا پڑے آخر کار یکایک مریم نے جالی کو ڈالدیا اور مجکو مہیب اور دہشتناک شبہات کرنے کیلیے چھوڑ گئی - مین وہان کچھ دیر تک کھڑا رہا لیکن میری برابر ٹکٹکی بندھی ہوئی تھی - پھر یکایک وہ جالی کا پردا اُٹھا - اور پھر مریم نمودار ہوئی لیکن اسکی صورت حال سے گھبراہٹ ہویدا تھی اور سخت تحیّر برس رہا تھا - مین اس سے بہت ہی مشکل سے یہ کہہ سکا کہ کیو پیاری کیا گذری - لیکن لمحہ بلمحہ روح فنا ہوئی چلی جاتی تھی کہ کہین کوئی آفت نہ آگر واقع ہو یہانتک کہ مین نے اُسے دیکھا کہ وہ آگے کی طرف جھکتی ہی اور پھر پیچھے ہٹ جاتی ہی - جھکتی ہی اور پھر پیچھے ہٹ جاتی ہی - ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ وہ دل مضبوط کرکے دھڑ سے نیچے آہی رہی - میری مانگین جواب دے چکی تھین - میری آنکھین تیرہ و تاریک ہوچکی تھین اور مین خود ستر پا مختلف خیالات مین ڈوبا ہوا تھا

کیونکہ یہ کل حالتین اُسوقت طاری ہوئی تھین جب مین نے شبہہ کیا تھا کہ دیکھیے اتنی بلندی سے وہ گرتی بھی ہے یا نہین - بھلا کسکو یقین آسکتا کہ ایک لڑکی اتنی جرأت کر جائیگی - مین فوراً ہی درخت پر چڑھ گیا جو بہت ہی قریب کھڑکی سے بھڑا ہوا تھا اسکو آتے آتے مین نے اپنے بازوون پر سنبھال لیا - اب مجھ مین یہ معلوم ہوا کہ زمین پر پہلنے کی کسی نے گویا ایک نئی روح پھونک دی - اب وہ طاقت آگئی کہ مین دریا سے بخوبی پار ہو جاؤن - اور بہت جلد اپنے قیمتی وزن کو لے کر بستی کے کنارے سے پار ہو کر جنگل کی طرف نکل جاؤن - یہ تو سب کچھ تھا لیکن ایمین پھر بھی دوسرے شخص مددگار کی ضرورت تھی - طرح طرح کے وساوس اور شبہات اب مجکو آنے لگے اور مین سخت متحیر ہوا کہ بالخیر انجام کیونکر کرنا چاہیے - فطرت نے میری اس موقع پر رہنمائی کی غرض اللہ کی عنایت سے خدا نے میری اور پیاری مریم کی جان کو بچا لیا اور ہمارا یہ بچنا ایسی بلا سے بے درمان سے بہت ہی قیمتی خیال کرنا چاہیے -

جب مین نے اول ہی کوشش زور آزمائی کی کی اور پھر مجھے معلوم ہوا کہ میرے اِس بے ست وزن مین کچھ رمق زندگی باقی ہے مین ذرا ٹھہر گیا اور آسے جب جاپی سے ٹوٹی ہوئی دیوارون کے پیچھے باطمینان تمام بٹھا دیا - گو مریم کو اتنی بلندی پر سے گرنے کا صدمہ تو بہت ہی پہونچا تھا مگر کوئی ہڈی نہ ٹوٹی تھی - جس درخت پر کہ پیاری مگر مظلوم مریم اُتری تھی اور اپنے کو آنکھین بند کر کے پھینکدیا تھا اسکی شاخون نے جا بجا سے اِسکے نازک جسم کو زخمی کر دیا تھا خون خوب زور شور سے جاری تھا - مگر الحمدللہ کہ زندہ تھی سانس لیتی تھی - آنکھین بھی کھولین اور میرا نام بھی لے کر پکارا - مین اسوقت اِسقدر خوش تھا کہ تو بہ مین نے اس سسر گرمی اور گرمجوشی سے اُسے گلے لگایا کہ جس سے مجنونیت برستی تھی - جب ذرا مریم سستا ئی مین نے اُسکو اٹھا لیا اور دل مین خیال کیا کہ جہان تک جلدی ہو سکے یہان سے پار چلے چلو اور پہاڑون مین اپنا راستہ لو - مبادا کوئی آفت نہ نازل ہو - مگر پھر خیال آیا کہ دریائے اشتراک کو بھی عبور کرنا پڑیگا - اور جب یہ میرے بازوون پر بیٹھی ہوئی ہو تو

کیونکر ممکن ہوسکتا ہی کہ بغیر پل کے مین اسکو طے کر پار ہوجاؤنگا۔ خیر چلے چلو تو سہی جو کچھ کرے میرا مولےکرے۔ مین نے اپنے قدم تیز تیز اٹھائے۔

ہم اس پل کے دامن مین آرام کر رہے تھے اسوقت مین نے آپکے گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سُنی تھی۔ چونکہ مجھ مین اب بھی یہ قوت تھی کہ یہان سے اُٹھ کر مین چلاجاؤن اور برباد شدہ گرجون مین جہان آپ پہلے نمودار ہوے تھے پناہ گزین ہون اِسلیے مین یہان بیٹھا ہوا یہ دیکھ رہا تھا کہ شاید سردار نے آپ لوگون کو ہماری گرفتاری کے لیے بھیجا ہو۔ اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ اگر آپ ہمین بچادین اور ہمکو اپنے مکان کی جستجو کرنے کے لیے اجازت دین تو آپ کو دو مشکور دلون سے دعائین نکلینگی اور ہم جیسے بدبخت اور مصیبت مارون کے ساتھ مدد کرنے اور ایسے شفقت سے پیش آنے کا خدا آپ کو بہت بڑا اجر دیگا۔ آپ لوگ کوئی کیون ہون اور کسی غرض سے کیون نہ بھیجے گئے ہون مگر آپ مین ہمدردی کی بو آتی ہو اور جسقدر انسان مین انسانیت کی صفات ہونی چاہیین وہ سب آپ مین موجود ہین۔ خداوند تعالیٰ آپ کی مہربانی اور شفقت کو ہزار درجہ ہمپر زیادہ کرے۔ گو ہم آپ کے نہ مذہب کے ہین اور نہ قوم کے ہین لیکن پھر بھی ملتجی ہین کہ آپ ہمپر رحم کھائین اور جب خدا کی آپ مخلوق ہین اُسکا آپ کو واسطہ دے کر کہتے ہین کہ آپ ہماری فریاد سُنین۔

	رحم کردن بر ضعیفان رحم بر خود کردن ست وائے بر شیرے کہ آتش در نیستان افگند	

بارھوان باب

حاجی بابا کا اس نوجوان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا

یہان آرمینین نوجوان نے اپنی رام کہانی کو ختم کیا مین بہت ہی متعجب ہو کر اسکی مدح سرائی کرنے لگا۔ میری اجازت سے وہ اپنی بیوی کو دیکھنے پھر چلاگیا اور کہ گیا کہ مین ابھی واپس پھر کے آتا ہون۔ اور اسکی حال کی حالت وکیفیت کا اظہار کرتا ہون۔ کہ یہان رام کے

اُسے کِسقدر فائدہ ہوا۔

جب وہ چلا گیا تو مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اسوقت لہولہان اور زخمی لڑکی یہان پڑی ہوئی ہو اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ جو کچھ اس شخص نے کہا ہو وہ سب سچ ہو کیونکہ اسکا خوم خون ہونا ہی کافی ثبوت ہو۔ اچھا اگر مین اِس نوجوان کو اجازت دیدون کہ تو یہان سے چلا جا اور پھر سردار کو یہ علم ہو جاسے تو وہ میرا کیا درجہ کریگا۔ اور مجھسے کس طرح پیش آئیگا بس یہ ہوگا کہ ایک تو اپنے عہدے سے دست بردار ہونا پڑیگا اور دوسرے کان کاٹے جائینگے وہ جدا۔ اَب مین اس پس و پیش مین تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔ مین نے دل مین خیال کیا کہ لقمان کے قول پر جو خاص اس موقع کے مناسب حال ہو چلنا چاہیے چنانچہ وہ کہتا ہو کہ۔

"اگر تم شیر ہو اور واقعی شیر ہو تو پھر ہمیشہ شیر ہی رہو اسلیے کہ دوسرے جانور تمسے آگاہ ہو جائینگے کہ تمپر کسقدر اور کس امر مین بھروسہ کرین۔ اور جو تم شیر نہین ہو اور شیر کی جھول پہنکر اور جانورون مین چلوگے اور قدم تمھارے بے کم و کاست گدھے کی طرح سے اُٹھینگے تو سوا اِسکے کہ وہ تمھارے ساتھ بہت ہی بُرائی سے پیش آئین اور کیا کر سکتے ہین"۔

اَب مجھے یہ فکر ہوا کہ مین اُسے چھوڑ دون یا نہین۔ اور گدھے اور شیر کی مثال پر مین بہت ہی پریشانی سے بیتاب ہوا۔ کہ اتنے مین یوسف واپس پھر کر آیا اور اُسنے بیان کیا کہ یہان آرام ملنے سے آنا ہوا ہو کہ مریم بہت تر و تازہ ہو۔ لیکن خون جو اُسکا بہت نکل گیا ہو اس سے ضعف بہت ہو گئی ہو اور اسکو اسقدر اونچے سے گرنے سے جو کچھ صدمہ پہونچا ہو اُسکا بند بند ٹوٹ رہا ہو۔

خصوصًا ایک ٹانگ پر اُسکی بہت ہی صدمہ پہونچا ہو۔ کتنے دِن تک تو وہ پلنگ سے ہل بھی نہ سکے گی۔ بھلا اگر ہمارا سردار کے آدمی تعاقب کرتے تو پھر ہمارا کہان پتہ لگتا اور سوا سے بڑھنے اور آگے چلنے کے اور کیا چارہ ہوتا۔ گو ابھی اسمین قوت نہین آئی ہو کہ جو کچھ اسپر اتنے دنون مین بیتی ہو وہ بیان کرے۔ گیو مثلو کو چھوڑ کر اسکو کن کن آفتون کا

سامنا کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی اُسنے یہ کہا۔ یہ معلوم ہوتا ہو کہ جب مین کمرۂ عروسی سے گھبرا کر باہر نکلی تو صرف سفید نقاب میرے چہرے پر پڑی تھی ایرانی بھی وہین موجود تھا۔ جون ہی بجلی کا چمکارہ ہوا اُسنے مجھے دیکھا کہ یہ نوجوان بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو بس اُسنے فوراً مجھے پکڑ لیا پہلے پکڑنے کے لیے تھوڑی دور دوڑا یہانتک کہ دوسرے کی مدد سے مین پکڑی گئی اور جبراً گھوڑے پر بٹھا کر بھگا کر لے گئے۔ لیکن یہ دو شخص براہ راست سیدھا مجھے کیمپ اُبرین مین لے گئے۔ اور اُنھون نے سردار سے بیچنے کی درخواست کی جسنے مجھے پسند کر کے لے لیا اور حکم دیدیا کہ ایراوان کی حرم سرا مین اِسکو لیجا کر رکھین۔ اور اِس سے خدمت لیجاے جس مصیبتناک اور خوفناک حالت مین مین تھی اُسنے مجھے ایسا بنا دیا تھا کہ جب سردار کے روبرو مین لیجائی جاؤن گی تو امید ہو وہ میری مُردنی اور مرجھائی ہوئی صورت پر نظر ڈالتے ہی میری طرف نگاہ بھر کر بھی نہین دیکھنے کا۔ اور پھر مجھ سے کچھ خبر نہ ہو گا۔ خصوصاً جب مین نے اُسکے مظالم کا حال سُنا اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ کسقدر اپنی خودغرضی اور خودمطلبی سے اِن اِن مظلوم صورتون پر ظلم کرتا ہو جو اُسکے قبضہ مین آچکی ہین۔ تو مجھے اور بھی اندیشہ ہوا۔

مین اِس امید سے اپنے کو ہمیشہ ایک بیاہی ہوئی اور منکوحہ عورت کہتی تھی کہ شاید ایک مسلمان کے گھر مین میری کچھ عزت ہو مین نے کبھی اپنے خاوند کے نام لینے مین ایک لمحہ کا بھی توقف نہین کیا۔ اور اس سے مجھے یہ کامیابی ہوئی کہ مجھ سے وہ اتنا خبر نہ ہوا۔ مین دوسری لونڈی غلامون کے ساتھ بہت ہی پریشان تھی جو مجھے سکھایا کرتی تھین کہ اسطرح بجا آوری احکام کرنی چاہیے۔ یون اطاعت زیبا ہو خدمت اسطرح کرو۔ اِن باتون نے میرا اور بھی ناک مین دم کر دیا تھا لیکن بدقسمتی سے مین اپنا منصوبہ بہت عرصہ تک اپنے دِل مین نہ رکھ سکی مین نے اپنی ایک ایرانی عورت سے اپنی ساری رام کہانی کہدی اور جو کچھ اپنا خیال تھا سب اظہار کر دیا۔

مجھے کیا خبر تھی کہ یہ چڑیل مار آستین بنجائیگی اسنے تو دوستی کا اظہار کر کے مجھ سے کہا تھا کہ مین تیری دوست ہون - اور اس ظالمہ نے مجھے امید دلائی تھی کہ جہان تک ہوگا مین تیری رہائی اور آزادی کی تدبیر کرونگی اور تجھے بہت جلد اس شدید قید خانہ سے رہائی دیدونگی - اس کمبخت نے مجھ سے تو دھوکا دے کر سب پوچھ لیا اور جاکر سردار سے لگا دیا کہ وہ یہ کہتی ہے - یہ سنکر سردار کو بہت غصہ آیا اور اسنے مجھے مجبور کیا کہ جو کچھ یہ ایرانی عورت کہتی ہے اسکی تو آپ تصدیق کر کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہین - میری بے احتیاطی کا اندازہ اسی سے ظاہر ہے -

سردار نے حکم دیا کہ اسے بنا سنوار کر ہماری خدمت مین پیش کرو - اب تم خود خیال کر لو کہ اسوقت میری حالت کیا ہوگی اور مین کس پر خطر مقام مین ہونگی - مین نے اپنے بچنے کے صدہا خیالات کیے لیکن اس کے سب راستے بند ہو گئے تھے -

مین نے اس سے پہلے اپنے قید خانہ کی کھڑکیون کی جالی کی طرف دیکھنے کا کبھی دل مین خیال ہی نہین کیا تھا - لیکن اب مین نے دل مین سوچ لیا کہ چاہے جو کچھ ہو اپنے کو یہان سے نیچے ڈال ہی دون -

لیکن چند گھنٹے پہلے جب مین نے تمہین پل پر دیکھا تو اب مین نے مصمم ارادہ کر لیا کہ جسطرح سے ہو مین اپنے کو تمہارے پاس پہونچاؤن - اور یہ مین نے سمجھ لیا تھا کہ یہان سے پوشیدہ مین اپنے کو تمہارے پاس ڈال دونگی اگر بچ گئی بچ گئی - اور جو مر گئی مر گئی -

جب مین نے جلدی مین دروازہ بند کیا تھا تو چند عورتین میرے پاس آئی تھین تاکہ مجھے گرم حمام مین لیجا کر نہلائین دھلائین اور اچھے اچھے کپڑے پہنائین - پھر مین نے ان سے کچھ دیر تامل کرنے کے لیے معافی چاہی اور انکو وہ الفاظ کہے کہ وہ کمرے کے باہر چلی گئین - اسکے بعد مین نے پھر کھڑکی کو کھولا اور جالی اٹھا کے دھڑام سے اللہ کا نام لے کے کود پڑی -

جب یوسف اپنی اور اپنی بیوی کی سرگذشت ختم کر چکا تو اب بڑا متردد ہوا کہ دیکھیے یہ (یعنی حاجی بابا) میرے ساتھ کیا کرتا ہو اور اسنے مجھ سے (خواہان امداد ہو کے) چاہا کہ یہ کچھ تدبیر بتائے۔

وقت صبح بہت گذر چکا تھا میرے سب آدمی اپنی مُہم پر روانہ ہونے کو تیار ہو گئے تھے میرا گھوڑا کسا کسایا میری انتظاری کر رہا تھا۔

مین نے اسکو اپنے پاس بُلایا اور یہ کہا۔ جو کچھ تمنے بیان کیا ہو اور جس معاملے کا تمسے تعلق ہی یہ محض ناممکن ہو کہ مین تمھین آزاد چھوڑ دون۔ تمنے خود بیان کیا کہ سردار کی حرم سرا سے مین عورت کو لے کر بھاگ آیا ہون۔ شاید تم اس سے واقف نہین ہو کہ ایران مین اس جرم مین سزا سے موت ملتی ہو۔ اگر مین حق کی پیروی کرون اور انصافاً تمسے پیش آؤن تو مجھے تم دونون کے ایراوان واپس بھیجنے مین ایک لمحہ کا بھی توقف نہین کرنا چاہیے مگر یہ نہین کرنے کا صرف تم اس مہم مین ہمارا ساتھ دو اور ملک کے اُن حصون مین ہماری رہنمائی کرو جن سے ہم محض نابلد ہین اور انکو تم بخوبی جانتے ہو۔ پھر مین نے اس سے اپنے عہدے اور جس کام پر مین جاتا تھا سب حال بیان کیا۔

مین نے اسکو یہ بھی اطمینان دلایا کہ اگر تمنے ہمارے اس کام مین بہت سرگرمی اور جوش سے مدد کی تو مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ اسکا معقول صلہ مین تمکو دلواؤنگا اور اسوقت مجھے تمھارے حق مین سفارش کرنے کا بھی انشاء اللہ بہت خوب موقع ملے گا۔ اس درمیان مین تمھاری بیوی یہین رہے گی اور اسکی یہ مہمان دوست اور خلیق گاؤن والے خبرگیری کرینگے۔ اور جب ہم واپس پھر کے آئینگے تو مجھے امید ہو کہ یہ بالکل تندرست اور توانا ہو جائے گی۔

یہ سُنکر اس نوجوان آرمینین نے میرے ہاتھون پر بوسہ دیا اور ہمارے ساتھ چلنے اور رہنمائی کرنے کے لیے بہت خوشی سے روانہ ہوا۔ مین نے اُسے اجازت دی کہ تو